

بھگتان از ریاض عاقب کوہلر مکمل ناول

چل بھئی تمہارا تو نیا اکاؤنٹ آگیا ہے۔ "برقع پوش لڑکی کونئے ماڈل کی مرسدیز سے باہر" آتے دیکھ کر عقیل نے ساتھ بیٹھے معاویہ کی پیٹھ پر دھپا مارا۔
مجھے بھی کچھ ایسا ہی لگ رہا ہے۔ "معاویہ نے اثبات میں سر ہلایا۔ "لیکن یہ نہ ہو کسی" سے ملنے آئی ہو؟

عقیل نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ "اس کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی کتابیں نظر نہیں آ رہیں۔ اور پھر کسی کو ملنے آئی ہوتی تو کار واپس نہ جاتی۔

چلو پیچھا کریں کہ کس کلاس میں ہے۔ "معاویہ فوراً ہی کھڑا ہو گیا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ بعد میں وہ پوری یونیورسٹی ہی چھلنتے رہیں۔ ان کی مطلوبہ لڑکی نے بیچ پر بیٹھی۔ دو تین لڑکیوں کو مخاطب کر کے کچھ پوچھا۔ اور ان کا جواب سن کر سر ہلاتے ہوئے قدم بڑھا

PDF NOVL BANK

دیے۔ وہ اس کے پیچھے چلتے رہے۔ وہ کشادہ گیرمی میں کلاس نام کی تختیوں کو پڑھتے ہوئے آگے بڑھ رہی تھی۔ مطلوبہ کلاس کے سامنے وہ لمحہ بھر ٹھٹک کر رکی اور پھر دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گئی۔ معاویہ اور عقیل نے بے اختیار ایک دوسرے کے ہاتھ بجا کر خوشی کا اظہار کیا تھا۔ کیونکہ وہ اتفاق سے انھی کی کلاس فیلو نکلی تھی۔ کلاس روم میں داخل ہوتے ہی انھیں نئی لڑکی پہلے سے موجود تین لڑکیوں کے قریب بیٹھی دکھائی دی۔ وہ شاید اپنا تعارف کروا رہی تھی۔ ان کے علاوہ چار لڑکے بھی سر جھکائے اپنی کتابوں میں کھوئے ہوئے تھے۔ انھوں نے نئی لڑکی کی آمد کو اہمیت نہیں دی تھی۔ یونیورسٹی میں سارے لڑکے معاویہ اور عقیل کی طرح وقت ضائع کرنے نہیں آتے کچھ کو پڑھنے کا بھی شوق ہوتا ہے۔

معاویہ اور عقیل دو تین کرسیاں چھوڑ کر بیٹھ گئے۔ بیٹھتے ساتھ معاویہ نئی لڑکی کو مخاطب ہوا۔

”مس میں غلطی پر نہیں تو آج آپ کا پہلا دن ہے۔“

اس نے گھبرا کر معاویہ کی جانب دیکھا اور سر جھکاتے ہوئے دھیمے لہجے میں بولی۔ ”جی بھائی۔“ یہ کہہ کر وہ بیگ سے کتاب نکال کر ورق گردانی کرنے لگی۔ اس کی بے اعتنائی

PDF NOVL BANK

دیکھتے ہوئے معاویہ نے عقیل کو اشارہ کیا اور وہ دونوں کلاس روم سے باہر نکل آئے۔
یوں بھی پیریڈ شروع ہونے میں آدھا گھنٹا پڑا تھا۔
آواز تو کافی سریلی ہے۔ البتہ شکل و صورت کا کچھ پتا نہیں۔ "باہر نکلتے ہی عقیل نے"
تبصرہ شروع کیا۔

معاویہ ہنسا۔ "شکل کا اندازہ لگانے کے لیے کیا اس کا نقاب اور آنکھوں پر چڑھی کالے
"شیشوں والی عینک کافی نہیں ہے۔"

"عقیل بولا۔ "ہاتھ تو نہایت ہی گورے ہیں۔"

معاویہ ناک بھوں چڑھاتا ہوا بولا۔ "بھاڑ میں جائیں گورے، کالے ہاتھ یار، میں نے کون
سا شادی کرنی ہے۔ بس تین چار ماہ عیاشی کر کے کوئی دوسری ڈھونڈ لیں گے۔ ممکن
ہے گھر سے بہت زیادہ اچھی ہو اور کافی عرصے تک لمبی لمبی رقموں کا چارہ ڈال
"سکے، شگفتہ نے تو اب پرانے حساب کتاب کھولنے شروع کر دیے ہیں۔"

عقیل رونی صورت بنا کر بولا۔ "یار، مجھے بھی کوئی طریقہ سکھا دو ان تتلیوں کو پھنسانے
کا۔ خود کی تو پانچوں گھی اور سر کڑا ہی میں رہتا ہے، کبھی اپنے دوست کے حال پر بھی رحم
"کھا لیا کرو۔"

PDF NOVL BANK

.... معاویہ نے قہقہہ لگایا۔ "وہ کیا کہتے ہیں

"ع اپنی دنیا آپ پیدا کر اگر زندوں میں ہے۔

"عقیل ترکی بہ ترکی بولا۔ "میں مردہ ہی بھلا۔

دوست طریقوں سے زیادہ شکل و صورت اہمیت رکھتی ہے۔ تم کسی سادہ اور درمیانی

طبقے کی لڑکی کو توپٹا لو گے لیکن اعلیٰ خاندان کی لڑکیوں کے لیے تمہاری شکل و صورت

کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔ دولت مند لڑکیاں وقتی تعلقات رکھنے کی عادی ہوتی ہیں۔ اور

شادی وہ کسی اونچے گھرانے میں کرنا چاہتی ہیں۔ جبکہ سفید پوش لڑکیاں کسی چاہنے والے

"کی متلاشی رہتی ہیں۔

عقیل نے منہ بنایا۔ "تم کون سا سفید پوش طبقے سے تعلق رکھتے ہو، سیٹھ محمد علی

"صدیقی کے بیٹے کو ایسا کہنا نہیں بچتا۔

جلتے ہو خوب صورت لڑکیوں کی اکثریت ایسی ہوتی ہے جو لڑکوں کو بے وقوف بنا کر

انہیں لوٹتی ہیں اور جب وہ بے چارے سنجیدہ ہو جاتے ہیں تو انہیں نظر انداز کر کے

اپنی راہ ہو لیتی ہیں جیسے انہیں جانتی بھی نہ ہوں۔ اور یقین مانو میں صنف نازک سے

PDF NOVL BANK

بدلہ لینے کے لیے ہی لڑکیوں کو پھانستا ہوں۔ اس دوران کچھ مالی فوائد حاصل ہو جائیں تو "مضائقہ نہیں۔"

عقیل صاف گوئی سے بولا۔ "جھوٹ نہ بولو یار!.... صف نازک سے بدلہ لینے کے لیے صرف امیر لڑکیاں ہی کیوں؟ میں نے آج تک تمہیں درمیانی طبقے کی کسی لڑکی سے محبت کا ڈراما کرتے نہیں دیکھا۔"

میرے سارے دوست یہی کہتے ہیں۔ "معاویہ نے اثبات میں گردن ہلائی۔ "اگر غریب" لڑکیوں ہی کو پھانستا رہوں گا تو عیاشی کیسے کروں گا۔ جیب خرچ کے پیسے میری شاہ خرچیوں کے لیے کافی نہیں ہوتے۔ تم جانتے ہو میں جس کلب کا ممبر ہوں وہاں رات کو لاکھوں کروڑوں کا جواغ ہوتا ہے۔ شراب پانی کی طرح بہائی جاتی ہے۔ میرے جیب خرچ کی خطیر رقم بھی مہینے کے پہلے دس دنوں تک ساتھ دیتی ہے۔ لے دے کے یہی سیٹھ زادیاں رہ جاتی ہیں جو محبت کے دھوکے میں لمبی لمبی رقمیں کبھی بہ طور قرض اور "کبھی بہ طور تحفہ دیتی رہتی ہیں۔"

شگفتہ کے بارے کیا بتا رہے تھے؟ "عقیل نے اس کی آخری محبوبہ کا نام لیا۔"

PDF NOVL BANK

معاویہ مسخ بنانا ہوا بولا۔ "کل رات چند ہزار کے تقاضے پر کمینی کہنے لگی کہ میں نے اب "سک پہلی والی رقم واپس نہیں کی۔

"عقیل ہنسا۔ "گویا تعلقات کی کشتی ڈمگ رہی ہے۔

"معاویہ نے جوابی قہقہہ لگایا۔ "ڈمگا نہیں رہی کشتی کے پیندے میں سوراخ ہو گیا ہے۔

سگریٹ پلاؤ یار۔ "گہرا سانس لیتے ہوئے عقیل نے سنگی بیچ سے ٹیک لگالی تھی۔ "

معاویہ نے گولڈ لیف کی ڈبی نکال کر ایک سگریٹ عقیل کی طرف بڑھائی اور دوسری

اپنے ہونٹوں میں دبالی۔ سگریٹ سلگا کر اس نے لائٹر عقیل کی جانب بڑھا دیا تھا۔

وہ شگفتہ کافی تیز لڑکی ہے، اتنی جلدی تمہاری جان نہیں چھوڑے گی۔ تم اس سے "

کافی رقمیں بھی اینٹھ چکے ہو۔ ضرور وہ پہلی فرصت میں بہ طور قرض دی ہوئی رقم کا

مطالبہ کرے گی۔ "عقیل نے اندیشہ ظاہر کیا۔

تم سے متفق ہو کر بھی میرے اثبات میں سر ہلانے میں یہ تصاویر اور وڈیو ز رکاوٹ "

ڈال رہی ہیں۔ "معاویہ نے قیمتی موبائل میں خفیہ فولڈر کھول کر ایک تصویر سکرین پر

لائی اور موبائل سکرین کو عقیل کے سامنے پکڑ لیا۔ تصویر شگفتہ کی تھی۔ ناکافی لباس کے

علاوہ اس کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے گلاس کا مشروب بھی اس کی اخلاقی پستی کو اجاگر

PDF NOVL BANK

کر رہا تھا۔ "شاید تم یقین نہ کرو کہ شگفتہ کی جو تصاویر اور وڈیوز میرے پاس موجود ہیں یہ ان سب میں شریفانہ تصویر ہے۔"

بہت خبیث ہو یا۔ "گہرا کش لے کر دھواں ناک سے نکالتے ہوئے عقیل نے تحسین " آمیز لہجے میں کہا تھا۔

معاویہ فخریہ لہجے میں بولا۔ "یہ حفاظتی تدابیر ہیں دوست۔ یقیناً ان تصاویر اور وڈیوز کے حصول کے لیے بھی وہ چند لاکھ آسانی سے قربان کر دے گی۔"

شگفتہ سے پہلے والیوں کو بھی اس صورت حال کا سامنا کرنا پڑا ہو گا؟ "عقیل اس کا دوست ہونے کے باوجود اس کی زندگی کے اس پہلو سے واقف نہیں تھا کہ وہ لڑکیوں کو بلیک میل بھی کرتا ہو گا۔ آج پہلی مرتبہ اس نے یہ راز اگلا تھا۔

شمائلہ اور ثمینہ اس حد تک جانے پر راضی نہیں ہوئی تھیں۔ البتہ ترک تعلقات کے بعد انھوں نے رقم کی واپسی کا مطالبہ وغیرہ بھی نہیں کیا تھا کہ مجھے کوئی مشکل پیش آتی۔

"عقیل نے پوچھا۔ "باقی دوست تمہارے اس کروت سے واقف ہیں؟"

PDF NOVL BANK

معاویہ نے مسخہ بنایا۔ "دوستوں کو ایسے رازوں میں حصہ دار بنانا باعثِ نقصان ہو سکتا ہے۔ البتہ تمہاری بات دوسری ہے۔"

اس دوران کلاس کا وقت ہو گیا تھا۔ وہ دونوں کلاس روم کی طرف بڑھ گئے تھے۔

((.))(.(.))(.(.))

میرا نام بسملہ لطیف ہے۔ "خوب صورت مسکراہٹ والی قبول صورت لڑکی نوارد برقع" پوش کو مخاطب تھی۔ وہ اسی وقت کلاس روم میں داخل ہوئی تھی۔ اور اپنی نشست کے پاس بیٹھی نئی لڑکی کو دیکھتے ہی خوش دلی سے تعارف کرانے لگی۔

میں شمامہ یوسف ہوں۔ "برقع پوش جوابی تعارف کے ساتھ کلاس روم میں داخل" ہونے والے پروفیسر کی طرف متوجہ ہو گئی تھی جو۔ "اسلام علیکم!" کہہ کر کلاس کے سامنے آگئے تھے۔

سلام کے جواب کے ساتھ ہی کلاس میں ہونے والی بھنبھناہٹ رک گئی تھی۔ تمام پروفیسر صاحب کی طرف متوجہ ہو گئے تھے۔

PDF NOVL BANK

نئی کلاس شروع ہوئے تیسرا دن ہے اور عجیب اتفاق ہے کہ آج تین نئے چہرے نظر آ رہے ہیں۔ "پروفیسر صاحب کی تیز نظروں سے نئے آنے والے بچ نہیں سکے تھے۔" بہ ہر حال نئے طلبہ اپنا تعارف کرادیں تاکہ سبق کا آغاز کیا جاسکے۔

سلیم اللہ.... رضوان علی.... شمامہ رانی.... "نئے آنے والوں نے کھڑے ہو کر باری" باری اپنا تعارف کرایا اور بیٹھ گئے۔

میں پروفیسر احمد ہوں۔ "اپنے تعارف کے ساتھ ہی ادھیڑ عمر پروفیسر سبق کی جانب متوجہ ہو گئے تھے۔

دوران سبق معاویہ مسلسل ہی شمامہ کو گھورتا رہا۔ اسے جلد ہی معاویہ کی حرکت محسوس ہو گئی تھی۔ وہ بے چینی سے پہلو بدلنے لگی۔ اس کی گھبراہٹ سے بے پروا، معاویہ چاہت بھرے انداز میں اسے گھورتا رہا۔

یار، پہلا دن ہے غریب کو سنبھلنے کا تھوڑا سا موقع تو دے دو۔ "پیریڈ کے اختتام پر" جونھی پروفیسر احمد کلاس روم سے باہر نکلے، ساتھ بیٹھے عقیل نے اس کے پیٹ میں انگلی چبھوتے ہوئے سرگوشی کی۔

PDF NOVL BANK

دھیرے سے ہنستے ہوئے معاویہ نے جوابی سرگوشی کی۔ "غریب ہوتی تو میں نے اسے خاک گھاس ڈالنی تھی۔"

عقیل نے کہا۔ "خاصی گھبرائی ہوئی لگ رہی ہے، تمہارا گھورنا اسے بے چین کر رہا ہے۔"

معاویہ اعتماد سے بولا۔ "چند دنوں کی بات ہے، پھر دیکھنا میرے نہ گھورنے کی شکایتیں کیا کرے گی۔"

جانتا ہوں۔ "عقیل نے بے بسی کے انداز میں گہرا سانس لیا۔ معاویہ بے ساختہ مسکرا۔ پڑا تھا۔"

شمامہ نے پین سے رجسٹر پر آڑی ترچھی لکیریں کھینچتے ہوئے کن اکھیوں سے معاویہ کو دیکھا۔ اسے عقیل سے باتیں کرتے دیکھ کر اس نے اطمینان بھرا سانس لیا تھا۔ ایسا اس کے ساتھ پہلی بار ہو رہا تھا کہ کوئی لڑکا اس وارفتگی سے اسے گھور رہا تھا۔ اسکول کے زمانے ہی سے اس نے برقع اوڑھنا شروع کر دیا تھا اور اس کا تجربہ تھا کہ لڑکے برقع پوش لڑکی کو چھیڑنے میں احتیاط ہی برتتے بینکیوں کہ لڑکوں کو معلوم ہی نہیں ہوتا کہ نقاب کے عقب میں موجود چہرہ کیسا ہے۔ اور یہ لاعلمی لڑکی کے تحفظ کو یقینی بنا دیتی

PDF NOVL BANK

ہے۔ نہ جانے وہ کیوں اسے اتنی بے ساختگی سے گھورے جا رہا تھا۔ شمامہ اسی کے بارے سوچتی رہی۔

اچانک بسمہ نے اس کی کہنی پکڑ کر ہلائی۔ وہ ہڑبڑا کر چونک گئی تھی۔ اس کے ساتھ ہی اس کی سماعتوں میں کلاس کے سامنے کھڑے پروفیسر کی آواز گونجی۔ "آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے؟"

نچ.... جی سر.... میں ٹھیک ہو سر۔ "وہ گڑبڑا گئی تھی۔"

پروفیسر صاحب سر ہلاتے ہوئے سبق کی طرف متوجہ ہو گئے۔ وہ سنبھل کر ان کے الفاظ پر دھیان پینے لگی۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اسے محسوس ہوا کہ وہ خوب رو لڑکا اسے دوبارہ گھورنے لگا تھا۔ اس نے کھڑکی کی طرف دیکھنے کے بہانے اس کی جانب سر گھمایا اور لڑکے کی گہری نیلی آنکھوں میں چاہت کا سمندر موج زن دیکھتے ہی اس کا دل بری طرح سے دھڑکنے لگا تھا۔ وہ جلدی سے سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔ پروفیسر کے الفاظ دوبارہ اس کی سماعتوں سے دور ہونے لگے تھے۔

لڑکا نہایت ہی خوب صوت تھا۔ کشادہ جبیں، جھیل کی سی گہری نیلی آنکھیں، بھورے بال، ستواں ناک، قدرتی سرخی لیے ہوئے باریک ہونٹ، مضبوط ہاتھ پاؤں، سڈول جسم

PDF NOVL BANK

یوں جیسے ماضی کا سفر طے کر کے کوئی یونانی دیوتا ان کی کلاس میں آکر بیٹھ گیا ہو۔ اس کی پیشانی پر بکھرے بھورے بال، آستین کے کھلے بٹن اور دو تین دنوں کی بڑھی ہوئی داڑھی اس کے کھنڈرے پن اور لاابالی شخصیت کو ظاہر کر رہے تھے۔ شمامہ کو آج تک اتنی شدت سے کوئی اچھا نہیں لگا تھا۔ گو اس سے پہلے کبھی کسی لڑکے نے اس کی شخصیت میں یوں دلچسپی بھی نہیں لی تھی۔ اور لیتا بھی کیسے کہ گھر سے باہر نکلتے ہی وہ سرتاپا برقعے میں ملبوس رہتی تھی۔

ایک دم اس کی ساری سوچیں لڑکے کی ذات تک محدود رہ گئی تھیں۔ صبح بھی اس نے شمامہ سے بات کرنے کی کوشش کی تھی اور اس کے مخاطب کرنے پر وہ گھبرا گئی تھی۔ لیکن یہ تو اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ یوں ببانگ دہل اس میں دلچسپی لینا شروع کر دے گا۔ آخر اسے شمامہ کی کون سی چیز اچھی لگی تھی جو وہ یوں قربان ہونے والی نظروں سے گھور رہا تھا۔

پیڑیڈ کے اختتام تک وہ پروفیسر صاحب کی جانب متوجہ رہی لیکن اس کی سوچوں میں یونانی دیوتا کی ذات سرگرداں رہی۔ پروفیسر صاحب کے کلاس روم سے نکلتے ہی کچھ لڑکے اور لڑکیاں اپنی نشستوں پر کھڑے ہو گئے تھے۔

PDF NOVL BANK

"خالی پیریڈ ہے باہر جا کر بیٹھتے ہیں۔"

بسمہ کے مخاطب کرنے پر وہ چونک کر کھڑی ہوئی اور گود میں لکھے نوٹس کا خیال نہ رکھ سکی جو اس کے کھڑا ہونے پر نیچے گر گئے تھے۔ اس سے پہلے کہ وہ جھک کر نوٹس اٹھاتی اسی خبرو لڑکے نے لپک کر نوٹس اٹھائے اور اس کی جانب بڑھتا ہوا بولا۔

"یہ لیں مس شمامہ رانی۔"

شش.... شکریہ۔ "وہ ہکلا گئی تھی۔"

اس کے لبوں پر شوخ مسکراہٹ ابھری۔ "معاویہ نام ہے، ویسے آپ کسی مختصر نام سے پکارنا چاہیں تو بھی مجھے اعتراض نہیں ہو گا۔" دکھنے میں وہ بھولا بھالا لگتا تھا لیکن اس کی گفتگو شکل کی تائید نہیں کرتی تھی۔

معاویہ بھی مختصر نام ہی ہے بھائی۔ "ساتھ کھڑی بسمہ نے لقمہ دیا۔"

جانتا ہوں۔، مگر یہ معلوم نہیں کہ کسی کے ہونٹ اس نام کو ادا کرنے میں کتنا عرصہ "

لیں گے۔ "معاویہ کی نگاہوں کا حصار اب بھی شمامہ کا نقاب میں چھپا ہوا چہرہ تھا۔

چچ.... چلیں۔ "شمامہ نے گھبراتے ہوئے بسمہ کا سہارا لینا چاہا۔"

PDF NOVL BANK

میری خوش قسمتی کہ مجھے آپ کی ہمراہی میں چند قدم لینے کا موقع ملے گا۔ "معاویہ،" شمامہ کے مطمح نظر سے جلتے بوجھتے انجان بن گیا تھا۔

معاویہ بھائی!.... زبردستی ہم پر مسلط نہ ہوں، شمامہ کا مخاطب آپ نہیں ہیں۔ "ہلکے" تبسم سے کہتے ہوئے بسمہ، شمامہ کا بازو پکڑ کر چل پڑی۔

صحیح کہا.... اتنا خوش قسمت میں کہاں ہو سکتا ہوں۔ "معاویہ کے لہجے میں شامل دکھ" اس کے لیے حیران کن تھا۔

کلاس روم سے باہر نکلتے ہی شمامہ نے سینے میں مقید گہرا سانس خارج کیا۔

"بسمہ نے بے تکلفی سے پوچھا۔ "شاید تم گھبرا گئی تھیں۔

ہاں۔ "شمامہ نے صاف گوئی سے اثبات میں سر ہلایا۔ "ایسا میرے ساتھ پہلی بار ہوا" ہے۔

"بسمہ نے قہقہہ لگایا۔ "کیوں کہ لڑکیوں کے کلبج میں ایسے نمونے نظر نہیں آتے۔

تم تو اسے بے تکلفی کے ساتھ مخاطب کر رہی تھیں۔ "بسمہ کی بے تکلفی کے جواب" میں شمامہ نے بھی اسے قریبی سہیلی کی طرح ہی مخاطب کیا تھا۔

PDF NOVL BANK

بسمہ بے نیازی سے بولی۔ "مخلوط تعلیم کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ لڑکوں کے ساتھ بات چیت کرنا ناگزیر ہو جاتا ہے۔"

"سچ میں مجھے تو معاویہ کی باتوں کا جواب دینا اتنا مشکل لگ رہا تھا کہ بتا نہیں سکتی۔" یہاں بیٹھتے ہیں۔ "بسمہ کیاری پھلانگ کر ملائم گھاس پر بیٹھ گئی۔ اپنا پرس سنگی بیچ پر رکھ کر اس نے گھاس پر کہنی ٹیک لی تھی۔ اس کی تقلید کرتے ہوئے شمامہ نے بھی سنگی بیچ کے بجائے گھاس پر بیٹھنا پسند کیا تھا۔ البتہ اس نے سیمینٹ کی روش کی طرف پیٹھ موڑ کر سنگی بیچ سے ٹیک لگالی تھی۔"

تمہیں نقاب اوڑھنا مشکل نہیں لگتا؟" بیٹھتے ساتھ بسمہ نے ذاتی سوال کر دیا تھا۔ "شمامہ کو اس کا سوال کافی عجیب لگا تھا۔ اس کی خاموشی کو بسمہ نے ناگواری جانا۔ وہ "جلدی سے بولی۔ "اگر برا لگا ہو تو معذرت خواہ ہوں۔"

برا کیوں لگے گا۔ میں تو بس حیران ہوئی ہوں۔ کیوں کہ یہ سوال تو میرا بنتا ہے کہ تم "نقاب کے بغیر اتنی آسانی سے کیسے گھوم رہی ہو۔"

"بسمہ مسکرائی۔ "اطراف میں نگاہ دوڑانے پر تمہیں شاید ہی کوئی برقع پوش دکھائی دے۔"

"دوسروں کی بے پردگی ہمارے لیے مشعل راہ نہیں ہونی چاہیے۔"

PDF NOVL BANK

پردہ تو آنکھ کا ہوتا ہے۔ "بسمہ نے مسخ بنایا۔"

شمامہ کو اس کی بات پسند نہیں آئی تھی۔ وہ تپتے ہوئے بولی۔ "تو پھر کپڑے پہننے کا تکلف کیوں کیا ہوا ہے۔"

یقیناً تمہارے جسم میں پہلی صدی ہجری کی کوئی روح مقید ہے۔ "بسمہ نے اس کی کڑوی بات مذاق میں اڑا دی تھی۔"

بسمہ بہن!.... ہمارا رہن سہن اور معاشرت ہماری تربیت کے تابع ہوتی ہے، میں بہت چھوٹی تھی شاید تیسری پچو تھی۔ کلاس میں پڑھتی تھی جب امی جان مرحومہ نے.... ایک دن مجھے پاس بٹھا کر کہا تھا

بیٹی!.... یاد رکھنا شرم و حیا عورت کا زیور ہوتا ہے اور اچھی سیرت کی بدولت وہ اپنی دنیا و آخرت کو جنت بنا سکتی ہے۔ شکل و صورت کا معاملہ تو چار دن کی چاندنی کا سا ہے۔ اور جیسے خوب صورتی عارضی ہوتی ہے ویسے ہی حسن پرستوں کی چاہت عارضی ہوتی ہے۔ کبھی اس پر توجہ نہ دینا کہ تم خوب و صورت نظر آرہی ہو یا بد صورت بلکہ تمہیں صرف اور صرف اپنے اخلاق و کردار پر توجہ دینا چاہیے۔ عورت کا معنی ہی چھپنے کی چیز ہے۔ شریعت عورتوں کو مردوں کے مساوی حقوق کچھ احتیاطوں کو مد نظر رکھ کر

PDF NOVL BANK

عطا کرتی ہے۔ تعلیم کا حصول ہو، بازار میں خریداری کرنا ہو یا نوکری کرنا ہو ان میں سے کوئی کام کرنا بھی عورت کو منع نہیں ہے۔ بس شرط ایک ہی ہے کہ گھر سے باہر نکلتے وقت عورت فتنے کی صورت اختیار نہ کرے۔ ہمارے مقدس نبی ﷺ کے پاک ارشاد کا مفہوم ہے کہ۔ "خوب صورت و بد اخلاق عورت تو گھورے کی گھاس ہے۔" جانتی ہو گھورے کی گھاس کیا ہوتی ہے؟.... انھوں نے مجھ سے سوال پوچھا اور میرا سر نفی میں ہل گیا تھا۔ کہنے لگیں.... "خانہ بدوش لوگ جب کسی جگہ سے چلے جاتے ہیں اور اپنے پیچھے جو کوڑا کرکٹ اور گند بلا چھوڑ جاتے ہیں اس کچرے پر لگنے والی خوش نما گھاس کو گھورے کی گھاس کہتے ہیں کہ دور سے تو بہت بھلی نظر آتی ہے لیکن قریب آنے پر پتا چلتا ہے کہ اس کی اصل تو سڑا ہوا کچرا ہے۔" ماں کی بہت سے باتیں بہت بعد میری سمجھ میں آئی تھیں، لیکن اس وقت میں اثبات میں سر ہلا کر خود کو سمجھ دار ظاہر کرتی رہی۔ یقیناً امی جان سچی تھیں۔

اتنا لمبا لیکچر تو پروفیسر احمد بھی نہیں دیتے یار۔" بسمہ نے اس کی باتوں کو قمتے میں اڑانا چاہا۔

"شمامہ دھیمے لہجے میں بولی۔" میں بس اپنی فطرت تمھارے سامنے کھولنا چاہتی تھی۔

PDF NOVL BANK

ویسے میرا ذاتی تجربہ تو یہ ہے کہ جس عورت کے چہرے پر کوئی عیب ہو یا وہ بالکل " ہی واجبی شکل کی ہو وہ برقعے میں ملبوس رہنا پسند کرتی ہے۔ اس طرح کم از کم اس کی "عزت نفس تو قائم رہتی ہے کہ کوئی لڑکا اسے مسخ کیوں نہیں لگاتا۔

شاید "شمامہ نے کندھے اچکانے پر اکتفا کیا تھا۔"

کیا مجھے بھی اپنے موہنے چہرے کا دیدار نہیں کراؤ گی۔ "بسمہ کا لہجہ کسی کہنہ سال عاشق" کا سا ہو گیا تھا۔ اس کے انداز پر شمامہ قہقہہ لگا کر ہنس پڑی تھی۔

اگر وعدہ کرو کہ کسی دوسرے سے میری شکل و صورت کے بارے کوئی گفتگو نہیں " کرو گی تو سوچا جا سکتا ہے۔

چلو وعدہ رہا۔ "ایک لمحہ سوچنے کے بعد بسمہ نے اس کی ران پر زور سے ہاتھ مارا۔ وہ " ایسی ہی فطرت کی مالک تھی۔ مہینوں اور سالوں کے فاصلے اس نے لمحوں و گھڑیوں میں طے کر لیے تھے۔

افف "شمامہ بے ساختہ تھپڑ لگنے والی جگہ سہلانے لگی۔"

چلو نہ جلدی کرو۔ "بسمہ نے دوسرا تھپڑ مارنے کے لیے ہاتھ اٹھایا۔ مگر شمامہ نے اس " کی کلائی تھام لی تھی۔

PDF NOVL BANK

بسمہ ! نہ کرو، درد ہوتا ہے۔ "وہ معصومیت سے بولی۔"

بسمہ شرارتی لہجے میں بولی۔ "قسم سے اگر یہ معصومیت بھرا لہجہ معاویہ بھائی نے سن لیا تو دل پر ہاتھ رکھ کر بے ہوش ہو جائے گا۔"

معاویہ کے ساتھ میرا کیا تعلق ہے۔ "شمامہ بے قابو ہوتی دھڑکنوں کو سنبھالنے لگی۔"

ہے نہیں تو ہو جائے گا۔ "بسمہ کا لہجہ معنی خیز ہو گیا تھا۔"

اس کے بارے تم کیا جانتی ہو۔ "شمامہ کے لہجے میں سنجیدگی در آئی تھی۔"

کچھ بھی نہیں۔ میرا بھی آج تیسرا دن ہے۔ اس دن رخشندہ سے پتا چلا تھا کہ کسی امیر" باپ کی اولاد ہے۔ دولت کے ساتھ اللہ پاک نے شکل و صورت بھی چھپڑ پھاڑ کر دی ہے۔ لڑکی ہوتا تو یقیناً چاہنے والے شمار نہ کیے جاسکتے۔ اب بھی خیر چاہنے والیاں کافی تعداد میں موجود ہوں گی لیکن لڑکیاں چونکہ جذبات پر قابو پانے کی ماہر ہوتی ہیں اس لیے زیادہ تر اپنی چاہت کو دل ہی میں چھپا کر رکھتی ہیں۔ اور اس کی زندہ مثال بسمہ لطیف کی شکل میں آپ کے سامنے موجود ہے۔ "آخری فقرہ اس نے قہقہہ لگا کر کہا تھا۔

"شمامہ حیا آلود لہجے میں بولی۔ "کتنی بے شرم ہو بسمہ۔"

PDF NOVL BANK

سچ بتاؤ کیا تمہیں اچھا نہیں لگا۔ "بسمہ اسے چھیڑنے سے باز نہیں آئی تھی۔ "اور یاد"

"رکھنا جھوٹ بولنے سے اللہ میاں سخت خفا ہوتا ہے۔"

شمامہ کو اپنے دل سے جو جواب موصول ہو رہا تھا، بسمہ کے سامنے دہرا کر وہ اپنا مذاق نہیں بنانا چاہتی تھی۔ بات بناتے ہوئے بولی۔ "قسم سے بسمہ بے حیائی کی باتیں کرتے"

"ہوئے تمہیں ذرا بھی جھجک نہیں ہو رہی۔"

اچھا میری شرمیلی سہیلی، میں خدا کو حاضر ناظر جان کر کہے دیتی ہوں کہ میں ایک لڑکی"

ہوں اور میرے سامنے نقاب کشائی سے تمہاری عزت و حرمت پر کوئی آنچ نہیں آئے

"گی۔"

یہ لو۔ "شمامہ نے دائیں بائیں دیکھتے ہوئے احتیاط سے رخ پر پڑا نقاب سرکایا اور اس"

کے ساتھ ہی آنکھوں سے چشمہ بھی اتار دیا تھا۔ اس کی شکل پر نظر پڑتے ہی بسمہ کی

آنکھوں میں دنیا جہاں کی حیرت سمٹ آئی تھی۔ دو تین لمحوں کے لیے تو وہ بولنے کے قابل

ہی نہیں رہی تھی۔ شمامہ کی شکل و صورت اس کے تصور سے بالکل مختلف تھی۔ اس

انشاء میں شمامہ نے دوبارہ نقاب اوڑھ کر چشمہ پہن لیا تھا۔

PDF NOVL BANK

چلیں، اگلا پیریڈ شروع ہونے والا ہے۔ "شمامہ کے نقاب اوڑھنے کے بعد وہ اس کے علاوہ کچھ نہیں کہہ سکی تھی۔

ہاں چلو۔ "شمامہ ہینڈ بیگ سنبھال کر کھڑی ہو گئی تھی۔"

((.))((.))((.))

چھٹی کے وقت وہ کلاس روم سے اکٹھی ہی باہر نکلی تھیں۔ معاویہ چند قدموں کے فاصلے سے ان کے تعاقب میں تھا۔ شمامہ اسے پیچھے آنا دیکھ چکی تھی اور اس وقت سخت گھبرا رہی تھی۔ پارکنگ کے قریب پہنچ کر بسمہ اس سے رخصت ہو گئی۔ اس کا رخ یونیورسٹی بس کی طرف تھا۔ بسمہ کے رخصت ہوتے ہی معاویہ بہ ظاہر جھجکتا ہوا اس کے قریب آیا۔

"مس شمامہ، اگر پسند کریں تو میں آپ کو گھر تک چھوڑ سکتا ہوں۔"

شش.... شکریہ، میں چلی جاؤں گی۔ "نہ جانے وہ کیوں اس سے بات کرتے ہوئے" ہکلانے لگتی تھی۔ گو مردوں سے بات چیت کرنا اسے پسند نہیں تھا لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں تھا کہ اسے مردوں سے ڈر لگتا ہو۔ البتہ معاویہ میں کوئی ایسی بات

PDF NOVL BANK

ضرور تھی کہ اس کی گھبراہٹ ختم ہونے میں نہیں آرہی تھی۔ بہت زیادہ اپنا اور عزیز لگنے کے باوجود اس سے بات کرتے ہوئے وہ گڑبڑا جاتی تھی۔

مس شمامہ، یقین کریں میں ایک شریف لڑکا ہوں۔ آپ مجھ پر آنکھیں بند کر کے اعتبار "کر سکتی ہیں۔

ی.... یہ بات نہیں ہے۔ "وہ حسب سابق ہکلا گئی تھی۔ "مم.... مجھے لینے کے لیے کار "آنے ہی والی ہے۔

جیسے آپ کی مرضی۔ "معاویہ مایوسی کا اظہار کرتے ہوئے اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ "عقیل بھی اپنی موٹر سائیکل کے ساتھ کھڑا اس کی کار کردگی دیکھ رہا تھا۔ اس کے کار کے قریب پہنچتے ہی وہ موٹر سائیکل کو سٹینڈ پر کھڑا کر کے پاس آگیا۔

"کوئی بات بنی؟"

وحشی ہرنی کی طرح بدک رہی ہے۔ بہ ہر حال پہلا دن ہے کافی سے بھی کچھ زیادہ ہو "گیا ہے۔ دو تین دن بعد دیکھنا کیسے سدھاتا ہوں۔

"عقیل تحسین امیز لہجے میں بولا۔ "اس بارے کسی احمق ہی کو شک ہو سکتا ہے۔

PDF NOVL BANK

میں گیا، شگفتہ بڑے غصے میں لگ رہی ہے۔ "معاویہ دور سے آتی شگفتہ کو دیکھ کر فوراً" کار میں گھس گیا تھا۔ شگفتہ کے قریب پہنچنے سے پہلے اس کی کار حرکت میں آگئی تھی۔ کمینے نے مجھے دور سے آتے دیکھ لیا تھا ہے نا؟ "عقیل کے قریب رکتے ہوئے وہ پھاڑ" کھانے والے لہجے میں مستفسر ہوئی۔

مجھے کیا معلوم؟ "عقیل انجان بن گیا تھا۔"

وہ دانت پیستے ہوئے بولی۔ "تمہیں نہیں تو کسے معلوم ہو گا۔ بہ ہر حال بکرے کی ماں" کب تک خیر منائے گی۔ اسے کہہ دینا شگفتہ کے ساتھ پنگا لینا اسے مہنگا پڑے گا۔ کہہ دوں گا شگفتہ باجی۔ "معصومانہ لہجے میں کہتے ہوئے وہ موٹر سائیکل کی طرف بڑھا۔" "اور ہاں۔"

شگفتہ کے پکارنے پر وہ اس کی جانب متوجہ ہوا۔

میرا نام شگفتہ باجی نہیں، شگفتہ احسان ہے۔ امید ہے آئندہ یاد رہے گا۔ "یہ کہتے ہی وہ" عقیل کا جواب سنے بغیر اپنی قیمتی کار کی طرف بڑھ گئی۔ اسی وقت نئے ماڈل کی قیمتی مرسیڈیز پارکنگ میں داخل ہوئی۔ کار کا کالا رنگ شیشے کی طرح چمک رہا تھا۔ شمامہ اگلی نشست کا دروازہ کھول کر ڈرائیور کے ساتھ ہی بیٹھ گئی تھی۔

PDF NOVL BANK

اس کمینے کو ایک سے بڑھ کر ایک امیر زادی ہاتھ آجاتی ہے، امید کرتا ہوں اس کی موت " کسی امیر زادی کے ہاتھ ہی لکھی ہوگی۔ "خودکلامی کے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے وہ موٹر سائیکل کو کلک مارنے لگا۔ شمامہ کی مرسیڈیز سبک رفتاری سے پارکنگ سے باہر جا رہی تھی۔

((.))(.(.))(.(.))

دن کیسا گزرا میرے بیٹے کا؟ "مرسدیز کے آگے بڑھتے ہی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ادھیڑ" عمر شخص نے شفقت بھرے لہجے میں پوچھا۔

بہت اچھا بابا جان۔ "شمامہ کے لہجے میں شامل خوشی کسی تعارف کی محتاج نہیں تھی۔ " لہجے سے تو میرا بیٹا بہت خوش نظر آ رہا ہے۔ "ان کا لہجہ مسرت سے پر تھا۔

وہ چمکی۔ "ہاں بابا جان، میں واقعی بہت خوش ہوں۔ آج یونیورسٹی میں بہت مزہ آیا۔ ایک لڑکی بھی میری دوست بن گئی ہے۔ قسم سے اتنی مخلص اور اچھی ہے کہ بتا نہیں "سکتی۔

صرف لڑکی؟ "ان کے لہجے میں شفقت کے ساتھ شرارت بھی پہناں تھی۔ " کیا مطلب؟ "شمامہ نے چشمہ اتارتے ہوئے انھیں تیز نظروں سے گھورا۔ "

PDF NOVL BANK

ڈرائیور نے تصدیق چاہنے والے انداز میں کہا۔ "روبینہ، ماریہ، سنبل وغیرہ بھی تمہاری سہیلیاں تھیں نا۔"

ہاں، مگر انہوں نے تو دوسری یونیورسٹی میں داخلہ لیا ہے، آپ جانتے تو ہیں کہ یہ کافی "منگی یونیورسٹی ہے۔ میرا داخلہ بھی تو سیٹھ صاحب کی مہربانی سے ممکن ہو پایا ہے۔ ڈرائیور کا قہقہہ بلند ہوا۔ "شمامہ رانی!.... میرا مطلب تھا کہ لڑکیوں سے دوستی تو پرانی بات ہے۔ اب یونیورسٹی میں آکر بھی ایک لڑکی ہی کو دوست بنا کر کیا تیر مار لیا۔" شمامہ تیز لہجے میں مستفسر ہوئی۔ "یعنی مجھے لڑکے سے دوستی کرنا چاہیے تھی۔" وہ جلدی سے بولے۔ "توبہ توبہ، کتنی بے باک ہوتی جا رہی ہے شمامہ رانی، کیا میں ایسا کہہ سکتا ہوں۔"

"آپ میرا مذاق رہے ہیں۔ میں بتا رہی ہوں پکی کٹی ہو جائے گی۔"

"ادھیڑ عمر ڈرائیور نے جاندار قہقہہ بلند کیا۔ "اچھا معذرت دوبارہ نہیں چھیڑوں گا۔"

بابا جانی!.... جس دن کوئی پسند آیا اور اس نے بھی میری ذات میں دلچسپی ظاہر کی "سب سے پہلے آپ کو مطلع کروں گی۔" یہ کہتے ہوئے اس کی آنکھوں کے سامنے معاویہ کا وجیہ چہرہ جھملا رہا تھا۔ اس نے آنکھیں بند کر کے سیٹ کے ساتھ ٹیک لگالی تھی۔"

PDF NOVL BANK

مجھ میں کیا اچھا لگا کہ اتنی چاہت سے گھور رہے تھے۔ "اس کی سوچ معاویہ سے مستفسر ہوئی، مگر اس کے جواب کے بجائے اسے باپ کا جواب سنائی دیا۔

لازمی بات ہے سب سے پہلے قریبی دوست ہی کو باخبر کیا جاتا ہے اور مجھ سے زیادہ "تمہارا قریبی دوست کون ہے؟

وہ جذباتی لہجے میں بولی۔ "میں قسم کھا کر کہہ سکتی ہوں کہ آپ سے اچھا بابا کسی کا بھی نہیں ہو گا۔

تقریباً ہر لڑکی کی نظر میں اس کا باپ ہیرو اور دنیا کے تمام مردوں سے بڑھ کر اسے عزیز و محترم ہوتا ہے۔ لیکن شمامہ رانی اس معاملے میں کچھ زیادہ ہی جذباتی تھی۔ اور کیوں نہ ہوتی کہ محمد یوسف نے نہ صرف اسے ماں و باپ دونوں کا پیار دیا تھا بلکہ اس کا معاملہ بیٹی کے ساتھ ایک گہرے دوست والا تھا۔ وہ اپنی چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی بات باپ کے سامنے بیان کرتے ہوئے ذرا بھی جھجک محسوس نہیں کرتی تھی۔ سر کا سائبان اور محافظ ہونے کے ساتھ وہ اس کا بہترین رازداں، اچھا مشورہ دینے والا ساتھی اور بے تکلف دوست بھی تھا۔ شمامہ رانی بجا طور پر اپنے والد پر فخر کر سکتی تھی۔

PDF NOVL BANK

وہ محمد یوسف کی اکلوتی اولاد تھی۔ اس سے چھوٹے دو بھائی اور ایک بہن پیدائش کے ساتھ ہی اللہ پاک کو پیارے ہو گئے تھے۔ تیسرے بچے کی پیدائش کے ساتھ ہی نوشین بی بی بھی جانبر نہیں رہ سکی تھیں۔ اس وقت شمامہ رانی پانچویں کلاس میں تھی۔ وہ سارا دن اسکول میں اپنی سہیلیوں کو نئے بھائی کی آمد کی خوش خبری سناتی رہی۔ اور جب چھٹی کے وقت گھر پہنچی تو ماں کے انتقال کی روح فرسا خبر اس کی منتظر تھی۔ محمد یوسف اپنی شریک حیات کی موت پر اتنے حیران و پریشان تھے کہ اس ننھی جان کو بھول گئے تھے۔ اس کا رونا، سسکنا سن کر محمد یوسف پر اذیت کے نئے دروا ہوئے۔ اپنا غم بھلا کر وہ بیٹی کی دل جوئی میں لگ گئے۔ اس سے پہلے وہ شمامہ رانی کے ابو جان تھے۔ اس دن سے وہ اس کی ماں، دوست، ساتھی، رازدار سہیلی اور سب کچھ بن گئے۔ گھرے گھاؤ کی اگر اچھے سے مرہم پٹی کی جائے اور ضروری احتیاطوں کو نظر انداز نہ کیا جائے تو زخم بھرتے دیر نہیں لگتی۔ ماں کا نعم البدل ملنا ناممکن ہوتا ہے مگر انھوں نے ناممکن کو ممکن کر دکھایا۔ شمامہ رانی ماں کو بھلا تو نہ سکی، مگر ماں کی غیر موجودی، اس کی زندگی میں کوئی ایسا خلا اور کمی پیدا نہ کر سکی جس کا شکار بن ماں کی بیٹیاں ہو جاتی ہیں۔

PDF NOVL BANK

محمد یوسف نوجوانی ہی میں سیٹھ عبدالکریم صلح کے ذاتی ڈرائیور بن گئے تھے۔ سیٹھ عبدالکریم کی وسیع و عریض کوٹھی کی چار دیواری کے اندر ہی ملازموں کے دو کوارٹر بنے ہوئے تھے جس میں سے ایک محمد یوسف کے تصرف میں تھا۔ ان کی بیوی نوشین نے اپنی حیات میں سیٹھ صاحب کا باورچی خانہ سنبھالا ہوا تھا۔ شمامہ رانی کے جوان ہونے پر سیٹھ عبدالکریم نے خواہش ظاہر کی تھی کہ وہ بھی کوٹھی کا باورچی خانہ سنبھال لے۔ شمامہ کے خاندان کی ذمہ داریاں سنبھالنے پر انھیں معاشی فائدہ ضرور مل جاتا کہ سیٹھ عبدالکریم صلح خدا ترس اور اور نیک دل آدمی تھے۔ لیکن محمد یوسف کو یہ مناسب نہیں لگا تھا۔ جہاندیدہ بیوی کی بات دوسری تھی اور جوان بیٹی کا معاملہ جدا۔ ان کی خواہش کے احترام میں تو لڑکپن کی حدود میں قدم رکھتے ہی شمامہ نے کوٹھی میں جانا چھوڑ دیا تھا۔ سیٹھ عبدالکریم کے دو بیٹے اور ایک بیٹی تھی۔ دونوں بیٹے نہایت سعادت مند اور شفاف کردار کے مالک تھے۔ اس کے باوجود شمامہ ان کے سامنے بے نقاب ہونا پسند نہیں کرتی تھی۔

اچھا کھانا تو کھا لیا تھا ناں۔ "سفید رنگ کے خوب صورت گیٹ کے سامنے کار روک کر وہ" بیٹی کی طرف متوجہ ہوئے۔

PDF NOVL BANK

وہ پیٹ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولی۔ "کچھ بھی نہیں کھایا بابا جان، بہت سخت بھوک لگی ہے۔"

کہا بھی تھا "لنچ بکس" ساتھ رکھ لو۔ "ناراضی کا اظہار کرتے ہوئے انھوں نے کار آگے بڑھا دی۔ چوکیدار نے دروازہ کھول دیا تھا۔

باباجانی، یہ دیکھیں پرس میں پیسے موجود تھے، لیکن کچھ کھانے کا خیال ہی نہیں آیا۔ "اس نے دوسرے نوٹ والد کی آنکھوں کے سامنے لہرائے۔

اچھا کل سے اپنے ساتھ کھانا لے جانا۔ "مرسڈیز کو دو کاروں کے درمیان کھڑا کرتے ہوئے انھوں نے چابی گھما کر انجن بند کر دیا۔

باباجان، عجیب لگتا ہے۔ وہاں اتنے امیر طلبہ پڑھنے آتے ہیں میرا "لنچ بکس" دیکھ کر ہنسیں گے۔ "کار سے اتر کر باپ بیٹی اپنے کوارٹر کی طرف بڑھ گئے تھے۔ پارکنگ سے ان کے کوارٹر تک سیمینٹ کی پختہ روش بنی ہوئی تھی۔ کوارٹر کوٹھی کے عقبی جانب ایسی جگہ پر بنے تھے کہ داخلی دروازے سے نظر نہیں آرہے تھے۔

تو روزانہ ایسے ہی بھوکی رہو گی۔ پہلے ہی اتنی کمزور ہو۔ "یوسف کے لہجے میں ممتا کی سی فکر مندی گھلی تھی۔

PDF NOVL BANK

وہ مسکرائی۔ "باباجان، اتنی ہٹی کٹی تو ہوں۔ آپ سے دو تین کلو گرام زیادہ ہی وزن ہو گا۔"

کل یونیورسٹی سے واپسی پر تمہیں وزن کرانے لے جاؤں گا، دیکھتا ہوں کتنی کچھ وزنی ہو۔"

بس اپنی دوست کا مذاق اڑاتے رہنا۔ "منہ بناتے ہوئے اس نے کوارٹر کا بیرونی دروازہ کھولا اور باپ کو رستا پینے کے لیے دروازے سے ہٹ گئی۔ مختصر صحن، چھوٹا سا باورچی خانہ، غسل خانہ و بیت الخلاء، ان کے اوپر بنا سٹور، دو رہائشی کمرے اور ان کے سامنے بنے چھوٹے سے برآمدے پر مشتمل کوارٹر، باپ بیٹی کی ضروریات کے لیے کافی تھا۔ محمد یوسف کو اللہ پاک نے شکر بھرا دل نصیب کیا تھا اور اس کی نیک فطرت کے اثرات شمامہ رانی میں بھی بدرجہ اتم موجود تھے۔

نہیں میں واپس چلوں گا۔ سیٹھ صاحب نے "سائیٹ" پر چکر لگانے جانا ہے۔ "محمد یوسف نے اندر داخل ہونے کی کوشش نہیں کی تھی۔ "تم تازہ دم ہو کر کھانا کھاؤ، اتنا زیادہ بھی نہ ٹھونس لینا کہ رات کو دسترخوان پر مجھے اکیلا بیٹھنا پڑے۔"

PDF NOVL BANK

کبھی نہ کھانے پر گلہ اور کبھی زیادہ کھانے کی شکایت۔ باباجان آپ بس تنقید ہی کرتے " رہنا۔ "لاڈ بھرے انداز میں کہتے ہوئے وہ کوارٹر میں داخل ہو گئی۔ داخلی دروازہ کنڈی کر کے وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی تھی۔ درمیانی حجم کے کمرے کی سجاوٹ دیکھنے والی تھی۔ کمرے میں سبز رنگ کی اجارہ داری واضح نظر آرہی تھی۔ کھڑکی و دروازے کے پردے، بستر کی چادر، دیواریں و چھت، کھڑکیوں و الماری کے پٹ، دروازے کے کواڑ تمام سبز رنگ میں رنگے تھے۔ کمرے کے ایک کونے میں کتابوں کا "ریک" دھرا تھا۔ جو اس کی چارپائی کے تکیے سے بالشت بھر کے فاصلے پر تھا۔ یوں کہ چارپائی پر لیٹے لیٹے وہ مرضی کی کتاب پکڑ سکتی تھی۔ کھڑکی و دروازہ برآمدے کی دیوار میں بنے تھے۔ اس سے متصل دائیں جانب کی دیوار میں اس کی چارپائی لگی تھی۔ عقیبی دیوار پر تین خوب صورت تصاویر ٹنگی تھیں۔ درمیان والی خانہ کعبہ، اس کے دائیں مسجد نبوی ﷺ اور بائیں مسجد اقصیٰ کی پر نور تصاویر تھیں۔ چھت سے لٹکتے پنکھے کو بھی سبز رنگ میں رنگا گیا تھا۔ بائیں طرف کی دیوار کے ساتھ لکڑی کی تین کرسیاں پڑی تھیں جن پر فوم کی گدیاں رکھی ہوئی تھیں۔ کرسیوں کے سامنے لکڑی کی میز پڑی تھی۔ میز پر بھی سبز رنگ کا صاف ستھرا کپڑا بچھا تھا۔ چارپائی کی بائیں جانب ایک چھوٹی سی تپائی رکھی تھی جس پر پلاسٹک کا کولر اور

PDF NOVL BANK

گلاس رکھا ہوا تھا۔ کھڑکی اور دروازے کے درمیانی خلا میں دو فٹ چوڑا اور تین فٹ لمبا آئینہ لگا تھا۔ اس کے سامنے لکڑی کی چھوٹی سی ٹیبل رکھ کر سنگھار میز کی شکل دی گئی تھی۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی وہ نقاب اتار کر آئینے کے سامنے کھڑی ہو گئی۔ خود کو گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے اس کے خیالوں میں معاویہ آدھمکا۔

کیا مجھے اس حالت میں دیکھ کر بھی تمہاری نظریں یونہی چاہت کا اعلان کریں گی۔

خود کلامی کے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے وہ معاویہ کو مخاطب ہوئی اور پھر ایک دم اس کے چہرے پر حیا کی سرخی پھیل گئی۔

یہ میں کیا سوچ رہی ہوں؟ "خفت بھرے انداز میں خود کو سرزنش کرتے ہوئے وہ"

چارپائی کی طرف بڑھ گئی۔ زندگی میں پہلی مرتبہ اسے کسی نے ان نظروں سے دیکھا تھا اور زندگی میں پہلی ہی مرتبہ اس کا دل کسی کے لیے یوں بے طرح دھڑک رہا تھا۔ اپنے بابا کو چھوٹی سے چھوٹی بات سے آگاہ رکھنے والی معاویہ کے بارے زبان نہیں کھول سکی تھی۔

PDF NOVL BANK

مجھے بابا جان سے بات کرنا پڑے گی۔" اس کے دماغ میں فیصلہ کن سوچ ابھری۔ ".... لیکن اس کے ساتھ ہی اس نے نفی میں سر ہلا کر اپنی سابقہ سوچ سے رجوع کیا کہوں گی کیا کہ ایک لڑکا مجھے چاہت بھری نظروں سے گھور رہا تھا؟.... ہو سکتا ہے وہ " ہر کسی کو اسی طرح ہی دیکھتا ہو اور مجھے بار بار گھورنے کی وجہ میرا نقاب اوڑھنا ہو سکتا ہے۔"

وہ کافی دیر اسی سوچ میں کھوئی چارپائی پر بیٹھی رہی اچانک اس کی نظر کھڑکی سے اوپر ٹنگی گھڑی پر پڑی۔ سوئیاں ساڑھے تین بجنے کا اعلان کر رہی تھیں۔ نماز پڑھنا اور کھانا کھانا اسے بھولا ہوا تھا۔

میرے اللہ پاک جی، مجھے معاف کر دینا۔ "نماز پڑھنے میں تاخیر پر توبہ کرتے ہوئے وہ " غسل خانے کی طرف بڑھ گئی۔ اب کھانے سے پہلے نماز پڑھنا ضروری ہو گیا تھا۔

پوش علاقے میں موجود وسیع عمارت میں مرد و زن کی کثیر تعداد نظر آرہی تھی۔ بڑے ہال کے درمیان کرسیوں کے بجائے خوب صورت اور قیمتی صوفہ سیٹ لگے ہوئے تھے۔ مختلف میزوں پر تاش، شطرنج وغیرہ کھیلی جا رہی تھیں۔ ہال کے ایک کونے میں اسنوکر

PDF NOVL BANK

کی چند میزیں لگی ہوئی تھیں۔ ان کے گرد کچھ جوان "اسٹکیں" پکڑے رنگین گیندوں کو ٹھوکریں لگا رہے تھے۔ قریباً ہر میز پر آتشیں سیال کو سلیقے سے پیا جا رہا تھا۔ وہ اعلا طبقے کا ایک کلب تھا جہاں ممبر شپ حاصل کیے بغیر داخلہ ناممکن تھا۔ وہاں نہ تو جوان کھیلنے پر پابندی تھی، نہ شراب پینے کی ممانعت اور نہ شباب کے حصول میں کوئی رکاوٹ تھی۔

زیادہ تر کلب ممبران اپنی منظور نظر کو ساتھ ہی لے آتے تھے۔ اور جو ساتھ نہ لا سکتا اسے رات گزارنے کے لیے انتظامیہ کی طرف سے بھی خوب صورت لڑکیوں کی پیشکش کی جاتی بدلے میں ان کے بل میں خاطر خواہ اضافہ ہو جاتا تھا۔ یہ اور بات کہ وہاں جس طبقے کے افراد آتے تھے ان کے لیے اس کثیر رقم کی کوئی حیثیت نہیں تھی۔ شراب کے علاوہ وہاں منشیات کے استعمال پر بھی پابندی نہیں تھی۔ منشیات میں سرفہرست چرس اور افیون تھی۔ منشیات کا استعمال گنے چنے نوجوان ممبر ہی کرتے تھے۔

بیوروکریٹس، بڑے بزنس مین اور جدی پشتی امراء کی بگڑی نسل ذہنی سکون کے حصول کے لیے کسی بھی حد تک جا سکتے تھے۔

معاویہ اس وقت کونے کی ایک میز پر بیٹھا تاش کھیل رہا تھا۔ اس کے پتے شیشے کی خوب صورت میز پر اوندھے پڑے ہوئے تھے۔ البتہ باقی تینوں کھلاڑیوں نے اپنے پتے ہاتھوں

PDF NOVL BANK

میں پکڑے ہوئے تھے۔ معاویہ نے ایک ہاتھ مینسنری سیال سے بھرا گلاس پکڑا تھا جبکہ دوسرا ہاتھ پہلو میں بیٹھی لڑکی کی کمر سے لپٹا تھا۔ گورے رنگ کی لڑکی نے چہرے پر ضرورت سے کچھ زیادہ ہی میک اپ تھوپا ہوا تھا۔ اس کی عمر معاویہ سے چند سال زیادہ نظر آرہی تھی۔ جبکہ قیمتی لباس اس کی امارت کی نشان دہی کر رہا تھا۔

معاویہ کے دمقابل لڑکوں ساتھ بھی خوب صورت حسینائیں موجود تھیں۔ ان لڑکیوں کا مرکز نگاہ بھی معاویہ ہی تھا۔ جنس مخالف کے لیے اس کی شکل میں عجیب قسم کی کشش موجود تھی۔ میز کا درمیانی حصہ مختلف رنگ کے ٹوکوں سے بھرا ہوا تھا۔ معاویہ نے سامنے رکھے ٹوکوں میں سے آدھے سے زیادہ ٹوکن اٹھا کر درمیان میں پھینک دیے۔ اس کے بعد والے لڑکے نے اپنے پتے اکٹھے کر کے ایک جانب رکھے اور صوفے کی پشت سے ٹیک لگا کر گویا مقابلے سے دستبرداری کا اعلان کر دیا تھا۔ باقی دو نے بھی معاویہ کی طرح اپنے سامنے رکھے ٹوکوں کا مخصوص حصہ میز کے درمیان میں دھکیل دیا تھا۔ اگلی باری آنے پر معاویہ نے سامنے رکھے تمام ٹوکن میز کے درمیان میں رکھے اور سگریٹ سلگا کر ساتھ بیٹھی لڑکی سے سرگوشی کرنے لگا۔

”بازغہ بے بی!.... پچاس ہزار کے ٹوکن منگوا دو ناں۔“

PDF NOVL BANK

ہنی!.... جلنتے ہونا میں پہلے ہی اپنا پرس خالی کر چکی ہوں۔ اور اب مزید کھیلنے کا وقت " بھی نہیں ہے، میں نے ایک بجے تک واپس لوٹنا ہے اور سوا گیارہ ہو چکے ہیں۔ معاویہ نے منہ بنایا۔ "تو بازی درمیان میں چھوڑ دوں، مشکل سے تو اتنے اچھے پتے ہاتھ میں آئے ہیں۔"

"بازغہ اطمینان سے بولی۔ "تم شو کروادو۔"

ہار گیا تو دوالیہ نکل جائے گا۔ "معاویہ گھبرا گیا تھا۔"

کچھ نہیں ہوتا میں ادائی کر دوں گی۔ "بازغہ نے پر اعتماد لہجے میں اسے تسلی دی۔" معاویہ حیرانی سے بولا۔ "پچاس ہزار تو دے نہیں سکتی ہو اور لاکھوں کی ادائی کر دوگی" واہ۔

بازغہ نے اس کے کان میں سرگوشی کی۔ "کیوں کہ ایک تو تمہارے پتے واقعی بہت اچھے ہیں اور دوسرا مجھ سے مزید صبر نہیں ہو رہا، جلنتے بھی ہو کتنے عرصے سے تم دور ہو۔ شو۔" بازغہ کا مطلع نظر جلنتے ہی اس نے اپنی باری آنے پر شو کا نعرہ بلند کیا۔ اور پھر "دونوں مخالفین کے پتے دیکھتے ہی اس کی باچھیں مسرت سے کھل گئی تھیں۔ اپنے پتے سیدھے کرتے ہی اس نے میز کے درمیان پڑا ٹوکوں کا انبار اپنے سامنے سمیٹ لیا تھا۔

PDF NOVL BANK

بازغہ نے ویٹرس کو اشارہ کر کے وہ ٹوکن اٹھانے کا اشارہ کیا اور معاویہ کا ہاتھ تھام کر کھڑی ہو گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ کاؤنٹر پر جا کر اپنے ٹوکنوں کا حساب کروا رہا تھا۔ ٹوکن گنتی کر کے کاؤنٹر پر موجود آدمی نے ایک رجسٹر میں کچھ اندراج کیا اور رجسٹر دستخط کرنے کے لیے معاویہ کے سامنے رکھ دیا۔ دستخط سے پہلے اس نے مخصوص خانے میں لکھا عدد پڑھا جہاں پانچ عدد کے ساتھ پانچ صفر لکھے ہوئے تھے۔ مطمئن انداز میں سر ہلا کر اس نے دستخط کیے اور بازغہ کے ساتھ سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔

شکر ہے اس کمینی سے تم نے جان چھڑالی ہے۔ "سیڑھیوں پر قدم دھرتے ہوئے" بازغہ دھیمے لہجے میں بولی۔ اس وقت وہ معاویہ سے لپٹی جا رہی تھی۔

معاویہ فلسفیانہ لہجے میں بولا۔ "ایسی کئی کمینیاں آئیں اور چلی گئیں۔ تم تو میری پکی دوست ہو۔"

بازغہ دکھی لہجے میں بولی۔ "میں کسی کو تمھاری ہوا بھی نہ لگنے دوں مگر کیا کروں کہ اتنے پیسے میرے پاس نہیں ہوتے کہ تمھیں مستقل اپنے قابو میں رکھ سکوں۔"

PDF NOVL BANK

ہوناں پاگل۔ "معاویہ نے اسے پیار سے جھڑکا۔ "تم اچھی طرح جانتی ہو کہ جیسے ہوا کو" پنجرے میں بند نہیں کیا جاسکتا ہے۔ یونہی معاویہ پر بھی مستقل اجارہ داری ممکن "نہیں ہے۔"

بازغہ عزم سے بولی۔ "جس دن اپنے بڑھے خاوند سے جان چھوٹی میں ترکے میں ملنے والی ساری جائیداد اور مال دولت تمہارے قدموں میں رکھ کر تمہاری باندی بننے کی درخواست "کروں گی۔"

بازغہ ایسے خواب دیکھنا چھوڑ دو۔ یقیناً تم واحد لڑکی ہو جسے معاویہ نے اتنی زیادہ قرب کی "راتیں بخشی ہیں ورنہ معاویہ دو تین مہینوں سے زیادہ تعلق نہیں پالتا۔" اس کا لہجہ نخوت سے پر تھا۔ اس وقت وہ ایک دروازے کے سامنے پہنچ گئے تھے۔ بازغہ نے پرس سے چابی نکال کر سوراخ میں ڈالی اور دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گئی۔ معاویہ کے گھستے ہی اس نے دروازہ تالا کر دیا تھا۔ معاویہ کو کمرے کے وسط میں پڑے بیڈ پر دھکیل کر وہ خود فرج کی طرف بڑھ گئی۔ واپسی پر اس کے ہاتھ میں شراب کی بوتل اور دو گلاس تھے۔ اس کی آنکھیں شراب پینے سے پہلے خمار آلود ہو گئی تھیں۔ بوڑھے سیٹھ کی بے راہرو بیوی کی پرہوس نظریں نوخیز معاویہ کے پرکشش چہرے پر گڑی تھیں۔ حالانکہ وہ اچھی

PDF NOVL BANK

طرح جانتی تھی کہ معاویہ کی فطرت رس چوسنے والے اس بھونرے کی سی تھی جو کبھی ایک پھول پر قلع نہیں رہ سکتا تھا۔ اور یہ بھی کہ وہ صرف دولت کے حصول کے لیے لڑکیوں سے دوستی کرتا تھا۔ اور یہ بھی کہ وہ نہایت خود غرض، مطلب پرست اور موقع شناس تھا۔ یہاں تک کہ مطلب براری کے لیے وہ لڑکیوں کو بلیک میل کرنے سے بھی باز نہیں آتا تھا۔ یہ بھی کہ اس کے میٹھے لب ولہجے کے پیچھے منافقت چھپی تھی، بھولی بھالی صورت کے عقب میں مکاری کا راج تھا اور خوشنما بدن بس صنف نازک کو پھانسنے کا پھندہ تھا۔ لیکن یہ ساری معلومات رکھنے کے باوجود وہ اس پر مرتی تھی، اس کی دیوانی تھی اور اس کے لیے ہر حد پھلانگ سکتی تھی۔ وہ بھی اس کلب کی مستقل ممبر تھی۔

اس کے بوڑھے خاوند کی مصروفیات تو بس بزنس کے بے تحاشا پھیلاؤ کی کوششوں تک محدود تھیں۔ اور وہ اس کی دولت باقاعدگی سے معاویہ پر لٹا رہی تھی۔ جب معاویہ کسی نئی امیر زادی کو پھانس لیتا تب بازغہ عارضی طور پر پیچھے ہٹ جاتی کہ وہ معاویہ کی فطرت سے اچھی طرح واقف تھی۔ ایسی حالت میں وہ اسے پہچاننے سے بھی انکار کر دیتا تھا۔ البتہ جب اس لڑکی سے مزید مالی فائدہ حاصل ہونے کی امید ختم ہو جاتی تب وہ لڑکی کو ہری جھنڈی دکھا کر نئے شکار کی تلاش میں آگے بڑھ جاتا۔ اور نئی امیر زادی کی

PDF NOVL BANK

تلاش تک وہ بازغہ پر مہربان رہتا۔ بازغہ کو اپنے شوہر سے صرف ایک بجے تک باہر ہسنے کی اجازت ملی ہوئی تھی۔ اسی لیے وہ معاویہ کو زیادہ دیر تاہش کھیلنے نہیں دیتی تھی کہ جوان جسم کے تقاضے پورے کرنے کے لیے ہی تو اتنی رقم خرچ کرتی تھی۔

((.))(.(.))(.(.))

صبح جو بھی اس کے باپ نے کار روکی وہ۔ ”اللہ حافظ بابا جانی۔“ کہہ کر نیچے اتر گئی تھی۔ یوسف نے مرسدیز واپس موڑی اور وہ یونیورسٹی کی اندرونی عمارت کی طرف بڑھ گئی۔ اس کی چھٹی حس نے نظروں کی تپش کا احساس دلایا، بے ساختہ اس کا سر دائیں بائیں گھوم گیا تھا۔ وہ اسے فوراً ہی نظر آگیا تھا۔ سرخ رنگ کی نئے ماڈل کی سپورٹس کار کی چھت پر ہاتھ ٹیکے وہ قربان ہونے والی نظروں سے اس کے سر اُپے کو گھور رہا تھا۔ شمامہ کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا تھا۔ کشادہ جبیں پر بھورے بال بکھرائے، سفید قمیص کی آستینیں کہنیوں تک موڑے، لبوں پر دھیمی مسکراہٹ پھیلائے وہ مردانہ وجاہت کا نمونہ نظر آ رہا تھا۔ اس نے بڑی مشکل سے چہرہ واپس موڑا تھا۔ ورنہ پاگل دل تو سارے راز طشت از بام کرنے پر تلا تھا۔

PDF NOVL BANK

کلاس روم میں داخل ہونے تک وہ بے قابو ہوتی دھڑکنوں کو نہیں سنبھال سکی تھی۔ اپنی نشست پر بیٹھتے ہوئے وہ یوں گہرے سانس لینے لگی جیسے دور سے بھاگتی ہوئی آرہی ہو۔ اس کی خوش قسمتی تھی کہ کلاس روم اس وقت خالی پڑا تھا ورنہ نقاب میں ہونے کے باوجود اس کی ناگفتہ بہ حالت دوسروں کو معلوم ہو جاتی۔

پتا نہیں کیا ہو جاتا ہے مجھے۔ "افسوس بھرے انداز میں سر ہلاتے ہوئے اس نے اپنے "نوٹس کھول لیے۔

اسلام علیکم!" معاویہ کلاس روم میں داخل ہوتے ہوئے مسحور کن لہجے میں بولا تھا۔ "شمامہ کا دل اچھل کر حلق میں آگیا تھا۔ جواب دیے بغیر وہ جلدی جلدی کتاب کے ورق الٹنے لگی۔

شاید آپ مجھ سے خفا ہیں؟" اپنی نشست پر بیٹھتے ہوئے اس نے چاہت بھرے لہجے "میں پوچھا۔

شمامہ اس بار بھی جواب دینے کی ہمت نہیں کر پائی تھی۔ اس کا لہجہ اتنا مسحور کن اور جادو بھرا تھا گویا ہر لفظ شہد میں لتھڑا ہو۔

PDF NOVL BANK

شمامہ رانی!.... میں آپ کو مخاطب ہوں۔ اور یقین مانیں مجھے یاد نہیں پڑتا کہ میں نے "محترمہ کی شان میں کوئی گستاخی کی ہو۔ اور بالفرض اس بارے میری یادداشت دھوکا دے رہی ہے تو آپ مجھے غلط ثابت کرنے کا حق بھی رکھتی ہیں۔"

مم.... میں.... نہیں تو، ایسا میں نے کب کہا ہے۔ "وہ گڑبڑا گئی تھی۔ اسے ذرا بھی شبہ" ہوتا کہ وہ اسے کلاس روم میں گھیر لے گا تو وہ کبھی وہاں نہ بیٹھتی۔

اچھا پتا ہے آپ مجھے بہت اچھی لگتی ہیں۔ "اس نے اچانک حملہ کیا تھا۔ شمامہ کا دل اتنی زور سے دھڑکنے لگا تھا کہ "دھک دھک" کی آواز اس کی سماعتوں تک پہنچ رہی تھی۔ آ.... آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں؟ "وہ بڑی مشکل سے جواب دے پائی تھی۔" اس کا ہکلا یا ہوا معصومانہ لہجہ معاویہ کے ہونٹوں پر مسکراہٹ لے آیا تھا۔ "جو دل میں ہے اس کا اظہار کر رہا ہوں۔"

براہ مہربانی۔ اپنی حد میں رہیں، مجھے ایسی باتیں پسند نہیں ہیں۔ "اس نے بہ ظاہر سخت لہجے میں کہا تھا، مگر دل اس کے الفاظ کو جھٹلانے پر تلا تھا۔

میں نے آپ کی پسند نہیں پوچھی، اپنی بتلائی ہے۔ "معاویہ نے جاندار قہقہہ لگایا۔"

PDF NOVL BANK

اس کے مسکراتے ہوئے چہرے کی طرف دیکھ کر وہ دم بہ خود رہ گئی تھی۔ "ہنستے ہوئے کوئی اتنا بھی اچھا لگ سکتا ہے۔" دل کی گہرائیوں میں اٹھنے والی آواز کو وہ ہونٹوں تک رسائی نہیں دے سکتی تھی۔ اور پھر اس کی غائبانہ مدد آپہنچی۔ تین چار طلبہ ایک ساتھ کلاس روم میں داخل ہوئے تھے۔ انہیں دیکھتے ہی شمامہ نے اطمینان بھرا گہرا سانس لیا تھا۔

معاویہ بھی چپ ہو گیا تھا لیکن اس نے شمامہ کو گھورنا بند نہیں کیا تھا۔

((.))(.(.))(.(.))

خالی پیریڈ میں وہ بسمہ کے ساتھ گزشتہ روز والی جگہ پر جا کر بیٹھ گئی تھی۔ ناشتا نہیں کر سکی، سخت بھوک محسوس ہو رہی ہے۔ "بیٹھتے ساتھ بسمہ نے واویلا کیا۔" میرے پاس دال کا بنا پراٹھا موجود ہے۔ "شمامہ نے قیمتی شولڈر بیگ سے چھوٹا سا "لنچ بکس" نکالا۔ یہ شولڈر بیگ اسے سیٹھ کی بیٹی راحیلہ نے دیا تھا۔ وہ اس سے ایک سال بڑی تھی۔ اور اپنی زیادہ تر چیزیں وہ ایک ادھ بار استعمال کر کے شمامہ کو بھجوا دیتی تھی۔ باپ اور بھائیوں کی طرح وہ بہت اچھی طبیعت کی مالک تھی۔

PDF NOVL BANK

مجھے ذرا بھی اندازہ نہیں تھا کہ تم اتنی اچھی ہو گی۔ "بسمہ نے بے صبری سے اس کے ہاتھ سے لچ بکس جھپٹا۔ "یقیناً تمہیں تو بھوک نہیں ہو گی۔" کہہ کر وہ اس کا جواب سنے بغیر پرٹھے کو جڑ گئی۔

شمامہ کو اس کے انداز پر ہنسی آگئی تھی۔

ہنسو محترمہ ہنسو، تمہیں تو خادمہ سب کچھ تیار کر کے بیڈ پر لادیتی ہو گی۔ ہم غریبوں کے "پاس نہ تو کوئی ملازمہ ہے اور نہ خود ہمیں توفیق ہوتی ہے۔

تمہاری اطلاع کے لیے عرض ہے کہ یہ میں نے خود بنایا تھا۔ "شمامہ صاف گوئی سے "بولی۔ "باقی میرا قیمتی کار میں آنے کا مطلب یہ نہیں کہ میں سیٹھ زادی ہوں۔ باباجان سیٹھ عبدالکریم صلح کے ڈرائیور ہیں اور ان کی اجازت سے مجھے یونیورسٹی آنے جانے کے لیے کار کی سہولت ملی ہوئی ہے۔

بہ ہر حال بہت لذیز پرائٹھا تھا اور اب تم یہیں بیٹھو میں ٹھنڈی بوتلیں لاتی ہوں " سخت پیاس محسوس ہو رہی ہے۔ "بسمہ کے لیے اس کی غربت یا امارت کوئی معنی نہیں رکھتی تھی۔ وہ اسے مطلع کر کے کیفے ٹیریا کی طرف بڑھ گئی۔

PDF NOVL BANK

کاؤنٹر پر کھڑے ہو کر بوتلیں لے رہی تھی کہ اچانک اس کے کانوں میں ایک لڑکی کی تیز آواز گونجی۔

کب تک بھاگو گے محترم! "اس نے مڑ کر دیکھا ایک خوب صورت لڑکی معاویہ کو" مخاطب ہوئی تھی۔ اور اس کی آواز اتنی بلند تھی کہ کافی طلبہ بے ساختہ ان کی طرف دیکھنے لگے تھے۔ وہ بھی اشتیاق سے ان کی طرف متوجہ ہو گئی۔

میں کیوں بھاگوں کا شگفتہ۔ "معاویہ کا لہجہ نہایت ہی سلجھا ہوا تھا۔" تم اچھی طرح جانتے ہو میرے کہنے کا مطلب کیا ہے؟ "شگفتہ پر اس کی نرم خوئی کا" کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔

"معاویہ نے نفی میں سر ہلایا۔ "میں بالکل بھی نہیں جانتا۔" شگفتہ زہریلے لہجے میں بولی۔ "جانو گے بھی کیسے، دولت کے پجاری کے نزدیک کسی کے احساسات کی اہمیت ہی کیا ہوتی ہے۔"

یقیناً آپ میری توہین کر رہی ہیں۔ "معاویہ ٹھنڈے لہجے میں بولا تھا۔ بسمہ اس کی برداشت دیکھ کر حیران رہ گئی تھی۔ شگفتہ بار بار اس کی توہین کر رہی تھی اور وہ جوابی کارروائی سے مسلسل احتراز برت رہا تھا۔

PDF NOVL BANK

"شگفتہ تمللاتے ہوئے بولی۔" توہین نہیں کر رہی آئینہ دکھا رہی ہوں۔

محترمہ شگفتہ احسان!.... اگر آپ آئینہ دکھا چکی ہیں تو براہ مہربانی تشریف لے جائیں۔

"کسی کے صبر کو زیادہ آزمانا عقل مندی کی علامت نہیں ہے۔

"جانتی ہوں تم کتنے خوش اخلاق ہو، بہ ہر حال میں اپنی رقم لینے آئی ہوں۔"

گہرا سانس لیتے ہوئے معاویہ نے کندھے اچکائے اور کہا۔ "گو مجھے پوچھنے کا حق ہے کہ کون سی رقم۔ لیکن معاویہ علی صدیقی پیسے کو ہاتھ کا میل سمجھتا ہے۔ بتاؤ کتنی رقم چاہیے۔"

وہ بپھرتے ہوئے بولی۔ "میں کسی کے پیسوں پر لعنت بھیجتی ہوں۔ شگفتہ احسان تم جیسے بھیک منگوں کو اپنے پرس میں پھراتی ہے۔ میرے اپنے پیسے واپس کرو۔"

"معاویہ طنزیہ لہجے میں بولا۔ "وہی تو پوچھ رہا ہوں تین ماہ کے تعلق کا کتنا بل بنا ہے؟ وہ پھاڑ کھانے والے لہجے میں بولی۔ "دس لاکھ روپے۔ اور یہ وہ رقم ہے جو تم مجھ سے ادھار لے چکے ہو۔"

معاویہ نے کوٹ کی اندرونی جیب سے چیک بک نکالی اور بے پروائی سے دس لاکھ کا چیک لکھ کر اس کی طرف بڑھا دیا۔

PDF NOVL BANK

چیک کے مندرجات پڑھتے ہی شگفتہ کا غصہ دھیمّا پڑ گیا تھا۔ چیک کو شولڈر بیگ میں ڈال کر وہ پیچھے مڑی اور کچھ کے بغیر لمبے ڈگ بھرتے ہوئے کیفے ٹیریا سے باہر نکل گئی۔ بسمہ اس تماشے کے دوران وہیں کھڑی رہی۔ معاویہ کی خوش اخلاقی اور نرم خوئی نے اسے کافی متاثر کیا تھا۔ شگفتہ کے چلے جانے کے بعد اس نے معاویہ کے چہرے پر الوداعی نگاہ ڈالی، بوتلیں پکڑیں اور باہر چل دی۔

شمامہ بے صبری سے اس کی منتظر تھی۔

اتنی دیر لگا دی؟ "اس نے چھوٹے ہی پوچھا۔"

بس یار، کیا بتاؤں کیفے ٹیریا میں تو ڈراما شروع ہو گیا تھا۔ "نیچے بیٹھتے ہوئے اس نے"

ایک بوتل شمامہ کی طرف بڑھا دی۔

کیسا ڈراما؟ "شمامہ نے حیرانی سے پوچھا۔"

بسمہ خواب ناک لہجے میں بولی۔ "سچ کہوں تو معاویہ کا چہرہ جتنا خوب صورت ہے اس سے"

"کئی گنا زیادہ اس کا دل اور سوچیں خوب صورت ہیں۔"

شمامہ چڑتے ہوئے بولی۔ "کچھ پتا تو چلے۔" "نجانے کیوں اسے بسمہ کا معاویہ کی تعریف کرنا اچھا نہیں لگ رہا تھا۔"

PDF NOVL BANK

اس کے لہجے پر دھیان دیے بغیر بسمہ اسے کیفے ٹیریا والی کہانی سنانے لگی۔

((.))(.(.))(.(.))

یار، شگفتہ احسان کے سامنے تو تم بالکل بکری بن گئے تھے۔ اس کی ساری رقم بھی لوٹا " دی۔ کیا فائدہ اتنی لمبی دوستی کا۔ "شگفتہ کے جاتے ہی عقیل اسے مطعون کرنے لگا۔ وہ محترمہ نظر آرہی ہے۔ "معاویہ نے بسمہ کی جانب اشارہ کیا جو ہاتھ میں بوتلیں پکڑے " دروازے کی طرف جارہی تھی۔

عقیل نے منہ بنایا۔ "اچھی طرح، میرا خیال ہے بسمہ نام ہے۔ اور اپنی کلاس فیلو بھی ہے۔"

بس اتنا ہی معلوم ہے۔ "معاویہ نے استزائی لہجے میں کہا۔ "بے وقوف وہ شمامہ رانی " کی قریبی سہیلی بھی ہے۔ اور پہلے دن ہی سے دونوں ایک دوسرے کے قریب آگئی ہیں۔ اور اس وقت محترمہ کے ہاتھ میں نظر آنے والی دو بوتلوں میں سے ایک لازماً شمامہ رانی کے لیے ہی ہوگی۔

تو....؟ "عقیل کی سمجھ میں کچھ بھی نہیں آیا تھا۔ " "معاویہ جھلاتے ہوئے بولا۔ "تو یہ کہ تم کبھی لڑکی نہیں پھنسا سکتے۔

PDF NOVL BANK

وضاحت نہیں کر سکتے تو دماغ بھی خراب نہ کیا کرو۔ "عقیل کو بھی غصہ آگیا تھا۔"

احمق آدمی، جب وہ شمامہ کے پاس جا کر میری خوش اخلاقی، حوصلے اور برداشت کی تعریف کر لے گی، صنف مخالف سے میرے عمدہ برتاؤ کا ذکر کرے گی تو تمہارا کیا خیال ہے شمامہ رانی اس کی بات کو کوئی اہمیت نہیں دے گی۔

"ضروری تو نہیں وہ شمامہ سے ذکر کرے۔"

تم لڑکیوں کی نفسیات نہیں جانتے۔ بے وقوف شگفتہ کی گفتگو کی ابتداء سے پہلے وہ "بوتلیں خرید چکی تھی۔ اور شگفتہ کی باتیں شروع ہوتے ہی وہ باہر جانے کے بجائے ہماری تمام گفتگو غور سے سنتی رہی۔ اور اب وہ شمامہ رانی کے سامنے سارا واقعہ بیان کر رہی ہوگی۔"

"عقیل نے پوچھا۔ "اگر اس نے ایسا نہ کیا؟"

"معاویہ اطمینان سے بولا۔ "تو پیٹ میں درد پڑنے سے مر جائے گی۔"

"عقیل ہنسا۔ "گویا اس کی وجہ سے تم اتنے اخلاقی بن رہے تھے۔"

شمامہ رانی کی وجہ سے۔ "معاویہ نے تصحیح کی۔"

PDF NOVL BANK

میں تمہیں لکھ کر دے سکتا ہوں کہ بسمہ، شمامہ سے کئی گنا بڑھ کر خوب صورت " ہے۔

بسمہ خوب صورت ہے۔ "معاویہ نے اسے ملامتی نظروں سے گھورا۔"

"محترم کانوں کو کھلا رکھو، میں نے کہا شمامہ رانی سے خوب صورت ہے۔"

شمامہ رانی تو سونے کی چڑیا ہے جگر، اور میری نظر ایسی لڑکیوں کی شکل پر نہیں " "بینک بیلنس" پر ہوتی ہے۔

پتا نہیں بھدے نقوش والی نقاب پوش سے تمہیں کچھ حاصل ہو گا یا نہیں لیکن تم " نے شگفتہ کو دس لاکھ کا چیک کاٹ کر دے دیا۔

معاویہ منہ بگاڑ کر بولا۔ "اگر میں کہوں کہ تم احمق ہو تو اس بات میں کسی احمق ہی کو شک ہو گا۔"

سچ کہہ رہا ہوں بھائی صاحب، اس کے باپ کی امارت میں مجھے کوئی شک نہیں ہے " لیکن کیا اسے بھی اتنا جیب خرچ ملتا ہو گا کہ وہ معاویہ علی کی پانچوں گھی اور سر کڑا ہی "میں ڈال سکے۔

PDF NOVL BANK

وہ بعد کا معاملہ ہے عقیل صاحب پہلے یہ سوچو کیا میرے اکاؤنٹ میں دس لاکھ موجود ہوں گے۔ "معاویہ کے چہرے پر معنی خیز مسکراہٹ نمودار ہوئی۔

یعنی وہ جعلی چیک تھا۔ "عقیل ششدر رہ گیا تھا۔"

چیک اصل تھا، دستخط بھی میرے تھے لیکن میرے اکاؤنٹ میں اتنی رقم موجود نہیں ہو گی۔

"گویا شگفتہ احسان سے جھکڑا ابھی باقی ہے۔"

نہیں۔ "معاویہ نے نفی میں سر ہلایا۔" اب شگفتہ صاحبہ اُس جگہ کا رخ بھی نہیں کرے گی جہاں میری موجودی کا ذرا بھی احتمال ہوگا۔

"کیوں؟"

"معاویہ ہنسا۔ "بھول گئے۔"

وہی نازیبا تصاویر اور وڈیوز.... "عقیل نے سوالیہ انداز میں تصدیق چاہی۔"

جواب درست ہے۔ "معاویہ اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کھڑا ہو گیا تھا۔"

(.)(.)(.)

PDF NOVL BANK

یہاں کیوں بلایا ہے؟ "شگفتہ شاکی لہجے میں مستفسر ہوئی تھی۔ یوں جیسے اسے یقین ہو" کہ معاویہ نے تجدید محبت کے لیے اسے یونیورسٹی کے اس ویران کونے میں آنے کی دعوت دی ہو۔ یہاں وہ پہلے بھی کئی بار خوشگوار وقت بتا چکے تھے۔ وہ لمحات یاد آتے ہی شگفتہ کے جسم میں سرور کی لہریں اٹھنے لگی تھیں۔

بیٹھو، کچھ دکھانے کے لیے بلایا ہے۔ "معاویہ کا لہجہ جذبات سے عاری تھا۔" ایسے ہی ٹھیک ہوں۔ "شگفتہ اتنی جلد ناراضی ختم کرنے والی نہیں تھی۔ اس کی سماعتیں معاویہ کی لجاجت بھری آواز اور منت بھرے الفاظ سننے کی مستمنی تھیں۔ گو اس کی وہاں آمد ظاہر کر رہی تھی کہ وہ پرانی باتوں کو بھلانے کی نیت سے آئی ہے اور یقیناً اس کے دل میں اب بھی معاویہ کی محبت پنپ رہی تھی۔ لیکن پہلے معاویہ کو اس کی غلطیوں کا احساس دلانا اور اپنی اہمیت منوانے کا مرحلہ باقی تھا۔ چلو کھڑے کھڑے ہی یہ دیکھ لو۔" معاویہ نے مصر ہوئے بغیر ہاتھ میں پکڑا قیمتی "موبائل فون اس کی جانب بڑھا دیا۔

PDF NOVL BANK

حیرانی بھرے انداز میں موبائل تھام کر اس نے سکرین پر نگاہ دوڑائی جہاں وہ نازیبا حالت میں نظر آرہی تھی۔ وڈیو میں معاویہ بھی موجود تھا لیکن اس کی شکل نظر نہیں آرہی تھی۔

یہ یہ کیا ہے۔ "خوف کی شدت سے اس کا رنگ پیلا پڑ گیا تھا۔"

"اندھی تو نہیں ہو کہ نظر نہ آئے نہ پاگل ہی ہو کہ سمجھ نہ سکو۔"

مم میں تم پر کیس کر دوں گی۔ پاپا تمہیں عبرت کا نمونہ بنا دیں گے۔ "شگفتہ نے" پھسپھسے لہجے میں دھمکی دی۔

وہ اطمینان بھرے لہجے میں بولا۔ "محترمہ شگفتہ احسان صاحب، ایک دو دن تک میں چند مخصوص "سائیٹوں" سے بات کرنے والا ہوں دیکھتا ہوں وہ ان "وڈیو کلیپس" کو خریدنے کے لیے کیا پیشکش کرتے ہیں۔ تم سے چونکہ خاص تعلق رہا ہے اس لیے تمہاری پیش کش سننے کے لیے ادھر بلا لیا۔ نمونہ دکھانے کے لیے دو تین وڈیوز اور چند تصاویر لایا ہوں "باقی میرے لیپ ٹاپ میں محفوظ ہیں۔"

بلیک میل کر رہے ہو۔ "شگفتہ کے خوب صورت نقوش غصے کی شدت سے بگڑ گئے" تھے۔

PDF NOVL BANK

ہاں "معاویہ نے سکون بھرے انداز میں اس کے ہاتھ سے موبائل فون پکڑ لیا۔"

"ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا لیکن تم نے خود دعوت دی ہے۔"

ناگفتہ بہ حالت سنبھالنے کے لیے شگفتہ نے چند گہرے سانس لیے اور پھر آنکھوں میں نمی لاتے ہوئے اس کی جانب متوجہ ہوئی۔ "جلتے ہیں میں آپ سے کتنی محبت کرتی ہوں۔"

کیوں کر رہے ہو ایسا۔ میں تو بس آپ کی بے رخی دیکھ کر رویہ دکھا رہی تھی۔ "وہ ایک دم تم سے آپ پر آگئی تھی۔"

محترمہ! یہ ڈراما بازی رہنے دو، مجھے نہ تمہاری محبت کی ضرورت ہے اور نہ قرب کی خواہش، یہ جسم میرے لیے کشش کھو چکا ہے۔ کیوں کہ ضرورت سے زیادہ ہی استعمال کیا جا چکا ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ مجھے کسی لڑکی سے آج تک محبت ہوئی ہی نہیں ہے۔

محبت میرے نزدیک وقت کا ضیاع اور بڑی حماقت ہے۔ میں تو لڑکیوں سے کاروباری نقطہ نظر سے محبت کا کھیل رچاتا ہوں۔ اسی بہانے جسمانی تقاضوں کی بھی تکمیل ہو جاتی ہے۔ اور کچھ خرچا پانی بھی نکل آتا ہے۔ تمہارے اشک اور چلنے چپڑے الفاظ بے فائدہ ہی رہینگے۔ اس لیے براہ راست مدعا پر آتے ہیں۔ مجھے ان وڈیوز کے بدلے پچاس لاکھ

PDF NOVL BANK

روپے چاہئیں۔ ایک ہفتے کی مہلت دیتا ہوں اگر مطلوبہ رقم مجھے نہ ملی تو ان تصاویر کے بڑے بڑے پوسٹر چھپوا کر یونیورسٹی کی ہر دیوار پر چپکا دوں گا۔ اور پوری دنیا میں تمہاری وڈیوز پھیلا دوں گا۔" اس کا غلاظت بھرا لہجہ سن کر شگفتہ کانپ گئی تھی۔

مم.... میرے پاس اتنی رقم نہیں ہے۔ میں یہ چیک آپ کو واپس کر دیتی ہوں اور " یقین دلاتی ہوں کہ آئندہ آپ کے سامنے نہیں آؤں گی۔ پلیز.... یہ وڈیوز ضائع کر دو، اگر کسی اور نے دیکھ لیے تو میرے پاس خودکشی کے علاوہ کوئی چارہ نہیں ہوگا۔ " شگفتہ نے دستخط شدہ چیک معاویہ کی جانب پھینکتے ہوئے اس کے سامنے ہاتھ جوڑ دیے تھے۔ معاویہ کے ہونٹوں پر زہریلی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ اس نے چیک کے ٹکڑے کر کے ہوا میں اڑاتے ہوئے کہا۔ "مہلت بڑھا سکتا ہوں شگفتہ!.... قسطوں میں ادا کر دینا۔ "معافی نہیں مل سکتی۔

پپ.... پلیز.... "اس نے روتے ہوئے دوبارہ ہاتھ جوڑے۔"

وہ بے رحمی سے بولا۔ "اگر تمہارا رونا دھونا جاری رہا تو پچاس لاکھ، ایک کروڑ میں بھی تبدیل ہو سکتے ہیں۔"

PDF NOVL BANK

رقم بہت زیادہ ہے۔ میرا جیب خرچ اتنا نہیں ہے کہ دو تین سالوں میں بھی پچاس " لاکھ پورے کر پاؤں۔ "اس نے بے بسی کا اظہار کیا۔

پہلے بھی تو دو تین ماہ کے اندر تم نے دس لاکھ روپے مجھے دیے تھے۔ "معاویہ کے لہجے" میں مکاری بھری تھی۔

"وہ صاف گوئی سے بولی۔ "پاپا کی تجوری سے چرائے تھے۔

تو بس ایسا ہی کچھ کر لینا، تمہارے پاس کافی قیمتی زیور ہوگا، اپنی کار کی مرمت کے " بہانے کچھ رقم اینٹھ لینا، شکل و صورت کے لحاظ سے ہزاروں لاکھوں میں ایک ہو کسی واجبی صورت کے امیر زادے کو پھانس کر کچھ رقم نکلوا لینا، نیا موبائل فون لینے کے بہانے بھی اچھی خاصی رقم اپنے پاپا جان سے لے سکتی ہو وغیرہ وغیرہ "معاویہ سکون بھرے انداز میں اسے رقم اکٹھی کرنے کے طریقے بتانے لگا۔

"وہ لجاجت سے بولی۔ "کک.... کچھ تو کمی کر دو پچاس لاکھ بہت زیادہ ہیں۔

اس نے حاتم طائی کی قبر پر لات مارتے ہوئے کہا۔ "چلو دس لاکھ کا چیک تم نے واپس "کر دیا اور معاویہ کسی کو دی ہوئی چیز واپس نہیں لیا کرتا اس لیے چالیس لاکھ دے دینا۔

"وہ بے بسی سے کراہی۔ "می.... یہ بھی زیادہ ہیں۔

PDF NOVL BANK

تمہارے ساتھ میں نے بہت اچھے لمحات بتائے ہیں شگفتہ!.... آخری بات کر رہا۔
 "ہوں، تیس لاکھ.... اب کوئی تکرار کی تو وہی پچاس لاکھ ہوں گے۔"

تھوک نکلے ہوئے شگفتہ نے سر جھکایا اور کراہتے ہوئے پوچھا۔ "اس کا کیا ثبوت کہ رقم
 "حاصل کرنے کے بعد تم یہ وڈیوز ضائع کر دو گے۔"

تم پہلی لڑکی نہیں ہو، کیا اس سے پہلے سنا کہ کوئی لڑکی میرے حوالے سے بدنام ہوئی۔
 ہو۔ مطلوبہ رقم کے حصول کے بعد میں نہ صرف لڑکیوں کی وڈیوز ضائع کر دیتا ہوں بلکہ
 ان سے تعلق رکھنے والے ہر واقعے کو بھی اپنی یادداشت سے مٹا دیتا ہوں۔ میرا ایمان ہے
 کہ بے ایمانی میں، بے اصولی کرنے والا کامیاب نہیں ہو سکتا۔ درجن کے قریب لڑکیوں
 سے میں خراج محبت وصول کر چکا ہوں اور وصولی کے بعد انھیں مڑ کر بھی نہیں دیکھا۔
 بلکہ تمہارے سامنے بھی ان میں سے کسی کا نام لینا مجھے گوارا نہیں ہے۔ "اس مرتبہ
 معاویہ کے لہجے میں سچ کی امیزیش صاف محسوس کی جا سکتی تھی۔"

بے بسی بھرے انداز میں سر ہلاتے ہوئے وہ واپسی کے ارادے سے مڑی کہ اس ظالم
 سے رحم کی بھیک مانگنا حماقت تھی۔

PDF NOVL BANK

ایک منٹ بے بی، اتنی بھی کیا جلدی ہے۔ بیس لاکھ کی رعایت حاصل کر لی ہے۔ " انعام کے حق دار تو ہم بنتے ہیں نا۔ " مکروہ لہجے میں کہتے ہوئے اس نے شگفتہ کا ہاتھ پکڑ کر اپنی جانب کھینچ لیا۔

تمہذیب و ثقافت اور شریعت کے اصولوں کی دھجیاں اڑانے والی لڑکی کے نصیب میں ذلت کی گہرائیاں ہی لکھی ہوتی ہیں۔ شرم و حیا عورت کا زیور ہے اور عصمت اس کی چادر، جب وہ تنہائی میں غیر مرد کے پاس جا کر بھائیوں کے غرور اور باپ کے مان کی دھجیاں اڑاتی ہے تو اس کے نتیجے میں ملنے والی ذلت کا سامنا بھی سب سے پہلے اسی کی ذات کو کرنا پڑتا ہے۔

شگفتہ کو بھی اپنی بے راہروی کی سزا ملنا شروع ہو چکی تھی۔ اور یہ تو اللہ پاک کی مرضی ہوتی ہے کہ کسی گناہ گار کو سزا دینے کے لیے اس پر کسی ظالم کو مسلط کر دے۔ یا اس سے بھی بڑے خطا کار کا انتخاب کرے۔ کوئی بھی ایسا جس کی مہلت کی رسی اب تک ڈھیلی چھوڑی ہوئی ہو۔

اس وقت معاویہ کا خوب صورت و پرکشش چہرہ شگفتہ کو خون آشام بھیڑیے کی طرح دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے ٹھوس اور سڈول بدن سے اسے کراہیت محسوس ہو رہی

PDF NOVL BANK

تھی لیکن اب معاملہ اس کے ہاتھ میں نہیں رہا تھا۔ تیس لاکھ کی ادائیگی تک یہ ذلت اسے وقتاً فوقتاً برداشت کرنا تھی۔ اس کے بعد بھی وہ جان چھڑا پاتی یا نہیں اس کا انحصار بھی اس جیسے رذیل کے وعدے سے مربوط تھا۔ نم آنکھوں اور اذیت بھری سوچوں سے وہ معاویہ کی ہر پیش قدمی بغیر احتجاج کیے برداشت کرتی گئی۔ نہ تو یہ کھیل اس کے لیے نیا تھا نہ کھلاڑی ناواقف، لیکن اب اس کے احساسات تبدیل ہو چکے تھے۔ اور اسے اچھی طرح پتا چل چکا تھا کہ گزشتہ چند ماہ سے جسے وہ محبت کا دھندہ سمجھ رہی تھی وہ شکاری کا پھندہ تھا۔

اس وقت یونیورسٹی کا ویران کونہ ایک حوازادی کی بے بسی کا تماشا دیکھ رہا تھا۔ اور اس تصور میں ظالم و مظلوم دونوں برابر کے شریک تھے۔ محبت کے نام پر ہوس کا کھیل رچانے والے کی پیش قدمی کو اس نے کھلے دل سے خوش آمدید کہا تھا۔ وہ خوب صورت، معصوم اور بھولے بھالے چہرے پر فریفتہ ہوتے وقت یہ بھول گئی تھی کہ معصومیت کا تعلق صرف شکل و صورت سے نہیں حرکات و سکنات سے بھی ہوتا ہے۔ اور اب پچھتاؤں کا وقت گزر چکا تھا۔ اس کا آخری مددگار اللہ پاک کی ذات اور

PDF NOVL BANK

آخری سہارا توبہ کا عمل تھا۔ اور اس بے نیاز ذات نے کتنے عرصے کی ذلت اس کے مقدر میں لکھی تھی اس سے صرف وہی بابرکت ذات ہی واقف تھی۔

وہ صبح کے بعد سے مسلسل غائب تھا۔ شمامہ کو عجیب سی بے چینی محسوس ہو رہی تھی۔ بار بار اس کی نظریں معاویہ کی نشست کی طرف اٹھتیں اور مایوس ہو کر پلٹ آتیں۔ کہیں مجھ سے خفا تو نہیں ہو گیا۔ میں نے اتنے سخت لہجے میں جو بات کر دی تھی۔ ""

دسیوں باریہ اذیت بھری سوچ اس کے دل کو تکلیف دے چکی تھی۔

شاید شگفتہ کی وجہ سے پریشان ہو۔ "" مسلسل اذیت ناک سوچوں کے بعد اس کے دل " میں امید کی کرن چمکی۔ اس کے ساتھ ہی اسے شگفتہ پر غصہ آیا جو ایک معصوم اور بھولے بھالے لڑکے کو اذیت دینے کا باعث بنی تھی۔

مجھے نہیں لگتا کہ تم کلاس میں حاضر ہو۔ "" بسمہ اس کی شکل نہیں دیکھ سکتی تھی " لیکن اس کا جھکا ہوا سر اور کاپی پر آڑی ترچھی لکیریں کھینچتا قلم اس کی نگاہ میں تھا۔

آں کیا کہا۔ "" بسمہ کی سرگوشی نے اسے چونکا دیا تھا۔ "

یہی کہ جب وہ گھورتا ہے تو تم بے چینی محسوس کرتی ہو اور اب موجود نہیں ہے تب " "بھی تمہیں سکون نہیں آرہا۔

PDF NOVL BANK

کوئی مسئلہ ہے مس بسمہ! "پروفیسر احمد نے انگریزی میں پوچھا تھا۔"

نہیں سر۔ "بسمہ جلدی سے ان کی طرف متوجہ ہو گئی۔"

مہربانی ہوگی اگر دوران سبق صرف مجھے ہی بولنے کا حق دار سمجھا جائے۔ "اس مرتبہ" بھی اس نے انگریزی ہی کا سہارا لیا تھا۔

دوبارہ موقع نہیں دوں گی سر۔ "بسمہ خفیف ہوتے ہوئے بولی۔ اور پروفیسر احمد ہلکا سا"

سر ہلا کر سبق کی طرف متوجہ ہو گئے تھے۔ شمامہ دل ہی دل میں پروفیسر صاحب کو دعائیں چنے لگی جن کی وجہ سے بسمہ کے تیکھے سوالات سے جان چھوٹی تھی۔ اب تک تو اس نے معاویہ کی پیش قدمی کے بارے اسے مطلع نہیں کیا تھا ورنہ جس قسم کی وہ لڑکی تھی لازماً اس کی جان کو آجاتی۔ اور جب تک اس کے دل کی بات نہ اگلو لیتی آرام سے نہ بیٹھتی۔

چھٹی کے وقت تک بھی وہ اپنی حالت پر قابو نہیں پاسکی تھی۔ "پتا نہیں کیا ہو گیا ہے مجھے۔" وہ اپنے سستے خیالات پر خفیف تھی۔ پارکنگ تک وہ بسمہ کے ساتھ ہی گئی تھی۔ نہ معلوم وہ کس موضوع پر بے تکان بولے جا رہی تھی۔ شمامہ بغیر سمجھے بوجھے

PDF NOVL BANK

"ہوں، ہاں" میں جواب دیتی رہی۔ معاویہ کے علاوہ اس کے دماغ میں کوئی سوچ بھی جگہ نہیں پارہی تھی، نہ اس کے علاوہ اسے کچھ سوچ رہا تھا۔

بسمہ کے رخصت ہوتے ہی اس کی نظریں بے ساختہ معاویہ کی کار کی جانب اٹھ گئی تھیں۔ اور یہ دیکھتے ہی اس کا دل اچھل کر حلق میں آگیا تھا کہ وہ اپنی کار کی چھت پر کہنی ٹیکے اسی کی طرف متوجہ تھا۔ کوشش کے باوجود وہ نظریں واپس نہیں موڑ سکی تھی۔ معاویہ کے ہونٹوں پر وہی ملکوتی تبسم ہویدا تھا جو اسے انجانی راہوں کی جانب کھینچنے لگتا تھا۔

اتنی دیر تک کہاں چھپے تھے.... جانتے بھی ہیں کتنی بے چین تھی۔ "اس کے دل نے" شکوہ کیا۔ لیکن ہونٹوں پر دماغ کا پہرہ تھا اس لیے وہ بات معاویہ کی سماعتوں تک نہیں پہنچ پائی تھی۔ البتہ معاویہ کو دیکھ کر اس کا دل مطمئن ہو گیا تھا کہ وہ اس سے خفا نہیں تھا۔

اس کی محویت میں کار کے ہارن نے خلل ڈالا تھا۔ اس نے چونکتے ہوئے سامنے دیکھا۔ محمد یوسف کار کا شیشہ نیچے کیے معنی خیز انداز میں مسکرا رہے تھے۔ وہ جلدی سے اگلی سیٹ کا دروازہ کھول کر بیٹھ گئی۔ کار آگے بڑھاتے ہوئے وہ شوخ لہجے میں بولے۔

PDF NOVL BANK

"لگتا ہے آج کچھ نیا سننے کو ملے گا۔ سہیلیوں کی باتیں سن سن کر تنگ آگیا تھا۔"

"خوش فہمی ہے آپ کی۔"

محمد یوسف نے شرارت بھرے لہجے میں پوچھا۔ "سرخ رنگ کی سپورٹس کار کے ساتھ ٹیک لگائے کون کھڑا تھا؟"

مم.... مجھے کیا پتا بابا جان۔ "وہ گھبرا گئی تھی۔"

"محمد یوسف ہنسے "شمامہ رانی جھوٹ تو کبھی نہیں بولتی۔"

"معاویہ نام ہے بابا جان!... پتا نہیں مجھ میں کیوں دلچسپی لے رہا ہے۔"

"مجھ سے کیوں چھپایا؟"

وہ سرعت سے بولی۔ "بابا جان!.... اس میں بتانے کو تھا ہی کیا؟ یوں بھی مجھے کسی کے دلچسپی لینے کی پروا نہیں ہے۔"

"اسے مسلسل گھور کیوں رہی تھیں۔"

غصے سے گھور رہی تھی۔ "اس نے دوبارہ دل کی حالت پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی۔"

نقاب میں چھپا ہوا چہرہ اور چشمے سے ڈھکی آنکھوں سے کسی کو گھور کر غصہ دکھانا یقیناً

غصے کے اظہار کا جدید طریقہ ہے۔ "محمد یوسف اسے جھٹلانے پر تلے تھے۔"

PDF NOVL BANK

وہ مایوس کن لہجے میں بولی۔ "بابا جان وہ بہت امیر باپ کی اولاد ہے۔ اور پھر آج کی جدید لڑکیوں سے میرا مزاج بالکل ہی مختلف ہے۔ میرے لیے کسی ایسے لڑکے کا خیال۔ دل میں لانا حماقت ہوگی۔"

شکر ہے مان تو لیا کہ وہ تمہیں پسند آیا ہے۔ "محمد یوسف کی گفتگو سے محسوس ہی نہیں" ہو رہا تھا کہ وہ بیٹی کو مخاطب ہیں۔ ان کے انداز سے لگ رہا تھا جیسے وہ شمامہ کی قریبی سہیلی ہوں۔ ان کی اسی وسعت قلبی نے شمامہ کو اتنا اعتماد دیا تھا کہ وہ ہر بات کھل کر انہیں بتا دیتی تھی۔

"وہ دکھی لہجے میں بولی۔ "پسندیدگی کا نہیں، اپنی حماقت کا اعتراف کیا ہے بابا جان۔ محمد یوسف تسلی دیتے ہوئے بولے۔ "بن دیکھے تمہاری ذات میں دلچسپی لینا ظاہر کرتا ہے کہ اسے شکل و صورت سے نہیں سیرت سے غرض ہے۔ اور میری شمو رانی سے خوب صورت اور اچھی سیرت کی لڑکی اسے چراغ ڈھونڈے نہیں ملے گی۔"

ہم کسی اور موضوع پر بات کر سکتے ہیں۔ "اس نے بہ ظاہر ناگواری کا اظہار کیا تھا۔" لیکن اپنے دل کی دھڑکنوں کو معاویہ کا نام جپنے سے نہیں روک سکی تھی۔

PDF NOVL BANK

بالکل۔ "محمد یوسف مسکرائے۔" لیکن تمہارا اس موضوع سے فرار میری سمجھ میں " نہیں آ رہا۔

بس آپ کو مذاق اڑانے کا بہانہ مل گیا ہے۔ اتنے ہی تنگ ہیں تو باندھ دیں کسی ایرے " غیرے نختو خیرے کے پلے۔ "اپنی حالت چھپانے کے لیے وہ لڑائی پر تیار ہو گئی تھی۔ "شمورانی!.... کیا یہ ممکن ہے کہ میں تم سے تنگ آ جاؤں۔ " کبھی نہیں۔ "ذرا کھسک کر شمامہ نے ان کے کندھے پر سر رکھ دیا تھا۔ "میرے باباجان " میرا فخر ہیں۔

"وہ سنجیدہ ہوتے ہوئے بولے "اچھا سچ بتاؤ، کہیں وہ لڑکا تمہیں تنگ تو نہیں کر رہا؟ نہیں باباجان! "اس نے نفی میں سر ہلایا اور دل میں سوچنے لگی۔ "بس جب نظر نہیں " آتا تو ذرا بے چین ہو جاتی ہوں۔

وہ کوٹھی میں داخل ہو گئے تھے، اسے کوارٹر تک چھوڑ کر محمد یوسف واپس مر گئے۔

((.))(.(.))(.(.))

"یار!.... قسم سے دو ایکٹر رقبہ تو ہوگا شمامہ رانی کی کوٹھی کا۔ " اس کی کوٹھی تک بھی ہو آئے؟ "عقیل کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی تھیں۔ "

PDF NOVL BANK

اندر داخل ہونے کا کہاں موقع ملا ہے بے وقوف۔ "معاویہ نے اس کی کم عقلی پر" افسوس بھرے انداز میں سر ہلایا۔ "کل اس کی کار کا تعاقب کر کے باہر ہی سے اس کے عالیشان محل پر ایک نظر ڈالی تھی۔ باقی یہ تو تمہیں اچھی طرح پتا ہو گا کہ شکار کے والدین یا بھائیوں سے تعلق پیدا کرنا میرے اصولوں کے منافی ہے۔" عقیل تحسین آمیز لہجے میں بولا۔ "جو کوٹھی میرے شہزادے کو باہر سے متاثر کر گئی ہے وہ اندر سے کیسی ہوگی۔"

تم نے شگفتہ احسان کی خیر خبر نہیں پوچھی۔ "معاویہ نے موضوع تبدیل کیا۔" کیا پوچھوں، جیسے ہی تمہارا دیا ہو چیک کیش نہ ہوا ساری یونیورسٹی تمہاری عزت ہوتے "سن لے گی بلکہ اکثریت دیکھ بھی لے گی۔"

ہونہہ! "معاویہ کے ہونٹوں پر زہریلی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ "اگر وہ تمہیں میرے "پاس پھٹکتے ہوئے بھی نظر آگئی تو منہ مانگا انعام دوں گا۔" مطلب اپنی تصاویر دیکھ کر ڈر گئی؟"

وہ خباثت بھرے لہجے میں بولا۔ "ڈھیٹ تھی اس لیے ڈر گئی ورنہ ایسی تصاویر دیکھ کر لڑکیاں مر جایا کرتی ہیں۔"

PDF NOVL BANK

شمامہ بے چاری کے ساتھ ایسا کچھ نہ کرنا یا!.... ورنہ بلا شک و شبہ وہ خودکشی کر لے گی۔ "عقیل کی آنکھوں میں نقاب پوش لڑکی کا سراپا لہرایا اور اس نے اندیشہ ظاہر کرنے میں تاٹل نہیں کیا تھا۔

معاویہ بے رحمی سے بولا۔ "اگر شیر، ہرن و غزال کی معصومیت کے چکروں میں پڑ گیا تو "یقیناً بھوکا مرے گا۔

"بہت ظالم ہو یا۔"

اسے ظلم نہیں حقیقت پسندی کہتے ہیں۔ باقی مینزور زبردستی تو نہیں کرتا۔ کسی کو اپنی "عصمت و حرمت سے پیار ہو تو نہ پڑے میرے چکر میں۔

ان شاء اللہ شمامہ رانی تیرے قابو میں نہیں آئے گی۔ "عقیل نے امید ظاہر کی۔

ہا....ہا....ہا۔ "معاویہ نے زوردار قہقہہ بلند کیا۔ "دل کے خوش رکھنے کو غالب یہ خیال "اچھا ہے۔

عقیل فکر مندی سے بولا۔ "یہ قہقہہ اور معنی خیز مصرع ظاہر کر رہا ہے کہ تمہیں اس محاذ پر کامیابی ملنے والی ہے۔

PDF NOVL BANK

معاویہ فخریہ لہجے میں بولا۔ "کل ڈرائیور نے کار لا کر اس کے سامنے روک دی لیکن وہ ما بدولت کی زیارت میں یوں محو تھی کہ اسے کار کے آنے کا پتا ہی نہ چل سکا مجبوراً ڈرائیور "کو ہارن بجا کر اسے متوجہ کرنا پڑا۔

مجھے شمامہ رانی سے یہ امید نہیں تھی۔ "عقیل نے افسوس بھرے انداز میں سر ہلایا۔ ".... "وہ کیا کہتے ہیں

"ع جن پہ تکیہ تھا وہی پتے ہوا چنے لگے۔

کیا کرے بے چاری، معاویہ علی صدیقی کی وجاہت کو نظر انداز کرنا اتنا آسان تو نہیں ہے۔ "اس کے لہجے میں اپنی خوب صورتی کا زعم کوٹ کوٹ کر بھرا تھا۔

اور اس خوب صورت چہرے کے پیچھے جو مکاری چھپی ہے وہ ان بے وقوفوں کو کیوں "نہیں نظر آتی؟

قصور ان بے چاریوں کا نہیں ہے۔ صیاد جال پھیلاتا ہی اس خوب صورتی سے ہے کہ "چڑیوں کا پھنسنا لازم ہو جاتا ہے۔

"دعا ہی کر سکتا ہوں کہ چڑیوں کی جگہ کبھی کوئی شیرنی اس جال میں آپھنسنے۔"

PDF NOVL BANK

معاویہ نے مسخ بنایا۔ "شیرنی ہوگی گیدڑوں کے لیے، شیر کے سامنے اس کی کیا حیثیت ہو گی۔"

"عقیل حسرت سے بولا۔ "کاش کبھی تمہیں بھی محبت ہو۔"

معاویہ استزائی انداز میں ہنسا۔ "عقیل میاں!.... کبھی پتھر کو جونک لگنے کے بارے نہیں سنا ہو گا۔ اور میرا تو ایمان ہے کہ

باز ہستے ہیں جو محبت سے

ایسے احمق ذہین ہوتے ہیں

"عقیل اٹھتے ہوئے بولا۔ "میرا خیال ہے چلنا چاہیے۔ پیریڈ شروع ہونے والا ہے۔"

"یوں کہونا شمامہ رانی اپنی منتظر ہوگی۔"

.... عقیل جلے بھنے لہجے میں بولا

احمقوں کی کمی نہیں غالب "

"ایک ڈھونڈو ہزار ملتے ہیں

((.))(.(.))(.(.))

PDF NOVL BANK

پیریڈ شروع ہونے تک وہ بار بار بے چینی کے انداز میں معاویہ کی خالی نشست کو کن "اکھیوں سے دیکھتے ہوئے خود سے پوچھتی رہی۔" پتا نہیں کہاں غائب ہے؟

اور پھر پروفیسر صاحب کے کمرہ جماعت میں داخل ہونے سے پہلے معاویہ کو آتے دیکھ کر اس کا دل خوشگوار انداز میں دھڑکنے لگا تھا۔

کم از کم اتنا ہی سوچ لیا کریں کہ کوئی کس شدت سے آپ کا منتظر ہے۔ "اس کے" دماغ میں شکوہ کرتی سوچ ابھری۔

معاویہ نے اندر داخل ہوتے ہی اسے قربان ہونے والی نظروں سے گھورنا شروع کر دیا تھا۔ اس کی چشمے میں چھپی آنکھیں حیا سے جھک گئی تھیں۔

اتنی بے باک آنکھیں ہیں ذرا بھی نہیں شرماتیں۔ "پنے آپ میں سمٹتے ہوئے وہ" خفیف سا مسکرا دی تھی۔

.... نشست سنبھالنے سے پہلے وہ تمام کلاس کو متوجہ کر کے کہنے لگا۔ شعر عرض کیا ہے چشمہ دکھلاتے ہو چہرہ بھی دکھا دو صاحب

وہ الگ باندھ کے رکھا ہے جو مال اچھا

واہ.... واہ، بہت خوب، عمدہ.... "چند منچلوں کے مختلف فقرے بلند ہوئے۔"

PDF NOVL BANK

"ایک لڑکی مسکراتے ہوئے بولی۔ "چشمہ نہیں، شاعر نے آنکھیں کہا ہے معاویہ صاحب۔
 "معاویہ برجستہ بولا۔ "ہمارے والی آنکھیں بھی نہیں دکھلاتی غزالہ جی۔
 زور کا قہقہہ گونجا۔ کچھ لوگوں کی نظریں شمامہ کی جانب اٹھیں۔ وہ غریب حیا سے پسینہ
 پسینہ ہو گئی تھی۔

کتنا شرارتی ہے۔ "دل میں ادنیٰ محبت نے اس کی بے ہودہ گوئی کی بھی توجیہ کر لی
 تھی۔

بسمہ شمامہ کو کہنی رسید کرتے ہوئے شرارتی لہجے میں معاویہ کو مخاطب ہوئی۔ "پھر آپ
 "گلا کریں گے کہ آنکھیں دکھاتی ہے ؟

بسمہ بہن!.... میں نے آنکھیں دکھلانے کا کہا ہے دکھانے کا نہیں۔ اور سچ تو یہ ہے کہ
 کوئی تو ایسا ہونا چاہیے جو ہمیں بھی آنکھیں دکھا سکے۔ "معاویہ کے لہجے میں اخلاق اور نرمی
 کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔

اسے کیسے معلوم ہوا کہ اس کا بسمہ کو بہن کہنا مجھے اچھلے گا۔ "شمامہ سر جھکا کر سوچنے
 لگی۔ اس بحث کا خاتمہ پروفیسر کے کمرہ جماعت میں داخل ہونے پر ہوا تھا۔

PDF NOVL BANK

بسمہ دوسرے پیریڈ کے بعد ضروری کام کا بتا کر رخصت ہو گئی تھی۔ آخری پیریڈ میں اچانک کاغذ کی گولی اس کی گود میں آگری۔ وہ چونک گئی تھی۔ سب سے پہلے اس نے معاویہ کی جانب دیکھا۔ وہ آنکھ کے اشارے سے اسے کاغذ اٹھانے کا کہہ رہا تھا۔ دھڑکتے دل سے اس نے کاغذ کی سلوٹیں سیدھی کیں۔

پلیز، چھٹی ہونے کے بعد کلاس روم سے باہر نہ جانا، آپ سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔ نیچے اس کا نام اور موبائل فون نمبر بھی لکھا تھا۔

مختصر سا پیغام پڑھ کر وہ پسینہ پسینہ ہو گئی تھی۔ آج تک وہ کسی غیر لڑکے کو تنہائی میں نہیں ملی تھی۔ اس بات کو غلط جاننے کے ساتھ اس میں اتنی جرأت بھی مفقود تھی کہ کسی لڑکے کا سامنا کرتی۔ چھٹی کے وقت وہ اس پیغام پر عمل نہیں کر سکی تھی اور پروفیسر صاحب کے باہر جاتے ہی وہ بھی باقیوں کے ساتھ کلاس روم سے باہر نکل آئی تھی۔ کلاس روم سے نکلتے وقت اس نے مڑ کر معاویہ پر نگاہ ڈالی وہ سر جھکائے اپنی نشست پر بیٹھا تھا۔ اسے اداس دیکھ کر ایک لمحے کو اس کا ارادہ ڈانو ڈول ہوا مگر پھر وہ حوصلہ مجتمع نہ کر سکی۔ پارکنگ میں کھڑے ہو کر وہ والد صاحب کا انتظار کرنے لگی۔ اس دوران وہ بار بار معاویہ کی کار کی جانب بھی دیکھنے لگتی۔

PDF NOVL BANK

سخت خفا ہو گا۔ "اس کے دل میں عجیب قسم کی بے چینی پیدا ہو گئی تھی۔ شاید وہ" دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر کلاس روم کی جانب چل بھی پڑتی لیکن محمد یوسف نے آکر اس کے ارادے پر پانی پھیر دیا تھا۔

شمورانی کچھ زیادہ ہی خاموش نظر آرہی ہے۔ "یونیورسٹی سے باہر آتے ہی اس کے والد" نے شوخ لہجے میں پوچھا۔

بسمہ دوپیریڈ کے بعد چلی گئی تھی اس کے بعد سخت بیزاری محسوس کرتی رہی ہوں۔ "اس کے پاس یہ کہنے کے علاوہ کچھ نہیں تھا۔

"محمد یوسف شرارت سے بولے۔ "تو معاویہ سے گپ شپ کر لینا تھی۔

معاویہ کے نام پر اس کا دل زور سے دھڑکا تھا۔ اپنے احساسات سے والد صاحب کو بے "خبر رکھتے ہوئے روہانے لہجے میں بولی۔ "باباجان!.... تنگ تو نہ کیا کریں نا۔

خود ہی تو کہہ رہی تھیں کہ بہت اچھا، شریف اور سعادت مند لڑکا ہے۔ "محمد یوسف" اسے چھیڑنے سے باز نہیں آئے تھے۔

اس نے جلد بھنے لہجے میں جواب دیا۔ "میں نے لڑکوں سے دوستیاں لگانا شرع کر دیں" تو سب سے پہلے آپ ہی نے میرے کان کھینچنے ہیں۔ شاید یونیورسٹی جانا ہی بند کر دیں۔

PDF NOVL BANK

شمورانی، میں نے صرف معاویہ کی بات کی تھی، تمہیں تو شاید بہانہ چاہیے تھا لڑکوں سے دوستی کرنے کا فوراً ہی کھل گئیں۔ "محمدیوسف نے شرارت بھرے لہجے میں اس پر چوٹ کی۔

مجھے آپ سے بات ہی نہیں کرنی۔ "منہ پھلاتے ہوئے اس نے کھڑکی سے باہر دیکھنا شروع کر دیا تھا۔

اگر شام کے کھانے کے لیے مچھلی لانے کا وعدہ کروں تب بھی خفگی برقرار رہے گی۔ "محمدیوسف نے صلح کی طرف قدم بڑھائے۔ مچھلی کی دیوانی نے ہتھیار ڈالنے میں لمحہ بھی نہیں لگایا تھا۔ بے بسی بھرا قہقہہ بلند کرتے ہوئے وہ محمدیوسف کی جانب متوجہ ہوئی۔

"آپ مجھے تھوڑی دیر بھی خفا نہیں رہنے دیتے۔"

محمدیوسف بھی بے ساختہ مسکرا دیے تھے۔ گھر تک باپ بیٹی کی نوک جھوک چلتی رہی۔ والد صاحب کے لوٹ جانے کے بعد اسے پھر معاویہ کی سوچوں نے گھیر لیا تھا۔

معذرت خواہ ہوں معاویہ، میں لڑکوں سے بات چیت کرنے کی عادی نہیں ہوں اسی وجہ سے آپ کے حکم کی تعمیل نہ کر سکی۔ پلیز مجھے معاف کر دینا اور خفا نہ ہونا یہ نہ ہو

PDF NOVL BANK

میرا دل دھڑکنا بھول جائے۔" وہ خیالوں ہی خیالوں میں اس سے معذرت چاہتی رہی، اسے مناتی رہی۔ "اور دیکھیں اگر میں آپ کو پسند ہوں تو جلدی سے گھر والوں کو لا کر ابوجان سے میرا رشتا مانگ لو، پھر مجھے آپ سے ملنے میں کوئی رکاوٹ درپیش نہیں ہوگی.... یہ میں کیا سوچ رہی ہوں۔" شادی کی بات پر اس نے ایک دم شرما کر چہرہ نیچے کر لیا تھا۔

وہ مجھے دیکھے بغیر کیسے پسند کر سکتا ہے۔ "آئیے کے سامنے کھڑے ہو کر وہ کھوجتی ہوئی" نظروں سے اپنے چہرے کا جائزہ لینے لگی۔

باباجان کا اندازہ صحیح تھا، اسے میری صورت سے نہیں سیرت سے محبت ہو گئی ہے۔ "اور امی جان سچ ہی کہتی تھیں کہ سیرت کے تمنائی کی نظر میں صورت کی اہمیت نہیں ہوتی۔"

وہ کافی دیر آئیے کے سامنے کھڑی رہی۔ کھانا کھانا اسے بھول گیا تھا۔ اور پھر نماز قضا ہونے کی سوچ نے اسے آئیے کے سامنے سے ہٹنے پر مجبور کر دیا تھا۔

رات کو کافی دیر تک اسے نیند نہیں آئی تھی۔ معاویہ کو سوچنا، تصور کی آنکھ سے اس کے وجیہ چہرے کو دیکھنا اور دل کی دھڑکنوں کو اتھل پتھل کرتی اس کی جادو بھری آواز کو

PDF NOVL BANK

یاد کرنے میں اسے اتنا لطف اور مزہ آ رہا تھا کہ وہ کوشش کے بغیر اس شغل سے باز نہ رہ سکی۔ کبھی کبھی وہ اپنے خیالات پر نادم ہو کر خود کو ملامت کرنے لگتی، مگر پھر یہ سوچ کہ وہ اس سے شادی کرنے ہی خواہش مند تھی اور ایسی خواہش کرنا گناہ کے زمرے میں نہیں آتا تھا۔

نیند میں کھونے کے بعد بھی وہ معاویہ کی یاد کو خود سے دور نہیں جھٹک سکی تھی۔ سپینوں کی دنیا میں اس کا پرکشش چہرہ مزید جاذب نظر لگ رہا تھا۔ وہ دولہا بنا گھوڑے پر سوار، زمانہ قدیم کا کوئی خوب رو شہزادہ دکھائی دے رہا تھا۔

(.)(.)(.)

قسم سے بڑا مزہ آیا جب وہ تمھاری درخواست کو پاؤں تلے روند کر مزے سے چلی گئی۔ "عقیل پارکنگ میں اس کا منتظر تھا۔ اسے دیکھتے ہی وہ چمکنے لگا تھا۔ معاویہ کے چہرے پر ہلکی ہلکی مسکراہٹ نظر آرہی تھی۔

تمھیں بالکل بھی شرمندگی محسوس نہیں ہو رہی کہ ایک واجبی شکل کی لڑکی نے تمھاری اتنی زیادہ توہین کر دی۔ گو مجھے تو بہت اچھا لگا، کم از کم شمامہ رانی نے یہ ضرور ثابت کر دیا کہ ہر لڑکی کھلونا نہیں ہوتی۔

PDF NOVL BANK

ہونہہ!...." معاویہ نے طنزیہ ہنکارا بھرنے پر اکتفا کیا تھا۔"

"عقیل چہکا۔" کیا ہوا بولتی بند ہو گئی نا۔

معاویہ نے افسوس بھرے انداز میں سر ہلایا۔ "کسی احمق کو سمجھانا آسان ہوتا تو دنیا میں کوئی بے وقوف ہی باقی نہ بچتا۔"

کچھ بھی کہو، شمامہ رانی نے تمہارے چہرے پر بھرپور تھپڑ رسید کیا ہے۔" عقیل اپنی بات پر اڑا تھا۔

"معاویہ کے ہونٹوں پر ہلکا سا تبسم ابھرا۔" مجھے سو فیصد یقین تھا کہ وہ نہیں رکے گی۔" عقیل نے جلدی سے پوچھا۔ "پھر رقعہ کیوں لکھا؟

تاکہ مجھے خفا ہونے کا موقع ہاتھ آئے اور میں اسے نظر انداز کر کے جانچ سکوں کہ آیا "اس کے دل میں معاویہ کی محبت پیدا ہو چکی ہے یا مزید محنت کرنا پڑے گی۔"

کیا مطلب؟" عقیل بوکھلا گیا تھا۔"

معاویہ اطمینان سے بولا۔ "اگر مجھے اس کا چہرہ دکھائی دیتا تو تمہیں اس کے احساسات کی بابت سو فیصد بتا سکتا تھا۔ اب صرف اندازہ کر سکتا ہوں کہ شمامہ رانی کے دل میں معاویہ کی محبت پرورش پا چکی ہے۔"

PDF NOVL BANK

بکواس۔ "عقیل نے نفی میں سر ہلایا۔"

دو تین دن ٹھہر جاؤ تمہیں متفق ہوتے ہی بنے گی۔ "یہ کہتے ہوئے اس نے کار آگے " بڑھا دی۔ عقیل بھی دل ہی دل میں کڑھتا اپنی موٹر سائیکل کی جانب بڑھ گیا تھا۔ وہ پہلے بھی لڑکیوں کے معاملے میں معاویہ کی پیشن گوئیوں کو پورا ہوتے دیکھتا آ رہا تھا۔ یہ کوئی نئی بات نہیں تھی۔ لیکن کبھی کبھی اس کا دل کرتا کہ وہ شمامہ رانی پر اعتبار کرے۔ نجانے کیوں وہ لڑکی اسے دوسری لڑکیوں سے بہت زیادہ مختلف نظر آرہی تھی۔ اور وجہ اس کا صرف باپردہ ہونا نہیں تھا۔

(.)(.)(.)

رات کو دیر سے سونے کی وجہ سے وہ صبح نماز کے لیے بڑی مشکل سے اٹھی تھی۔ نماز کے بعد وہ تھوڑی دیر تلاوت کرتی اور پھر ناشتا تیار کرنے لگتی۔ ناشتے کی میز پر اسے جمائیاں لیتے دیکھ کر محمد یوسف پوچھے بنا نہیں رہ سکے تھے۔ "شمو رانی "تھکی تھکی لگ رہی ہے۔

اس کے منہ سے غلطی سے نکلا۔ "باباجان، رات کو دیر سے نیند آئی اس وجہ سے کسل "مندی محسوس ہو رہی ہے۔

PDF NOVL BANK

محمد یوسف نے اس کی بات پکڑنے میں دیر نہیں لگائی تھی۔ ”گویا نیند اڑنے کا مرحلہ شروع ہو گیا ہے۔“

باباجان سخت خفا ہو جاؤں گی۔ ”جان چھڑانے کے لیے اسے دھمکی کا سہارا لینا پڑا تھا۔“ محمد یوسف نے قہقہہ بلند کیا۔ ”ہا...ہا...ہا مذاق کر رہا تھا، تم نے تو شاید آج کل خفا ہونے کا ٹھیکہ لے رکھا ہے۔“

”شمامہ نے منہ بسورا۔“ اور آپ نے میرا مذاق اڑانے کی ٹھانی ہوئی ہے۔

اچھا جلدی سے تیار ہو جاؤ آج سیٹھ صاحب نے سویرے جانا ہے۔ میں چاہتا ہوں ان کے تیار ہونے سے پہلے تمہیں یونیورسٹی چھوڑ دوں۔

جی باباجان۔ ”سعادت مندی سے کہتے ہوئے وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ باپ کے ساتھ یونیورسٹی کی طرف جا رہی تھی۔ اس کی آنکھوں کے سامنے معاویہ کا ناراض چہرہ گھوم رہا تھا۔ اس کے ساتھ ہی وہ دعا کر رہی تھی کہ وہ سویرے ہی کلاس روم میں آجائے تاکہ کل کی بات وہ آج سویرے سویرے کہہ کر اپنی ناراضی بھلانے کے ساتھ اپنا مطمح نظر بھی واضح کر دے۔“

PDF NOVL BANK

دل کی بات تو اس نے دو دن پہلے ہی واضح کر دی تھی۔ "اسے معاویہ کا پسندیدگی ظاہر" کرنا بھولا نہیں تھا۔

اسے یونیورسٹی میں اتار کر محمد یوسف تو واپس چلے گئے تھے۔ پارکنگ میں معاویہ کی کار اسے نظر نہیں آرہی تھی۔ وہ بجھے دل کے ساتھ کلاس روم کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد کچھ اور طلبہ بھی آگئے تھے۔ ہرنے آنے والے کی آہٹ پر اس کی بے تاب نظریں دروازے کی جانب اٹھ جاتیں۔ اور پھر معاویہ کے بجائے کسی اور کا چہرہ دیکھ کر وہ مایوسی سے سر جھکا لیتی۔

بسمہ کی آمد پر وہ بے چین سوچوں کو دور جھٹک کر اس سے گپ شپ کرنے لگی۔ پیریڈ شروع ہونے تک معاویہ نہیں آیا تھا۔

کیا اتنا خفا ہے کہ اپنی شکل بھی نہیں دکھانا چاہتا۔ "اس نے پریشانی سے سوچا۔ "یہ تو" بہت بڑی سزا ہے دن کیسے گزرے گا۔

پروفیسر صاحب نے بولنا شروع کر دیا تھا وہ اپنی توجہ سبق کی جانب مبذول کرنے لگی، مگر معاویہ کی سوچیں اتنی آسانی سے پیچھا چھوڑنے پر آمادہ نہیں تھیں۔ خالی پیریڈ کے دوران وہ بسمہ کے ساتھ اپنے پسندیدہ گوشے میں جا بیٹھی تھی۔

PDF NOVL BANK

بسمہ کو جلد ہی اس کی غائب دماغی محسوس ہو گئی تھی۔

"شمامہ رانی، خیر تو ہے؟ کہاں گم ہو۔"

کک.... کچھ نہیں.... کچھ بھی تو نہیں۔ "اس کے ایک دم استفسار پر وہ گڑبڑا گئی" تھی۔

یار کم از کم میرے سامنے تو نقاب اٹھا کر بیٹھ جایا کرو کہ مجھے شکل مبارک سے تمہاری "پریشانی کا اندازہ ہو جایا کرے۔

"وہ جلدی سے بولی۔ "میں کیوں پریشان ہونے لگی۔

بسمہ اتنی جلدی مطمئن نہیں ہو سکتی تھی۔ "ہر بات کے جواب میں ہوں، ہاں سننے کو" مل رہا ہے اور پریشانی کے سینگ تو نہیں ہوتے۔

اچانک اس کے دل میں بسمہ کو راز دار بنانے کا داعیہ پیدا ہوا۔ وہ جس صورت حال میں پھنسی تھی اس بارے وہ اپنے والد صاحب سے بھی مشورہ نہیں لے سکتی تھی۔ دو

"تین لمحوں کے بعد وہ آہستہ سے بولی۔ "جانتی ہو آج معاویہ یونیورسٹی کیوں نہیں آیا۔

میرے تعلقات اب تک معاویہ سے اتنے نہیں بڑھے کہ اس قسم کے سوال پوچھ

سکوں۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ اس ظالم نے اب تک بسمہ لطیف کو گھاس ہی نہیں

PDF NOVL BANK

ڈالی۔ "مزاحیہ انداز میں کہتے ہوئے وہ ایک دم چونک گئی۔" لیکن اس کے بارے تم
 "کیوں پوچھ رہی ہو؟

پوچھ نہیں، بتا رہی ہوں کہ وہ مجھ سے ناراض ہونے کی وجہ سے یونیورسٹی نہیں
 آیا۔ "اس نے دل میں چھپایا راز اگل دیا تھا۔

مجھے نہیں لگتا کہ تم مذاق بھی کر سکتی ہو۔ "بسمہ نے حیرانی ظاہر کی۔"
 یہ دیکھو۔ "شمامہ نے "شولڈر بیگ" میں سنبھال کر رکھا ہوا معاویہ کا رقعہ نکال کر اس
 کی طرف بڑھا دیا۔

"بسمہ شاکی ہوئی۔ "اور اتنی اہم بات اب بتا رہی ہو۔

موقع ہی ابھی ملا ہے۔ "شمامہ نے صفائی پیش کی۔"

"مس کال ہی دے دیتیں کنجوس، میں جوابی کال کر لیتی۔"

شمامہ جھلاتے ہوئے بولی۔ "میں نے تمہارے شکوے سننے کو یہ بات نہیں بتائی مشورہ
 مانگا ہے۔"

"اس رقعہ میں تو ایسی کوئی بات نہیں لکھی جس سے تمہیں غلط فہمی ہو سکے۔"

PDF NOVL BANK

شمامہ جھجکتے ہوئے بولی۔ "دو دن پہلے اس نے صبح سویرے بے باکی سے اپنی چاہت "جتلائی تھی۔"

"تو میرا شکوہ کرنا غلط نہیں تھا ناں، تم کافی باتیں چھپاتی آرہی ہو۔"

بسمہ، مجھے شرم آتی ہے ایسی باتیں کرتے ہوئے۔ جانے اب بھی کتنی مشکل سے "

"حوصلہ مجتمع کیا ہے۔"

اچھا پریشان نہیں ہوتے ایسا کرو اسے کال کر کے معذرت کر لو۔ "بسمہ نے اس کی وضاحت قبول کرتے ہوئے مشورہ دیا۔"

"شمامہ طنزیہ انداز میں بولی۔ "اور تمہیں لگتا ہے کہ میں اتنے حوصلے والی ہوں۔"

حوصلہ کرنا پڑے گا، بسمہ کی محبت پر ڈاکا ڈالنے والی ظالم نقاب پوش۔ "بسمہ نے اس انداز میں کہا کہ شمامہ کھل کھلا کر ہنس پڑی تھی۔"

تمہاری اسی نفرتی ہنسی اور سریلے لہجے نے اسے دیوانہ بنایا ہے۔ "بسمہ نے مصنوعی بیزاری ظاہر کی۔"

PDF NOVL BANK

اگر تمہیں اس سے سچ مچ محبت ہے تو میرے ہونٹوں پر دوبارہ اس کا نام نہیں آئے گا۔ "شمامہ نے دھڑکتے دل کے ساتھ پیش کش کی۔ لیکن یہ کہتے ہوئے اس کا دل زبان کا ساتھ نہیں دے رہا تھا۔

ارے نہیں یار۔ "بسمہ خوش دلی سے مسکرائی۔ "مذاق کر رہی تھی۔ محبت یک طرفہ " نہیں ہوتی۔

"وہ اداسی سے بولی۔ "یہاں بھی تو یہی معاملہ لگتا ہے۔

"بسمہ نے حیرانی سے پوچھا۔ "مطلب تمہیں اس سے محبت نہیں ہے۔

"شمامہ سرعت سے بولی۔ "میں نے اپنی بات تو نہیں کی۔

پھر.... وہ تو اظہار بھی کر چکا ہے۔ "بسمہ نے حیرانی ظاہر کی۔

پتا نہیں کیوں مجھے ڈر لگ رہا ہے۔ "شمامہ مضطرب ہو کر ہاتھ مروڑنے لگی۔

اس وقت وہ بسمہ کو اتنی معصوم لگی کہ بسمہ نے بے ساختہ اس کے ہاتھوں کو پکڑ کر سہلاتے ہوئے کہا۔ "جہاں تک میرا اندازہ ہے معاویہ ایسا لڑکا نہیں ہے۔ اور اسے پسند کرتی ہو تو بات چیت کرنے میں کیا حرج ہے۔ یوں بھی مل کر ہی اس کے ارادے کے

PDF NOVL BANK

بارے معلوم کیا جا سکتا ہے۔ باقی ہماری تہذیب و ثقافت لڑکی کو کس حد تک چھوٹ
 "دیتی ہے اس بارے تم مجھ سے کئی گنا بہتر جانتی ہو۔
 شکریہ بسمہ۔" شمامہ نے ممنونیت بھرے لہجے میں کہا۔
 "خالی خولی شکریے پر تو نہ ٹر خاؤ، اسی خوشی میں اپنے لہجے بکس کا دیدار ہی کرا دو۔"
 یہ لو۔" شمامہ نے شولڈر بیگ سے لہجے بکس نکال کر شرارتی انداز میں اس کی آنکھوں کے
 سامنے لہرایا اور پھر واپس رکھنا چاہا مگر اتنی دیر میں بسمہ چیل کی طرح جھپٹتے ہوئے لہجے
 بکس پر ہاتھ ڈال چکی تھی۔
 کیا تمہیں پراٹھا بنانا نہیں آتا۔" اسے نندیدوں کی طرح پراٹھا کھاتے دیکھ کر شمامہ پوچھے
 بنا نہیں رہ پائی تھی۔
 وہ صاف گوئی سے بولی۔ "آتا تو ہے، بس ہمت جمع نہیں کر سکتی۔ اور پھر تمہارے ہاتھ
 "میں ذائقہ ہی بہت زیادہ ہے۔
 غریب لڑکیوں کے پاس شوہر کو راضی کرنے کے لیے یہی چٹکے ہی ہوتے ہیں۔"
 شمامہ اداس ہو گئی تھی۔

PDF NOVL BANK

بسمہ نوالہ چباتے ہوئے بولی۔ "یارا، اب تو غریب نہیں رہو گی۔ معاویہ جیسا امیر زادہ تمہیں پسند کرتا ہے۔"

میرا خیال ہے پیریڈ شروع ہونے والا ہے۔ "شمامہ نے اٹھنے کے لیے پر تولے۔" ہاں چلو۔ "بسمہ نے آخری نوالہ منہ میں ٹھونس کر خالی لچ بکس شمامہ کی جانب بڑھا دیا تھا۔"

"شمامہ نے مزاحیہ انداز میں کہا۔ "لگتا ہے کل سے دو پر اٹھے بنانے پڑیں گے۔ بسمہ نے بے نیازی سے کندھے اچکائے۔ "میرے لیے تو ایک ہی کافی ہے، تمہیں بھی "بھوک لگتی ہے تو دو بنالیا کرو۔ شمامہ بے اختیار ہنس دی تھی۔"

معاویہ اگلے دن یونیورسٹی تو آگیا تھا لیکن وہ شمامہ کی جانب نہیں دیکھ رہا تھا۔ وہ کئی بار کن اکھیوں سے اس کا جائزہ لے چکی تھی۔ وہ بے نیازی سے نوٹ بک پر کچھ لکھنے میں مصروف تھا۔ اس نے دو تین پیریڈ شمامہ کو نظر انداز کیے رکھا۔ وہ بہ ظاہر ہنس ہنس کر بسمہ سے گپ شپ کرتی رہی مگر اس کا رواں رواں بے چین تھا۔ اور پھر اسے مسلسل

PDF NOVL BANK

بے اعتنائی پر آمادہ دیکھ کر شمامہ کو گھٹن محسوس ہونے لگی۔ تیسرا پیریڈ ختم ہوتے ہی وہ بسمہ کو۔ "تھوڑی دیر تک آتی ہوں۔" کہہ کر کلاس روم سے باہر نکل آئی تھی۔ یونیورسٹی کی عمارت کے عقبی جانب کیاریوں کے درمیان خوب صورت پھول کھلے تھے۔ گھاس کے مخملی قطعے پر گڑی سنگی بینچ پر بیٹھ کر وہ معاویہ کو منانے کے بارے سوچنے لگی۔ معاویہ کا نظر انداز کرنا اس سے برداشت نہیں ہو رہا تھا۔

اچانک پیٹھ پیچھے کسی کے گلا کھنکارنے پر وہ چونکتے ہوئے مڑی۔ معاویہ کا مسکراتا چہرہ دیکھتے ہی اس کا دل اچھل کر حلق میں آگیا تھا۔

بیٹھ سکتا ہوں۔ "جواب کا انتظار کیے بغیر وہ اس سے تھوڑا سا فاصلہ رکھ کر بینچ پر ٹک گیا۔ وہ بے ساختہ کنارے کی طرف سمٹ گئی تھی۔

کیا بہت برا ہوں جو یوں دور بھاگتی ہو۔" وہ دکھی لہجے میں مستفسر ہوا۔

"وہ بجاتے ہوئے بولی۔" میں نے ایسا کب کہا ہے؟

پھر میری محبت کو ٹھکرا کیوں رہی ہو؟" معاویہ نے ایک قدم اور آگے بڑھایا۔

PDF NOVL BANK

لمحہ بھر سوچنے کے بعد وہ پراعتدالہجے میں بولی۔ "سوچتی ہوں مجھ میں ایسا کیا ہے جو آپ اظہار محبت پر تل گئے ہیں۔ میری تو شکل و صورت بھی آپ نے نہیں دیکھی۔ ہو سکتا ہے میں ویسی نہ ہوں جیسا آپ تصور کیے بیٹھے ہیں۔"

، معاویہ کے ہونٹوں پر دل لہجانے والا تنبسم نمودار ہوا۔ "شمامہ رانی!.... شاعر کہتا ہے سیرت کے ہم غلام ہیں صورت ہوئی تو کیا

سرخ و سفید مٹی کی مورت ہوئی تو کیا

شمامہ بحث کرتے ہوئے بولی۔ "مگر محبت تو ہمیشہ صورت سے ہوا کرتی ہے۔ اور پھر پردہ کرنے سے یہ کب ثابت ہوتا ہے کہ میری سیرت بہت اچھی ہے۔"

میں بچپن ہی سے ایسے اسکولوں میں داخل رہا ہوں جہاں مخلوط تعلیم کا نظام رائج تھا۔" اور یقین مانو لڑکیوں کی بے راہ روی، بے پردگی اور غیر لڑکوں سے تعلق رکھنے پر مجھے اتنی کوفت ہوتی تھی کہ بیان سے باہر ہے۔ زندگی میں پہلی بار کسی حیا والی کو دیکھا تو دل پر اختیار کھو بیٹھا اور جو کچھ دل میں تھا اگل دیا۔

"شمامہ نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔ "میرے سوالات ہنوز تشنہ ہیں۔"

PDF NOVL BANK

اگر ہر عاشق سے محبوب وضاحتیں مانگنے لگے کہ وہ کیوں کر اس پر فریفتہ ہے تو کوئی "عاشق بھی اپنے محبوب کو مطمئن نہیں کر سکے گا۔ یہ دل کے معاملات ہوتے ہیں جن میں دماغ کی حیثیت تماشائی سے بڑھ کر نہیں ہوتی۔ مجنوں نے لیلیٰ میں کیا دیکھا، پنونکو سسی کی کون سی ادا پسند آئی، رانجھا، ہیر پر کیوں مر مٹا، مہیوال، سوہنی پر کیوں دل ہارا اور مرزے کو صاحبان میں کیا نظر آیا۔ یقیناً ان سوالات کے جواب دینا خود ان عاشقوں کے لیے بھی ممکن نہیں ہوگا۔ محبت نے جب ہونا ہو تو ہو جاتی ہے۔ عقل کے لاکھ سر پٹکنے اور خیر خواہوں کے لاکھ سمجھانے کے باوجود اس ہونے کو روکا نہیں جاسکتا۔ میرے پاس بھی آپ کے سوالات کا ایک ہی جواب ہے، مجھے پتا نہیں آپ کیوں اتنی اچھی، اتنی پیاری "اور اتنی اپنی لگتی ہیں۔"

اس چرب زبان کی باتوں نے شمامہ کو شرما کر سر جھکانے پر مجبور کر دیا تھا۔ اس کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔ "کلاس روم میں چلتے ہیں۔" نقاب میں ہونے کے باوجود وہ زیادہ دیر اس کی بے باک نگاہوں کا سامنا نہیں کر سکی تھی۔

چلتی ہوں کے بجائے، چلتے ہیں۔ "سن کر معاویہ مغرورانہ انداز میں مسکرا دیا تھا۔ نئی "مچھلی اس کے جال میں پھنس چکی تھی۔ وہ شمامہ جیسی پردہ دار کو بھی پٹانے میں

PDF NOVL BANK

ناکام نہیں ہوا تھا۔ لیکن اس کا اصل کام اب تک بقایا تھا۔ شمامہ رانی کو پٹانا یا اپنا دیوانہ بنانا مقصود نہیں تھا۔ اصل مقصد تو اس کی دولت کا حصول تھا۔ اور اس کے لیے شمامہ رانی کو اتنا دیوانہ بنانا ضروری تھا کہ وہ باپ کی دولت بغیر سوچے سمجھے اس کے قدموں میں پھینکتی جاتی۔

"میرے ایک سوال کا جواب دے دو پھر چلتے ہیں۔"

کک.... کیا؟ "شمامہ گھبرا گئی تھی۔"

"سچ بتاؤ یہاں کیوں آئی تھیں۔"

اس نے شرما کر منہ جھکا لیا تھا۔

جب تک جواب نہیں دوگی جانے کی اجازت نہیں ملے گی۔ اور اتنا تو مجھے یقین ہے کہ "

تم جھوٹ نہیں بولو گی۔" وہ آپ سے تم کہنے پر اتر آیا تھا۔

"وہ دھیمے لہجے میں بولی۔" تھوڑی پریشان تھی اس لیے تازہ ہوا کھانے باہر نکل آئی۔

کیا پریشانی تھی؟ "اس نے اشتیاق ظاہر کیا۔"

وہ خاموش رہی۔

PDF NOVL BANK

نہیں ناں بتانا؟" اس نے ایسے انداز میں پوچھا تھا کہ بے ساختہ اس کے منہ سے "نکلا۔

آپ جو خفا تھے۔" یہ کہتے ہی وہ شرما گئی تھی۔"

معاویہ چاہت بھرے لہجے میں بولا۔ "کیا یہ ممکن ہے کہ میں اپنی رانی سے خفا ہو جاؤں؟ بس تھوڑا سا دکھی تھا کہ پرسوں تم نے میری چھوٹی سی درخواست کو بھی یوں "بے رخی سے ٹھکرا دیا تھا۔

وہ دھیرے سے بولی۔ "ٹھکرایا تو نہیں تھا، بس آپ کے ساتھ تنہائی میں ملنے کی ہمت نہ "کر سکی۔ بلکہ سچ کہوں تو آپ پہلے لڑکے ہیں جس سے میں اتنی باتیں کر پائی ہوں۔

"معاویہ فخریہ لہجے میں بولا۔ "مجھے اپنی خوش نختی پر ناز ہے۔

چلیں۔" شمامہ دل کی منت زاری کے باوجود اٹھ کھڑی ہوئی۔"

دل نہیں چاہ رہا۔" معاویہ نے بے بسی ظاہر کی۔"

اس کے جی میں آیا کہ دے۔" دل تو میرا بھی نہیں چاہ رہا۔" مگر زبان سے نکلا۔ "ہمارا

"تنہائی میں ملنا مناسب نہیں ہے معاویہ۔

PDF NOVL BANK

کیوں مناسب نہیں، جب ہمارے دل ایک ہیں، من صاف ہیں، کوئی غلط ارادہ دماغ" میں نہیں پل رہا پھر یہ اعتراض کس لیے؟ "معاویہ باتوں کے فن میں ماہر ہونے کے ساتھ لڑکیوں کی نفسیات سے بھی واقف تھا۔ اور شمامہ بے چاری پہلی بار کسی لڑکے میں دلچسپی لے رہی تھی۔ بلکہ اس کا دل معاویہ کو دیکھ کر قابو سے باہر ہونے لگتا ورنہ وہ اتنے سستے خیالات کی مالک نہیں تھی۔

"وہ ملتجی ہوئی۔" پلیر چلیں ناں۔

جاؤ.... روکا کس نے ہے۔ "معاویہ گھاک شکاری تھا اور وہ سہمی ہوئی چڑیا۔ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ لڑکیوں پر جذباتی دھونس کس طرح جمائی جاتی ہے۔ وہ سر جھکا کر خاموشی سے بیٹھ گئی کہ اس کے اندر معاویہ کو ناراض کرنے کی ہمت نہیں تھی۔

شمامہ کا رد عمل اس کی توقعات کے مطابق تھا۔ نیا پنچھی معاویہ کے جال میں پھنس چکا تھا۔ وہ پھڑپھڑا تو سکتی تھی لیکن معاویہ کی مرضی کے بغیر جال سے باہر نہیں جا سکتی تھی۔ اسے یوں سر جھکائے بیٹھے دیکھ کر وہ شوخی سے بولا۔

PDF NOVL BANK

یوں منہ پھلا کر بیٹھنے کا کیا مطلب ہے۔ میں نے گپ شپ کے لیے رکنے کا کہا ہے،
 "منہ میں گھنگھنیاں ڈال کر بیٹھنے کا نہیں۔"

آپ مجھے تنگ کر رہے ہیں۔ "شمامہ کے لہجے میں ہلکی سی خفگی تھی۔"
 "وہ ہنسا۔ "ان الفاظ کو الزام یا بہتان کے علاوہ کوئی نام نہیں دیا جا سکتا۔
 پلیز چلیں نا۔" وہ ملتجی ہوئی۔"

"میں نے تمہارا ہاتھ تو نہیں پکڑا۔"

پھر آپ خفا ہو جاتے ہیں۔ "وہ مضطرب ہو کر ہاتھ مروڑنے لگی۔"
 ان معصومانہ اداؤں کا اثر معاویہ جیسے سنگدل پر کہاں ہو سکتا تھا لیکن اس کا مقصد
 اپنی اہمیت جتانے سے زیادہ شمامہ کو پھنسانا تھا۔ پہلے ہی دن اس کی شرم و حیا
 رخصت نہیں ہو سکتی تھی۔ یہ کام تو بتدریج کرنے والا تھا۔ اسے مزید تنگ نہ کرنے کا
 فیصلہ کرتے ہوئے وہ بولا۔

"اچھا کیفے ٹیریا پر چلتے ہیں وہاں تو اکیلے نہیں ہوں گے نا۔"

PDF NOVL BANK

کتنا اچھا ہے میری ذرا سی خفگی بھی برداشت نہیں ہوتی۔ "دل ہی دل میں خوش"

"ہوتے ہوئے وہ بولی۔ "کلاس روم میں چلتے ہیں نا؟

نہیں۔ "معاویہ نفی میں سر ہلاتے ہوئے شوخ لہجے میں بولا۔ "جب میں بہت خوش ہوتا" ہوں تو مجھے بہت زیادہ بھوک لگتی ہے۔ اور جتنا میں آج خوش ہوں اس سے پہلے کبھی "نہیں ہوا۔ میری بھوک کا اندازہ خود لگا لو۔

شمامہ کے نقری قہقہے نے معاویہ کے کانوں میں رس انڈیلا۔ اس نے سوچا۔ "شکل جیسی بھی ہو آواز کے صدقے اسے چند ماہ تو برداشت کیا جاسکتا ہے۔ چلو۔ "معاویہ کھڑا ہو گیا۔ اور وہ جھجکتے ہوئے اس کے پیچھے چل پڑی تھی۔"

((.))(.(.))(.(.))

باباجانی!.... آج میں ان کے ساتھ کیفے ٹیریا پر گئی تھی۔ "یونیورسٹی سے نکلتے ہی شمامہ رانی نے جھجکتے ہوئے کہا۔

"محمد یوسف کا قہقہ بلند ہوا۔ "میں جانتا تھا شمو رانی اتنی بھی پینڈو نہیں ہے۔

"آپ نے میرا مذاق اڑایا تو کوئی بات بھی نہیں بتاؤں گی۔"

"محمد یوسف جلدی سے بولے۔ "الزام دے کر زیادتی کرنا کوئی شمو رانی سے سیکھے۔

PDF NOVL BANK

الزام کیسا، آپ نے ذومعنی قہقہہ کیوں لگایا ہے۔ "اس نے منہ بسورا۔"
 محمد یوسف نے وضاحت کی۔ "یہ خوشی کا قہقہہ تھا کہ میری دوست نے زندگی کا ساتھی
 "چن لیا ہے۔"

باباجانی وہ بہت اچھے ہیں۔ "شمامہ نے کھسک کر باپ کے کندھے پر سر رکھ دیا تھا۔"
 "کہہ رہے تھے انھیں سیرت سے غرض ہے صورت تو بس ظاہری چکاچوند ہی ہوتی
 "ہے۔"

اور میری شمو کو بھی ایسا ہی شوہر چاہیے تھا، کیوں کہ ان کی امی جان کچھ ایسا ہی فرمایا
 "کرتی تھیں، ہے نا؟"

آپ مجھے چھیڑ رہے ہیں۔ "وہ شرما گئی تھی۔"

بیٹا!.... ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا۔ "محمد یوسف ایک دم سنجیدہ ہو گئے تھے۔ "مجھے تم پر"
 اپنی ذات سے بھی بڑھ کر اعتماد ہے۔ مگر پھر بھی سمجھانا میرا فرض ہے کہ تمہارا باپ
 ہوں۔ عورت کی عزت نازک آگینے کی طرح ہوتی ہے۔ جو ذرا سی ٹھیس بھی برداشت
 نہیں کر سکتا۔ اس لیے بچپن ہی سے مائیں بچپوں پر کڑی نظر رکھنا شروع کر دیتی ہیں۔
 اور اس کی غرض و غلیت بے اعتباری نہیں ان کی دیکھ بھال و حفاظت ہوتی ہے۔

PDF NOVL BANK

تجربے سے ثابت ہے کہ صنف نازک سوچنے کے لیے دماغ سے زیادہ دل کا استعمال کرتی ہے۔ اسی لیے لڑکی کی شادی میں ماں باپ کی مداخلت لڑکے کی شادی سے کئی گنا زیادہ ہوتی ہے۔ میں روایتی باپ نہیں ہوں۔ میں نے ہمیشہ تمہیں اولاد نہیں دوست اور قریبی ساتھی سمجھا ہے۔ اور میرا رویہ حقیقت میں ہمارے رسم و رواج اور ثقافت سے بالکل ہٹ کر ہے۔ کوئی باپ اپنی بیٹی کے ساتھ اس کی شادی یا ہونے والے شوہر کو زیر بحث نہیں لیتا۔ مگر میری سوچ اس سے برعکس ہے۔ میں اپنی بیٹی میں اعتماد پیدا کرنا چاہتا ہوں۔ اسے بہادر و دلیر دیکھنا چاہتا ہوں۔ اور خواہش کرتا ہوں کہ اگر اس سے زندگی میں نا سمجھی یا بھولے سے کوئی غلطی ہو جائے تو سب سے پہلے اپنے بابا جانی کو اعتماد میں لے۔ باقی جہاں تک شادی کا تعلق ہے تو عورت کو پسند کی شادی کی اجازت ہمارا مذہب دیتا ہے۔ لیکن اس پسندیدگی کا مطلب یہ نہیں کہ وہ لڑکوں کے ساتھ یہاں وہاں گھوم کے شریک حیات تلاش کرتی رہے۔ بس جو پسند ہو اس کا ایک بار اظہار کر لینا کافی ہوتا ہے۔ اور اس سے مزید میل جول اسی وقت بڑھانا چاہیے جب اس کے گھر والے باقاعدہ رشتہ لے کے آئیں۔ تم سے بھی میں اسی سمجھ داری کی توقع رکھتا ہوں۔ اور باپ ہونے کے ناتے ایک بار مجھے بھی اس سے ملوا دینا کیوں کہ تحقیق کرنا میری

PDF NOVL BANK

ذمہ داریوں میں ہے۔ اپنی جان سے پیاری رانی میں کسی کو ایسے اٹھا کر نہیں دے سکتا۔

باباجانی!.... کبھی کوئی غلطی دیکھنا تو اپنی شہورانی کی پٹائی کے بعد اسے بتا ضرور دینا کہ " فلاں غلطی ہوئی ہے تاکہ وہ غلطی کو سدھار لے۔ " وہ جذباتی ہو گئی تھی۔

"محمد یوسف مصنوعی خفگی سے بولے۔ "اب تم میرا مذاق اڑا رہی ہو۔

میرے باباجان جیسا باپ دنیا میں کسی لڑکی کا نہیں ہوگا۔ "ذرا سا اچک کر اس نے "

محمد یوسف کے گال پر عقیدت بھرا بوسا دیا اور ان کے کندھے سے سرٹکا کر بیٹھ گئی۔ بلا شک و شبہ محبت کرنے والا باپ بیٹی کے لیے بہترین سرمایہ ہوتا ہے۔

((.))((.))((.))

چھٹی کے بعد وہ کیفے ٹیریا میں کونے والی میز پر بیٹھے تھے۔ "مان گئے یار!.... جتنا سمجھا تھا اس کئی گنا زیادہ مکار، چالاک اور فریبی ہو۔ "عقیل نے گفتگو کی ابتداء ہی تعریف نما بے عزتی سے کی تھی۔

معاویہ کے ہونٹوں پر فخریہ مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ "تم جیسوں کے لیے معاویہ کی "صلاحیتوں کا اندازہ لگانا مشکل ہی نہیں ناممکن ہے۔

PDF NOVL BANK

اچھا نقاب ہٹوا کر صورت دیکھی تھی کہ نہیں؟ "عقیل کے لہجے میں اشتیاق چھپا تھا۔"
 پاگل تھوڑی ہوں۔ "معاویہ نے مسخہ بنایا۔"

اس میں پاگل پن کہاں سے آن ٹپکا۔ "عقیل نے حیرانی ظاہر کی۔"

اس کی آواز بہت سریلی اور مترنم ہے۔ اور اسی آواز کے سہارے ہی میں چند ماہ اس کے ساتھ گزارنا چاہتا ہوں۔ اگر شکل دیکھ لی اور وہ کچھ زیادہ ہی بھدی ہوئی یا چہرے پر کوئی عیب ہوا تو اس پر نظر پڑتے ہی اپنے چہرے پر ظاہر ہونے والی کوفت چھپانا مشکل ہو جائے گا۔ اس لیے میری جان اس کا چھپا رہنا ہی بہتر ہے۔

"عقیل نے پوچھا۔ "اگر وہ خود دیدار کرانے پر بہ ضد ہوئی تب؟"

"منع کر دوں گا۔"

کیسے؟ محبت کے اظہار کے بعد محبوب کی شکل دیکھنے سے احتراز برتنا لطیفہ ہی تو

ہوگا۔ "اپنے تیش عقیل نے اسے لاجواب کر دیا تھا۔

معاویہ اطمینان بھرے انداز میں گویا ہوا۔ "میں نے اظہار محبت میں صورت کے بجائے

سیرت پر ترجیح ظاہر کی تھی۔ اب کہہ دوں گا کہ اپنی شریک حیات کا چہرہ میں سہاگ

رات کو گھونگھٹ اٹھا کر ہی دیکھوں گا۔ جب میری اولیں ترجیح ہی سیرت ہے تو صورت

PDF NOVL BANK

سے کیا لینا جیسی بھی ہو۔ اور یقین کرو عام خدوخال رکھنے والی اور بد صورت لڑکیاں سیرت کا راگ الپنے والے لڑکوں سے فوراً متاثر ہو جاتی ہیں۔ اور یہ تو اصول ہے کہ جس شخص میں جو خوبی ہوتی ہے اسی پر اترتا ہے اور اسی کی تعریف کو حق سمجھتا ہے۔ کسی بد شکل کو میں حور، اپسرا، شہزادی و رانی کہتا کتنا احمق اور بے وقوف لگوں گا اس کا اندازہ تم جیسا معمولی سمجھ کا آدمی بھی کر سکتا ہے۔ اس کے برعکس میں سیرت سیرت کا راگ الاپوں گا تو وہ پہلے سے بھی بڑھ کر اپنی نیکی اور دینداری کا خیال کرنے لگ جائے گی۔ اور اگر اس سب کے باوجود بھی اسے اپنا دیدار کروانے کا تپ چڑھا تو ایک نظر دیکھنے میں کیا مضائقہ ہے۔ دولت کے حصول کے لیے یہ کڑوا گھونٹ بھی بھر لیں گے۔

عقیل تعریفی لہجے میں بولا۔ "تمہاری سوچ کی رسائی، میری عقل سے بعید ہے جگر، بلا شک "و شبہ، تم کبھی مار نہیں کھا سکتے۔

معاویہ نے چھاتی چوڑی کی۔ "آج اسے برگر کھلائے ہیں جو س پلایا ہے۔ چند دن اور یہ "التفات ہوں گے اور پھر اس کے پرس کا مسخ کھلاؤں گا۔

PDF NOVL BANK

عقیل نے افسوس بھرے انداز میں سر ہلایا۔ ”مجھے شمامہ رانی سے یہ امید نہیں تھی۔ یہ تو تمہاری سابقہ محبوباؤں سے بھی گئی گزری اور بودی نکلی۔ حالاں کہ میرا خیال تھا اس ”لڑکی پر تمہیں سب سے زیادہ محنت کرنا پڑے گی۔“

نا تجربے کا ہو اس لیے ایسا سوچتے ہو۔ بے وقوف!.... پہلے والیاں خوب صورت و ”دلکش تھیں، ان کا پہلا تجربہ بھی نہیں تھا۔ اور اس غریب کے پاس لے دے کے ایک فرسودہ نقاب ہی ہے جسے آج کے دور میں کوئی گھاس بھی نہیں ڈالتا۔ ترسی ہوئی تھی کسی لڑکے کے التفات کے لیے۔ کیوں کہ دولت سے تو محبت نہیں خریدی جا سکتی۔ جبکہ لڑکپن کی حدود میں قدم رکھتے ہی لڑکیوں کے سر پر محبت کا بھوت سوار ہو جاتا ہے۔ یقین مانو اگر شمامہ رانی پر مجھ سے پہلے تم بھی ذرا سی محنت کرتے تو یہ پکے ”ہوئے پھل کی طرح تمہاری جھولی میں آن گرتی۔“

”عقیل خوش ہوتا ہوا بولا۔ ”مطلب کسی برقع پوش کو میں بھی پٹا سکتا ہوں۔“

ہاں اگر وہ واجبی شکل کی ہوئی تو۔ ورنہ کئی نقاب اوڑھنے والی تو چندے آفتاب و ماہتاب ”ہوتی ہیں۔ اور قریبی رشتہ دار لڑکوں نے پہلے سے اپنا نام منتظر افراد کی فہرست میں ”لکھوایا ہوتا ہے۔“

PDF NOVL BANK

اب کچھ کھانے ہی کو منگوا لو تمھاری پر مغز باتیں سن کر دماغ میں کچھ مزید سننے کی "گنجائش نہیں رہی۔"

اور معاویہ نے مسکراتے ہوئے بیرے کو بلانے کے لیے ہاتھ اٹھا دیا۔

((.))(.(.))(.(.))

وہ اس کی زندگی میں آنے والی سب سے خوب صورت رات تھی۔ معاویہ نے کال پر ایک گھنٹے سے زیادہ بات کی تھی۔ اس کے خیالات جان کر وہ اپنی قسمت پر رشک کر رہی تھی۔ اللہ پاک نے اس کی بساط سے بڑھ کر اسے نوازا تھا۔ زیادہ غم یا بے پایاں خوشی ہضم کرنے کے لیے آدمی کو کسی ایسے رازدار کی ضرورت پڑتی ہے جس کے سامنے دل کھول کر رکھ دیا جائے۔ خوشی کی تشہیر کے لیے اس کی نظر بسمہ پر پڑی۔ چند دنوں کے تعلق ہی میں وہ مخلص لڑکی اس کے بہت قریب آگئی تھی۔ اور معاویہ سے بات ختم کرتے ہی اس نے بسمہ کا نمبر ملا دیا۔

سلام و جواب کے تبادلے کے بعد بسمہ نے حیرانی سے پوچھا۔ "خیر تو ہے رات گئے کال کی ضرورت کیوں آن پڑی؟"

PDF NOVL BANK

اس دن گلہ کر رہی تھیں کہ میں نے معاویہ کی بابت رات کو کال ہی پر کیوں نہ سب " کچھ بتا دیا اور اب کال کرنے پر ناک بھوں چڑھا رہی ہو۔ "وہ شاکی ہوئی۔

شمورانی، اگر دماغ کا کوئی پرزہ ڈھیلا نہیں ہے تو تمہیں سمجھ جانا چاہیے کہ میرے " استفسار کا مطلب ناک بھوں چڑھانا نہیں ہے۔

پتا ہے آج جب میں کلاس روم سے باہر نکلی تو معاویہ بھی میرے پیچھے پیچھے چلے آئے۔ " ان سے ڈھیر ساری باتیں کیں۔ قسم سے اتنے اچھے ہیں کہ مجھے تو اپنی قسمت پر رشک آ رہا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ جلد ہی اپنے والدین کو میرے گھر لائیں گے۔ "مزید فضولیات میں وقت ضائع کیے بغیر وہ فوراً مطلب کی بات پر آگئی تھی۔

تمہارے جانے کے بعد مجھے گھر سے کال آگئی تھی، امی جان کی طبیعت خراب تھی۔ " تمہیں پیغام بھیج میں یونیورسٹی سے نکل آئی تھی، اس لیے مجھے اندازہ نہ ہو سکا کہ تم کیا کرتی پھر رہی ہو۔ نقاب پوش حسینہ تم نے نہ صرف میرے حق پر ڈاکا ڈالا ہے بلکہ کئی معصوم لڑکیوں کے دل توڑنے کی وجہ بنی ہو۔ "سنجیدگی سے بات کرتے کرتے وہ مذاق پر اتر آئی تھی۔

PDF NOVL BANK

وہ فخریہ لہجے میں بولی۔ "میرے معاویہ کو کسی اور لڑکی ضرورت نہیں ہے محترمہ۔ انہیں "تو شمامہ رانی کی سیرت سے عشق ہے۔

ابتداء ہی میں اس نے تمہارا نقاب اتروا کر دیکھا ہوگا۔ "بسمہ نے اندازہ کیا۔"

شمامہ سرعت سے بولی۔ "نہیں، ایک بار بھی ایسا نہیں کہا اور نہ میری شکل دیکھنے میں "دلچسپی ظاہر کی۔ یقین کرو انہیں میری شکل و صورت سے کوئی غرض نہیں ہے۔

تمہاری شکل دیکھ لی تو "بسمہ اپنے خیالات کا اظہار کرنے لگی۔ وہ کافی دیر "گپ شپ کرتی رہی تھیں، یہاں تک کہ بسمہ ہی نے تنگ آکر الوداعی سلام کہا تھا۔ ورنہ معاویہ کے تذکرے سے تو شمامہ کا دل ہی سیر نہیں ہو رہا تھا۔ محبت کا پہلا احساس اتنا انوکھا، بھرپور اور خوش کن ہوتا ہے کہ انسان بس محبوب کے خیالوں ہی میں ڈوب رہ جاتا ہے دنیا کے باقی کام فضول اور لایعنی لگنے لگتے ہیں۔ وہ عمر کی بیسیویں سیڑھی پر قدم رکھ چکی تھی لیکن آج تک اس نے جس مرد کو سب سے زیادہ سوچا تھا وہ اس کا پیارا باباجان تھا۔ اور اب معاویہ اس کے دل میں داخل ہوتے ہی اس کی ساری سوچوں پر قابض ہو گیا تھا۔ اسے سوچنا، اسے دیکھنا، اس کا نام لینا، اس کا تذکرہ سننا بس یہی اس کے دل کی خواہش بن گئی تھی۔ اس کی حالت بہ قول شاعریہ تھی کہ

PDF NOVL BANK

یا ترا تذکرہ کرے ہر شخص
یا کوئی ہم سے گفتگو نہ کرے
(...)(...)(...)

لگلے دن یونیورسٹی جاتے ہوئے وہ محمد یوسف کو مخاطب ہوئی۔ "باباجانی آج چھٹی کے
"وقت آپ کو ان سے ملوؤں گی۔
وہ سنجیدگی سے بولے۔ "جانتا ہوں بیٹا!.... اور ایسا کرنا ضروری بھی ہے۔ غالباً رات کو
"اس سے کال پر بھی بات کرتی رہی ہو۔
جی باباجان۔ "وہ سر جھکاتے ہوئے دھیرے سے بولی۔ "پہلے ان کی کال آئی تھی اور"
"پھر بسمہ سے گپ شپ کرتی رہی۔
ہونہہ! "کہتے ہوئے محمد یوسف گرمی سوچ میں کھو گئے تھے۔
آپ کو برا لگا۔ "شمامہ کا لہجہ اندیشوں سے پر تھا۔"
اس کی طرف دیکھتے ہوئے محمد یوسف نے نفی میں سر ہلایا۔ "نہیں بیٹا!.... بس تھوڑا ڈر
"لگ رہا ہے۔
ڈر کیسا باباجان! "شمامہ حیران تھی۔"

PDF NOVL BANK

”ایک بات سچ سچ بتاؤ گی۔“

وہ پر اعتماد لہجے میں بولی۔ ”جھوٹ بولنا سکھایا ہوتا تو کوشش کر بھی سکتی تھی۔ کیا آپ اپنی تربیت میں کوئی ایسا جھول پاتے ہیں۔“

نہیں بیٹا! ”محمد یوسف کا لہجہ کھویا کھویا سا تھا۔“ لیکن بیٹیوں کے کچھ راز ایسے ہوتے ”ہیں جنہیں چھپانا ان کی مجبوری ہوتی ہے۔“

اگر چھپانے والی بات ہوئی تو خاموش ہو جاؤ گی۔ جھوٹ بول کر بات چھپانے کو ”دھوکا دہی کہتے ہیں۔ اور آپ کی شہورانی کسی غیر کو دھوکا نہیں دے سکتی اپنے بابا جانی کو کیسے دے گی۔“

”اس نے جھجکتے ہوئے پوچھا۔“ کیا معاویہ کے سامنے نقاب اتارا تھا۔ انہیں جواب دینے کے بجائے وہ مستفسر ہوئی۔ ”اگر آپ سے اجازت مانگی ہوتی تو کیا جواب ملتا؟“

”محمد یوسف نے گہرا سانس لیا۔“ مجھے ایسے ہی سوال کی توقع تھی۔ وہ سرعت سے بولی۔ ”برا لگا ہو تو معاف کر دیں۔ میں سمجھوں گی کچھ پوچھا ہی نہیں تھا۔“

PDF NOVL BANK

نہیں۔ "نفی میں سر ہلاتے ہوئے وہ ہلکا سا مسکرائے۔ "رشتے کی نیت سے لڑکا، لڑکی"
 "ایک بار ایک دوسرے کو دیکھ سکتے ہیں۔"

سینے میں بھری گھٹن کو اس نے اطمینان بھرے گہرے سانس سے خارج کیا۔ "آج
 آپ دونوں کی ملاقات کے بعد، ان کے بارے آپ کی رائے لوں گی اور پھر اس گنجائش
 "سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کروں گی۔"

"اگر میں نے اسے رد کر دیا اور تمہارے قابل نہ سمجھا تو؟"

وہ پراعتماد لہجے میں بولی۔ "وضاحت نہیں مانگوں گی اور نہ آپ کو قائل کرنے میں
 "توانائیاں خرچ کروں گی۔"

اگر اب بھی میں اپنی شہورانی پر فخر نہ کروں تو مجھ سے ناشکرا کون ہوگا؟ "ان کے
 لہجے میں شفقت و محبت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔"

جو لڑکی یہ سمجھتی ہے کہ پیدائش سے جوانی تک اس کی حفاظت کرنے والا سچا خیر خواہ "

اس کے جوان ہونے کے بعد اپنی ذمہ داریوں سے غافل ہو گیا ہے تو وہ بے وقوف
 ہے۔ باباجانی! بیس سال تک آپ کے سائے تلے دنیا کے سرد و گرم سے محفوظ رہی
 ہوں۔ اب جب تک آپ کسی ایسے کے حوالے نہیں کریں گے جو آپ کی ذمہ داری کو

PDF NOVL BANK

احسن طریقے سے آگے بڑھانے کی صلاحیت رکھتا ہو تب تک میں آپ کی جان نہیں
"چھوڑنے والی۔"

محمد یوسف کا دل شکر سے لبریز ہو گیا تھا۔ بیٹی کی تربیت میں ان سے کوئی کوتاہی بھی
تھی تو کریم رب نے زندگی کے نازک موڑ پر اس کچی کو سامنے نہیں آنے دیا تھا۔ آنکھوں
میں ابھری نمی صاف کرنے کے لیے اس نے رومال نکالا۔ لیکن شمامہ رانی رومال ان
کے ہاتھ سے جھپٹتے ہوئے اپنے آنچل کا پلو ان کی آنکھوں پر پھیرنے لگی۔

"باباجانی!....یقیناً آپ مجھے خفا نہیں کرنا چاہیں گے۔"

"!وہ جذباتی لہجے میں بولے۔ "یہ خوشی اور شکر کے آنسو ہیں بیٹی

خوشی کا اظہار رو کر کرنے سے بہتر ہے خوشی ظاہر ہی نہ کی جائے۔ معلوم بھی ہے "
ان مقدس آنکھوں میں آنسو دیکھ کر مجھ پر کیا قیامت گزری ہے۔ "وہ گلوگیر ہو گئی تھی۔
بس میں تھوڑا ہوتا ہے شمو رانی۔ "اپنے آنسو خشک کرتا ہوا بیٹی کا ہاتھ تھام کر اس نے "
ہونٹوں سے لگایا اور پھر اس کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولے۔ "اللہ سب کی بیٹیوں
"کے نصیب اچھے کرے۔"

PDF NOVL BANK

آمین۔ "کہہ کر اس نے دروازے کی طرف ہاتھ بڑھایا کہ کار یونیورسٹی کی پارکنگ میں پہنچ" گئی تھی۔

(.)(.)(.)

بسمہ اس سے پہلے پہنچی ہوئی تھی۔ اسے کلاس روم میں داخل ہوتا دیکھ کر وہ جلدی سے کھڑی ہوئی اور اس کا بازو پکڑ کر کلاس روم سے باہر لے آئی۔

اب دوبارہ سے ساری باتیں بتاؤ رانی جی، رات مجھے نیند آرہی تھی اس لیے توجہ سے نہ سن سکی۔ "اپنے پسندیدہ گوشے کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے وہ بے صبری سے مستفسر ہوئی۔

صبح ناشتا کیا تھا۔ "شمامہ نے سنجیدگی سے پوچھا۔"

"بسمہ نے منہ بسورا۔ "بس نکلنے کے ڈر سے بس ایک پیالی چائے ہی لے سکی ہوں۔

تو پہلے پرائٹھا کھالو۔ "شولڈر بیگ سے لنچ بکس نکالتے ہوئے شمامہ نے اس کی طرف"

"بڑھایا۔ "ورنہ بھوک کی وجہ سے تم دوبارہ میری باتوں پر توجہ نہیں دے سکو گی۔

PDF NOVL BANK

معاویہ بھائی صحبت میں ایک دن گزار کر نقاب پوش حسینہ نے جگتیں مارنا بھی سیکھ لیں۔ "معنی خیز انداز میں سر ہلاتے ہوئے اس نے لنچ بکس کھولا۔ "خیر اس طنز کے پیچھے چونکہ میرا فائدہ پوشیدہ ہے اس لیے جانے دیتی ہوں۔"

شمامہ کھل کھلا کر ہنس پڑی تھی۔ "دو پراٹھے ہیں، صرف ایک کھانا ہے دوسرا میں اور" معاویہ آدھا آدھا کھائیں گے۔

جمعہ جمعہ ایک دن ہوا اظہار محبت کو اور ہیر کی طرح دوپہر کا کھانا لے آئی ہو اپنے رانجھے "میاں کے لیے۔"

انہیں آدھا پراٹھا دوں گی اور تم پورا چٹ کرو گی، پھر بھی اعتراض کر رہی ہونا شکری "لڑکی۔"

وہ صاف گوئی سے بولی۔ "ہاں، کیوں کہ میں اپنے اور تمہارے ہاتھ کے بنے دال کے پراٹھوں کے درمیان کسی اور کو برداشت نہیں کر سکتی۔"

وہ جذب کے عالم میں بولی۔ "وہ کوئی نہیں، پراٹھا بنانے والی کے جسم و جان کا مالک ہے۔"

PDF NOVL BANK

ایک دن میں کتنی بے باک ہو گئی ہے میری شرمیلی سہیلی۔ "بسمہ نے افسوس" بھرے انداز میں سر ہلایا۔

میں اپنی حرکات اور زبان پر اختیار کھوتی جا رہی ہوں بسمہ۔ "اس کے مذاق کو بھی" شمامہ نے سنجیدگی سے لیا تھا۔

مذاق کر رہی تھی یار! "بسمہ نے فوراً ہی اسے تسلی دی۔ "تم کون سا چوک پر کھڑے ہو" کر یہ اعلان کر رہی ہو۔ اپنی قریبی سہیلی کے سامنے ایسی باتوں کا انکشاف بے باکی نہیں اظہار حقیقت کہلاتا ہے۔ کل کو بے چاری معصوم بسمہ کو بھی کوئی چہنہ والے گا تو وہ "بھی سب سے پہلے تمہارا دماغ چاٹے گی نا۔

شمامہ بے ساختہ ہنس دی تھی۔ وہ پیریڈ کے آغاز تک وہیں بیٹھی گپیں ہانکتی رہیں۔ اور شمامہ کے پاس تو بس ایک ہی موضوع تھا۔ اس کی حالت کو دیکھتے ہوئے بسمہ نے موضوع تبدیل کرنے کی کوشش نہیں کی تھی۔ شمامہ کا یہ کہنا کہ وہ آج معاویہ اور اپنے والد صاحب کی ملاقات کروائے گی۔ بسمہ کو دلی طور پر پرسکون کر گیا تھا۔ شمامہ کو اس نے جتنا باکردار سمجھا تھا وہ اس سے تھوڑا زیادہ ہی پاکیزہ خیالات کی مالک نکلی تھی۔ کسی لڑکے کو پسند کرتے ہی اپنے والد صاحب کو بھی اس تعلق سے نہ صرف آگاہ رکھنا بلکہ

PDF NOVL BANK

لڑکے سے ان کی ملاقات کروانا شریف اور خاندانی لڑکیوں کا خاصا ہوتا ہے۔ شمامہ کی ذات کے بارے اس کے دل کے کسی گوشے میں ایسا ویسا خیال موجود بھی تھا تو اس وضاحت سے بھاپ بن کر اڑ گیا تھا۔

(.)(.)(.)

اس دن کوئی خالی پیریڈ نہیں تھا مگر معاویہ دو پیریڈ کے بعد باصرار اسے کیفے ٹیریا میں لے آیا تھا۔

نشست سنبھالتے ہوئے اس نے دھیرے سے پوچھا۔ "پڑھائی کو قربان کرنا ضروری تھا کیا۔"

گویا پڑھائی کی اہمیت مجھ سے زیادہ ہے۔ "اس نے خفا ہونے میں دیر نہیں لگائی۔" شمامہ نے گلہ کیا۔ "ایک تو آپ خفا اتنی جلدی ہوتے ہیں۔ اور میں نے اپنی نہیں آپ کی پڑھائی کی بات کی تھی۔"

"کیا کروں محترمہ!.... تم سے گفتگو کیے بغیر چین بھی تو نہیں آتا۔"

شمامہ ناز سے مسکرائی۔ "باباجان کہتے ہیں لڑکی، لڑکے کو نسبت طے ہونے سے پہلے یوں ملاقاتیں نہیں کرنا چاہئیں۔"

PDF NOVL BANK

معاویہ لہجے میں دنیا جہاں کا درد سموتے ہوئے اداسی سے بولا۔ "پچھا جان کو ایسا سخت حکم دیتے ہوئے معاویہ غریب کے دل پر بھی ترس نہیں آیا۔"

"اس نے گھبرا کر کہا۔ "اداس کیوں ہوتے ہیں، میں اس کا بندوبست کر لوں گی ناں۔"

"مجھے زندہ دیکھنا چاہتی ہو تو بندوبست کرنا پڑے گا۔"

اللہ پاک نہ کرے آپ کو کچھ ہو۔ "وہ اور گھبرا گئی تھی۔"

خالی دعا سے نہیں دوا سے کام چلے گا رانی جی!.... کچھ ہمت اور جرات کا مظاہرہ کر"

کے پچھا جان کو یہ بتلانا پڑے گا کہ ہم بے ہودہ اور فضول گفتگو نہیں کرتے۔ بلکہ شمامہ رانی جیسی پاکیزہ و مقدس لڑکی کے بارے تو بولتے ہوئے بھی احتیاط کرنا پڑتی ہے۔ وہ کیا.... کہتا ہے شاعر

لفظ جب تک وضو نہیں کرتے

ہم تری گفتگو نہیں کرتے

"اور میں تو الفاظ کو وضو نہیں غسل کرا کے اپنی رانی سے جو گفتگو ہوتا ہوں۔"

آپ بھی ناں۔ "وہ شرما گئی تھی۔"

PDF NOVL BANK

وہ لفاظی کرتا ہوا بولا۔ "ویسے شمامہ نام جس نے بھی رکھا ہے، خوب سوچ کر رکھا ہے۔ خوشبو، عطر.... واہ کیا نام ہے۔ ساتھ میں رانی کا لاحقہ لگا کر تو رہی سہی کسر بھی پوری "کر دی۔

"وہ حیا آلود لہجے میں بولی۔ "آپ کو اچھا لگتا ہے میرا نام۔"
 "اس نے معنی خیز لہجے میں جواب دیا۔ "صرف نام نہیں؟"
 "باتیں بنانا کوئی آپ سے سیکھے۔"

اچھا کیا کھاؤ گی؟ "معاویہ نے موضوع تبدیل کیا۔"
 "وہ جلدی سے بولی۔ "چائے پیتے ہینناں۔"

خالی چائے۔ "معاویہ نے مسخ بنایا۔ "جانتی ہونا جب خوش ہوتا ہوں تو مجھے زیادہ بھوک"
 "لگتی ہے اور جب میرے ساتھ تم ہوتی ہو تو میری خوشی کا ٹھکانہ نہیں ہوتا۔"
 "شمامہ کے دل نے بے ساختہ کہا۔ "اتنا اچھا اور پیارا بولنا شاید ہی کسی کو آتا ہو۔"
 بتاؤ ناں؟ "اسے خاموش پا کر وہ دوبارہ مستفسر ہوا۔"

آج میں نے آپ کے لیے اپنے ہاتھوں سے پرائٹھا بنایا ہے۔ "حیا آلود لہجے میں کہتے ہوئے"
 اس نے شولڈر بیگ سے لچ بکس نکالا۔

PDF NOVL BANK

کیا.... کیا.... کیا یہ میں کیا سن رہا ہوں۔ "اس نے فوراً شمامہ رانی کے ہاتھ سے لچ" بکس جھپٹا۔ اس کے لچے میں ایسی بے ساختگی اور جوش شامل تھا کہ شمامہ مجبب ہی ہو گئی تھی۔

لچ بکس کھولتے ہوئے اس نے بے صبری سے دال کے پرائٹھے کو اٹھایا۔ اور پھر ایک دم کچھ یاد آنے کی اداکاری کرتا ہوا بولا۔

نہیں ایسے نہیں، تم نے پہلی بار میرے لیے کچھ بنا کر لایا ہے یہ تو میں نہایت اہتمام " سے کھاؤں گا۔

کوئی اتنا خاص بھی نہیں ہے۔ "اس کی اداکاری کو حقیقت پر محمول کرتے ہوئے" شمامہ شرمندگی محسوس کر رہی تھی۔

تمہارے نزدیک نہیں ہو گا سمجھیں۔ "پلاسٹک کے لچ بکس کو بند کر کے اس نے اپنے " قریب رکھا اور بیرے کو اشارے سے پاس بلالیا۔

جی سر۔ "بیرے نے قریب آکر پوچھا۔

ایسا کرو ایک پڑا اور اس کے بعد دو آم کے جوس۔ "بیرا سر ہلاتے ہوئے واپس مڑا۔

"اس نے عقب سے آواز دی۔ "اور ہاں ایک خالی لفافہ بھی لا دو۔

PDF NOVL BANK

خالی لفافہ۔ "بیرے کے لہجے میں حیرانی تھی۔"

ہاں یار!.... خالی لفافہ اور ہر بات کی وجہ دریافت نہیں کیا کرتے۔ "بیرا خفیف انداز میں" سر ہلاتے ہوئے دوبارہ چل پڑا۔

وہ ہچکچاتے ہوئے بولی۔ "ابھی کھالیں ناں اب اسے لفافے میں کہاں ساتھ پھراتے رہیں گے۔"

"معاویہ نے تیکھے لہجے میں جواب دیا۔ "کوئی نہ پوچھے تو مشورہ نہیں دینا چاہیے۔ وہ اداسی سے بولی۔ "اگر پتا ہوتا کہ آپ اتنے خوش ہوں گے تو کوئی ڈھنگ کی چیز تو بنا کر لاتی۔"

وہ قربان ہوتے لہجے میں بولا۔ "محبوب کے ہاتھوں کی روکھی روٹی بھی ہفت اقلیم سے بڑھ کر ہوتی ہے۔"

"اس نے بے اختیار ہو کر کہا۔ "آپ بہت اچھے ہیں۔"

اپنی شمامہ رانی سے بڑھ کر نہیں ہوں۔ "اس نے نفی میں سر ہلایا۔ اور وہ دل ہی دل میں سوچنے لگی کہ جانے اللہ پاک کو اس کی کون سی نیکی پسند آئی کہ رحیم و کریم ذات نے اس کی قسمت میں معاویہ جیسا خوب صورت اور خوش اخلاق لڑکا لکھ دیا۔"

PDF NOVL BANK

جوس پینے کے بعد وہ شمامہ کے کہنے پر کلاس روم میں چلنے پر راضی ہو گیا تھا۔ بیرے کے لائے ہوئے لفافے میں اس نے شمامہ رانی کا دیا ہوا پراٹھا ڈالا اور لفافے کو کوٹ کی اندرونی جیب میں رکھ لیا تھا۔

بسمہ بڑی شدت سے اس کی منتظر تھی۔ آخری پیریڈ تک اسے موبائل فون پر معاویہ کے کئی محبت بھرے پیغامات مل چکے تھے۔ بسمہ کی وجہ سے وہ جواب تو نہیں دے سکتی تھی البتہ گاہے گاہے سرگھما کر معاویہ کی جانب چاہت بھری نظروں سے دیکھ لیتی تھی۔ اس کی دیوانگی کو دیکھتے ہوئے شمامہ کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کیسے اسے اپنا دل چیر کر دکھائے وہ بھی اسے اتنا ہی پیارا اور عزیز تھا۔ چھٹی ہوتے ہی اس نے نشست سے اٹھنے کی کوشش نہیں کی تھی۔ اس کی وجہ سے معاویہ بھی بیٹھا رہا۔ چونکہ بسمہ کو اس نے بتا دیا تھا کہ وہ معاویہ کو والد صاحب سے ملوائے گی اس لیے وہ اس کا انتظار کیے بغیر باہر نکل گئی تھی۔

میرا خیال ہے رانی جی کو مظلوم معاویہ پر ترس آگیا ہے کہ چند لمحات کی ملاقات بخش "دی۔" تمام کے باہر جاتے ہی معاویہ رومانوی لہجے میں بولا تھا۔

PDF NOVL BANK

ملاقات کے لیے نہیں رکی جی، آپ سے ضروری کام ہے۔ "شوخی لہجے میں کہتے ہوئے وہ "کھڑی ہو گئی۔

تھوڑا سا تو رک جاؤ ناں؟ "معاویہ یوں بولا تھا جیسے شمامہ کے رکنے پر ہی اس کی زندگی کا دار و مدار ہو۔

وہ معنی خیز لہجے میں بولی۔ "چلیں ناں، آج میں اپنی مستقل ملاقات کا بندوبست کرتی ہوں۔"

سچ۔ "معاویہ خوشی کا اظہار کرتا ہوا اس کے ہمراہ چل پڑا۔ "اب ذرا یہ بھی بتا دو کہ یہ "ہوگا کیسے؟

تھوڑا سا صبر نہیں کر سکتے۔ "اس نے چاہت بھرے لہجے میں معاویہ کو ڈانٹا۔ "سچ کہتے ہیں محبت سے دور ہی رہنا چاہیے۔ مجھے کس نے کہا تھا دل لگانے کو۔ "معاویہ "منہ بسور کر خود کو کوسنے لگا۔

شمامہ کھل کھلا کر ہنس دی تھی۔ اتنی دیر میں وہ کارپارکنگ میں پہنچ گئے تھے۔ شمامہ نے اپنے والد کو دیکھ لیا تھا۔ وہ معاویہ کو ساتھ لے کر اسی جانب بڑھ گئی۔ محمد یوسف بھی کار سے نکل کر باہر آگئے تھے۔

PDF NOVL BANK

معاویہ!.... یہ ہیں میرے باباجانی، جو دنیا کے سب سے اچھے پیارے اور عظیم باباجان "ہیں۔" یہ کہہ کر وہ محمد یوسف کی جانب متوجہ ہوئی۔ "باباجانی، یہ معاویہ ہیں۔" تمہارے والد اور ڈرائیور کی وردی میں؟ "معاویہ ششدر رہ گیا تھا۔ "تم مذاق کر رہی ہو یا" مجھے سمجھنے میں کوئی غلطی ہو رہی ہے۔

مذاق کیسا معاویہ، یہ میرے باباجانی ہیں۔ اور مجھے فخر ہے کہ میں ان کی بیٹی ہوں۔" معاویہ کا حیران ہونا اس کے لیے انوکھا ہی تھا۔

تم ڈرائیور کی بیٹی ہو۔ "معاویہ متوحش انداز میں چلایا۔"

ہاں، مگر آپ غصہ کیوں کر رہے ہیں۔ "شمامہ روہانسی ہونے لگی۔"

کیا حال ہے بیٹا؟ "اسی وقت محمد یوسف نے مصلحے کے لیے اس کی جانب ہاتھ بڑھایا۔"

ٹھہرو بڑھے۔ "نخوت بھرے انداز میں ہاتھ اٹھا کر وہ شمامہ کی جانب متوجہ ہوا۔ "تم"

"ایک ڈرائیور کی بیٹی ہو۔ مجھے یقین نہیں ہو رہا۔"

آپ باباجان سے کس لہجے میں بات کر رہے ہیں۔ "شمامہ ہکا بکا رہ گئی تھی۔"

بکواس بند کرو، بھاڑ میں جاؤ تم اور تمہارے ڈرائیور بابا.... حد ہوتی ہے بے شرمی و بے

حیائی کی.... اور بڑھے تم اپنی بیٹی کو لگام نہیں دے سکتے۔ اس بد شکل کو برقع پہنا کر

PDF NOVL BANK

امیر لڑکوں کو پھنسانے پر لگایا ہوا ہے۔ "غصے کی شدت میں اس کے منہ سے الٹی سیدھی باتیں نکلنا شروع ہو گئی تھیں۔

شمامہ "کاٹو تو بدن میں لہو نہیں" کی زندہ مثال بنی کھڑی تھی۔ اس کے دماغ میں آندھیاں نہیں جھکڑ چلنا شروع ہو گئے تھے۔ معاویہ کے اس روپ کے بارے تو اس نے خواب میں بھی نہیں سوچا تھا۔

بیٹا، یقیناً آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔ "ٹھنڈے مزاج کے محمد یوسف بات کی تہہ " تک پہنچ گئے تھے۔

دوبارہ بیٹا کہا تو تھوڑا توڑ دوں گا۔ معاویہ علی صدیقی صاحب کہہ کر مخاطب کرو۔ چند ٹکے " کے ڈرائیور ہو اپنی حیثیت پہچان کے زبان کھولا کرو۔ "وہ مزید بگڑ گیا تھا۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا اتنی بڑی غلطی اس سے ہوئی کیسے تھی۔ جس لڑکی کو وہ سیٹھ زادی سمجھ کر ناز برداریوں میں مشغول تھا وہ ایک ڈرائیور کی بیٹی نکلی تھی۔ اس سے بڑا مذاق اور کیا ہو سکتا تھا۔

PDF NOVL BANK

میں سیٹھ عبدالکریم صلح کا ڈرائیور ہوں تمہارا نہیں۔ "اس کی بے ہودہ گوئی"

محمد یوسف سے زیادہ دیر برداشت نہیں ہوئی تھی۔

"معاویہ چلایا۔" تم جیسوں کو ڈرائیور رکھنا بھی میں اپنی توہین سمجھتا ہوں احمق بڑھے۔

دولت مند ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ تم بولنے کی تمیز کھو بیٹھو۔ "محمد یوسف کو بھی"

غصہ آگیا تھا۔

ڈرائیور ہو، تو لہجہ بھی ڈرائیوروں سا رکھو۔ "معاویہ نے اس کے گریبان میں ہاتھ ڈال کر"

".... جھٹکا دیا۔" میں سیٹھ محمد علی صدیقی کا بیٹا ہوں سمجھے

معاویہ!.... "ششدر کھڑی شمامہ ہڑبڑاتے ہوئے ہوش میں آئی اور اس نے معاویہ"

کے چہرے پر تمپھڑ رسید کر دیا۔ جان سے پیارے باباجانی کی توہین اس سے برداشت

نہیں ہو سکی تھی۔

تمہاری یہ جرات کہ معاویہ پر ہاتھ اٹھاؤ، دوٹکے کی بدچلن عورت، تمہاری یہ ہمت.... ""

محمد یوسف کو ایک جانب دھکا پیتے ہوئے وہ خطرناک ارادے سے شمامہ کی جانب بڑھا جو

خوف، ذلت اور غصے کی شدت سے کانپنے لگ گئی تھی۔ چڑی سادل اور موم سے

اعصاب رکھنے والی معصوم و کمزور لڑکی کے سوچنے سمجھنے کی صلاحیتیں جواب دے گئی

PDF NOVL BANK

تھیں۔ ان کا شور شرابہ سن کر کافی طلبہ اکٹھے ہو گئے تھے۔ اب تک ان کی سمجھ میں اس جھگڑے کا سر پر نہیں آیا تھا۔ عقیل بھی اپنی موٹر سائیکل پر بیٹھا معاویہ کا منتظر تھا۔ معاویہ کو غصے میں دیکھتے ہوئے وہ بھی قریب آ گیا تھا۔ چونکہ وہ اس کی کہانی سے پہلے سے واقف تھا اس لیے اسے سارا قصہ سمجھنے میں کوئی مشکل پیش نہیں آئی تھی۔ پہلے تو وہ خاموش کھڑا جھگڑا ختم ہونے کا انتظار کرتا رہا، مگر جو بھی بات بڑھتے دیکھی اس نے آگے بڑھ کر معاویہ کو تھام لیا تھا۔

"معاویہ!.... کیا کر رہے ہو، ہوش کے ناخن لو۔"

چھوڑو مجھے..... بتانا ہوں اس حرافہ کو کہ کیسے معاویہ علی صدیقی پر ہاتھ اٹھاتی ہے۔" آوارہ، بدکار، بازاری.... "معاویہ کے منہ سے مغلظات کا طوفان ابل پڑا تھا۔ "بد شکل، گھناؤنی کی منحوس صورت دیکھو اور معاویہ علی صدیقی کے ساتھ شادی کے سپنے.... دیکھو"

معاویہ ٹھنڈے ہو جاؤ یار!.... سب ٹھیک ہو جائے گا۔" اسے مضبوطی سے پکڑتے "ہوئے عقیل نے محمد یوسف کو آواز دی جو معاویہ کے دھکے سے زمین پر گرنے کے بعد بڑی مشکل سے کھڑے ہو پائے تھے۔

PDF NOVL BANK

چچا جان، پلیز آپ یہاں سے چلے جائیں۔ یہ غصے میں پاگل ہوا ہے اور کچھ بھی الٹا سیدھا" کر سکتا ہے۔ "عقیل کی بات سنتے ہی وہ بیٹی کی جانب بڑھے جو لرزتی کانپتی، سمے ہوئے انداز میں معاویہ کو دیکھ رہی تھی۔ اس کی سمجھ سے معاویہ کا غیض و غضب باہر تھا۔ اس کا پیارا محبوب، اس کا ہونے والا سرتاج، اس پر شیدا و قربان ہونے والے معاویہ کو جانے ایک دم کیا ہوا تھا۔ اسے لگ رہا تھا وہ کوئی بھیانک خواب دیکھ رہی ہے۔

چلو بیٹی! "اس کا ہاتھ پکڑ کر محمد یوسف نے کار کی طرف کھینچا۔ وہ مدہوش سی اس کے ساتھ کھینچتی چلی گئی۔ اس کے حواس ماحول کا ادراک کرنے سے قاصر ہو گئے تھے۔ باپ کے ساتھ کار کی طرف جاتے ہوئے بھی اس کی نظریں کف اڑاتے معاویہ اڑاتے چہرے پر گڑی تھیں۔

اسے ڈرائیور کے ساتھ والی سیٹ پر بٹھا کر محمد یوسف خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے اور کار کو ریورس کر کے یونیورسٹی کے گیٹ کی طرف موڑ دیا۔

((.))(.(.))(.(.))

PDF NOVL BANK

محمد یوسف اور شمامہ کے جاتے ہی بھیڑ چھٹ گئی تھی۔ عقیل معاویہ کو کھینچ کر اس کی کار میں لے آیا تھا۔ پانی کی بوتل کا ڈھکن کھول کر اس کی جانب بڑھاتے ہوئے عقیل نے کہا۔ "حلق گھیل کر لو.... کافی توانائی خرچ کر چکے ہو۔"

معاویہ کا چہرہ غصے سے لال بھبکا ہو رہا تھا۔ بوتل لے کر اس نے منہ سے لگائی اور غٹا غٹ پیتا گیا۔ ڈیڑھ لیٹر والی آدھے سے زیادہ بوتل اس نے معدے میں اندیل لی تھی۔ اب بتاؤ، یوں آپے سے باہر ہو جانے کا کیا مطلب تھا؟ "اسے بوتل کا ڈھکن بند کرتے" دیکھ کر عقیل نے تفتیش کا آغاز کیا۔

تم نہیں جانتے۔ "دانت پیستے ہوئے اس نے زہر آلود نظریں عقیل پر جمائیں۔"

"عقیل نے کہا۔ "جو بات مجھے معلوم ہے اس پر اتنا غصہ کرنا کسی لحاظ سے نہیں چھتا۔"

معاویہ علی صدیقی نے چار، پانچ دن ایک ایسی بد شکل لڑکی پر ضائع کر دیے جو ڈرائیور کی بیٹی ہے۔ لعنت ہے یار! "وہ سخت جھلایا ہوا تھا۔

"تو...." عقیل نے کندھے اچکائے۔ "غلطی کس کی ہے؟"

یعنی میں غلطی پر ہوں اور وہ حرافہ حق پر.... "عقیل کے معنی خیز سوال پر معاویہ" بچھ گیا تھا۔

PDF NOVL BANK

عقیل صاف گوئی سے بولا۔ "دو جمع دو کو میں زیادہ سے زیادہ چار کے بجائے ایک کم پانچ
 "کہہ سکتا ہوں۔ مطلب تو ایک ہی بنتا ہے۔
 معاویہ احتجاج کرتے ہوئے بولا۔ "اتنا قیمتی شولڈر بیگ، اعلیٰ سینڈل، امپورٹڈ چشمہ،
 یونیورسٹی لانے لے جانے کے لیے نئے ماڈل کی مرسدیز.... وہ کیا بھلی سی کہاوت ہے....
 " "خارشی کتیا، مخمل کی جھول" اور غلطی پھر بھی میری ہے۔
 "کبھی اس نے کہا ہو وہ امیر والدین کی بیٹی ہے یا تمہارے پوچھنے پر غلط بیانی کی ہو؟"
 "پہلے ہی دن وضاحت کر دینا چاہیے تھی کہ وہ ڈرائیور کی بیٹی ہے۔"
 "اعلیٰ پہناوے اور کار پر یونیورسٹی آنے سے وہ سیٹھ زادی ہو گئی ہے نا؟"
 دیکھنے والوں کو تو یہی لگتا ہے۔ "معاویہ کٹ جیتی پر اتر آیا تھا۔"
 غزالہ کے والد کیا کرتے ہیں۔ "عقیل نے اپنی خوش شکل کلاس فیلو کا نام لیا۔"
 کیا پتا؟ "معاویہ کے لہجے میں حیرانی تھی۔"
 بسمہ کے والد؟ "عقیل نے دوسری لڑکی کا نام لیا۔"
 "کبھی پوچھنے کی نوبت نہیں آئی؟"
 سحرش کے ابا؟ "عقیل اسے زچ کرنے پر تلا تھا۔"

PDF NOVL BANK

میں نے کلاس کی لڑکیوں کی خاندانی تفصیل پر پی ایچ ڈی نہیں کرنی۔ "معاویہ نے" منہ بنایا۔

"پھر شمامہ پر اعتراض کیسا، کیا تم نے اس کے والد کے کاروبار متعلق پوچھا تھا؟"

"ضرورت ہی محسوس نہیں ہوئی۔"

اچھا آخری سوال، شمامہ سے باقاعدہ گپ شپ کا آغاز کل ہونا؟ "عقیل نے بحث" کو اختتام کی جانب موڑا۔

معاویہ نے اثبات میں سر ہلادیا۔

عقیل نے کہا۔ "اور آج اس نے تمہیں والد سے ملوایا۔ پھر تم کیسے اتنے رکیک الزام لگا سکتے ہو اور اسے ایسے گھٹیا القابات سے پکار سکتے ہو۔"

معاویہ نے دانت پیستے ہوئے کہا۔ "میرا غصہ ابھی تک ختم تو نہیں ہوا۔ اس بد شکل

"کے ساتھ تو میں وہ سلوک کروں گا کہ یونیورسٹی چھوڑ کر بھاگنے پر مجبور ہو جائے گی۔"

دیکھو معاویہ! ہم دونوں کی دوستی کو تین چار سال ہونے والے ہیں۔ اور آج تک "

میں نے تمہارے کسی فعل سے اختلاف نہیں کیا۔ لیکن اس بات کی اجازت میں بالکل

"نہیں دے سکتا کہ تم شمامہ کے خلاف کوئی الٹا سوچو۔"

PDF NOVL BANK

"معاویہ نخوت سے بولا۔" اجازت مانگی کس نے ہے۔

عقیل اسے سمجھاتے ہوئے بولا۔ "یار، جتنا ہو گیا کافی ہے۔ وہ غریب لڑکی ہے۔ تمہارے مقصد سے انجان، فطرت سے ناواقف۔ اس غلط فہمی اور معصومیت کی اسے مزید سزا نہ دینا۔ یقین کرو تمہیں غصے میں دیکھ کر وہ کانپ رہی تھی۔ گاؤں بھی اس کے جسم میں ہونے والی لرزش کو چھپا نہیں پا رہا تھا۔ چڑیا سا دل ہے بے چاری کا۔ باقی اس نے محبت کرنے ہی کا جرم کیا ہے نا، کیا برا کیا؟ شادی کرنے کے بارے ہی سوچا تھا

"نا، کون سے قیامت ٹوٹ پڑی۔"

اور معاویہ علی صدیقی کے پانچ دنوں کا ضیاع تمہاری نظر میں کسی اہمیت کا حامل "نہیں۔"

اس کا قصور؟ "عقیل اپنی رائے پر ڈٹا تھا۔"

"معاویہ نے کہا۔" جلتے ہو میری پاس سب سے بڑی دلیل کیا ہے؟

"مجھے نہیں لگتا کہ تمہارے پاس کوئی ایسی دلیل ہوگی جو مجھے قائل کر دے۔"

"معاویہ علی صدیقی کا کسی کو ناپسند کرنا ہر دلیل سے بڑھ کر اہم ہے۔"

"عقیل نے منہ بنایا۔" یہ صرف تمہارے نزدیک اہم ہو سکتا ہے۔

PDF NOVL BANK

وہ خود غرضی سے بولا۔ "میری زندگی میں سب سے پہلے اپنی ترجیحات اور خواہشات کا نمبر آتا ہے۔ اس لڑکی کی وجہ سے مجھے توہین محسوس ہوئی ہے۔ بلکہ اس کے غریب ہونے کے انکشاف نے مجھے اپنی ہی نظروں میں شرمندہ کر دیا۔ اب میں اسے کیسے بخش سکتا ہوں۔"

"کیا کرو گے؟"

جلد ہی دیکھ لو گے۔ "معاویہ نے چابی گھما کر کار سٹارٹ کی۔ عقیل خاموشی سے باہر" نکل گیا تھا۔ اس نے اپنی بساط کے مطابق شمامہ کی طرف داری کر لی تھی۔ مزید اسے نہ تو شمامہ سے کوئی لگاؤ تھا اور نہ معاویہ کی کڑوی کسلی باتیں برداشت کرنے کا شوق۔

((.))((.))((.))

یونیورسٹی سے نکل کر محمد یوسف نے شمامہ کی جانب دیکھا وہ خاموشی سے سر جھکائے بیٹھی تھی۔ وہ سامنے دیکھنے لگے۔ اسے غصے پر قابو پانے میں چند منٹ لگے تھے۔ جلد ہی غصے کو دور جھٹک کر وہ صورت حال کا جائزہ لینے لگے۔ اس کے دماغ میں کافی سوال گردش کر رہے تھے۔ لیکن شمامہ کی حالت ایسی نہیں تھی کہ اسے استفسار کی جرات

PDF NOVL BANK

ہوتی۔ وہ اپنی بیٹی کے مزاج شناس تھے۔ شمامہ رانی نہایت زود رنج، حساس اور ڈپوک تھی۔

سرک کنارے گنے کے رس والی ریڑھی دیکھ کر اس نے کار روکی۔ اپنے اور شمامہ لیے رس کا بتا کر وہ سیٹ سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئے۔ ریڑھی والے نے دو بڑے گلاس گنے کے رس کے انھیں تمہا دیے تھے۔ خلاف توقع شمامہ نے بغیر تردد کے رس کا گلاس تھام لیا تھا۔

گلاس خالی کر کے محمد یوسف نے گلاسوں کے ساتھ مطلوبہ پیسے بھی ریڑھی والے کی طرف بڑھا دیے تھے۔ اگنیشن میں چابی گھمانے کے ساتھ اس نے حوصلہ مجتمع کرتے ہوئے گفتگو کا آغاز کر دیا تھا۔

"میرے بارے اس کی لاعلمی اتفاقی تھی یا تمہاری کوششوں کی مرہون منت۔"

جواب کے لیے اسے زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑا تھا۔ جلد ہی شمامہ کی بھڑائی ہوئی آواز "ابھری۔" آپ کو کیا لگتا ہے۔

"وہ تین سے بولے۔" میری بیٹی کسی سے غلط بیانی نہیں کر سکتی۔

"پھر پوچھا کیوں؟"

PDF NOVL BANK

اس کا غصہ میری سمجھ سے باہر تھا۔ "محمد یوسف نے سوال تبدیل کیا۔"

"وہ صاف گوئی سے بولی۔ "میری۔ بھی۔"

"تم نے کہا تھا کہ قدم بڑھانے میں پہل اس نے کی تھی۔"

"اب بھی یہی کہوں گی۔"

یقیناً اس کار کو دیکھ کر اسے غلط فہمی ہوئی ہوگی۔ "محمد یوسف نے اندازہ لگایا۔"

راحیلہ باجی کا پرس، ان کے سینڈل، امپورٹڈ چشمہ اور قیمتی گھڑی، ان تمام اشیاء کے

"ہوتے ہوئے اس کا غلط فہمی میں مبتلا ہونا انوکھی بات نہیں ہے۔"

تھیں بات چیت کے آغاز میں بات صاف کر دینا چاہیے تھی۔ "محمد یوسف کے لہجے میں"

تنبیہ کا عنصر ناپید تھا۔

ضرور کرتی، اگر لگتا وہ مجھے دولت مند سمجھ کر تعلقات بڑھانے کی کوشش کر رہا ہے۔"

وہ تو بس میری سیرت کے قصیدے پڑھتا رہا۔ بلکہ اس نے تو میرا چہرہ دیکھنے میں بھی

ذرا بھر دلچسپی ظاہر نہیں کی تھی۔ اور میں غلط فہمی میں مبتلا ہو گئی کہ امی جان میرے

لیے جس قسم کے لڑکے کی تمنائی تھیں ایسا مجھے مل گیا ہے۔ "آخری فقرہ کہتے ہوئے وہ

گلوگیر ہو گئی تھی۔"

PDF NOVL BANK

بہ ہر حال جو ہو گیا اس پر مٹی ڈالو۔" محمد یوسف نے بحث کو ختم کرنا چاہا۔
ایک دولہے کی خاموشی کے بعد شمامہ سسکی۔ "باباجانی!.... آپ اپنی شہمورانی کو معاف
"کر دیں گے نا؟

کس غلطی پر؟" محمد یوسف کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رہینگی۔
نہ صرف میرا انتخاب غلط تھا بلکہ اس وجہ سے آپ کی توہین بھی ہوئی۔ باباجان!...."
"میں شرمندہ ہوں۔

یہ معذرت چاہنا ہی غلط ہے، جبکہ طے ہو گیا تھا کہ تمہارے انتخاب کی منظوری میری
اجازت کے تابع رہے گی۔ اور مجھے وہ لڑکا پسند نہیں آیا اس لیے مجھے اپنی بیٹی کے لیے اس
"کا رشتہ قبول نہیں ہے۔ قصہ ختم۔

قصہ ختم نہیں شروع ہوا ہے باباجان!.... میں خود کو کبھی معاف نہیں کرپاؤں گی۔"
میری وجہ سے اس ظالم نے آپ کا گریبان تھاما، آپ کی توہین کی، گالیاں بکیں۔ اگر مجھے
اپنے دل پر قابو ہوتا اور میں کسی امیر لڑکے میں دلچسپی نہ لیتی تو کیا یہ حادثہ ہوا ہوتا؟" وہ
نہ نجانے کس سے خفا تھی، معاویہ سے، خود سے، اپنی قسمت سے یا تینوں سے۔

PDF NOVL BANK

شہمورانی!.... بس یہ وضاحت کر دو کہ وہ تمہیں پسند تھا یا اس سے محبت ہو گئی " تمہی۔ " محمد یوسف سنجیدہ تھے۔

پسند بھی تو وہی ہوتا ہے جس سے محبت ہوتی ہے۔ " وہ اپنی حیرانی پر قابو نہیں پاسکی " تمہی۔

پسندیدگی حرکات و سکنات، اخلاق و کردار اور عادات کے مرہون منت ہوتی ہے۔ جبکہ " محبت تو صرف شکل کر دیکھ کر ہو جایا کرتی ہے۔ " محمد یوسف نے کار کوٹھی کے داخلی دروازے کی طرف موڑی تھی۔ چوکیدار نے کار کو دیکھتے ہی دروازہ کھول دیا تھا۔ کار پارک کرنے تک شمامہ کوئی جواب نہیں دے سکی تھی۔ محمد یوسف کار سے نکل کر سیٹھ عبد الکریم صلح کو کال کرنے لگے تھے۔ جبکہ شمامہ خاموشی سے کوارٹر کی طرف بڑھ گئی۔ سیٹھ صاحب کو طبیعت کی خرابی کا بتا کر وہ بھی کوارٹر میں گھس گئے تھے۔ معاویہ کی بدتمیزی اور شمامہ کی حالت دیکھ ان کے سر میں سخت درد شروع ہو گیا تھا۔ وہ شمامہ رانی کے قریب پہنچتے ہوئے بولے۔

"مجھے جواب نہیں دیا۔"

PDF NOVL BANK

باباجان!.... محبت و پسندیدگی تو چھوڑیں میں اب اسے نفرت کے قابل بھی نہیں" سمجھتی۔ "پر اعتماد لے میں اس نے کہہ تو دیا تھا لیکن کہیں دور دل کی گہرائیوں میں درد کی لہر اٹھی تھی۔ اور اس کی سوچیں اتنی مضحک اور شکستہ تھیں کہ وہ دل کو سرزنش بھی نہیں کر سکی تھی۔

جبکہ محمد یوسف نے "اپنی شہسوارانی سے مجھے یہی امید تھی۔" کہہ کر اپنے اطمینان کا اظہار کیا تھا۔

((.))(.(.))(.(.))

رات کو باپ بیٹی ایک دوسرے کے دکھاوے کے لیے کھانا زہر مار کرتے رہے۔ بیٹی کو تسلی دینے والے محمد یوسف کی اپنی حالت ناگفتہ بہ تھی۔ اپنی توہین اور ہتک تو وہ آسانی سے برداشت کر گئے تھے کہ امراء کی باتیں سننا نوکری پیشہ غریبوں کا مقدر ہوتا ہے۔ لیکن بیٹی کی ناکام محبت اسے ہضم نہیں ہو رہی تھی۔ زندگی میں پہلی بار شمامہ نے کسی لڑکے میں نہ صرف دلچسپی ظاہر کی تھی بلکہ اسے والد سے ملانے بھی لے آئی تھی۔ اور اس کا صاف مطلب یہی تھا کہ اس نے اپنے لیے شریک حیات پسند کر لیا تھا۔ اب یہ اس کی سادگی، معصومیت اور بھول پن ہی تھا کہ نادانستگی میں اسے ایک

PDF NOVL BANK

عیار، مطلبی، ظالم اور خود غرض شخص ٹکرا گیا تھا۔ معاویہ کے بات کرنے کے انداز سے محمد یوسف جان گئے تھے کہ وہ بیمار ذہنیت اور گھٹیا کردار کا مالک تھا۔ ایسے آدمیوں کے نزدیک ہر رشتے اور تعلق کی پیمائش دولت ہوتی ہے۔ شمامہ نے کہنے کو تو بہت بڑا دعوا کر دیا تھا کہ اس کے نزدیک معاویہ کی کوئی اہمیت نہیں تھی۔ اور اس بات پر محمد یوسف نے اطمینان کا اظہار بھی کر دیا تھا لیکن اس کے دل میں نامحسوس اندیشے پرورش پا رہے تھے۔ وہ اس صورت حال سے خوفزدہ تھے۔ شمامہ رانی اسے جان سے بھی زیادہ عزیز اور پیاری تھی۔ اس کی پریشانیاں و دکھ محمد یوسف کی برداشت سے باہر تھے۔ غریب ہونے کے باوجود اس نے شمامہ رانی کو شہزادیوں کی طرح پالا تھا۔ اس کی ضروریات، خواہشات اور مطالبوں کو پورا کرنا وہ ہر کام سے مقدم سے سمجھتے تھے۔ یہ علاحدہ بات کہ بچپن ہی سے اس کی ضروریات اور خواہشیں سمجھ داری کے سلیچے میں ڈھلی ہوئی تھیں۔ وہ اپنی بات منوانے کے لیے ضد نہیں کرتی تھی۔ وہ کوئی ایسا مطالبہ نہیں کرتی تھی جس کا پورا کرنا محمد یوسف کے لیے مشکل ہو جاتا۔ اور اب ایک دم اس کی ایسی تمنا سامنے آگئی تھی جسے پورا کرنا محمد یوسف کے لیے ناممکن تھا۔ گو وہ خوش دلی سے

PDF NOVL BANK

اپنی خواہش سے دست بردار ہو گئی تھی لیکن انیشے محمد یوسف کی جان نہیں چھوڑ رہے تھے۔

وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ وہ نہایت زود رنج، حساس اور بڑی حد تک ڈرپوک تھی۔ معاویہ کے جارحانہ رویے سے وہ جس طرح کانپ رہی تھی وہ منظر محمد یوسف کو بھلائے نہیں بھول رہا تھا۔ معاویہ کو قابو کرنے والے جوان کے وہ دل ہی دل میں شکر گزار ہو رہے تھے کہ اس کی وجہ سے شمامہ، معاویہ کی جارحیت سے بچ گئی تھی۔

رات گئے تک وہ انھی خیالات میں کھولے رہے۔

(.)(.)(.)

نیند اس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔ وہ رات اس کی زندگی میں آنے والی بھیانک ترین راتوں میں سے ایک تھی۔ گھٹنوں میں سر دیے وہ اپنی بے بسی، ناقدری اور غربت پر کڑھتی رہی۔ اپنی تحقیر، تذلیل اور توہین پر آنسو بہاتی رہی۔ اپنے مقدر، قسمت اور نصیب پر شاکی رہی۔ اپنی حماقت، بے وقوفی اور سادگی پر پچھتاتی رہی۔ اپنی محبت، الفت اور چاہت پر ماتم کناں رہی۔ اپنی کمیوں، کوتاہیوں اور غلطیوں پر مستفکر رہی۔ اپنے دل، جذبات اور لطیف احساسات کو کوستی رہی۔ یہ سارا قصہ اس کی عقل و سوچ سے ماورا تھا۔ معاویہ

PDF NOVL BANK

کایہ روپ تو اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا۔ کہاں محبت کا دعوے دار، اس کی قربت کا خواہاں اور وصل کا متمنی معاویہ اور کہاں نفرت، حقارت اور کراہیت کی آگ میں جلا بھنا معاویہ۔ دونوں الگ الگ شخصیتیں نظر آرہے تھے۔ اس کے دماغ میں معاویہ کا.... شوخ لہجہ گونجا

شمامہ رانی جیسی پاکیزہ و مقدس لڑکی کے بارے تو بولتے ہوئے بھی احتیاط کرنا پڑتی ".... ہے۔ وہ کیا کہتا ہے شاعر

لفظ جب تک وضو نہیں کرتے
ہم تری گفتگو نہیں کرتے

اور میں تو الفاظ کو وضو نہیں غسل کرا کے اپنی رانی سے مچو گفتگو ہوتا ہوں۔ " اشکوں کی.... روانی میں اضافہ ہوا اور ایک دوسرا منظر اس کی آنکھوں کے سامنے ابھرا

آوارہ، بدکار، بازاری.... بد شکل، گھناؤنی کی منحوس صورت دیکھو اور معاویہ علی صدیقی ".... کے ساتھ شادی کے سینے دیکھو

اس کا دم گھٹنے لگا تھا۔ گرے سانس لے کر اس نے سینے میں مقید گھٹن کو کرنا چاہا مگر اسے کوئی خاص کامیابی نہیں ہوئی تھی۔ شدت سے کھلی فضا کی کمی محسوس کرنے کے

PDF NOVL BANK

باوجود وہ کمرے سے باہر نہیں نکل سکتی تھی۔ ایسا کرنے کی صورت میں اس کے والد کو فوراً پتا چل جاتا اور وہ نہیں چاہتی تھی کہ انہیں اس کی بے سکونی و بے قراری کے بارے کچھ معلوم ہو۔ جب گھٹن زیادہ بڑھی تو اس نے آہستگی سے کمرے کی کھڑکی کھولی اور جالی سے ناک لگا کر گہرے سانس لینے لگی۔ کافی دیر وہیں کھڑی رہی۔ یہاں تک کہ اس کی ٹانگیں تھکن سے شل ہونے لگی تھیں۔ کھڑکی کے کواڑ کھلے چھوڑتے ہوئے وہ بوجھل قدموں سے چارپائی کی طرف بڑھی اور تکیے پر چہرہ رکھتے ہوئے اوندھے منہ لیٹ گئی۔

معاویہ!.... تم نے ایسا کیوں کیا؟ آخر کیا دشمنی تھی میرے ساتھ۔ اگر اپنے قابل نہیں سمجھتے تھے تو توجہ کیوں دی، اگر میں تمہارے معیار کی نہیں تھی تو اظہار محبت کیوں کیا؟ سیرت کے شیدائی کو کسی کو بد صورتی کے طعنے دینا نہیں چھتے اور پھر تم نے تو میری شکل و صورت دیکھے بغیر مجھے گھناؤنا، بد صورت اور بد شکل قرار دے دیا۔ کوئی منصف مزاج آدمی تو ایسا نہیں کیا کرتا۔ کیا غربت و مفلسی اتنی بڑی خامی اور کمی ہے کہ جس نے تمہیں، میری تحقیر و تذلیل کا حوصلہ بخشا۔ اور اگر میں سچ میں قصور وار تھی بھی سہی تو بابا جانی تو بے قصور تھے۔ انہیں کس بات کی سزا دی ہے۔ ایک بوڑھے کی توہین

PDF NOVL BANK

کرنے پر تمہارا دل ذرا بھی نہ لرزاتے سنگدل اور ظالم ہو کہ باپ کی عمر کے آدمی کو ان کی جوان بیٹی کے سلمے زدو کوب کرنے سے باز نہیں آئے۔ معاویہ تم نے میرا دل چیر دیا ہے، سینہ چھلنی کر دیا ہے، میرے احساسات و جذبات کو بھسم کر دیا ہے۔ بہت برا کیا ہے معاویہ بہت برا.... میں کوشش کروں بھی سہی تو تمہیں معاف نہیں کر سکتی۔" جانے وہ کیا کیا سوچتی رہی۔ کیسے کیسے گلے و شکوے معاویہ سے کرتی رہی، مگر اس کے دل کو قرار نہیں آ رہا تھا۔ اور پھر اس سے صبر نہ ہو سکا اور وہ موبائل اٹھا کر معاویہ کو پیغام لکھنے لگی۔

محترم معاویہ صاحب!.... اگر آپ کو غریب اور مفلس برے لگتے تھے تو پہلے بتا جیتے۔ اور" بالفرض پہلے ایسا نہیں کر سکے تھے تو پتا چلنے پر نرمی سے کہہ دیتے کہ میں آپ کے معیار کے مطابق نہیں ہوں۔ یوں میری جگہ ہنسائی اور تذلیل سے آپ کو کیا حاصل ہوا؟.... کیا آپ اتنے سنگدل ہیں کہ میرے باباجان کے بوڑھاپے پر بھی ترس نہ آیا۔ ان کی سفید داڑھی بھی آپ کو ظلم سے باز نہ رکھ سکی۔ انہیں اس طرح تکلیف و اذیت دینے سے کیا اللہ پاک آپ کو معاف کر دیں گے.... اور ایمان سے بتائیں میں نے کب آپ کو دھوکا دیا ہے، کوئی غلط بیانی کی ہے؟ یا کسی امیر لڑکے پر ڈورے ڈالنے کی کوشش

PDF NOVL BANK

کی ہے۔ ہمارے درمیان۔ جو ایک دو ملاقاتیں ہوئیں وہ سراسر آپ کی ایما پر ہوئیں۔ پہل آپ نے کی، بات چیت کا آغاز آپ نے کیا، اظہارِ محبت آپ کی طرف سے ہوا۔ اور اس بارے مطعون مجھے کر رہے ہو۔ کیا یہ عدل و انصاف کے منافی نہیں ہے۔ یوں بہتان تراشی کرنا آپ کو زیب نہیں دیتا۔ اور بغیر دیکھے مجھے بد صورتی کے طعنے دینا بھی آپ کی بد دیانتی اور جھوٹ کو ظاہر کرتا ہے۔ چاہے جیسی بھی ہوں کم از کم اپنا چہرہ کسی غیر مرد کے سامنے کھولے نہیں پھرتی۔ اور پھر میری بد صورتی اور بھدے پن کو اجاگر کرنے کی ضرورت کس لیے پیش آگئی، جبکہ آپ کو صرف سیرت ہی سے غرض تھی۔ باقی مجھے آوارہ، بدکار اور بازاری کس بل بوتے پر کہا ہے۔ کوئی ثبوت ہے؟ کیا آپ کو اللہ پاک کا کوئی خوف نہیں ہے۔ ایک بے قصور لڑکی پر اس طرح بہتان تراشی کر کے یقیناً آپ کو کبھی سکون نہیں ملے گا۔ اور میں قسم کھاتی ہوں زندگی میں پہلی بار کسی نامحرم لڑکے سے اس طرح ملاقات کی ہے۔ یقیناً گناہ گار ہوں گی لیکن بدکار، بازاری اور آوارہ نہیں ہوں۔ اللہ پاک سے توبہ کر لینا۔ باباجان سے بھی معذرت کر لینا۔ مجھ سے معافی مانگنے کی کوئی "ضرورت نہیں۔ جو کچھ ہوا اسے بھولنے کی کوشش کروں گی۔"

PDF NOVL BANK

پیغام بھیج کر وہ کافی دیر اس کے جواب کی منتظر رہی تھی مگر یہ انتظار لا حاصل رہا تھا۔ صبح کی آذان کے ساتھ وہ مضمل جسم کو گھسیٹتے ہوئے غسل خانے کی طرف بڑھ گئی۔ نماز پڑھ کر جانے کتنی دیر وہ اپنے رحیم و کریم پرودگار کے سامنے ہاتھ اٹھائے دست بدعا رہی۔ نہ جانے کن ناکردہ گناہوں کی معافی طلب کرتی رہی، اپنی خطاؤں پر توبہ کرتی رہی۔ ہدایت و صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق مانگتی رہی۔ اپنے اور اپنے باباجان کے لیے عزت مانگتی رہی۔ اس نے معاویہ کے لیے بددعا نہیں کی تھی۔ طویل دعا کے بعد اس کے دل کو کافی ڈھارس اور حوصلہ ملا تھا۔ جائے نماز لپیٹ کر اس نے الماری سے قرآن پاک اٹھایا اور تلاوت کرنے لگی۔ محمد یوسف مسجد سے نہیں لوٹے تھے اور ان کے آنے تک وہ تلاوت ہی مشغول رہا کرتی تھی۔ اور ان کی آمد کے بعد وہ گرم گرم ناشتا تیار کرتی تھی۔

(())(())(())

بیگم آج سورج کس جانب سے نکلا تھا۔ "کھانے کی میز پر معاویہ کو بیٹھا دیکھ کر سیٹھ" محمد علی صدیقی طنزیہ انداز میں اپنی بیوی عالیہ سے مخاطب ہوئے۔ معاویہ کو پتا ہوگا۔ "عالیہ نے متنبہ ہو کر بیٹے کو دیکھا۔"

PDF NOVL BANK

"معاویہ برا مناتے ہوئے بولا۔" برا لگ رہا ہے تو چلا جاتا ہوں۔

اس کے والد بولے۔ "اگر ہمارے برا منانے کا اتنا ہی خیال ہوتا تو کبھی علاحدہ کھانا نہ کھاتے۔"

مصروفیات کی وجہ سے کبھی کبھار دیر سویر تو ہو جاتی ہے۔ "معاویہ نے بہانہ گھڑنے میں دیر نہیں لگائی تھی۔"

مصروفیات.... "اس کے والد نے استزائیہ قمقہ بلند کیا۔ "بر خوردار، عصر کے بعد سو جانا اور رات نو دس بجے تک بستر میں گھسارہنا اچھی مصروفیت ہے۔ اس کے بعد "ساری رات آوارہ گردی میں بتا دینا بھی کم مفید سرگرمی نہیں ہے۔"

مجھے تھوڑی رقم چاہیے۔ "معاویہ نے والد کی بات کا جواب پینے کی ضرورت محسوس نہیں کی تھی۔"

کیوں؟.... کتنی؟ "سیٹھ محمد علی اور عالیہ دونوں کے منہ سے یک لفظی استفسار نکلا۔" اور دونوں کے الفاظ میں حروف کی تعداد برابر ہونے کے باوجود معنی میں بہت فرق تھا۔

PDF NOVL BANK

دولاکھ۔ "والد کے کیوں کو نظر انداز کرتے ہوئے اس نے ماں کے استفسار کو اس لیے " بھی مقدم رکھا تھا کہ وہ خود کو صرف ایسی بات کا جواب چنے کا پابند سمجھتا تھا۔ سیٹھ محمد علی کڑے لہجے میں بولے۔ "ہر یکم کو تمہارے اکاؤنٹ میں اتنی رقم ڈال دیتا ہوں جس سے دو درجن متوسط گھرانوں کا چولہا آسانی سے جل سکتا ہے۔ معاویہ بے پروائی سے بولا۔ "آپ یقیناً صحیح کہہ رہے ہیں، لیکن میرا تعلق متوسط گھرانے سے نہیں ہے۔"

اس کا باپ معنی خیز لہجے میں بولا۔ "اگر یہ خیال ہے کہ میں نے تمہاری سرگرمیوں سے آنکھیں بند کی ہوئی ہیں تو ایسا بس تم ہی سوچتے ہو۔ جو بات میں چھپانے کی کوشش ہی نہیں کرتا اس کے بارے جاننے کا دعوا کرنا فضول " ہے ابوجان۔ "معاویہ کندھے اچکاتے ہوئے پلیٹ میں سالن ڈالنے لگا۔ دیکھو بیٹا، تمہارے کافی شوق ایسے ہیں جو اس عمر میں امراء کے بچوں کو لاحق ہوتے ہیں۔ اور میں نے اعتراض بھی نہیں کیا۔ لیکن جواء کھیلنا نہایت غلط حرکت ہے۔" سیٹھ محمد علی نے تشویش ظاہر کی۔

"معاویہ نے منہ بنایا۔ "یہ بھی وقت گزاری کا مشغلہ ہے۔"

PDF NOVL BANK

یہ مشغلہ نہیں لعنت ہے۔ "سیٹھ محمد علی غصے سے چلائے۔"

اکیلا نہیں، میرے سارے دوست کھیلتے ہیں۔ "معاویہ کے نزدیک والد کا غصہ کرنا"

کسی اہمیت کا حامل نہیں تھا۔ یوں بھی اکیلا بیٹا ہونے کی وجہ سے وہ بچپن ہی سے کافی لاڈ پیار کا عادی تھا۔ اس کی بڑی بہن کی دو تین سال پہلے ہی شادی ہو چکی تھی۔ یوں بھی اس کی موجودی میں بھی پیار و محبت کا اصل حق دار معاویہ ہی کو سمجھا جاتا تھا۔ بلکہ بڑی بہن ثالثہ بھی اس پر جان چھڑکتی تھی۔ اور اس کی شادی ہو جانے سے معاویہ کا ایک ووٹ ہی کم ہوا تھا۔

بیٹا وقت گزاری کے لیے چھوٹی موٹی شرط لگانے کی تو خیر ہے لیکن اپنا پورا جیب خرچ "ہی جوئے میں اڑا دینا کہاں کی عقل مندی ہے۔" خاموش بیٹھی عالیہ ان کی گفتگو میں دخیل ہوئی۔

وہ بیزاری سے بولا۔ "امی جان، میں سارا جیب خرچ جوئے میں نہیں اڑاتا، میرے اور "بھی شوق ہیں۔"

محمد علی تیز لہجے میں مستفسر ہوا۔ "جب تمہاری شاپنگ، کار کی دیکھ بھال کا خرچ، "یونیورسٹی کی فیسوں وغیرہ کی ادائی میں کرتا ہوں تو یہ خطر جیب خرچ کہاں اڑاتے ہو؟"

PDF NOVL BANK

ابو جان!....امی کی موجودی میں وضاحت نہیں کر سکتا۔ باقی میری۔ سرگرمیوں پر کڑی "نظر رکھتے ہیں تو آپ اچھی طرح جانتے ہوں گے کہ میرے کون کون سے شوق ہیں۔ محمد علی سے اسے مطعون کیا۔" ماں سے شرماتے ہو اور باپ کا کوئی خیال نہیں ہے۔"

وہ ترکی بہ ترکی بولا۔ "مجھے نہیں یاد کہ اپنے مشاغل آپ سے بیان کیے ہوں۔ آپ خود ہی "میری جاسوسی کراتے پھرتے ہیں تو میرا قصور؟ بیٹا یہ رقم مجھ سے لے لینا اور اب بحث کو چھوڑ کر کھانا کھانے پر توجہ دو۔" عالیہ نے "تکرار کی بیخ کنی کی۔"

معاویہ شاکی ہوا۔ "امی جان، میں پورا مہینہ جیب خرچ کی رقم ہی پر گزارا کرتا ہوں۔ اتنے عرصے بعد تھوڑی سی رقم کا مطالبہ کیا ہے اور ابو جان کے اعتراضات سنے ہیں گویا میں "سیٹھ محمد علی صدیقی کا نہیں کسی پرچون فروش کا بیٹا ہوں۔"

اس کے باپ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ "جواء کھیلنے والے کے لیے سیٹھ محمد علی صدیقی کی دولت کیا قارون کا خزانہ ناکافی رہتا ہے۔"

PDF NOVL BANK

ابو جان پتا ہے پرسوں ایک صاحب کہہ رہے تھے کہ میں اچھا کھیلتا ہوں لیکن اب تک "سیٹھ محمد علی صدیقی جیسی مہارت حاصل نہیں کر سکا۔"

بیٹے کی بات پر محمد علی کھسیانا ہو کر مسکرا پڑا تھا جبکہ عالیہ نے بلند بانگ قہقہہ لگا کر شوہر کو معنی خیز نظروں سے گھورا تھا۔

تھوڑی دیر بعد معاویہ دولاکھ کی رقم کے ساتھ کلب کی طرف روانہ ہو چکا تھا۔ شگفتہ سے ابھی تک اسے پہلی قسط وصول نہیں ہوئی تھی، جبکہ شمامہ پر کی ہوئی محنت بے کار گئی تھی مجبوراً اسے والد سے رقم مانگنا پڑ گئی تھی کہ جواء اور پینے پلانے کی محفل سے کنارہ کشی اس کے لیے ممکن نہیں تھی۔ شمامہ پر البتہ اسے سخت تپ چڑھا ہوا تھا۔ اگر پانچ چھ دن اس مفلس پر ضائع نہ کیے ہوتے تو وہ کسی اور لڑکی کو پھنسا چکا ہوتا۔ اپنی بے وقوفی اور حماقت کے بارے سوچتے ہوئے اسے عصر کے وقت نیند بھی نہیں آسکی تھی۔ کلب میں جواء کھیلتے ہوئے بھی اس بے ہودہ لڑکی کے ساتھ گزارے لمحات رہ رہ کر اس کی سوچ میں اجاگر ہو کر اسے غصہ دلاتے رہے۔

PDF NOVL BANK

صبح یونیورسٹی جاتے ہوئے وہ سارا رستا خاموش رہی تھی۔ محمد یوسف نے بھی زبان کھولنے کی ضرورت محسوس نہیں کی تھی۔ یونیورسٹی کی پارکنگ میں اترتے ہوئے اس کی آنکھوں کے سامنے گزشتا کل کا منظر تازہ ہوا، اس پر گھبراہٹ طاری ہونے لگی تھی۔ نقاب میں ہونے کی وجہ سے محمد یوسف کو اس کا چہرہ نظر نہیں آ رہا تھا ورنہ وہ اس کے زرد پڑتے چہرے کو دیکھ کر ضرور تسلی چینے کی کوشش کرتے۔ محمد یوسف سے اجازت لے کر وہ کلاس روم کی طرف بڑھ گئی تھی۔ سیمنٹ کی روش پر چلتے ہوئے اس کی نظر بسمہ پر پڑی جو گھاس پر بیٹھی اپنی کلاس فیلو صنم سے مچو گفتگو تھی۔ وہ آج شمامہ سے پہلے ہی یونیورسٹی پہنچ گئی تھی۔ کلاس روم میں جانے کا ارادہ ملتومی کرتے ہوئے وہ ان کی طرف بڑھ گئی۔

قریب پہنچتے ہوئے اس نے سلام کہا۔ سلام کا جواب دیتے ہوئے بسمہ کہنے لگی۔
میرا خیال ہے شمامہ رانی رات گئے تک جاگتی رہی اس لیے صبح دیر سے تشریف لا رہی ہے۔"

PDF NOVL BANK

تم سے ضروری بات کرنا ہے۔ "ان کے ساتھ گھاس پر بیٹھتے ہوئے شمامہ دھیمے لہجے " میں بولی۔ اس کا سنجیدہ لہجہ سن کر بسمہ چونک پڑی تھی۔ بے ساختہ گھبرائے ہوئے لہجے میں پوچھنے لگی۔

"خیر تو ہے؟"

اس کا ہمدردانہ لہجہ سن کر شمامہ کی آنکھوں میں نمی نمودار ہوئی۔ اس نے جواب دیے بغیر خاموشی سے سر جھکا لیا تھا۔

آپ لوگ گپ شپ کریں، میں چلتی ہوں۔ "شمامہ کی خاموشی دیکھتے ہوئے صنم کو " محسوس ہو گیا تھا کہ وہ بسمہ سے اکیلے میں بات کرنا چاہتی ہے۔ "بسمہ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ "شکریہ صنم بہن۔

اب منہ سے کچھ پھوٹو گی بھی سہی یا نقاب پوش چہرے کو دیکھ کر ہی اندازہ کرنا پڑے گا۔ "صنم کے جاتے ہی بسمہ اس پر چڑھ دوڑی۔

شمامہ کو زور کا رونا آنا آیا۔ گھٹنوں پر سر ٹیکتے ہوئے وہ سسکیاں بھرنے لگی۔

اے، کیا ہوا۔ "بسمہ نے قریب ہو کر اس کی پیٹھ سہلانی شروع کر دی تھی۔

PDF NOVL BANK

وہ گلوگیر آواز میں بولی۔ "بسمہ، اس نے مجھے دھوکا دیا، اندھیرے میں رکھا۔ اسے دولت مند لڑکی کی ضرورت تھی۔ اور میری طرف سے اٹھنے والے قدم کسی غلط فہمی کا نتیجہ "تھے۔

کیلکے جا رہی ہو، ہوش میں تو ہو؟ "بسمہ ششدر رہ گئی تھی۔"

"شمامہ سسکی۔ "ہاں کل چھٹی کے وقت ہی ہوش آیا تھا۔"

"معاویہ نے کچھ کہا ہے؟"

شمامہ بھرائی ہوئی آواز میں بولی۔ "کچھ نہیں، بہت کچھ۔ حرافہ، آوارہ، بدکار، بازاری، "بد شکل، گھناؤنی، بد چلن.... اور جانے کیا کیا۔"

اگر یہ مذاق ہے تو بہت بے ہودہ اور حقیقت ہے تو بہت بھیانک۔ شمامہ، جلدی سے "وضاحت کرو۔ اور یقین کرو مجھ میں بے ہودہ مذاق برداشت کرنے کا حوصلہ موجود ہے۔"

"بھیانک سچائی کا سامنا نہیں کر سکتی۔"

شمامہ خاموشی سے آنسو بہانے لگی۔ بسمہ تشویش بھری نگاہوں سے اسے گھور رہی تھی۔

جانتی ہوں کہ رونا تم جیسی ڈرپوک لڑکیوں کا پسندیدہ کام ہے لیکن مجھے بے چینی ہو "رہی ہے۔ اور پوری بات جانے بغیر سکون نہیں آئے گا۔"

PDF NOVL BANK

شمامہ نے ناک سے دو تین لمبے سانس کھینچے، گھٹنوں سے سر اٹھا کر چشمہ اتارا اور گیلی آنکھوں کو رومال سے صاف کرنے لگی۔ آنکھوں کے بعد چشمے کی باری آئی تھی۔ وہ بسمہ کی طرف دیکھنے سے گریز کر رہی تھی۔ چند لمحات اسی سرگرمی میں ضائع کر کے وہ بسمہ کی طرف متوجہ ہوئی۔ یقیناً ان لمحات میں وہ آواز میں شامل رقت پر قابو پانے کی کوشش کر رہی تھی۔

جس کار میں یونیورسٹی آتی ہوں وہ اسے باباجان کی کار سمجھ رہا تھا۔ غلط فہمی سے وہ "مجھے سیٹھ زادی سمجھ بیٹھا تھا۔ میرے ڈرائیور باباجان سے مل کر جو ننھی غلط فہمی دور ہوئی اس نے چہرے پر پہنا پیار و محبت اور ظرف کا نقاب اتارنے میں ایک لمحہ بھی نہ لگایا۔ باباجان کی توہین کی۔ انھیں بڈھا، احمق چند ٹکے کا ڈرائیور اور نہ جانے کیا کیا بکتا رہا۔ ان کے گریبان میں ہاتھ ڈال کر دھکا دے کر زمین پر گرا دیا۔ یہ بھی کہا کہ ان کی بیٹی یونیورسٹی میں امیر لڑکوں کو پھانسی پھرتی ہے۔ مجھ پر بھی ہاتھ اٹھانے کی کوشش کی لیکن عقیل نے اسے پکڑ کر ہمیں مزید بے عزت ہونے سے بچا لیا۔

ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟ "بسمہ ششدر ہو گئی تھی۔ "کم از کم معاویہ ایسا نہیں ہو سکتا۔ وہ" "تو ایک سلجھا ہوا، تمیز دار، حلیم اور اعلا ظرف کا لڑکا ہے۔

PDF NOVL BANK

"ہونہہ!...." شمامہ نے طنزیہ ہنکارا بھرا۔ "میرے بھی یہی خیال تھے۔"

کسی نے کان نہ بھرے ہوں، ابھی حال ہی میں وہ شگفتہ کی باتوں سے متنفر ہوا تھا۔

یا تمہارے بارے کسی نے غلط پٹیاں نہ پڑھائی ہوں۔ "بسمہ اب تک گوگو کی کیفیت میں تھی۔ ایک جانب شمامہ تھی جس کی بات پر وہ آنکھیں بند کر کے یقین کر سکتی تھی اور دوسری جانب معاویہ تھا جسے وہ نہایت اچھا، بااخلاق اور مخلص سمجھتی تھی۔

شمامہ اس کی سادگی پر مسکرائی۔ "باباجان سے تعارف ہونے سے پہلے اس کے لہجے سے شہد ٹپک رہا تھا۔ وہ مجھ پر صدقے، قربان، واری جا رہا تھا۔ اور جو بھی معلوم ہوا کہ میں ڈرائیور کی بیٹی ہوناس کے منہ میں کسی نچلے درجے کے واہیات اور گھٹیا شخص کی زبان "آگئی تھی۔

پریشان نہیں ہوتے میری جان۔ "بسمہ نے اس کا دایاں ہاتھ تھام کر سہلاتے ہوئے

کہا۔ "اچھا ہوا کہ ابتداء ہی میں اس کی اصلیت کھل گئی ورنہ آگے جا کر یہ رفاقت اور "مسائل پیدا کرتی۔

شمامہ دھیرے سے بولی۔ "رات میں نے اسے موبائل پر پیغام بھیجا تھا لیکن اس کا

"جواب نہیں آیا۔"

PDF NOVL BANK

"کیا... مگر کیوں؟" بسمہ خفگی بھرے انداز میں چیخ پڑی تھی۔ "اور لکھا کیا تھا؟" شمامہ نے بغیر کچھ کے معاویہ کو بھیجا ہوا پیغام کھول کر موبائل فون اس کی جانب بڑھا دیا۔

پیغام پڑھ کر بسمہ کے خفگی بھرے چہرے پر ہلکا سا اطمینان جھلکا۔ موبائل فون شمامہ کو واپس کرتے ہوئے اس نے مسخ بنایا۔ "باتیں تو ٹھیک لکھی ہیں، لیکن اس کا کوئی فائدہ نظر نہیں آ رہا۔ بہتر یہی تھا کہ اسے پیغام نہ بھیجتیں۔"

آخر اس نے ایسا کیوں کیا؟ "شمامہ کی آواز دوبارہ بھرانے لگی تھی۔" بسمہ نے مشکوک لہجے میں پوچھا۔ "سچ بتاؤ، کہیں اس کی اتنی گھٹیا حرکت کے بعد بھی اسے دل میں تو نہیں بسایا ہوا۔"

پتا نہیں۔ "شمامہ نے اداسی بھرے انداز میں سر جھکا لیا تھا۔"

کیا مطلب؟ "بسمہ پریشان ہو گئی تھی۔"

میری سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا بسمہ!.... کیا کہوں؟ "شمامہ الجھی ہوئی تھی۔"

اتنا کچھ ہونے کے بعد بھی تمہیں فیصلہ کرنے میں دقت ہو رہی ہے؟ "بسمہ ہنسنے لگی تھی۔"

PDF NOVL BANK

مم....میرا مطلب تھا، میں اس کا کیا بگاڑ سکتی ہوں؟" بسمہ کو غصے میں دیکھ کر وہ "گھبرا گئی تھی۔" پولیس میں رپورٹ درج کروائی تو میرا ڈراما بن جائے گا۔ البتہ وائس "چانسلر صاحب کو شکایت کی جا سکتی ہے۔"

عقل کی دشمن، میرے سوال کو تو سمجھو؟" اس کے وضاحت دینے پر بسمہ اپنا ماتھا پیٹتے "ہوئے چیخنے پر مجبور ہو گئی تھی۔" پوچھا تھا، تمہیں اب بھی معاویہ نامی شخص میں کوئی "دلچسپی ہے؟"

شمامہ خاموش ہو گئی تھی۔ بسمہ کا استفسار پہلے سے اس کی سمجھ میں آ گیا تھا۔ لیکن حقیقت یہی تھی کہ اس بارے وہ کوئی فیصلہ نہیں کر پائی تھی۔

کچھ پوچھا ہے میں نے۔ "بسمہ خاموشی کی طوالت کو برداشت نہیں کر پائی تھی۔" وہ دھیرے سے بولی۔ "اسے میری دلچسپی کی کیا پروا۔ ہماری صرف راہیں ہی جدا نہیں ہیں منزل بھی علاحدہ ہے۔"

بسمہ نے اسے تیز نظروں سے گھورا۔ "تم گھما پھرا کر فلسفے کا سہارا لیتے ہوئے میرے سوال کو نظر انداز مت کرو۔"

PDF NOVL BANK

وہ روہانے لہجے میں بولی۔ "میری۔ منتشر سوچیں تمہارے کسی سوال کو سمجھ ہی نہیں پا رہیں جواب کیا دوں۔"

شمامہ!.... خود پر غور کرو، کیا تمہارے جیسی لڑکی کو یہ رویہ زیب دیتا ہے؟ "بسمہ نے" افسردہ لہجے میں دکھ کا اظہار کیا۔

.... وہ دھیرے سے بولی

دے گیامات محبت میں لگا کر ورنہ

میں نے اس شخص سے تسخیر کہاں ہونا تھا

"بسمہ نے غصے سے پوچھا۔" اس کا رویہ دیکھ کر بھی یہ بھوت نہیں اتر۔

شمامہ نے گھڑی پر نگاہ دوڑاتے ہوئے کہا۔ "چلیں کلاس کا وقت ہو گیا ہے۔" بسمہ کے سوال کا جواب اس نے نہیں دیا تھا۔

بسمہ دو تین لمحے اس کے نقاب میں پوشیدہ چہرے کو گھورتے رہی اور پھر بے بسی بھرے انداز میں سر ہلا کر کھڑی ہو گئی تھی۔

((.))(.(.))(.(.))

وہ پیریڈ شروع ہونے سے چند منٹ پہلے کلاس روم میں داخل ہوئیں تھیں۔

PDF NOVL BANK

لیں جی تشریف لاتی ہیں شمامہ رانی دختر ڈرائیور یوسف احمد۔ "شمامہ کی آمد کے ساتھ"

معاویہ نے نشست سے کھڑے ہو کر باقاعدہ اعلان کیا تھا۔ کلاس روم میں موجود زیادہ تر طلبہ کھل کھلا کر ہنس پڑے تھے۔ ہنسنے والوں کے انداز سے واضح تھا کہ ان کی آمد سے پہلے معاویہ کافی کچھ زہر افشانی کر چکا تھا۔ شمامہ نے بے اختیار بسمہ کا ہاتھ تھام لیا تھا۔ اس کے ہاتھ کی کیکپاہٹ محسوس کرتے ہی بسمہ نے اپنے دوسرے ہاتھ سے اس کے ہاتھ کی پشت کو پیار سے سہلایا گویا اسے حوصلہ دے رہی ہو۔

دیکھیں جی، مجھے محبوبہ کی طرف سے ملنے والا پہلا تحفہ۔ "اس کے شل ہوتے احساسات"

اور زخمی سوچوں سے بے خبر معاویہ نے جیب سے لفافہ نکال کر لہرایا۔ "آپ لوگ اگر سوچ رہے ہیں کہ اس لفافے میں کوئی اعلا موبائل فون، قیمتی گھڑی یا اس قسم کی کوئی چیز ہے تو آپ کی سوچ نہایت سطحی ہے۔ بہ ہر حال میں زیادہ دیر آپ کے صبر کو نہیں آزماؤں گا یوں بھی میں نے وعدہ کیا تھا کہ شمامہ رانی دختر ڈرائیور یوسف احمد کی آمد پر اس قیمتی تحفے کی رونمائی ہوگی اور میں وعدے پر قائم ہوں۔" یہ کہتے ہوئے اس نے لفافہ کھول کر گزشتہ دن شمامہ رانی کا دیا ہوا پراٹھا کھول کر سب کی آنکھوں کے سامنے لہرایا۔ "اگر کسی کو اس عظیم تحفے کی سمجھ نہیں آرہی تو وضاحت کر دیتا ہوں یہ دال کا

PDF NOVL BANK

پراٹھا ہے۔ "چند قہقہے بلند ہوئے، کچھ کے چہروں پر استہزائیہ مسکراہٹیں نمودار ہوئیں، دو تین بے پروائی سے اپنی پڑھائی میں لگے رہے جبکہ شمامہ رانی کی آنکھیں توہین کے احساس سے نم ہو چکی تھیں۔

مسٹر معاویہ، یقیناً کسی مہذب آدمی کو اس طرح کی باتیں زیب نہیں دیتیں۔ "بسمہ" خاموش نہیں رہ پائی تھی۔ شمامہ کے جسم کی خفیف کیکپاہٹ کو وہ اچھی طرح محسوس کر سکتی تھی۔ اور اگر وہ خاموش رہتی تو یقیناً شمامہ کا ڈر سوا ہو جاتا۔

معاویہ گھٹیا لہجے میں بولا۔ "واہ مس بسمہ واہ.... غیر مہذب میں ٹھہرا۔ مرسدیز کار کے ڈرائیور کی بیٹی کا کوئی قصور نہیں جو اپنی واجبی شکل کو نقاب میں چھپا کر امیر لڑکے "پٹاتے پھر رہی ہے۔

پہل تمھاری طرف سے ہوئی تھی۔ "بسمہ پھٹ پڑی۔"

یار!.... مجھے کیا پتا تھا کہ یہ ڈرائیور کی بیٹی ہے۔ "اس کا استہزائی لہجہ نخوت سے پُر ہوا۔ "بہ ہر حال اسے سمجھا دینا اب میرا پیچھا چھوڑ دے۔ اور خدا رسول کے واسطے دے کر "سمجھانے کی کوشش نہ کرے۔"

PDF NOVL BANK

بسمہ کڑک کر بولی - "معاویہ صاحب ، اللہ پاک سے ڈرو۔ شمامہ رانی ایک معصوم لڑکی ہے اور معصوم کی آپہیں بڑے بڑوں کو لے ڈوبتی ہیں۔"

ہا....ہا....ہا معصوم۔ "معاویہ نے استزائی قمقہ بلند کیا۔ "اتنی بد شکل معصوم آج تک " نہیں دیکھی۔"

اپنی خوب صورتی کا زعم پاس رکھو، کسی لڑکی کا پردہ دار ہونا بد صورتی کو نہیں اس کی " خوب سیرتی اور اچھی تربیت کی نشان دہی کرتا ہے۔ "بسمہ اسے برابر جواب دیے جا رہی تھی۔"

ہونہہ!.... اچھی سیرت۔ "معاویہ نے طنزیہ انداز میں کہا۔ "کلاس کی باقی لڑکیوں کی " سیرت اچھی نہیں ہے یا تربیت ٹھیک نہیں ہو پائی؟.... تمہارے تئیں تو اکیلی ڈرائیور کی "بیٹی ہی پارسا ہے۔"

لڑکیوں کو پردہ کرنے کا حکم شریعت دیتی ہے۔ اکثریت کی بے پردگی سے یہ حکم تبدیل " نہیں ہو سکتا۔ باقی بے پردہ ہونا بے حیائی کی علامت نہیں ہے تو پردہ دار ہونا بھی "بد صورتی یا بد شکلی کی علامت نہیں ہو سکتا۔"

PDF NOVL BANK

تم بھی تو پردہ نہیں کرتی ہو۔ "معاویہ نے اسے مطعون کرنے میں دیر نہیں لگائی" تھی۔

ہاں، لیکن اسے اپنی خطا جانتی ہوں فخر کرتی نہیں پھرتی۔ "بسمہ نے جواب دینے میں" تساہل نہیں برتاتھا۔

بہ ہر حال اپنی سہیلی کو کہو کہ اپنا قیمتی تحفہ واپس لے لے اور میرا جو خرچہ کروایا ہے " وہ میرے حوالے کر دے۔ "معاویہ نے باسی پراٹھا لفافے میں ڈال کر شمامہ کی گود میں پھینک دیا تھا۔ "باقی مجھے معلوم ہے کہ غریب ڈرائیور کی بیٹی کے لیے ہزار روپے اکٹھے واپس کرنا مشکل ہوگا۔ اس لیے چند ماہانہ اقساط میں واپس کر چنے پر بھی مجھے کوئی "اعتراض نہیں ہوگا۔

اس کی بات پر چند طلبہ کا قہقہہ بلند ہوا۔ ان میں زیادہ تعداد معاویہ کے دوستوں کی تھی۔ تمہیں شاید..... "بسمہ کوئی کرار اس جواب دے ہی رہی تھی مگر پروفیسر کی آمد نے اسے ہونٹ بھینچنے پر مجبور کر دیا تھا۔

پروفیسر صاحب کی آمد کو شمامہ نے اپنی غیبی مدد جانا تھا۔ ورنہ معاویہ کے استزائی لہجے اور مذاق اڑانے کے گھٹیا انداز نے اسے شرمندگی کے عمیق گڑھے میں دھکیل دیا تھا۔

PDF NOVL BANK

توہین و ذلت کا احساس اس کی رگ رگ میں سما گیا تھا۔ بھلا ایسے حالات سے اس کا کہاں واسطہ پڑا تھا۔ شرم و حیا کی پتلی، چالاک و مکاری سے غافل، ڈرپوک و بزدل لڑکی معاویہ جیسے بے شرم اور مسخڑ پھٹ لڑکے کا کہاں مقابلہ کر سکتی تھی۔ وہ دل ہی دل میں بسمہ کی بھی شکر گزار تھی جو اس کی وکالت میں معاویہ سے تکرار کرتی رہی تھی۔ معاویہ کا پیسے کا مطالبہ کرنا بھی اسے پریشان کر گیا تھا۔ شولڈر بیگ میں اس کے پاس بہ مشکل دو تین سو روپے موجود تھے۔ اسے پرس میں زیادہ پیسے رکھنے کی ضرورت ہی کبھی محسوس نہیں ہوئی تھی۔ کیوں کہ آنے جانے کے لیے اسے کار کی سہولت میسر تھی اور کھانے کے لیے وہ گھر ہی سے کچھ پکا کر لے آتی تھی۔ ہزار روپے کی حقیر رقم پرس میں موجود نہ ہونے کی وجہ سے وہ بروقت معاویہ کے مسخڑ پر نہیں مار سکی تھی۔ مختلف قسم کی اذیت بھری سوچیں اس کے دماغ میں سرگرداں رہیں۔ اسے کچھ پتا نہیں تھا کہ پروفیسر صاحب کیا پڑھا رہے تھے۔ وہ تو بس سر جھکائے اس ذلت کو برداشت کرنے کی کوشش کر رہی تھی جو لاعلمی میں وہ اپنا مقدر کر بیٹھی تھی۔ دل لگانے کی اتنی بڑی سزائے گی یہ اس نے کب سوچا تھا۔ ساری زندگی لڑکوں سے دور بھاگنے اور جنس مخالف سے تعلق کو شجر ممنوعہ سمجھنے والی نے پہلی بار دماغ کے بجائے

PDF NOVL BANK

دل کی باتوں پر کان دھر کر اپنی فطرت کے خلاف کچھ کرنے کا سوچا تھا اور پہلے ہی قدم پر اتنے زور کی ٹھوکر کھائی تھی کہ منہ کے بل گہری کھائی میں جا گری تھی۔

دوران سبق بسمہ نے چند بار اس کا ہاتھ تھام کر تسلی چنے والے انداز میں سہلایا تھا۔ لیکن وہ کوئی بہتر رد عمل ظاہر نہیں کر سکی تھی۔ اسے سر اٹھاتے ہوئے ڈر لگ رہا تھا۔ یوں جیسے پوری کلاس اسے طنزیہ اور حقارت بھری نظروں سے گھور رہی ہو۔ پروفیسر صاحب کی نظروں میں بھی اسے استہزاء نظر آ رہا تھا۔ اگر وہ نقاب میں نہ ہوتی تو پروفیسر صاحب نے آتے ہی اس کی غیر ہوتی حالت کو پہچان جانا تھا۔ لیکن پردے نے اس کی لاج رکھ لی تھی۔

پروفیسر صاحب کے کلاس روم سے نکلتے ہی بسمہ اسے مخاطب ہوئی تھی۔
شمامہ! پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ میری موجودی میں کوئی تمہارا کچھ بھی " نہیں بگاڑ سکتا۔

بسمہ کی آواز سنتے ہی اس نے چونکتے ہوئے اسے دیکھا اور پھر کلاس روم سے باہر جاتے ہوئے پروفیسر صاحب پر اس کی نظر پڑی۔ ایک دم خوف کی لہر اس کے جسم میں دوڑ گئی تھی۔ اسے لگا معاویہ دوبارہ بکواس شروع کر دے گا۔ ایک دم نشست سے اٹھ کر وہ

PDF NOVL BANK

باہر کی جانب چل پڑی۔ وہ دائیں بائیں دیکھنے سے گریز کر رہی تھی۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے تمام کلاس کی چبھتی ہوئی نگاہیں اس پر گڑی ہوں۔

کہاں چل دیں۔ "بسمہ نے پکارا، مگر وہ جواب دیے بغیر دروازے کی طرف بڑھتی رہی۔" بسمہ بھی اس کے پیچھے بڑھ گئی تھی۔

یوں لگتا ہے جیسے مس بسمہ کو کوئی لڑکا گھاس نہیں ڈال رہا اور اس نے ڈرائیور کی دختر "نیک اختر ہی کو لڑکے کی جگہ دے دی ہے۔ یوں بھی لڑکوں کے ساتھ مس شمامہ رانی کی شکل کافی ملتی ہے صرف نسوانی آواز کا ہی فرق ہے۔" معاویہ بہ ظاہر عقیل کو مخاطب تھا لیکن اس کی آواز بہ ہر حال اتنی اونچی ضرور تھی کہ باہر جاتی بسمہ اور شمامہ نے آسانی سے سن لیا تھا۔ بسمہ کے قدم جواب پینے کے لیے رکے مگر پھر وہ ارادہ ملتوی کرتی ہوئی شمامہ کے پیچھے کلاس روم سے نکل گئی۔

بس کرو یا، تم بہت زیادتی کر چکے ہو۔ "عقیل نے اسے سمجھانے کی کوشش کی۔" جانتے ہو، کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جن پر بغیر کسی وجہ کے غصہ آتا ہے اور آتا چلا جاتا ہے۔ تمہاری شمامہ رانی ان شخصیات میں سے ایک ہے۔ اس طرح کی لڑکیوں سے "صرف نفرت کی جا سکتی ہے۔ اور وہی میں کر رہا ہوں۔"

PDF NOVL BANK

عقیل کے جواب پینے سے پہلے غزالہ ان کے قریب آکر ایک خالی نشست پر بیٹھ گئی تھی۔

"بہت افسوس ہوا معاویہ، ایک جاہل گنوار لڑکی نے آپ کو یوں دھوکا دیا۔"

معاویہ دکھی لہجے میں بولا۔ "شکریہ غزالہ جی آپ کو میرے دکھ کا احساس ہوا، ورنہ تو زیادہ تر طلبہ اسے معصوم اور سادہ سمجھ کر مجھے غلط گردان رہے ہوں گے۔"

عقیل نے غزالہ کو تیز نظروں سے گھورا، مگر وہ اس کی طرف متوجہ نہیں تھی۔ وہ معاویہ کو دیکھ رہی تھی۔ اور اس کی آنکھوں میں جو کچھ نظر آ رہا تھا وہ عقیل کو باور کرانے کے لیے کافی تھا کہ محترمہ، شمامہ کو کوس کر معاویہ کے دل میں اپنی جگہ بنانے آئی بیٹھی تھی۔ اور اگر عقیل اسے دیکھ کر اس کے ارادوں کو جان گیا تھا تو معاویہ جیسے گرو کے لیے یہ جاننا کیا مشکل تھا۔

(())(())(())

کلاس روم سے نکل کر شمامہ تیز قدموں سے چلتے ہوئے وہاں تک پہنچی تھی۔ وہ دونوں روزانہ خالی پیریڈ وہیں بیٹھ کر گزارا کرتی تھیں۔ خوش ناگھاس کا وہ قطعہ لوگوں کی عام آدورفت سے ذرا ہٹ کر تھا۔ گو ان کے علاوہ بھی کبھی کبھار وہاں دوسرے طلبہ آکر

PDF NOVL BANK

بیٹھ جایا کرتے تھے، مگر ایسا بہت کم ہوتا تھا۔ بیٹھتے ساتھ شمامہ نے حلق میں مقید سسکیوں کو آزاد کیا اور اشکوں کا سیلاب تسلسل سے بہنے لگا۔

شمامہ ایسے تو نہیں کرتے، دیکھو تم یونیورسٹی کی طالبہ ہو غریب یا مفلس ہونے کا یہ "مطلب نہیں کہ کسی سے کم ہو یا جس کی جو مرضی آئے بکنا شروع کر دے۔" "قریب بیٹھ کر بسمہ اس کی پیٹھ سہلاتے ہوئے تسلی پینے لگی۔

شمامہ جواب دیے بغیر سسکیاں بھرتی رہی۔

رونے سے کیا حاصل ہوگا، کیا اس طرح کسی بے ہودہ لڑکے کو اس کی ہرزہ سرائی کا "جواب مل جائے گا یا اس طرح لوگوں کے سامنے تمہارا بے گناہ ہونا ثابت ہو جائے گا۔ تمہیں بھی میری بے گناہی میں شک ہے؟" سسکیاں بھرتے ہوئے اس نے گلہ "کیا۔

ایسا کچھ نہیں ہے میری جان، میں بس یہ سمجھانے کی کوشش کر رہی ہوں کہ کسی "سے ڈرنے، خوف کھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور نہ کسی کی بکو اس کے جواب میں خاموشی "سادھنے کی ضرورت ہے۔"

PDF NOVL BANK

اس کی رقت بھری آواز گونجی۔ "تو کیا کروں، میں ہوں ہی ڈرپوک اور بزدل، لڑکے "تو کیا کسی لڑکی کو بھی جواب نہیں دے سکتی۔

"بسمہ ڈانٹنے کے انداز میں بولی۔ "تو رونے سے بھی مسئلہ حل ہونے والا نہیں ہے نا۔ آنسو اختیاری ہوتے ہیں اور نہ روکنے ہی سے رکتے ہیں۔ بس چھپائے جا سکتے ہیں۔ اور"

"انہیں چھپانے کے لیے ہی کلاس روم سے نکل کر یہاں آ بیٹھی ہوں۔

بسمہ دکھی لہجے میں بولی۔ "کب تک چھپو گی۔ یہ ظالم دنیا بزدلوں سے جینے کا حق چھین لیتی ہے۔"

وہ بے بسی سے پوچھنے لگی۔ "وہ ایسا کیوں کر رہا ہے بسمہ، آخر میں نے اس کا کیا بگاڑا ہے۔ خود ہی یہ کھیل شروع کیا اور اب خود ہی سیخ پا ہو رہا ہے۔

اپنی سب سے بڑی دشمن تم خود ہو شمامہ، یقین کرو اس دن کیفے ٹیریا میں وہ شگفتہ"

کے سامنے یوں دب کر بات کر رہا تھا گویا وہ اس کی پروفیسر ہو۔ معاویہ صاحب کی نرمی اور ظرف جس سے ہم دونوں متاثر ہوئی تھیں صرف ڈر کے مرہون منت تھا۔ ورنہ اس

"کا اصل چہرہ میں نے آج دیکھا ہے۔"

PDF NOVL BANK

مجھ میں اتنی ہمت نہیں ہے کہ بہادری دکھاسکوں۔ میں بس رو سکتی ہوں، غصے کی حالت میں، ڈر کی وجہ سے، ڈانٹ کھا کر، کسی سے لڑائی ہونے پر، کسی زیادتی کا سامنا کرنے پر مجھے رونا آتا ہے اور میں روتی ہوں اس سے بڑھ کر کسی رد عمل کی توقع مجھ سے عبث ہے۔

میری جان، میں ہوں نا تمہارے ساتھ۔ "بسمہ نے کندھے کے گرد بازو گھماتے ہوئے" اس کے بازو کو تھام کر اپنے ساتھ زور سے بھینچ لیا تھا۔ "ان بے ہودہ اور بد قماش لڑکوں کا سامنا کیسے کرنا ہے یہ میں سکھاؤں گی۔ کسی سے ڈرنے اور خوف کھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اب رونا بند کرو اور جلدی سے میرا پراٹھا نکالو بھوک سے بری حالت ہو رہی ہے۔" آخری فقرہ اس نے مسکراتے ہوئے ادا کیا تھا۔ پریشانی کی وجہ سے پراٹھا بنانا بھول گئی تھی۔ "چشمہ اتار کر اس نے آنکھوں پر الٹا ہاتھ پھیرا۔

گویا تمہاری لڑائی لڑ کر میں وقت ضائع کر رہی تھی۔ "بسمہ نے آنکھیں نکالیں۔"

PDF NOVL BANK

تو میری طرف داری صرف پر اٹھے کے حصول کے لیے تھی۔ "آنکھوں میں خفگی"

بھرے شمامہ نے اسے گھورا۔ اور پھر دائیں بائیں کا جائزہ لے کر اس نے نقاب اتار کر ہینڈ بیگ سے رومال نکالا اور آنسوؤں سے گیلے ہوئے گالوں کو صاف کرنے لگی۔

تھیں کیا غلط فہمی تھی۔ "بسمہ کے ہونٹوں پر شرارتی مسکراہٹ ابھری۔"

پلیز مجھے اکیلا چھوڑ دو۔ "اچھی طرح جانتے ہوئے بھی کہ بسمہ شرارت کر رہی ہے شمامہ"

دوبارہ رونے پر تیار ہو گئی تھی۔

اگر ایک آنسو بھی بہایا تو جوتیوں سے خبر لوں گی۔ "اس کی آنکھوں میں نمی ابھرتے دیکھ"

کر بسمہ کڑک کر بولی۔ "حد ہوتی ہے یار، اتنا بے قیمت اور سستا نہ کرو ان موتیوں کو۔ یہ خاص مواقع پر بہانے والا انمول پانی ہے۔ ایسے اوقات جب الفاظ ساتھ چھوڑ جائیں، جب زبان گنگ ہو جائے، جب شکر کی زیادتی کو جملوں میں نہ سمیٹا جاسکے، جب ناقابل تلافی دکھ چمٹ جائیں، جب بولنے سے زیادہ خاموش رہنا بہتر ہو اور جب معاملہ ایسی ہستی کا جس کا ہو نعم البدل ملنا ممکن نہ ہو تب جذبات کے اظہار کے لیے انھیں بہانا گھاٹے کا "سودا نہیں ہوگا۔ تم تو موقع محل دیکھے بغیر ہی شروع ہو جاتی ہو۔"

PDF NOVL BANK

تقریر اچھی جھاڑ لیتی ہو۔ "شمامہ کے ہونٹوں پر زخمی مسکراہٹ ابھری۔ دکھی چہرے پر "ہنسی بھی عجیب منظر پیش کرتی ہے یوں جیسے دھوپ میں بارش ہو رہی ہو یا آگ میں پھول کھلا ہو۔

"بسمہ بے ساختہ بولی۔ "نقاب اوڑھ لو کہیں میری نظر ہی نہ لگ جائے۔
 ہونہہ!...." طنزیہ ہنکارا بھرتے ہوئے شمامہ نقاب اوڑھنے لگی۔ اور اس کی وجہ بسمہ کا "مشورہ نہیں قریب آتے لڑکوں کی ٹولی تھی۔
 میرا خیال ہے کیفے سے کچھ کھانے کو لے آتی ہوں۔ "بسمہ نے اٹھنے کے لیے پر تولے۔"
 "شمامہ نے جلدی سے پوچھا۔ "تمہارے پاس کتنے پیسے ہوں گے؟
 بسمہ نے پرس میں ہاتھ ڈالا۔ واپسی پر اس کے ہاتھ نے ایک ہزار کا اور چند سرخ نوٹ پکڑے ہوئے تھے۔
 یہ نوٹ مجھے دے دو کل واپس کر دوں گی۔ "اس نے بے تکلفی سے بسمہ کے ہاتھ "سے ہزار کا نوٹ لے لیا تھا۔

PDF NOVL BANK

کیا ضرورت ہے اس کا مطالبہ پورا کرنے کی۔ تم نے منت تو نہیں کی تھی کہ تمہیں " کچھ کھلائے پلائے۔ یوں بھی ایک گلاس جوس اور برگر کی قیمت ایک ہزار روپے نہیں بنتی۔ " بسمہ اس کے بتائے بغیر ہزار روپے کے نوٹ کا مصرف جان گئی تھی۔

بسمہ، میں اس سے بحث نہیں کرنا چاہتی اور نہ اسے بلکواس کرنے کا موقع فراہم کروں " گی۔ ہزار روپے کی حقیر رقم سے اگر میری خلاصی ہو سکتی ہے تو یہ گھائے کا سودا نہیں ہے۔ "

بھول ہے تمہاری۔ رزیلوں کے سامنے عاجزی اختیار کرنا حماقت ہے۔ ایسے لوگ صلح جو " اور شریف آدمی کے افعال کو بزدلی پر محمول کرتے ہیں۔ اور ڈرنے والوں کو دہشت زدہ " کرنا ان کی فسادی فطرت کا خاصا ہوتا ہے۔

میں صرف چائے لوں گی۔ " ہزار کا نوٹ شولڈر بیگ میں ڈالتے ہوئے شمامہ نے اس کی نصیحت کو ہوا میں اڑایا۔

بسمہ پیر پختے ہوئے کیفے کی طرف بڑھ گئی تھی۔ جبکہ وہ لفافے میں بند باسی پراٹھے کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے کیاری میں لگے ایروکیریا کے درخت کی جڑوں میں ڈالنے لگی۔ انسانوں کی خوراک کے قابل نہ ہونے کے باوجود وہ حشرات الارض کا رزق بن سکتا

PDF NOVL BANK

تھا۔ پرائٹھے کے ٹکڑے کرتے ہوئے آنکھوں میں گزشتا کل کا منظر ابھرا جب اس نے معاویہ کی طرف لپچ بکس بڑھایا تھا۔ اس کی اداکاری کو یاد کرتے ہوئے شمامہ کی آنکھوں کے گوشے دوبارہ بھینگنے لگے تھے۔ فوراً اس کے دماغ میں بسمہ کی تنبیہ گونجی۔

جب ناقابل تلافی دکھ چمٹ جائیں یا معاملہ ایسی ہستی کا ہو جس کا نعم البدل ملنا ممکن نہ ہو تب جذبات کے اظہار کے لیے آنسو بہانا گھائے کا سودا نہیں ہوگا۔ "آنکھوں سے بہتے پانی نے اعلان کیا کہ شاید اسے ناقابل تلافی دکھ چمٹ گئے تھے۔ شاید معاویہ کا نعم البدل ملنا ممکن نہیں تھا۔ شاید الفاظ اس کا ساتھ چھوڑ گئے تھے، شاید اس کی زبان گنگ ہو گئی تھی۔

وہ بسمہ کی غیر موجودی کا کھل کر فائدہ اٹھانے لگی، یہاں تک کہ اسے چائے کے ڈسپوزل کپ پکڑے بسمہ اپنے قریب آتی دکھائی دی۔

(())(())(())

دو پیریڈ وہیں گزار کر وہ کلاس روم کی طرف بڑھ گئی تھیں۔ نشست سنبھالنے سے پہلے شمامہ نے ہزار کا نوٹ معاویہ کے سامنے رکھ دیا تھا۔

PDF NOVL BANK

بے چاری ڈرائیور کی بیٹی شاید اتنی دیر سے ہزار روپے کے حصول کی تگ و دو میں "تھی۔" حقارت بھرے انداز میں کہتے ہوئے معاویہ نوٹ کو چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں پھاڑنے لگا۔ یہ شمامہ سے نفرت کی انتہا تھی، اپنی امارت کا اظہار تمھایا غرور و تکبر اس بارے شمامہ کوئی اندازہ نہیں کر سکی تھی۔ آنکھوں پر لگا چشمہ اس کی کمزوریوں کا امین تھا۔ اس ظالم مغرور کے سامنے اشک بہانا اسے بالکل گوارا نہیں تھا۔ اور جس پانی کو چھپانے کے لیے اس کی ہمت اور پلکیں ناکام ہو رہی تھیں اس پر کالے شیشوں والے چشمے نے پردہ ڈال دیا تھا۔

تمام خواتین و حضرات سن لیں، مجھے شمامہ رانی دختر ڈرائیور یوسف احمد نے قرض کی "خطر رقم لوٹا دی ہے۔" نوٹ کو باریک ٹکڑوں میں منقسم کر کے ہوا میں اڑاتے ہوئے اس نے شمامہ کے دل پر ایک اور چرکا لگایا، کلاس فیلوز کو ہنسنے کا ایک اور موقع فراہم کیا، شمامہ کے حوالے اپنی غلطی پر پچھتانے کی ایک اور وجہ کی اور غربت و امارت کے فرق کو مزید اجاگر کیا۔

اس کی بکوس پر کان نہ دھرنا، بہتر ہو گا کہ کوئی کتاب پڑھنا شروع کر دو۔ "بسمہ نے" جھٹ سے مشورہ دیا۔

PDF NOVL BANK

وہ جانتی تھی کہ کوئی جواب دینے پر بسمہ نے رقت بھری آواز سے اس کی حالت پہچان جانا تھی۔ اثبات میں سر ہلا کر اس نے بسمہ سے متفق ہونے کی اداکاری کی اور کتاب کھول کر گود میں رکھ لی۔ یہ اور بات کہ کتاب کے الفاظ کو پڑھ کر سمجھنا تو درکنار وہ دیکھ بھی نہیں رہی تھی۔

غزالہ نے معنی خیز لہجے میں پوچھا۔ "اگر پھاڑنے ہی تھے تو اس غریب کے پاس رہنے دیتے۔"

شمامہ کے دل پر لگنے والے زخموں کی تعداد میں اضافہ کرتے ہوئے وہ پر نچوت لہجے میں بولا۔ "غزالہ جی!.... بھیک مانگنے والوں کے بھی کچھ اصول و ضوابط ہوتے ہیں۔ کسی امیر لڑکے کو پھانس کر کوٹھی بنگلے کے سپنے دیکھنے والی لڑکیاں اس خیرات کی مستحق نہیں ہوتیں۔"

بسمہ بچھرتے ہوئے بولی۔ "مسٹر معاویہ!.... اپنی امارت کے بھونڈے اظہار کے بجائے تمہارا خاموشی اختیار کرنا زیادہ بہتر رہے گا۔ بد اخلاقی و بد تہذیبی ایک حد تک ہی برداشت کی جاتی ہے۔ اگر ایک شریف لڑکی تمہارے منہ نہیں لگنا چاہتی تو تمہیں بھی اپنی ہرزہ "سرائی پر قابو پا لینا چاہیے۔"

PDF NOVL BANK

ہا....ہا....ہا۔ "معاویہ نے استزائی قہقہہ بلند کیا۔" اس غصے کا رخ اپنی خوب صورت و "پرکشش سہیلی کی جانب موڑ دو تو بہتر ہوگا۔ باقی وہ میرے منہ نہیں متھے لگنے کا منصوبہ "بنائے ہوئی تھی۔

ایک اور کورڈا شمامہ کی سماعتوں پر برساتھا۔ چند طلبہ کی ہنسی اسے سرتاپا سلگا گئی تھی۔ اپنے وجود پر گڑی استزائی نظروں نے اس کا سانس لینا دو بھر کر دیا تھا۔ ایک بسمہ ہی تھی جس کے سہارے وہ ان حقارت و نفرت بھری باتوں کا سامنا کر رہی تھی۔ بہ قول

.... شاعر۔

کنے والوں کا کچھ نہیں جانا

سننے والے کمال کرتے ہیں

اور وہ بے ہودہ الزامات اور گھٹیا بہتانوں کا سامنا کر رہی تھی۔

زیادہ طنز کی ضرورت نہیں ہے، تمہاری صورت شمامہ کے چہرے تو کیا پاؤں کے برابر "بھی نہیں ہے۔" غصیلے لہجے میں کہتے ہوئے بسمہ نے دھمکی دی۔ "اور اگر تم نے دوبارہ

PDF NOVL BANK

بکواس کی تو اس مسئلے کو وائس چانسلر تک لے جاؤں گی۔ امیر ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ تمہیں ہر کسی کی پگڑی اچھلنے کی اجازت مل گئی ہے۔

خوب صورت لڑکی کی جھگڑالو سہیلی! "معاویہ نے لفظ خوب صورت پر خصوصی زور دیتے ہوئے کہا۔ "پگڑی عزت داروں کی ہوتی ہے۔

بتاتی ہوں تمہیں۔ "بسمہ نے نشست چھوڑتے ہوئے دروازے کی طرف قدم بڑھائے۔ "لیکن شمامہ نے فوراً ہی لرزتے ہاتھ سے اس کی کلائی تھام لی تھی۔

بسمہ، بیٹھ جاؤ۔ "اس کے حلق سے بھرائی ہوئی نحیف آواز برآمد ہوئی۔ قہر آلود نگاہیں "معاویہ کے چہرے پر ڈالتے ہوئے بسمہ بیٹھ گئی تھی۔ اور پھر پروفیسر باسط صاحب کی آمد نے عارضی طور پر اس تکرار کو ختم کر دیا تھا۔

پیریڈ کے اختتام پر پروفیسر صاحب کے باہر جاتے ہی معاویہ نے موبائل فون پر گانا لگا دیا تھا۔ گلوکار کی خوبصورت آواز کلاس روم میں گونجنے لگی

یہ جو چلمن ہے، دشمن ہے ہماری
کتنی شرمیلی، دلہن ہے ہماری
دوسرا اور کوئی یہاں کیوں رہے

PDF NOVL BANK

حسن اور عشق کے درمیاں کیوں رہے
ہاں ، جی ہاں کیوں رہے
یہ جو آنچل ہے شکوہ ہے ہمارا
کیوں چھپانا ہے چہرہ یہ تمہارا
..... یہ جو چلمن ہے
کیسے دیدار عاشق تمہارا کرے
رخ روشن کا کیسے نظارا کرے
یہ جو گیسو ہیں بادل ہیں قسم سے
کیسے بکھرے ہیں گالوں پہ صنم کے
..... یہ جو چلمن ہے
رخ سے پردہ ذرا جو سرکنے لگا
اف یہ کم بخت دل کیوں دھڑکنے لگا
یہ جو دھڑکن ہے دشمن ہے ہماری
کیسے دل سنبھلے الجھن ہے ہماری

PDF NOVL BANK

..... یہ جو چلمن ہے

تمام کو اس سنجیدہ گیت کے پیچھے چھپا طنز و استعزا معلوم تھا۔ طلبہ کے چہروں پر دوبارہ مسکراہٹ ابھر آئی تھی۔ معاویہ کا موبائل پر گانا چلانا کوئی ایسا فعل نہیں تھا کہ بسمہ اعتراض کر سکتی۔ وہ دبی آواز میں شمامہ کو تسلی دینے لگی۔ معاویہ گلوکار کے ساتھ خود بھی گنگنانے لگا تھا۔ اس کی آواز اچھی ہونے کے باوجود بسمہ کی سماعتوں پر سخت گراں گزر رہی تھی۔ چند طلبہ اٹھ کر باہر چل دیے تھے۔ کچھ آپس میں باتیں کرنے لگے تھے۔

غزالہ محبت پاش نظروں سے معاویہ کو گھور رہی تھی۔ عقیل، معاویہ کے کان میں سرگوشی کرنے لگا۔ اس کی طرف متوجہ ہونے کے باوجود معاویہ کے ہونٹوں پر وہ گیت گونجتا رہا۔ خدا خدا کر کے پروفیسر صاحب کی آمد ہوئی اور بسمہ کی جان اس ناگوار گیت سے چھوٹی۔ آخری پیریڈ تھا۔ شمامہ پوری کوشش کر کے نوٹ بک پر سبق کے چیدہ چیدہ حصے اتارنے میں کامیاب رہی تھی۔ پروفیسر صاحب کے اختتامی کلمات کہنے سے پہلے شمامہ اپنی کتابیں سمیٹ چکی تھی۔ پروفیسر کے دروازے کا رخ کرتے ہی وہ بھی کھڑی ہو کر چل پڑی۔ بسمہ اس کے ساتھ تھی اور اس کے تیزی کرنے کی وجہ سے بھی واقف تھی۔

PDF NOVL BANK

معاویہ نے اپنی نشست سے ہلنے کی کوشش نہیں کی تھی۔

چلیں۔ "عقیل نے کھڑے ہوتے ہوئے پوچھا۔"

تم جاؤ۔ "اسے کہہ کر اس نے غزالہ کو ہاتھ کے اشارے سے اپنی جانب آنے کا"

اشارہ کیا۔

ابھی اس کا نمبر ہے۔ "کوفت بھرے انداز میں کہتے ہوئے عقیل چل پڑا۔ جبکہ اس"

کے اشارے پر غزالہ تیر کی طرح اس کے قریب آئی تھی۔

خیر تو ہے؟ "قریب پہنچ کر اس نے اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا۔"

بیٹھو، ایک ضروری کام تھا۔ "معاویہ نے ہونٹوں پر ہنسی بکھیری۔"

نزاکت سے اس کے ساتھ والی کرسی پر نشست سنبھالتے ہوئے وہ معاویہ کی طرف متوجہ

ہو گئی۔ جبکہ معاویہ گفتگو سے پہلے ذہن میں الفاظ کو ترتیب دینے لگا۔

(())(())(())

والد کے آنے تک اس نے بسمہ کو جانے نہیں دیا تھا۔ جو بھی یوسف نے کار ان کے

قریب روکی بسمہ فوراً یوسف کو مخاطب ہوئی۔

"اسلام علیکم چچا جان۔"

PDF NOVL BANK

"یوسف مسکرائے۔" وعلیکم اسلام؟ بسمہ بیٹی کیا حال ہے؟
 آپ میرے نام سے واقف ہیں۔ "بسمہ نے خوشگوار حیرت سے پوچھا۔"
 یوسف نے وضاحت کی۔ "شمورانی، اتنی بار آپ کا ذکر کر چکی ہے کہ میں نے دیکھتے ہی
 پہچان لیا تھا۔"

اچھا چچا جان پھر ملیں گے۔ یہ نہ ہو بس نکل جائے۔ "بسمہ نے جانے کی اجازت"
 مانگی۔ جبکہ شمامہ اگلی نشست کا دروازہ کھول کر بیٹھ چکی تھی۔

بیٹھو میں چھوڑ دوں گا۔ "یوسف نے شفقت بھرے انداز میں پیشکش کی۔"

شکریہ چچا جان۔ "بسمہ نے ہاتھ لہرا کر جانا چاہا۔"

چچا بھی کہتی ہو اور بیگانوں سا برتاؤ بھی کرتی ہو۔ "یوسف کے لہجے میں ناراضی شامل"
 تھی۔

میں تو آپ کی تکلیف کا سوچ رہی تھی چچا جان۔ "جانے کا ارادہ ترک کر کے وہ بے"
 تکلفی سے عقبی نشست کا دروازہ کھول کر بیٹھ گئی۔

شکریہ بیٹی۔ "کہہ کر یوسف نے کار یونیورسٹی کے دروازے کی جانب موڑ دی۔ بسمہ کے"
 بیٹھ جانے پر شمامہ نے سکھ کا گہرا سانس لیا تھا، کیوں کہ وہ باپ کا سامنا کرنے کی

PDF NOVL BANK

ہمت اپنے اندر مفقود پارہی تھی۔ آج اس نے کلاس روم میں جو اذیت کاٹی تھی اس کی تلخی وہ ابھی تک اپنی رگ رگ میں محسوس کر رہی تھی۔ بسمہ کی شکل میں اسے ایک مخلص سہارا میسر نہ ہوتا تو شاید وہ پہلے پیریڈ کے بعد ہی گھر لوٹ گئی ہوتی۔ دردناک سوچوں کو ذہن سے جھٹکتے ہوئے وہ باپ کی بات پر توجہ دینے لگی جو بسمہ سے اس کے گھر کا پتا پوچھ رہے تھے۔

بسمہ کے بتانے پر وہ مسرت سے بولے۔ "یہ سٹاپ تو ہمارے راستے ہی میں آتا ہے۔ آپ ایسا کیا کریں آج کے بعد روزانہ ہمارے ساتھ آیا جایا کریں۔ اس بہانے گپ شپ "بھی ہو جایا کرے گی۔"

"بسمہ نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔ "آپ کو زحمت ہوگی چچا جان۔"

زحمت تب ہوتی جب آپ کو چھوڑنے کے لیے خصوصی طور پر جانا پڑتا۔ راستے میں آنے "والے سٹاپ سے اپنی بیٹی کو اٹھانا کون سی زحمت ہے۔"

شمامہ نے پیچھے مڑ کر دیکھتے ہوئے شوخ لہجے میں کہا۔ "وضاحتیں کرنے کی ضرورت نہیں ہے بابا جان!.... ایسے ہی نخرے دکھا رہی ہے۔" یوسف کھل کھلا کر ہنس پڑے تھے۔ اور بسمہ مخصوص انداز میں انگلی لہرا کر اسے دھمکی دینے لگی۔

PDF NOVL BANK

بسمہ کا سٹاپ آنے تک شمامہ کی جان والد کے سوالات سے چھوٹی رہی۔ بسمہ کے رخصت ہوتے ہی گفتگو کا رخ اس کی جانب مڑ گیا تھا۔

"دن کیسا گزرا میرے بیٹے کا۔"

آپ اچھی طرح جانتے ہیں پڑھائی بندے کو ذہنی طور پر تھکا دیتی ہے۔ "اس نے ذو معنی" انداز اپنا کر والد کو تسلی دینا چاہی کیوں کہ جھوٹ وہ بولتی نہیں تھی اور اس وقت سچ بولنا نہایت مشکل تھا۔ وہ معاویہ کے رویے کے بارے والد کو کچھ بتانا نہیں چاہتی تھی۔ کیوں کہ اسے امید تھی ایک دو دن کے اندر معاویہ کی ہرزہ سرائی نے تھم جانا تھا۔ اور خواہ مخواہ والد صاحب کو پریشان کرنا عقل مندی نہیں تھی۔

اس لڑکے نے تو تنگ کرنے کی کوشش نہیں کی تھی۔ "یوسف کے لہجے میں پوشیدہ" اندیشے اس کے لیے غیر متوقع نہیں تھے۔

ایک مفلس کو تنگ کر کے اسے کیلے گا بابا جان؟ "اس نے خوب صورتی سے سچ" بتانے سے پہلو تہی کی۔

یوسف اسے سمجھاتے ہوئے بولے۔ "بیٹا، اگر کوئی بکو اس کرتا ہے بھی ہے تو چپ اور "صبر کا دامن تھامے رہنا۔ خود بخود پیچھا چھوڑ دے گا۔"

PDF NOVL BANK

باباجانی، میری فطرت سے واقف ہونے کے بعد ایسی نصیحت کرنا بے معنی رہ جاتا" ہے۔

یوسف مدبرانہ لہجے میں بولے۔ "بڑے نصیحت کرتے وقت بچوں کی فطرت سے زیادہ ان کی حفاظت و دیکھ بھال مد نظر رکھتے ہیں۔"

"وہ گہرا سانس لے کر بولی۔ "ٹھیک ہے باباجان، آپ کی نصیحت یاد رکھوں گی۔"

(.)(.)(.)

گزشتہ کی طرح وہ بھی شامہ کی زندگی میں آنے والی افیت بھری رات تھی۔ وہ کافی دیر اپنی غلطی پر پچھتاتی رہی، حماقت پر کڑھتی رہی اور آئندہ ایسی حرکت نہ کرنے کا عہد کرتی رہی۔ پچھلی پوری اس نے جاگ کر گزاری تھی، اس لیے مشکل ہی سے سہی لیکن نیند کی دیوی آخر کار اس پر مہربان ہو ہی گئی تھی۔ خواب میں بھی وہ پریشان کن خیالات اور بری سوچوں سے بچھا نہیں چھڑا سکی تھی۔

صبح ناشتے کے بعد ایک بار تو اس نے چھٹی کرنے کا ارادہ کیا مگر پھر یہ سوچ کر کہ کب تک ان حالات سے منہ چھپا کر گھر بیٹھ پائے گی وہ یونیورسٹی جانے کے لیے تیار ہو گئی تھی۔

PDF NOVL BANK

اس کے والد اپنے کمرے میں تھے۔ شمامہ کو گاؤن میں تیار دیکھ کر وہ حیرانی سے پوچھنے لگے۔

”کہاں کی تیاری ہے شمورانی؟“

آپ نہیں جانتے اس وقت کہاں جاتی ہوں۔ ”شمامہ نے خفگی ظاہر کی۔“

”وہ اطمینان سے بولے۔“ میرے خیال میں تو اتوار کو چھٹی ہوتی ہے۔

شمامہ پر گویا گھڑوں پانی پڑیا تھا۔ خفت بھری ہنسی اس کے ہونٹوں پر نمودار ہوئی اور وہ واپس اپنے کمرے میں گھس گئی۔

اس بھول پر دن بھر یوسف احمد اسے چھیڑتے رہے تھے۔ اگلے دن گھر سے نکلتے وقت

اس نے بسمہ کو کال کر کے سٹاپ پر پہنچنے کا کہہ دیا تھا۔ وہ انہیں منتظر ملی تھی۔ کار

میں گھستے ہی اس نے سلام کہا اور یوسف کا حال احوال پوچھنے لگی۔ بسمہ تعلقات بنانے

کی ماہر تھی۔ لوگوں سے فوراً گھل مل جانا اس کی فطرت ثانیہ تھی۔ یوسف احمد سے

دوسری ہی ملاقات میں وہ یوں بے تکلف ہوئی تھی جیسے وہ اس کے سگے چچا ہی تو

ہوں۔

PDF NOVL BANK

انہیں یونیورسٹی اتار کر یوسف احمد چلے گئے تھے۔ پیریڈ شروع ہونے میں کچھ وقت باقی تھا۔ کلاس روم میں جانے کے بجائے وہ اپنی مخصوص جگہ پر بیٹھ کر گپ شپ کرنے لگیں۔

"بسمہ نے پوچھا۔" اس بے ہودہ انسان نے کوئی کال وغیرہ تو نہیں کی تھی۔

منہ سے کچھ کہے بغیر شمامہ نے نفی میں سر ہلادیا تھا۔

اگر آج اس نے کوئی گھٹیا حرکت کی تو میں وائس چانسلر کو شکایت کیے بغیر نہیں رہوں" گی۔ "بسمہ کے لہجے میں معاویہ کے لیے سخت نفرت ابل رہی تھی۔

شمامہ اسے سمجھاتے ہوئے بولی۔ "دفع کرو بسمہ، بحث و تکرار یا شکوے شکایات سے مسائل کا حل نہیں نکلا کرتا۔ اینٹ کا جواب پتھر سے پینے سے جھگڑے ختم نہیں ہوتے" بڑھتے ہیں۔

بسمہ نے کہا۔ "خاموش رہنے سے زیادتی کرنے والے کو پیش قدمی کی ترغیب ملتی ہے۔"

شمامہ نے نفی میں سر ہلایا۔ "ترغیب نہیں ملتی اس کی حوصلہ شکنی ہوتی ہے۔ باقی جہاں تک معاویہ کا تعلق ہے تو اس بے چارے کی سوچ ہی اتنی ہے۔ مجھے سیٹھ زادی

PDF NOVL BANK

سمجھنے کی غلط فہمی اس سے برداشت نہیں ہو پارہی ہے۔ "کھسیانی۔ بلی کھمبہ نوچے" کے مصداق گھٹیا انداز سے بہتان تراشی اور کردار کشی پر اتر آیا ہے۔ اس کی بکواس کو نظر انداز کرنے سے دیکھنا دو تین دنوں تک پیچھا چھوڑ دے گا۔

بسمہ خوشگوار حیرت سے بولی۔ "تمہاری باتوں سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس کی محبت کو دل سے نکلنے میں کامیاب رہی ہو۔"

.... شمامہ نے دھیمے لہجے میں کہا۔ "ایک شاعر کہتا ہے

میں نے چاہا تھا زخم بھر جائیں

زخم ہی زخم بھر گئے مجھ میں

یہ جو میں ہوں ذرا سی باقی ہوں

وہ جو وہ تھے وہ مر گئے مجھ میں

شکر ہے۔ "بسمہ نے اطمینان بھرے انداز میں گہرا سانس لیا تھا۔"

پیریڈ شروع ہونے سے پانچ، چھ منٹ پہلے وہ کلاس روم کی طرف بڑھ گئی تھیں۔

کلاس روم میں داخل ہوتے ہی شمامہ کی نگاہ معاویہ کی نشست کی طرف اٹھی تھی۔

اسے موجود پا کر دل کی دھڑکن تیز ہونے لگی تھی۔ سماعتیں کسی گھٹیا بہتان، کسی

PDF NOVL BANK

زہریلے انکشاف اور کسی پُر الزام سننے کے لیے تیار ہو گئی تھیں۔ مگر خلاف توقع وہ اس کی جانب دیکھے بغیر اپنے دوست سے محو گفتگو رہا۔ شمامہ کا اطمینان لگے دو پیریڈز کے دوران بحال ہو گیا تھا۔ اسے یقین ہو گیا تھا کہ اپنی خاموشی کے ذریعے وہ معاویہ جیسے منہ پھٹ اور بے ہودہ شخص سے جان چھڑانے میں کامیاب رہی تھی۔

تیسرا پیریڈ خالی تھا۔ اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ پیریڈ اتنا بڑا ہنگامہ لانے والا تھا۔

چلیں۔ "پروفیسر صاحب کے کلاس روم سے نکلتے ہی بسمہ مستفسر ہوئی۔"

شمامہ اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کھڑی ہو گئی تھی۔ دونوں پہلو بہ پہلو چلتے ہوئے دروازے کی جانب بڑھیں۔ بسمہ دائیں جانب جبکہ شمامہ اس کے بائیں جانب چلتی ہوئی اس سے بات کر رہی تھی۔ شمامہ کی نشست سے تین چار کرسیاں چھوڑ کر غزالہ بیٹھی تھی۔ شمامہ جیسے ہی اس کے پاس سے گزرنے لگی غزالہ نے غیر محسوس انداز میں اپنی ٹانگ پھیلائی، بسمہ کی طرف متوجہ شمامہ اس کی ٹانگ کو دیکھ ہی نہیں پائی تھی۔ غزالہ کی ٹانگ سے ٹکرا کر وہ بری طرح لڑکھڑائی، بڑی مشکل سے وہ نیچے گرنے سے بچی تھی۔

PDF NOVL BANK

ابھی تک وہ بے چاری پوری طرح سنبھل بھی نہیں پائی تھی کہ غزالہ غراتے ہوئے اٹھی۔

"دیکھ کر نہیں چل سکتی، اندھی ہو....؟"

سس.... سوری غزالہ!.... مم.... میں دیکھ نہیں سکی۔ "وہ ہکلائی تھی۔"

یہ تمبو منڈ سے ہٹاؤ گی تو کچھ نظر آئے گا ناں۔ "غزالہ نے بد تمیزی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایک دم ہاتھ بڑھا کر جھٹکے سے اس کا نقاب کھینچ لیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھوں پر لگا ہوا چشمہ بھی نیچے گر گیا تھا۔

یہ چونکہ معاویہ کا ترتیب دیا ہوا ڈراما تھا اس لیے شمامہ کو دروازے کی طرف بڑھتا دیکھ کر وہ اپنے قیمتی موبائل فون کا کیمرا آن کر چکا تھا۔ اس کا ارادہ ایک مفلس بد صورت کی وڈیو بنا کر اسے بے عزت کرنے کا تھا۔

چہرے سے پردہ ہٹتے ہی شمامہ ہکا بکا رہ گئی تھی۔ اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ غزالہ اتنی بے ہودگی کا مظاہرہ کرے گی۔ لیکن معاویہ کے سر پر گرنے والا حیرت کا پہاڑ شمامہ کی حیرت سے کئی گنا بڑھ کر تھا۔ شمامہ کا حسین چہرہ دیکھ کر اسے گمان ہوا وہ کوئی خواب دیکھ رہا ہے۔ موٹی سیاہ آنکھیں جو حیرانی وہ دہشت سے مزید پھیل گئی

PDF NOVL BANK

تھیں۔ باریک گلابی ہونٹ، ہلکے گلابی گال، کمان گھنی کمان، بھنویں، کشادہ پیشانی جو دوپٹے سے ڈھکی تھی، بیضوی ٹھوڑی، صراحی دار گردن، ستواں ناک ہر عضو ہی کمال کو پہنچا ہوا تھا۔ اسے بنانے کے لیے رب نے جن فرشتوں کو مقرر کیا تھا یقیناً ان کے پاس وقت کی کمی نہیں تھی، اس لیے انھوں نے وہ چہرہ بناتے ہوئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا تھا۔

حیرت و دہشت کے بعد شمامہ کے چہرے پر غصہ ابھرا تھا۔ غزالہ کی طرف دیکھتے ہوئے وہ کوئی سخت الفاظ منہ سے نکلنے ہی لگی تھی کہ اس کی نظر وڈیو بناتے معاویہ پر پڑی۔ ایک دم ساری کہانی اسے واضح ہو گئی تھی۔ وہ اتنی گھٹیا حرکت کر سکتا تھا یہ شمامہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔ اس کی اتنی زیادتیوں کے بعد بھی دل کے کسی کونے میں اس کے لیے نرم گوشہ محفوظ تھا۔ مگر یہ معلوم ہوتے ہی کہ اسے بے پردہ کرنے کے پیچھے اصل ہاتھ معاویہ کا تھا شمامہ صدمے کی شدت سے ذہنی توازن کھو بیٹھی تھی۔ بہت شوق ہے مجھے بے پردہ کرنے کا۔ "وہ حلق کے بل چیخی تھی۔ "یہ لو سب کچھ" دیکھ لو۔ "اس نے سر پر اوڑھا دوپٹا کھول کر پرے پھینکا کالے سیاہ بال بکھرتے چلے

PDF NOVL BANK

گئے تھے۔ دو دن پہلے معاویہ نے طنزیہ انداز اپنا کر اس کے بالوں کو بادل سے تشبیہ دی تھی، مگر وہ بادل کیا کالی گھٹا سے بھی گھنے تھے۔

شاید یہ بھی کافی نہ ہو میں کپڑے ہی اتار دیتی ہوں.... "دیوانگی میں مبتلا شمامہ کو کچھ" پتا نہیں تھا کہ وہ کیا کر رہی ہے۔ اس نے گاؤں اتار کر پھینکا اور جو ننھی اس کے ہاتھ اپنے گریبان کی طرف بڑھے، ششدر کھڑی بسمہ سرعت سے لپکی اگلے ہی لمحے شمامہ اس کی گرفت میں تھی۔

"کیا بے وقوفی ہے شمامہ۔"

چھوڑو بسمہ!.... آج اس کا شوق پورا ہونے دو۔ اسے دیکھ لینے دو مفلس کی بیٹی کی شکل "کیسی ہے، اس کا بدن کیسا ہے۔ اسے وڈیو بنانے دو تاکہ میری بدنامی کی تشہیر کر کے خوش ہو سکے۔ ہماری کون سی عزت ہے کہ برامانیں گے، ہم امیر تھوڑی ہیں کہ توہین محسوس کریں گے۔ ایک ڈرائیور کی بیٹی بے پردہ تو ہو گئی ہے، بے لباس بھی ہو گئی تو کون سا آسمان ٹوٹ پڑے گا یا زمین پھٹ جائے گی۔ کم از کم سیٹھ معاویہ علی صدیقی تو خوش ہو جائے گا۔ ہماری حیثیت تو یوں بھی کیڑوں مکوڑے جتنی ہوتی ہے۔ ان

PDF NOVL BANK

سیٹھوں کے دل بہلانے کا کھلونا ہی تو ہوتے ہیں ہم.... چھوڑو مجھے سیٹھ صاحب کی خواہش پوری کرنے دو.... اگر ناراض ہو گیا تو باباجان کو پیٹے گا، ان کی توہین کرے گا.... میرا جینا حرام کرتا رہے گا.... اس کی خواہش پوری ہونے دو بسمہ.... اسے خوش ہونے دو.... "شمامہ ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے نجانے کیا کیا بولے جا رہی تھی۔ اس کے ساتھ وہ بسمہ کی گرفت سے نکلنے کی بھی کوشش کر رہی تھی۔

شمامہ!.... ہوش میں آؤ.... کیا کر رہی ہو.... "بسمہ اسے روک نہیں پارہی تھی۔ اور" شاید شمامہ اپنی قمیص پھاڑنے میں کامیاب ہو بھی جاتی لیکن اسی وقت صنم نے قریب آکر اس کے ہاتھ تھام لیے تھے۔ اس کا واویلا جاری رہا لیکن الفاظ و انداز بدل گیا.... تھا

تم صرف نفرت کے قابل ہو معاویہ، صرف نفرت کے.... میں تمہیں کبھی معاف" نہیں کروں گی۔ اور یاد رکھنا میں کمزور و بے بس سہی میرا اللہ بہت طاقتور ہے۔ تمہیں پورے کا پورا بدلہ ملے گا اور اسی دنیا میں ملے گا۔ میں نے اپنا مقدمہ اس کی بارگاہ میں پیش کر دیا ہے۔ جہاں دیر تو ہو سکتی ہے اندھیر نہیں ہے۔ وہ اپنی بے بس بندی کی فریاد کو رایگاں نہیں جانے دے گا۔ دیکھ لینا اور تم ضرور دیکھو گے۔ تمہیں کبھی چین و

PDF NOVL BANK

سکون نصیب نہیں ہوگا۔ جیسے تم نے مجھے رلایا، اذیت دی، نفرت و حقارت کے قابل سمجھا۔ یونہی تمہارے ساتھ بھی ہوگا، ان شاء اللہ ضرور ہوگا۔ آج کی تاریخ اپنے پاس لکھ لینا بھول نہ جانا، یہ وقت، جگہ اور دن میرا رب تم سے پوچھے گا معاویہ، تم سے ضرور پوچھے گا.... عدل کرنے والا میرے ساتھ بھی انصاف کرے گا.... یاد رکھنا تم یاد رکھنا تم سے پوچھا جائے گا تمہیں دکھا دیا جائے گا "اس کا چیخنا بتدریج آہستہ ہوا اور وہ ان دونوں کے بازوؤں میں جھول گئی تھی۔

معاویہ موبائل فون پکڑے سن کھڑا تھا۔ اس کا دماغ ماؤف ہو گیا تھا۔ اس کے سوچنے سمجھنے کی صلاحیتیں گویا سلب ہو چکی تھیں۔ یہاں تک کہ اسے موبائل فون بند کرنا بھی یاد نہیں رہا تھا۔ اچانک عقیل نے آگے بڑھ کر اس کے ہاتھ سے موبائل فون لے کر اس کی جیب میں ڈالا اور اسے دروازے کی طرف کھینچا۔ دوسری کلاسوں کے طلبہ بھی شمامہ کی چیخ و پکار سن کر وہاں پہنچ گئے تھے۔ غزالہ شرمندہ سی وہاں سے ہٹ گئی تھی۔ بسم نے دوپٹے سے شمامہ کا چہرہ ڈھانپ لیا تھا۔

پلیزیار، یہ لڑکے وغیرہ یہاں سے نکل جائیں، لڑکیاں خود ہی اسے سنبھال لیں گی۔ "یہ" کہنے والا رضوان تھا۔ اور اس کی کوششوں سے لڑکے وہاں سے نکل گئے تھے۔

PDF NOVL BANK

”بسمہ نے کہا۔ ”صنم، ایک گلاس پانی تولے آؤ۔

صنم اوپر نیچے سر ہلاتی دروازے کی جانب بڑھ گئی تھی۔ ان کی کلاس کی چند لڑکیاں شمامہ کی ہتھیلیوں کی مالش کرنے لگی تھیں۔ کچھ اور لڑکیاں وہاں آکر محلے کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھیں۔ نئی آنے والیاں وہاں جگمگھٹا بنا کر کھڑی ہونے والیوں سے صورت حال پوچھنے لگیں۔

اور پھر آہستہ آہستہ بھیڑ چھٹنے لگی۔ کچھ لڑکیوں کے چہروں پر شمامہ کے لیے ہمدردی تھی، کچھ منہ بناتے اور کندھے اچکاتے ہوئے پیچھے مڑ گئی تھیں۔ ان کی نظر میں چہرے سے پردے کا ہٹنا اتنی بڑی قیامت بھی نہیں تھی کہ یوں چیخ چیخ کر بے ہوش ہوا جاتا۔ کچھ اسے شمامہ کا نفسیاتی مسئلہ سمجھ رہی تھیں۔ ہر انسان کے سوچنے کا انداز جدا ہوتا ہے، ترجیحات الگ ہوتی ہیں اور فائدے و نقصان کے معیار مختلف ہوتے ہیں۔ وہاں بھی جتنے منہ تھے اتنی باتیں اور جتنے دماغ تھے اتنی سوچیں۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ کسی کے پاس اتنا بھی فالتو وقت موجود نہیں تھا کہ وہاں پکے ڈیرے ڈال کر مکمل تحقیق کے پیچھے پڑتا۔ جلد ہی شمامہ کے ساتھ صرف صنم اور بسمہ رہ گئی تھیں۔ ہوش

PDF NOVL BANK

میں آکر بھی وہ گم سم بیٹھی تھی۔ بسمہ نے پانی کا گلاس اس کے ہونٹوں سے لگایا اور وہ خاموشی سے پانی پینے لگی۔

"پانی کا خالی گلاس فرش پر رکھتے ہوئے بسمہ نے نرمی سے کہا۔ "اٹھو گاؤن پہن لو۔ وہ خاموشی سے کھڑے ہو کر گاؤن پہننے لگی دو تین لمحوں کے بعد وہ اپنے حلیے میں آگئی تھی۔

بھلا کوئی ایسی بے وقوفی کرتا ہے۔" اسے کرسی پر بٹھا کر بسمہ نے دوسری نشست سنبھالی اور نرم لہجے میں اسے سمجھانے لگی۔

اچھا میں چلتی ہوں۔" انھیں خلوت مہیا کرنے کے لیے صنم جانے کے ارادے سے "کھڑی ہو گئی تھی۔

شکریہ صنم بہن۔" بسمہ ممنونیت بھرے لہجے میں کہہ کر دوبارہ شمامہ کی جانب متوجہ ہو گئی، جبکہ صنم کے قدم دروازے کی طرف بڑھ گئے تھے۔

بتاؤ ناں کیوں اتنا غصہ آگیا تھا میری شمو رانی کو۔" اس کی دل جوئی کرتے ہوئے "بسمہ کا انداز بڑی اماں کا سا ہو گیا تھا۔

مجھے گھر جانا ہے۔" اس نے بڑی مشکل سے زبان کھولی تھی۔

PDF NOVL BANK

مجھے نہیں لگتا یہ دانش مندانہ فیصلہ ہوگا۔ اب اٹھو واٹس چانسلر کے دفتر چلنا ہے، ان " دونوں کو سبق سکھانا بہت ضروری ہے۔

"اس نے نفی میں سر ہلایا۔ "بسمہ مجھے کسی کی شکایت نہیں کرنا۔

بسمہ بچہ کر بولی۔ "تمہارے اسی ڈر اور بزدلی نے اس گھٹیا انسان کو ایسا کرنے کی ہمت دی ہے۔

وہ اطمینان سے بولی۔ "تمہیں شاید بھول گیا ہے کہ میں اپنا مقدمہ درج کروا چکی ہوں، میری درخواست وہاں پہنچ گئی ہے بسمہ!.... ایسی عدالت میں جہاں ناانصافی کا گزر نہیں، عہدے، تہے کی پہنچ نہیں، حیثیت کی اہمیت نہیں، طاقت ور اور کمزور کی تخصیص نہیں، غربت و امارت کا فرق نہیں.... بس عدل ہوتا ہے، انصاف ہوتا ہے، پورے کا پورا بدلہ ملتا ہے۔ کسی حقیر کو مایوس نہیں کیا جاتا، کسی مفلس کو بے توقیر نہیں کیا جاتا، سب کی سنی جاتی ہے۔ اور میری بھی سن لی گئی ہے بسمہ!.... میرا یقین ہے، ایمان ہے، بھروسہ ہے۔ مجھے دنیاوی عدالت سے کچھ نہیں لینا بسمہ، میرا انصاف وہ کرے گا جس نے مجھے مفلس بنایا، مجھے عدل اس سے چاہیے جس نے مجھے کمزور بنایا۔ میرا

PDF NOVL BANK

فیصلہ وہ کرے گا جس بہترین فیصلہ کوئی نہیں کر سکتا۔ اور میں اس کی رضا میں راضی ہوں۔ ہمیشہ سے تھی.... ہمیشہ رہوں گی۔

اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے بسمہ صاف گوئی سے بولی۔ "تم سے ڈر لگ رہا ہے شمامہ!"

"یقین کرو تمہاری پہنچ تو بہت اوپر تک ہے۔

ہاں ہے۔" شمامہ نے کھلے دل سے اعتراف کیا۔ "ہر مظلوم کی اس تک پہنچ ہے۔"

جب اس نے واضح فرما دیا کہ شہ رگ سے بھی قریب ہے تو اس کی موجودی میں شک کیسا، جب اعلان کر دیا کہ مانگو گے تو دوں گا تو تردد کیسا، جب عدل کا وعدہ کر دیا تو بے یقینی کیسی۔

بسمہ نے دلیل دی۔ "تم سچ کہہ رہی ہو، لیکن دنیا تو اسباب کے تحت ہے اور ہم

"معاشرے کے بنائے ہوئے قانون سے لاتعلق تو نہیں رہ سکتے نا۔

وہ اداسی سے بولی۔ "وی سی کو شکایت کرنے پر کیا ہوگا؟.... انہیں تنبیہ کر دے گا، مجھ سے معذرت کرنے کا حکم دے گا یا زیادہ سے زیادہ یونیورسٹی سے بے دخل کر دے گا۔

تو انہیں یونیورسٹیوں کی کمی تو نہیں ہے نا۔ پاکستان کیا وہ تو یورپ جا کر بھی تعلیم مکمل کر سکتے ہیں۔

PDF NOVL BANK

"بسمہ نے پوچھا۔" تم کیا چاہتی ہو؟

"فوراً جواب آیا۔" جو میرا مالک چاہے۔

تم بہت اچھی ہو۔" بسمہ نے اسے اپنے ساتھ لپٹا لیا تھا۔"

کلاس روم سے باہر جاتے ہی عقیل اس پر برس پڑا تھا۔" پاگل تو نہیں ہو گئے، جلنتے
"بھی ہو اس حرکت کا کیا نتیجہ نکل سکتا ہے۔

معاویہ نے جواب میں ایک لفظ بھی نہیں کہا تھا۔

لمحہ بھر کی خاموشی کے بعد عقیل نے بات آگے بڑھائی۔" پہلے بھی کہا تھا کہ اس کا پیچھا
چھوڑ دو۔ غلط نیت سے اس کی جانب قدم بڑھانے والے ہو اور اچھی طرح جلنتے ہو اس
نے جان بوجھ کر اپنی مفلسی نہیں چھپائی تھی۔ اب ناکردہ جرم کی پاداش میں ایک
مفلس، مسکین لڑکی کو کتنے عرصے تمہارے انتقام کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اللہ سے ڈرو
"معاویہ!.... تم بہت زیادہ زیادتی کر چکے ہو۔

معاویہ اب بھی خاموش تھا۔ اسے چپ دیکھ کر عقیل کی نصیحتوں کا سلسلہ رکا نہیں تھا۔
وہ بے تکان بولتا رہا اور معاویہ سر جھکائے سنتا رہا۔ ایسا پہلی مرتبہ ہو رہا تھا کہ عقیل کی

PDF NOVL BANK

کڑوی کسلی باتوں پر وہ کوئی رد عمل ظاہر نہیں کر رہا تھا، ورنہ عقیل کی باتوں کو وہ چٹکیوں میں اڑا دیتا تھا۔ وہ ہر لحاظ سے عقیل پر فائق تھا۔ شکل و صورت، ذہانت و عقل مندی، مال و دولت، پڑھائی و کھیل کود، بحث و مباحثہ، کوئی بھی کام ایسا نہیں تھا جس میں عقیل برتر تو کیا اس کے برابر ہی ہوتا۔ کوئی بھی صلاحیت ایسی نہیں تھی جس کے بارے وہ معاویہ پر فوقیت کا دعوا کر سکتا۔ لیکن آج غیر متوقع طور پر معاویہ کی بولتی بند تھی۔ اور وہ خاموشی عقیل کو کسی طوفان کا پیش خیمہ لگ رہی تھی۔

اسے سمجھاتے نصیحتیں جھاڑتے وہ کیفے ٹیریا کے بجائے پھولوں کی کیاریوں کے بیچ لے آیا تھا۔ اسے مسلسل خاموش پا کر عقیل شاکي ہوا۔

"کیا میری بکو اس اتنی غیر اہم ہے کہ کوئی جواب دینے کی زحمت ہی نہ کی جائے۔" جھکا ہوا سر اٹھا کر معاویہ نے اس کی طرف دیکھا۔ عقیل کو اس کی جھیل سی گہری نیلی آنکھوں میں عجیب ویرانی اور وحشت نظر آئی تھی۔ وہ اسے دماغی طور پر کہیں اور پہنچا ہوا لگ رہا تھا۔ یوں جیسے کوئی قیمتی چیز گم کیے بیٹھا ہوا، کسی بہت قریبی کا سوگ منا رہا ہو، کسی بڑے نقصان کی ابھی اطلاع پائی ہو، کوئی بڑی بازی برے طریقے سے ہارا ہو یا کسی غیر متوقع انکشاف سے واسطہ پڑا ہو۔

PDF NOVL BANK

غلطی ہو گئی یار۔ "اس کا چار لفظی اقرار عقیل کو ششدر کر گیا تھا۔ نہ وہ چہرہ معاویہ کا" تھا، نہ الفاظ اور نہ انداز۔

خیر تو ہے۔ "عقیل تشویش ظاہر کیے بنا نہیں رہ پایا تھا۔"

معاویہ نے محتاط انداز میں گہرا سانس کھینچا، یوں جیسے ذرا سی بے احتیاطی سے کسی گھاؤ میں درد اٹھنے کا اندیشہ ہو۔ لمحہ بھر ٹھہر کر وہ غائب دماغی سے بولا۔

"فی الحال کچھ کہہ نہیں سکتا۔"

میرا خیال ہے کچھ زیادہ ہی نصیحتیں کر بیٹھا ہوں۔ "عقیل نے کچھ دیر پہلے کہے ہوئے" الفاظ پر خفت ظاہر کی۔

پتا نہیں تم کیا کہہ رہے تھے۔ "معاویہ نے بے رحمانہ انکشاف کیا۔"

ایک لمحے کو تو عقیل کو یوں محسوس ہوا جیسے معاویہ نے اس کے چہرے پر زور کا تھپڑ رسید کیا ہو۔ گویا اتنی دیر سے جو قیمتی نصیحتیں وہ منہ سے اُگل رہا تھا ان کی اہمیت پادِ خر کے برابر بھی نہیں تھی۔ اس کی یہ خوش فہمی بھی ہوا بن کر اڑ گئی تھی کہ معاویہ کا غلطی تسلیم کرنا اس کی وجہ سے تھا۔ یہ صدمہ سہنے میں اسے چند لمحے لگے تھے۔ اس دوران معاویہ بے دھیانی سے دائیں بائیں گھورتا رہا۔

PDF NOVL BANK

مجھے تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی۔ "عقیل کے پاس کہنے کے لیے اس کے " علاوہ کچھ نہیں تھا۔

مجھے بھی۔ "اس نے دھیمے لہجے میں اقرار کیا۔ " چھٹی کر لو۔ "عقیل نے مشورہ دیا۔ "

شاید کل ملیں۔ "معاویہ اثبات میں سر ہلاتا ہوا اٹھا اور عقیل سے الوداعی مصافحہ کیے " بغیر پارکنگ کی طرف چل پڑا۔ عقیل عجیب سے نظروں سے اس کی پیٹھ گھورتا رہ گیا تھا۔

(())(())(())

اگلے پیریڈ میں غزالہ اور معاویہ دونوں غائب تھے۔ پروفیسر باسط تک بھی اس واقعے کی خبر پہنچ گئی تھی۔ سبق کی ابتداء سے پہلے ہی انہوں نے شمامہ سے سرسری انداز میں ہنگامے کے پس پردہ وجہ جلنے کی کوشش کی تھی۔

سر، مس غزالہ کو کوئی غلط فہمی ہوئی تھی۔ "معالے پر مٹی ڈالتے ہوئے اس نے معاویہ " کا نام لینے کی کوشش بھی نہیں کی تھی۔

PDF NOVL BANK

بہ ہر حال، یونیورسٹی کے طلبہ کو تہذیب کا دائرہ چھوڑنا زیب نہیں دیتا۔ "نجانے وہ" تنبیہ اس کے لیے تھی یا غزالہ وغیرہ کے لیے اس بارے سوچنے کی زحمت شمامہ نے نہیں کی تھی۔

چھٹی کے وقت پارکنگ کی طرف جاتے ہوئے وہ بسمہ کو کہہ رہی تھی۔ "باباجان کے سامنے اس واقعے کا ذکر بھولے سے بھی نہ کرنا۔"

وہ اطمینان سے بولی۔ "بھولے سے کیا، میں بڑی یاد سے سارا واقعہ دہراؤں گی۔ بلکہ انھیں مشورہ دوں گی کہ اپنے سیٹھ صاحب سے بات کر کے معاویہ کے خلاف پولیس میں "پرچہ کٹوائیں۔"

پکی پکی خفا ہو جاؤں گی۔ "شمامہ نے سنجیدہ لہجے میں دھمکی دی۔"

"بسمہ ہنسی۔ "تمھاری خفگی سے ڈرتا کون ہے۔"

پراٹھا لانا بند کر دوں گی۔ "شمامہ نے مزاحیہ فقرہ بھی سخت سنجیدگی سے ادا کیا تھا۔"

بسمہ شکست خوردہ لہجے میں بولی۔ "میں تمھاری کسی دھونس میں نہ آتی مگر تم اتنی کمینہ "نکلوگی یہ میرے تصور میں بھی نہیں تھا۔"

PDF NOVL BANK

وہ کار تک پہنچ گئی تھیں۔ شمامہ نے جواب دینے کی ضرورت محسوس نہیں کی تھی۔ بسمہ کے سٹاپ تک شمامہ اپنے باپ اور بسمہ کی گفتگو میں دخیل نہیں ہوئی تھی۔ بسمہ کے نیچے اترنے کے بعد وہ اس کی طرف متوجہ ہوئے

"شمورانی مسلسل خاموش ہے۔"

آپ دونوں کی گفتگو سن رہی تھی۔ "کہنے کی حد تک اس کی بات سچ تھی۔ یہ علاحدہ بات" کہ اس کے پلے کچھ بھی نہیں پڑا تھا۔

"اس لڑکے نے پھر تو تنگ نہیں کیا تھا۔"

.... باباجان شاعر کہتا ہے "

عرفی تو بیندیش زے غوغائے رقیباں

آوازِ سگاں کم نہ کند رزق گدارا

اے درویش مخالفین کا شور و غوغا تمہیں اندیشے میں نہ ڈال دے۔ کیوں کہ کتوں کا بھونکنا)

(فقیر کا رزق کم نہیں کر سکتا

مطلب تنگ کر رہا ہے؟" یوسف سنجیدہ ہو گئے تھے۔"

PDF NOVL BANK

باباجان، جب محسوس کروں گی کہ پانی سر سے اونچا ہو رہا ہے تو آپ کو مطلع کرنے میں غفلت نہیں برتوں گی۔" اس نے فلسفیانہ انداز اپنا کر آج کے واقعے پر پردہ ڈالنا چاہا۔ اپنا مقدمہ اللہ پاک کی بارگاہ میں پیش کرنے کے بعد اسے والد صاحب کے گوش گزار کرنا بھی گوارا نہیں تھا۔

مسئلے کی شروعات کے ساتھ اس کا سدّ باب کرنا عقل مندی کہلاتا ہے۔ "یوسف" مطمئن نہیں ہوئے تھے۔

آپ کی شمو اگر ڈرپوک ہے بھی سہی تو بسمہ اس کی حفاظت کے لیے موجود ہے" باباجانی۔ "اس نے زبردستی کا قہقہہ بلند کیا۔

مجھے تسلی کے بجائے اصل بات جاننے میں دلچسپی ہے۔ "وہ اس کے والد تھے۔ اور بیٹی" کا مصنوعی قہقہہ اسے ورغلا نہیں سکتا تھا۔

وہ دھیمے لہجے میں بولی۔ "آج ایک دوسری لڑکی سے جھگڑا ہو گیا تھا۔ جو بسمہ کی وجہ سے "رفع دفع ہو گیا۔

یقیناً بسمہ کو بھی چھپانے کی تاکید تم نے کی ہو گی۔ "یوسف شاکہ ہوئے۔ "جی۔"

PDF NOVL BANK

تو اب اتنی بڑی ہو گئی ہو کہ باپ سے باتیں چھپانے لگو۔ "یوسف نے واضح انداز میں" گلہ کیا تھا۔

آ.... آپ کی پریشانی کا خوف تھا بابا جان۔ "وہ ہکلا گئی تھی۔"

"اسی لیے تو کہہ رہا ہوں کہ اب بڑی ہو گئی ہو۔"

غلطی ہو گئی ہے، معافی چاہتی ہوں۔ "اس نے ندامت سے سر جھکا لیا تھا۔"

سوچ سمجھ کر کیے ہوئے فعل کو غلطی نہیں کہتے۔ "یوسف کے لہجے میں اب تک"

ناراضی شامل تھی۔

بات جانے انجانے کی نہیں، غلطی تسلیم کرنے کی ہوتی ہے۔ جب مان رہی ہوں کہ"

میری سوچ غلط تھی تو آپ سزا دیں یا معاف کر دیں.... ناراض تو نہ ہوں ناں؟" وہ

روہانسی ہو گئی۔

ناراض ہونا سزا ہی ہوتی ہے۔ "یوسف شفقت سے ہنسے۔"

باپ کو مسکراتے دیکھ کر اس نے سکھ کا سانس لیا تھا۔ "مجھ سے اتنی سخت سزا برداشت نہیں ہوتی۔" اس نے باپ کی جانب کھسک کر ان کے کندھے پر سر رکھ دیا تھا۔

((0))((0))((0))

نہیں اس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔ روزانہ وہ دس بجے تک کھانا کھا کر کلب نکل جاتا تھا لیکن اس دن نہ تو اسے کھانا یاد تھا، نہ کلب جانا اور نہ وہ سونے میں کامیاب ہو پا رہا تھا۔ رہ رہ کر شمامہ کا لال بھبکا چہرہ اس کی آنکھوں میں گھومنے لگتا۔
تم صرف نفرت کے قابل ہو معاویہ، صرف نفرت کے میں تمہیں کبھی معاف "
..... نہیں کروں گی

تم سے معافی مانگی کس نے ہے "اس نے حقارت سے سوچا مگر دل عجیب قسم "
کی بے چینی محسوس کر رہا تھا۔ شمامہ اتنی خوب صورت ہوگی یہ اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا۔

اس وقت اپنی بے سکونی کی وجہ وہ توہین کو گردانتا رہا۔ اس نے شمامہ کو بد صورت سمجھا تھا، اسے قابل استہزاء جانا تھا اور اسی وجہ سے اس کی وڈیو بھی بنائی تھی، لیکن وہ ایسی ہوگی یہ تو اس کے فرشتوں کو بھی پتا نہیں تھا۔ شمامہ کے بارے اس کے لگائے ہوئے دونوں اندازے غلط ثابت ہوئے تھے۔ وہ امیر زادی نہیں ڈرائیور کی بیٹی تھی، بد صورت نہیں مجسم خوب صورتی تھی۔

PDF NOVL BANK

وہ اس کی وڈیو نکال کر دیکھنے لگا۔۔۔ اس نے برہم ہو کر سر سے دوپٹا اتارا تھا اور سیاہ گھنے بال ساون کی گھٹاؤں کی طرح بکھر گئے تھے۔ اتنے لمبے بال اس نے صرف شیمپو کے اشتہارات ہی میں دیکھے تھے۔ اگر ماہِ تمام کی طرح تابدار چہرہ اجالے کا سبب نہ بنا ہوتا تو کلاس روم کی فضا میں تاریکی غالب آجاتی۔ کشادہ جبیں کی تیوریوں نے دیکھنے والوں کو رعب میں لے لیا تھا۔ باریک گلابی ہونٹوں کی کپکپاہٹ اس کے غصے اور صدمے کا مظہر تھی۔ تو سیاہ پھیلی ہوئی آنکھوں میں نمی، دکھ کے اظہار کی انتہا۔ زندگی میں پہلی بار اس نے کسی لڑکی کے چہرے پر ظاہر ہوتی کیفیات کو اس شدت سے محسوس کیا تھا۔

کلاس روم میں جو کچھ ہوا تھا وہ اب تک اسے سمجھ نہیں پایا تھا۔ رات کے اس لمحے بھی اس پر اپنی حالت واضح نہیں ہو رہی تھی۔ کبھی اسے شمامہ سے نفرت محسوس ہوتی اور کبھی ہمدردی ہونے لگتی۔ کبھی اس سے بدلہ لینے کے منصوبے سوچنے لگتا اور کبھی معاف کرینے میں بھلائی محسوس کرتا۔ کبھی وہ مجسم حسن و معصومیت نظر آتی اور کبھی حقیر و گھٹیا۔ صبح تک وہ انھی متضاد خیالات میں کھویا اپنے ردِ عمل کے بارے سوچتا رہا۔

اس وقت تک وہ شمامہ کی وڈیو کو بیسیوں بار دیکھ چکا تھا۔ اسے معلوم ہی نہیں ہو پا رہا تھا کہ وہ کیوں بار بار بے اختیار ہو کر وہ وڈیو دیکھ رہا ہے۔ اس وقت گھڑی کی سوئیاں پانچ

PDF NOVL BANK

کا ہندسہ عبور کر چکی تھیں جب اس پر انکشاف ہوا کہ اس کی آنکھیں شمامہ کی شکل دیکھ کر سیر نہیں ہو رہیں۔ وہ درجنوں لڑکیوں سے تعلقات رکھ چکا تھا جو ایک سے بڑھ کر ایک تھیں۔ تعلق کے علاوہ بھی ہزاروں لاکھوں لڑکیاں اس کی نگاہوں سے گزر چکی تھیں، لیکن آج تک اسے شمامہ جیسی نظر نہیں آئی تھی۔ یہ دعوا کرنا کہ شمامہ سے بڑھ کر کوئی حسین نہیں ہو سکتی یقیناً باطل تھا لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں تھا کہ اسے شمامہ کی طرح کوئی بھی پیاری نہیں لگی تھی۔

اس سے زیادہ توہین کیا ہوگی کہ مجھے ایک ایسی لڑکی اچھی لگ رہی ہے جسے کل تک "میں نفرت کا حق دار سمجھا کرتا۔" اس نے دل کو سخت الفاظ میں لتاڑا، مگر دل اتنی آسانی سے مان جایا کرے تو اسے دل کون کہے۔ وہ ہمیشہ دماغ کی مان کر چلا تھا۔ اور دماغ کبھی خسارے کا سودا نہیں کرتا۔ آج پہلی بار دل نے دماغ کے خلاف محاذ کھولنے کے لیے قدم بڑھائے تھے اور دل بے شک دلائل کے میدان میں کتنا ہی کمزور کیوں نہ ہو جیت کو ہاتھ سے نہیں جانے دیتا۔

وہ بھی خود کو تنبیہ کر رہا تھا، شمامہ کی طرف قدم بڑھانے کو اپنی توہین و تحقیر سمجھ رہا تھا۔ اس کی اور اس کے والد کی اتنی بے عزتی کرنے کے بعد دوبارہ تعلقات بحال کرنا

PDF NOVL BANK

اسے اپنا تھوکا چلنے کے مترادف لگ رہا تھا۔ شمامہ سے دوری میں اسے بہتری نظر آرہی تھی۔ کیوں کہ ایک مفلس لڑکی کی محبت نہ صرف اسے معاشی لحاظ سے تباہ کر دیتی۔ بلکہ جن دوست احباب کے سامنے اس نے شمامہ کی تذلیل کی تھی انہیں بھی ہنسنے کا موقع مل جاتا، سب سے بڑھ کر شمامہ اور بسمہ کا سامنا کرنا اسے کارِ دار نظر آرہا تھا۔ گو اتنا تو اسے یقین تھا کہ اگر وہ شمامہ کی طرف قدم بڑھاتا تو وہ خوش آمدید کہنے میں دیر نہ کرتی۔ لیکن یہ قدم بڑھانا مشکل ہی نہیں ناممکن تھا۔ وہ عورت ذات کے سامنے نہیں جھک سکتا تھا۔ اس کی سرشت ایسی تھی کہ عورت کو وہ حقیر و بے توقیر ہی سمجھتا تھا۔ دنیا میں اگر وہ کسی عورت کو قابلِ عزت اور معتبر سمجھ سکتا تھا تو وہ اس کی ماں و بہن کی ہستیاں۔ تمہیں ان دو کے علاوہ وہ کسی کو قابلِ احترام نہیں جانتا تھا۔ اس دن وہ یونیورسٹی نہیں جاسکا تھا۔ رتجگے کی وجہ سے دن چڑھے اسے نیند آگئی تھی۔

﴿(۰)﴾﴿(۰)﴾﴿(۰)﴾

.....پتا ہے شاعر کیا کہتا

تعلق توڑینے سے

کسی کو چھوڑینے سے

PDF NOVL BANK

رفاقت ڈر نہیں سکتی

محبت مر نہیں سکتی

شمامہ کے والد کو رخصت کرتے ہی بسمہ اسے چھیڑنے لگی تھی۔

"شمامہ بے پروائی سے بولی "شاعر تو یہ بھی کہتا ہے۔

.... اگر موسم حقارت کا، تکبر کا، بڑائی کا"

یونہی قائم رہے خٹاس بندے میں خدائی کا

تعلق توڑنے کا حوصلہ یہ کر بھی سکتی ہے

".... محبت مر بھی سکتی ہے

بسمہ ہنسی۔ "مجھے تو مسخ توڑ جواب دیتی ہو اور دوسروں کے سامنے مسخ مینگھنگنیاں ڈال
"لیتی ہو۔

وہ صاف گوئی سے بولی۔ "کیوں کہ جانتی ہوں تمہیں پیاری لگتی ہوں اور تم ہر بات
"برداشت کر لو گی۔

تو کیا میں تمہیں پیاری نہیں لگتی۔ "بسمہ نے مسخ بسورا۔"

PDF NOVL BANK

جو مجھے حد سے زیادہ پیارے لگتے ہیں میں انھی سے بے تکلف ہو سکتی ہوں۔ "شمامہ" سنجیدہ ہو گئی تھی۔

مذاق کر رہی تھی یار۔ "اسے سنجیدہ دیکھ کر بسمہ نے جلدی سے تسلی دی۔ پیریڈ شروع" ہونے میں اتنا وقت نہیں تھا کہ وہ اپنے پسندیدہ گوشے کا رخ کر سکتیں۔ کلاس روم میں داخل ہوتے وقت نہ چاہتے ہوئے بھی بسمہ کی نظر معاویہ کی نشست کی جانب اٹھ گئی تھی۔ نشست کو خالی پا کر اسے اطمینان کا احساس ہوا تھا۔ خوب صورت اور بھولا بھالا نظر آنے والا وہ کم ظرف اب بسمہ کو ایک آنکھ بھی نہیں بھاتا تھا۔

غزالہ البتہ اپنی نشست پر بیٹھی تھی لیکن انھیں دیکھتے ہی وہ سر جھکا کر کتاب کی ورق گردانی کرنے لگی۔ بسمہ کو اس کے چہرے پر چھائی ندامت واضح نظر آرہی تھی۔ پروفیسر صاحب کی آمد تک وہ گپ شپ کرتی رہیں۔ سبق شروع ہوتے ہی دونوں پروفیسر صاحب کی طرف متوجہ ہو گئی تھیں۔ آج اسے شمامہ کافی پر اعتماد اور بے پروا دکھائی دے رہی تھی۔ اسے دلجمعی سے نوٹس لیتے دیکھ کر بسمہ نے گہرا سکون محسوس کیا تھا۔ خالی پیریڈ میں وہ اپنی مخصوص جگہ پر پہنچ گئی تھیں۔ گھاس پر بیٹھنے کے بجائے شمامہ نے سنگی بینچ پر نشست سنبھال لی تھی۔

PDF NOVL BANK

آج کچھ نیا محسوس کیا ہے تم نے۔ "بسمہ نے گھاس پر بیٹھنا پسند کیا تھا۔"

کیا نیا؟ "شمامہ کے لہجے میں حیرانی تھی۔"

"بسمہ ہنسی۔ "آج لڑکے تمہیں کچھ زیادہ غور سے دیکھ رہے تھے۔"

"شمامہ ہنسی بولی۔ "دوبارہ اس موضوع پر بات کی تو سر پھاڑ دوں گی۔"

"بسمہ اس کا پرس جھپٹتے ہوئے بولی۔ "تمہاری صرف ایک دھمکی سے ڈر لگتا ہے۔"

کو شکایت لگانے سے بھی نہیں ہٹوں گی۔ "VC میرے ظہرانے (لنچ) کو ہاتھ لگایا تو"

شمامہ پرس واپس لینے کے لیے بینچ سے اتر کر گھاس پر آن بیٹھی تھی۔

اگر ظہرانے سے مراد لنچ والا پراٹھا ہے تو تم شوق سے شکایت لگانے جا سکتی ہو۔"

بسمہ نے بے پروائی سے اس کا بیگ کھول کر لنچ بکس نکالا اور پراٹھے کو جڑ گئی۔

"بغیر اجازت لیے کسی کی چیز کھانے سے پیٹ میں درد پڑتا ہے۔"

بسمہ نے کندھے اچکائے۔ "پیٹ کے درد سے نہیں مروں گی، لیکن بھوکے پیٹ کچھ"

"ہونا بھی ممکن ہے۔"

"....شمامہ کھسیانی مسکراہٹ سے بولی۔ "بے شرم

PDF NOVL BANK

جس نے کی شرم، اس کے پھوٹے کرم.... "بسمہ اس سے باتوں میں مار نہیں کھا" سکتی تھی۔

میرا پراٹھا تو ادھر کرو۔ "اسے بڑے بڑے نوالے لیتے دیکھ کر شمامہ کو اپنے پراٹھے کی فکر ہوئی۔

"بسمہ نے انکار میں سر ہلایا۔ "کل کے لنچ کی قضا بھی تو کروں گی۔

یہ نہ ہو لنچ پکا پکافوت ہو جائے۔ "شمامہ نے دانت پیسے۔"

دھمکی دینا ضروری ہوتا ہے، ویسے نہیں مانگا جا سکتا تھا۔ "خفگی سے کہتے ہوئے بسمہ"

نے پہلے پراٹھے کا آخری نوالہ مسخ میں ڈالتے ہوئے لنچ بکس شمامہ کی طرف بڑھا دیا۔

شمامہ سیمنٹ کی پختہ روش کی طرف پیٹھ موڑ کر اپنے حصے کا رزق کھانے لگی۔

میں چائے لاتی ہوں۔ "بسمہ کیفے ٹیریا کی طرف بڑھ گئی تھی۔"

((0))((0))((0))

آنکھ کھلنے کے بعد بھی وہ کافی دیر بستر سے نہیں نکلا تھا۔ آخر ماں کی آمد پر اسے بستر چھوڑنا پڑا۔

PDF NOVL BANK

بیٹا، طبیعت تو ٹھیک ہے؟ رات کو کھانا بھی نہیں کھایا اور اب تک لیٹے ہو، یونیورسٹی بھی نہیں گئے۔" عالیہ نے اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھتے ہوئے فکر مندی ظاہر کی۔

ٹھیک ہوں امی جان۔ "وہ انگریزی لیتا ہوا اٹھ بیٹھا۔"

"ناشتا کرو گے یا کھانا لگواؤں؟"

ناشتے کا وقت تو گزر چکا ہے۔ "دیوار پر ٹنگی گھڑی پر نظر دوڑاتے ہوئے اس نے فیصلہ سنایا اور غسل خانے میں گھس گیا۔

کھانا کھا کر اس کا ارادہ آوارہ گردی کے لیے نکلنے کا تھا لیکن وہ نہ جاسکا۔ کوئی کام کرنے کو جی نہیں چاہ رہا تھا۔ ماں کی دل جوئی کے لیے ان سے تھوڑی گپ شپ کر کے وہ دوبارہ کمرے میں گھس گیا۔ ٹی وی لگا کر اس نے دل بہلانے کی کوشش کی مگر کوئی پروگرام اس کی توجہ حاصل نہ کر سکا۔ ٹی وی بند کر کے وہ لیپ ٹاپ کی طرف متوجہ ہو گیا۔ پسندیدہ گیتوں، غزلوں میں بھی جب دل نہ لگا تو وہ انٹرنیٹ کی طرف متوجہ ہو گیا کہ وہ تفریح کا وسیع میدان تھا۔ مگر وہاں بھی اسے اطمینان یا یک سوئی میسر نہیں آئی تھی۔ فیس بک، ٹویٹر، انسٹاگرام، ٹک ٹاک، یوٹیوب وغیرہ اس کے دماغی انتشار کو کم کرنے میں ناکام رہے تھے۔ تنگ آکر وہ خبیث محلول کی طرف متوجہ ہو گیا۔ پینے پلانے کا شغل

PDF NOVL BANK

عموماً وہ کلب ہی میں کیا کرتا تھا، لیکن اس کا مطلب یہ بھی نہیں کہ گھر میں اسے ممانعت تھی۔ وہ جس طبقے سے تعلق رکھتا تھا ایسوں کے ہاں شراب نوشی اور ”کافی، چائے پینا ایک جیسی حیثیت رکھتے ہیں۔“

گھنٹے ڈیڑھ میں وہ وہسکی کی دو بوتلیں خالی کر گیا تھا۔ ایک ساتھ اتنی زیادہ شراب اس نے زندگی میں پہلی بار معدے میں اندلی تھی۔ اس کی آنکھیں بند ہونے لگیں آخر وہ سو گیا تھا۔ آنکھ کھلنے پر گھڑی کی سوئیاں آٹھ کا ہندسہ عبور کرتی نظر آئیں۔ اس کا سر بھاری ہو رہا تھا۔ غسل خانے میں جا کر وہ تازہ دم ہوا اور لباس تبدیل کر کے گھر سے نکل آیا۔ اس کا رخ کلب کی عمارت کی طرف تھا۔ جاتے ساتھ اس کی نگاہیں کسی اکیلی لڑکی کی متلاشی ہوئیں۔ ایک لڑکی کو بھلانے کے لیے اسے دوسری لڑکی کی مدد درکار تھی۔ عجیب فطرت کا مالک تھا۔ کسی ایک لڑکی سے اپنی توہین کا بدلہ لینے کے لیے وہ دوسری لڑکی کی ہتک پر اتر آیا تھا۔ کسی ایک لڑکی کی پارسائی کا زعم وہ دوسری لڑکی کی تذلیل کر کے توڑنا چاہتا تھا۔ اس کے تنیں ہر لڑکی صنف نازک ہی کی نمائندہ تھی۔

PDF NOVL BANK

اس کے قدم ایک لمحے کے لیے دروازے پر ٹھہرے اسی لمحے کونے کی میز پر بیٹھی بازغہ کی نظر اس پر پڑی اور وہ تیر کی طرف اس کی جانب بڑھی۔ قریب آتے ہی وہ وارفتگی سے بولی۔

"اوہ، میرے جند جانی۔"

بازغہ!.... کیسی ہو بے بی۔ "معاویہ کے ہونٹوں پر مسکراہٹ نمودار ہوئی۔"

"وہ کھلے ڈلے انداز میں بولی۔ "تمہیں دیکھ لیا، اب بہتر ہوں۔"

چلو پھر۔ "اس کی پتلی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے معاویہ نے سیڑھیوں کی جانب قدم بڑھائے۔"

تاش نہیں کھیلو گے۔ "بازغہ کے لہجے میں خوش گوار حیرت تھی۔"

"معاویہ نے نفی میں سر ہلایا۔ "آج صرف تمہیں تنگ کروں گا۔"

تم سے تنگ کوئی گنوار ہی ہو سکتا ہے۔ "بازغہ نے بے حیائی سے دانت نکالے۔"

وہ گنوار ہی تو ہے۔ احمق، بے وقوف اور گھٹیا لڑکی.... ایسی لڑکیاں منہ لگانے کے قابل تو نہیں ہوتیں.... "اس کی سوچوں میں شمامہ در آئی تھی۔"

اے کن خیالوں میں کھو گئے۔ "سیڑھیاں چڑھتے ہوئے وہ معاویہ سے چمٹی جا رہی تھی۔"

PDF NOVL BANK

ایسے ہی ایک گھٹیا لڑکی یاد آگئی تھی۔ "نفرت سے ہونٹ سیکوڑتے ہوئے وہ بازغہ کی جانب متوجہ ہو گیا تھا۔

((0))((0))((0))

اس کھیپ میں تو ممکن نہیں، مجھے تیاری کے لیے کم از کم ایک ماہ چاہیے۔ "سیٹھ اعظم" نے یوں نفی میں سر ہلایا گویا مخالف کو وہ نظر آرہا ہو۔

سیٹھ صاحب، ایک ماہ تو بہت طویل عرصہ ہے۔ کم از کم اتنا تو خیال کریں میں آپ کا پرانا گاہک ہوں۔ "مخالف کے لہجے میں مایوسی کے ساتھ شکوہ در آیا تھا۔

وہ طویل سانس لیتے ہوئے بولا۔ "رضوان بھائی، آپ دو ہفتے اور کم کر لیں اور یہ آخری بات ہے۔ اس سے پہلے میرے لیے مال بھیجنا ممکن ہی نہیں ہے۔ میں تمام کے مطالبے "موخر کر کے آپ کی مانگ کو پورا کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔

شکریہ سیٹھ صاحب، آپ سے یہی امید تھی۔ "رضوان کے لہجے میں ممنونیت تھی۔ "رسیور کریڈٹل پر رکھ کر سیٹھ اعظم نے تپائی پر رکھا کافی کا مگ اٹھایا۔ چھوٹا سا گھونٹ لیتے ہی مگ واپس تپائی پر رکھتے ہوئے اس نے ملازمہ کو بلانے کے لیے گھنٹی بجائی۔ اور خود بستر پر پڑے فائلوں کے ڈھیر سے ایک فائل اٹھا کر ورق گردانی کرنے لگا۔

PDF NOVL BANK

جی صاحب۔ "دو تین لمحوں بعد ادھیڑ عمر خادمہ نمودار ہوئی۔"

کافی ٹھنڈی ہو گئی ہے۔ "اس کی جانب دیکھے بغیر وہ دھیرے سے بولا۔"

ملازمہ سمجھ جانے کے انداز میں سر ہلاتے ہوئے کافی کا مگ اٹھا کر باہر نکل گئی۔

اسی وقت موبائل فون بجنے لگا۔ اس نے بیزاری بھرے انداز میں موبائل فون کی سکرین پر نگاہ دوڑائی کسی انجان نمبر سے کال آرہی تھی۔ کال منقطع کرنے کا بٹن دبا کر وہ فائل کی جانب متوجہ ہو گیا۔ لیکن گھنٹی دوبارہ بجنے لگ گئی تھی۔ اس کے دو تین بار گھنٹی منقطع کرنے کے باوجود کال کرنے والے نے ہمت نہ ہاری اور مجبوراً اسے کال وصول کرنا پڑ گئی۔

اسلام علیکم.... یہ اعظم صاحب کا نمبر ہے۔ "موبائل فون کان سے لگاتے ہی اس کی سماعتوں میں ایک دلکش نسوانی آواز گونجی۔

جی بول رہا ہوں۔ "قدرے حیرانی سے کہتے ہوئے وہ مستفسر ہوا۔ "کیا میں آپ کو جانتا"

"ہوں؟"

نہیں۔ "بولنے والی کے لہجے میں اطمینان تھا۔ "میں بھی نام کی حد تک آپ سے واقف"

"ہوں۔ البتہ آج کے بعد آپ مجھے اپنی محسنہ کے طور پر ضرور یاد رکھیں گے۔"

PDF NOVL BANK

جی بولیں۔ "اس کے لہجے میں اشتیاق در آیا تھا۔"

"آپ کو بازغہ کے بارے ایک ضروری اطلاع دینا تھی۔"

سیٹھ اعظم کا دل نا خوشگوار انداز میں دھڑکنے لگا تھا۔ بوڑھے خاوند کو نوجوان بیوی کے بارے ملنے والی گمنام اطلاع، پریشانی کے علاوہ کیا ہو سکتی تھی۔ تھوک نگلتے ہوئے بہ "مشکل اس کے ہونٹوں سے برآمد ہوا۔" سن رہا ہوں۔

"ڈرامائی انداز میں پوچھا گیا۔" آپ کو معلوم ہے کہ بازغہ اس وقت کہاں ہے ؟ گھر سے تو کلب جانے کے لیے نکلی تھی۔ "سیٹھ اعظم کے لہجے میں اندیشے در آئے تھے۔" وہ آپ کو دھوکا دے رہی ہے۔ "انجان لڑکی نے ایک دم اس کے اندیشوں کو حقیقت کا روپ دیا۔

کیا وہ کلب نہیں گئی؟ "سیٹھ اعظم نے سرسراتے ہوئے لہجے میں دریافت کیا۔" وہیں پر ہے، لیکن ایک خوب صورت نوجوان کے ساتھ اکیلے کمرے میں بند۔ اور اتنا "اندازہ تو آپ کو بھی ہو گا کہ دونوں کیا کر رہے ہوں گے۔

آپ نے نام نہیں بتایا؟ "سیٹھ اعظم لہجے میں شامل تپش کو نہیں چھپا سکا تھا۔"

PDF NOVL BANK

میرا نام جاننا آپ کے لیے ضروری نہیں۔ البتہ بازغہ کے ساتھ کمرے میں موجود نوجوان "کا نام معاویہ علی صدیقی ہے اور دونوں پہلی بار اکٹھے نہیں ہوئے۔"

نامعلوم نمبر سے آئی ہوئی اطلاع عموماً جھوٹ ہوا کرتی ہے۔ "سیٹھ اعظم کے لہجے میں"

اعتماد کا فقدان تھا۔

وہ دونوں کمرے سے اسی وقت باہر آئیں گے جب بازغہ نے گھر جانا ہوگا۔ اور اتنا تو "آپ کو بھی معلوم ہوگا کہ وہ گھر کو ایک بجے روانہ ہوتی ہے۔ آپ کے پاس تحقیق کرنے کے لیے تین چار گھنٹے پڑے ہیں۔" اطلاع دینے والی کی بات میں وزن تھا۔

"اگر یہ اطلاع جھوٹی ہوئی.....؟"

وہ قطع کلامی کرتے ہوئے بولی۔ "کبوتر کی طرح آنکھیں بند کرنے کے بجائے آپ بازغہ کے کلب میں جا کر تحقیق کریں۔ اور احتیاط سے جانا، ایک تو کلب میں وہی غیر متعلق شخص داخل ہو سکتا ہے جو کلب کے مستقل ممبر کے ساتھ ہو۔ دوسرا اگر آپ نے مستقبل پر جا کر پوچھ گچھ یا تحقیق کرنے کی کوشش کی تو کلب کی انتظامیہ فوراً ہی معاملے کو سنبھال لے گی اور آپ کی بیوی کو بے گناہ ثابت کرنا ان کے لیے دشوار نہیں ہوگا۔"

PDF NOVL BANK

وہ ناگواری سے بولا۔ "میں کلب کے دروازے پر جا کر کسی ایسے شناسا کا کتنی دیر تک انتظار کر پاؤں گا جو کلب کا ممبر بھی ہو۔ اور پھر کلب میں داخل ہو کر میں کس جادو کے تحت فوراً بازغہ اور اس کے آشنا کے سر پر پہنچ پاؤں گا۔"

دونوں دوسری منزل، کمرہ نمبر پچیس میں موجود ہیں۔ باقی کلب کے اندر جانے کے لیے "آپ دروازے پر کھڑے محافظوں کو کلب کی ممبر شپ حاصل کرنے کا جھانسہ دے کر داخل ہو سکتے ہیں۔ اس ضمن میں میں آپ کی مدد کر سکتی تھی لیکن اس طرح میں ظاہر ہو جاؤں گی اور کلب کی ممبر شپ چھن جانے کے ساتھ کلب کی انتظامیہ مجھ پر ہر جانے کا کیس بھی دائر کر سکتی ہے کیوں کہ ممبر شپ فارم میں رازداری برتنے کی شرائط بڑی وضاحت سے درج کی گئی ہیں۔" وہ لمحہ بھر سانس لینے کو رکی اور پھر اس کی ہدایات جاری رہیں۔ "اور ہاں اپنے ساتھ کسی عورت کو لا سکو تو کافی آسانی رہے گی اور دوسری منزل کا رخ کرتے وقت کوئی آپ پر شک نہیں کر سکے گا۔ کیوں کہ دوسری منزل پر تمام کمرے شب باشی کے لیے ہی بنائے گئے ہیں۔"

کچھ رہ گیا ہے تو وہ بھی بتا دو۔ "کوشش کے باوجود وہ لہجے میں شامل طنز پر پرہ نہیں "ڈال سکا تھا۔"

PDF NOVL BANK

وہ اطمینان سے بولی۔ "کسی کے سامنے بھی نامعلوم کال کا ذکر نہ کرنا۔ میں چوری کے کنکشن سے کال کر رہی ہوں اس لیے نمبر کے ذریعے مجھے کھوجا نہیں جا سکتا۔"

"اس نے مشکوک لہجے میں پوچھا۔ "اتنی رازداری کی وجہ؟"

کلب کی انتظامیہ میں بہت طاقت ور لوگ شامل ہیں۔ آپ کی ذرا سی بے احتیاطی مجھے "مشکلوں سے دوچار کر سکتی ہے۔ باقی آپ سے مجھے کوئی خوف نہیں ہے کیوں کہ آپ کے ساتھ تو میں اچھائی کر رہی ہوں نا۔" اتنا کہتے ہی نامعلوم لڑکی نے رابطہ منقطع کر دیا تھا۔

رابطہ منقطع ہوتے ہی سیٹھ اعظم اچھل کر کھڑا ہو گیا تھا۔ ملازمہ کی لائی ہوئی گرم کافی سے اب تک بھاپ اٹھ رہی تھی لیکن اس کے پاس نہ تو کافی پینے کا وقت تھا اور نہ اس کا دل ہی کر رہا تھا۔

کیسا ہے؟ "گفتگو کے اختتام پر گہرے سانولے رنگ کی لڑکی، قریب بیٹھے دوست کو "مخاطب ہوئی۔ اس کی پھیکی صورت، دلکش آواز کے بالکل برعکس تھی۔

PDF NOVL BANK

وہ تحسین آمیز لہجے میں بولا۔ "شاباش شانزے!.... اب دیکھتا ہوں سالی کیسے ہاتھ نہیں آتی۔" پھٹی ہوئی جینز پہننے والا جوان، شکل و صورت سے بگڑا رئیس زادہ نظر آ رہا تھا گلے میں سونے کی چین، بائیں کان کی لو میں سنمری بالی جس میں سفید رنگ کا چھوٹا سا ہیرا جڑا تھا، لمبے بال پونی سے بندھے تھے۔ دائیں کلائی میں کنگن اور دوسری میں مختلف رنگوں کے "ریسٹ بینڈ" پہنے ہوئے تھا۔ اس کی مجموعی ہیئت کسی "پوپ سٹار" کی سی تھی۔ وہ جدید اور نوجوان نسل کی برتنے والی تمام آلائشوں سے مزین تھا۔ اگر شریفانہ حلیے میں ہوتا تو اچھی خاصی صورت کا مالک تھا۔

کیا میرے حصول کے بعد بھی کسی کی ضرورت باقی رہ جاتی ہے۔ "شانزے کے لہجے میں شکوہ در آیا۔

نوجوان بناوٹی لہجے میں بولا۔ "تم تو میری جان ہو اور بازغہ دشمن ہے۔ دشمن کو زیر کیا جانا ہے، اس کی ہتک کی جاتی ہے، اسے سر جھکانے پر مجبور کیا جاتا، اسے آنکھیں اٹھانے کے قابل نہیں چھوڑا جاتا۔ محبت تھوڑی کی جاتی ہے۔

دشمنی بھی اسی وجہ سے ہوئی کہ اس نے تمہاری خواہش کا احترام نہیں کیا تھا۔"

شانزے نے منہ بنایا۔

PDF NOVL BANK

ہاں۔ "نوجوان نے اثبات میں سر ہلایا۔ "کسی لڑکی میں اتنی جرّات کہ وہ شاہ زیب کو" انکار کرے۔ باقی تم بھی اچھی طرح جانتی ہو کہ ایک شادی شدہ لڑکی کو میں "پرپوز" کرنے کی حماقت تھوڑی کر سکتا ہوں۔

شاہ زیب، مجھے ماضی سے کچھ نہیں لینا۔ میرا گلہ تو یہ ہے کہ تم نے اب بھی اس کے حصول کی تمنا دل سے نہیں نکالی۔ تھوڑی دیر تک اس کے غرور کے غبارے سے "ہوا نکل جائے گی نا، بس ہو گیا بدلہ پورا۔

وہ دانت پیستے ہوئے بولا۔ "بدلہ تو تب پورا ہو گا جب شاہ زیب اسے وہ منوائے گا جس سے وہ انکار کر چکی ہے۔

اگر وہ مستقل تمہیں چمٹ گئی.... "شانزے کے لہجے میں چھپے اندیشے بے بنیاد نہیں" تمھے۔

جانتی ہو وہ معاویہ کی دیوانی ہے اور معاویہ علی صدیقی انتہا کا گھٹیا، کم ظرف اور بے غیرت شخص ہے۔ وہ اپنی معصوم شکل کا فائدہ اٹھا کر لڑکیوں کو دونوں ہاتھوں سے لوٹتا ہے۔ جو لڑکی اس کی معاشی ضروریات پوری نہیں کر سکتی اسے چھوڑ کر وہ کسی نئی لڑکی کا رخ کر لیتا ہے۔ اور اب اگر بازغہ کو طلاق نہ بھی ملی شوہر کی طرف سے لمبی لمبی

PDF NOVL BANK

رقمیں ملنا ضرور بند ہو جائیں گی اور کسی مفلس لڑکی کو وہ منہ بھی نہیں لگاتا۔ اس کے بعد شاہ زیب کے بدلہ لینے کا رستا کھل جائے گا۔

میرا سوال کچھ اور تھا۔ "شانزے کے لیے وہ مکالمے بے معنی تھے۔"

"ایسی لڑکیاں کسی بڑھے کو مستقل بنیادوں پر رجھا سکتی ہیں، شاہ زیب کو نہیں۔"

شاہ زیب، میں تمہارے وجود میں سانچے داری برداشت نہیں کر سکتی۔ "شانزے کے اندیشے ختم ہونے میں نہیں آرہے تھے۔

شاہ زیب اس کا ہاتھ تھامتا ہوا بولا۔ "شانزے، وعدہ کرتا ہوں کہ شادی کروں گا تو صرف تم سے لیکن تمہیں بھی یہ یقین دلانا ہوگا کہ میری مشاغل میں کوئی رکاوٹ نہیں ڈالو گی۔"

منظور ہے۔ "فرط مسرت سے مسکراتے ہوئے وہ شاہ زیب کی جانب کھسکی اور اس کے کندھے پر سر ٹیک دیا۔

(())(())(())

کس کو تکلیف ہے؟ "دروازے پر ہونے والی دستک بازغہ کو سخت ناگوار گزری تھی۔"

PDF NOVL BANK

میڈم، معاویہ صاحب کو ایک ضروری اطلاع دینا ہے۔ "نسوانی آواز نے بازغہ کا پارہ"
مزید بلند کر دیا تھا۔

معاویہ دھیمی مسکراہٹ سے بولا۔ "بے بی، چند سیکنڈ لگیں گے اتنا غصہ کرنے کی
"ضرورت نہیں ہے۔"

"وہ وارفتگی سے بولی۔ "آپ سے چند سیکنڈ کی دوری بھی مجھے گوارا نہیں ہے۔
کیا معلوم کوئی اہم اطلاع ہو۔" معاویہ نے اسے خود سے علاحدہ کرتے ہوئے دروازہ
کھولنے کا اشارہ کیا۔

منہ بناتے ہوئے کپڑے پہننے کا تکلف کیے بغیر وہ اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گئی۔
البتہ ایک درمیانے حجم کا تولیہ لپیٹنے کی زحمت اس نے کر لی تھی۔

جی فرمائیں۔ "ایک جھٹکے سے دروازہ کھولتے ہوئے اس نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں"
دریافت کیا۔ دروازے پر کھڑی لڑکی کا چہرہ اس کے لیے بالکل نیا تھا۔ اس کا لباس بھی
کلب کی ملازماؤں جیسا نہیں تھا۔

فرمانا تو کچھ نہیں ہے بس عرض کرنا تھا کہ آپ کس وقت تک فارغ ہو جائیں گی۔ "یہ"
جواب لڑکی کے بجائے کسی اور نے دیا تھا اور جس نے دیا تھا اسے دیکھ کر بازغہ کا سارا

PDF NOVL BANK

نشہ ہرن اور مستی ہوا ہو گئی تھی۔ ہر مجرم کی طرح اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ کسی دن شوہر چھاپہ مار کر اس کے کالے کرتوتوں سے واقف ہو جائے گا۔
 آ.... آ.... اعظم میں وہ بس "اس سے کوئی بات بھی نہیں بن رہی تھی۔"
 سیٹھ اعظم کا ہاتھ گھوما، چہرے پر پڑنے والے تمپڑ سے وہ کولہوں کے بل نیچے گر گئی تھی۔

بیڈریسٹ سے ٹیک لگاتے ہوئے معاویہ نے استزائی لہجے میں کہا۔ "بہت غصے میں ہو سیٹھ۔" یہ تمام معاملہ اس کے لیے کسی خاص اہمیت کا حامل نہیں تھا۔ بازغہ کی زندگی برباد ہو گئی تھی تو یہ اس کا مسئلہ تھا۔ یوں بھی اس کے لیے ہمیشہ سے قابل ترجیح اس کی اپنی ذات تھی۔

میں تمہیں چھوڑوں گا تو نہیں۔ "سیٹھ اعظم نے شعلہ برساتی نظروں سے معاویہ کو گھورا۔

میری غلطی؟ "معاویہ نے استزائی مسکراہٹ سے پوچھا۔ "میں تمہاری بیوی کو زبردستی تو یہاں نہیں لایا.... تم سے کچھ ہو نہیں سکتا تھا بے چاری اپنی فطرتی

PDF NOVL BANK

ضرورت کو پورا کرنے پر مجبور تھی۔ اس لیے غصہ تھو کو اور کسی مستند حکیم سے رابطہ کرو تاکہ آئندہ یہ ایسا کچھ نہ کر سکے۔

اب جو مرضی آئے کرے۔ "سیٹھ اعظم نے فرش پر گری بازغہ کے پہلو میں ٹھوکر" رسید کی جو گرنے کے بعد گھٹنوں میں سر دیے وہیں بیٹھ گئی تھی۔ اس کے دماغ میں سائیں سائیں ہو رہی تھی۔ سوچوں میں انتشار پھیلا تھا۔ وہ کچھ بھی سمجھنے کے قابل نہیں تھی۔

اعظم، مجھے صرف ایک موقع دے دو۔ "جو بھی سیٹھ اعظم جانے کے ارادے سے مڑا" بازغہ ایک دم اس کے پاؤں سے لپٹ گئی تھی۔

چھوڑو مجھے غلیظ فاحشہ۔ "سیٹھ اعظم نے ٹانگ جھٹک کر اسے دور پھینکنا چاہا مگر وہ سختی سے اس کے پاؤں سے لپٹ گئی تھی۔

صرف ایک موقع دے دو، اعظم میں بھیک مانگتی ہوں۔ "بازغہ دونوں بازوؤں اس کے گھٹنوں کے گرد لپیٹ لیے تھے۔ "میں بھٹک گئی تھی، مجھ سے غلطی ہو گئی.... صرف ایک بار، اگر دوبارہ ایسا کچھ دیکھو تو میرا قتل آپ کو معاف ہے۔ پلیز اعظم، خدا کے لیے معافی دے دو۔ میں برباد ہو جاؤں گی۔ مجھے چھوڑ کے نہ جاؤ...." اس وقت بازغہ کو اپنی

PDF NOVL BANK

حالت کا بھی ادراک نہیں تھا کہ اعظم کے گھٹنوں سے لپٹنے کی وجہ سے تولیہ اس کے جسم سے علاحدہ ہو گیا تھا۔

دروازہ بند کر دو پروین۔ "سیٹھ اعظم نے راہداری میں قدموں کی آواز سن کر ساتھی "لڑکی کو اشارہ کیا۔ اور نیچے جھک کر تولیہ بازغہ کے برہنہ جسم سے لپیٹتے ہوئے وہ سر دلجے "میں بولا۔ "کپڑے پہنو تمہارے ساتھ گھر چل کر حساب کتاب ہوگا۔

اس کے لہجے میں مفاہمت کی بو محسوس کرتے ہی بازغہ اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے اپنے کپڑوں کی طرف بھاگی۔ کپڑے پہنتے ہوئے وہ معاویہ کی طرف دیکھنے سے گریز کر رہی تھی۔ اس دوران دروازے پر دستک ہونے لگی تھی۔

دروازہ کھولو، یہاں شور کی آواز کیوں آرہی ہے۔ "دستک پینے والوں کا تعلق یقیناً کلب کی "انتظامیہ سے تھا۔ وہاں ہونے والے شور و غوغا کی خبر انتظامیہ تک پہنچنے دیر نہیں لگی تھی۔

بازغہ کے کپڑے پہنتے ہی سیٹھ اعظم نے پروین کو دروازہ کھولنے کا اشارہ کیا۔ دروازے پر کالے سوٹوں میں ملبوس تین سیکورٹی اہلکار کھڑے تھے۔

PDF NOVL BANK

خیریت ہے ،یہاں سے شور کی شکایت موصول ہوئی ہے۔ "ایک کالے سوٹ والے" نے مہذب انداز میں پوچھا۔

بالکل خیریت ہے۔ "سیٹھ اعظم اطمینان بھرے لہجے میں بولا۔ جہاں دیدہ سیٹھ اپنے غصے پر قابو پا چکا تھا۔

سر، آپ کلب کے ممبر نہیں لگتے ،یہاں کیا کر رہے ہیں؟ "سیکیورٹی اہلکار کا لہجہ بہ "ظاہر موڈ تھا۔ "حالانکہ بیرونی دروازے پر آپ کلب کی ممبر شپ لینے کا بتا کر اندر داخل ہوئے تھے۔

معاویہ سگریٹ سلگاتے ہوئے طنزیہ انداز میں بولا۔ "بے چارہ بوڑھا سیٹھ اپنی نوجوان بیوی کی جاسوسی کرتا پھر رہا ہے۔

چلو.... "گہرا سانس لے کر غصے کو زائل کرتے ہوئے سیٹھ اعظم نے پروین کو باہر "نکلنے کا اشارہ کیا۔ بازغہ کو مخاطب ہونے کی کوشش اس نے نہیں کی تھی۔ ان کے قدم بڑھاتے ہی بازغہ سر جھکائے ان کے پیچھے چل پڑی تھی۔

بے بی ،واپسی کا ارادہ ہو تو میں ایک بجے تک یہیں ملوں گا۔ "معاویہ نے سیٹھ اعظم کو "سلگانے کی کامیاب کوشش کی۔ سیٹھ اعظم نے مڑ کر ایک قہر آلود نگاہ اس پر ڈالی اور

PDF NOVL BANK

آگے بڑھ گیا۔ اس وقت معاویہ کا وہ فقرہ بازغہ کو بھی بہت برا لگا تھا مگر وہ کچھ کہنے کی حالت میں نہیں تھی۔ البتہ اس نے معاویہ کو ملا متی نظروں سے گھورا ضرور تھا۔ اور معاویہ بے شرمی سے ایک آنکھ میچ کر ڈھٹائی سے مسکرا دیا تھا۔

سر، سب خیریت ہے نا؟ "سیٹھ اعظم اور دونوں لڑکیوں کے باہر جاتے ہی سیکیورٹی "اہلکار نے معاویہ سے پوچھا۔

بالکل۔ "بے پروائی سے کہتے ہوئے معاویہ نے اسے باہر جانے کا اشارہ کیا اور اپنے لیے "جام بھرنے لگا۔

((0))((0))((0))

کلب کی عمارت سے باہر آتے ہی اس نے موبائل فون نکالا اور انسپکٹر کامران کو کال کرنے لگا۔

میں چوک میں آپ کا منتظر کھڑا ہوں۔ "انسپکٹر کامران نے کال وصول کرتے ہی اپنی "جگہ کے بارے بتایا۔ مذکورہ چوک کلب کی عمارت سے ایک فرلانگ ہی دور تھی۔

پروین، تم اس کی کار لے کر چلی جاؤ۔ "سیٹھ اعظم بازغہ نام لینا تو درکنا اس کی طرف "دیکھنے سے بھی گریز کر رہا تھا۔

PDF NOVL BANK

جی سر۔ "کہہ کر پروین نے بازغہ کے ہاتھ سے کار کی چابی پکڑ لی جو سیٹھ اعظم کی بات سننے ہی اس نے پرس سے نکال کر پروین کی جانب بڑھا دی تھی۔ اس خبیث کی کار کون سی ہے؟" پروین کے جاتے ہی سیٹھ اعظم نے درشتی سے "پوچھا۔

بازغہ نے پارکنگ میں نگاہ دوڑائی اور ندامت بھرے انداز معاویہ کی سرخ سپورٹس کار کی جانب اشارہ کر دیا۔

کار کا نمبر پڑھ کر سیٹھ اعظم اپنی کار میں بیٹھا اور بازغہ کے لیے اگلی سیٹ کا دروازہ ان لاک کر دیا۔ وہ سر جھکائے خاموشی سے اندر بیٹھ گئی تھی۔ کار کے آگے بڑھتے ہی وہ سسکیاں لیتے ہوئے آنسو بہانے لگی۔ اور یہ عورتوں کا وہ آزمودہ و مجرب نسخہ ہے جس کے نتائج ہمیشہ بہتر نکلتے ہیں۔

سیٹھ اعظم درشت لہجے میں بولا۔ "مگر مجھ کے آنسو بہانا چھوڑو، میں جانتا ہوں تمہیں کتنی ندامت ہو رہی ہے۔"

صرف ایک موقع دے دو اعظم، میں سچ میں بھٹک گئی تھی۔ "ناک سے زوردار سانس کھینچتے ہوئے وہ ملتچی ہوئی۔

PDF NOVL BANK

فی الحال یہ رونا دھونا چھوڑو۔ "انڈیکسٹر دے کر اس نے کارسٹرک کے بائیں جانب "روکی۔ سٹرک کے مخالف جانب پولیس ایک جیپ کھڑی تھی۔ کار کے رکتے ہی باوردی پولیس انسپکٹر سٹرک عبور کر کے ان کے نزدیک آگیا تھا۔

خیریت تو ہے سیٹھ صاحب!.... "مصلحے کے لیے سیٹھ اعظم کی طرف ہاتھ بڑھاتے "ہوئے اس نے سوالیہ لہجے میں پوچھا۔

سیٹھ محمد علی صدیقی کو جانتے ہو؟ "سیٹھ اعظم نے تمہید باندھے بغیر مطلب کی بات پر "آگیا تھا۔

"انسپکٹر کامران نے اثبات میں سر ہلایا۔ "نام سنا ہے۔ اس کے بیٹے معاویہ علی صدیقی نے میری بیگم کے ساتھ چھیڑ خانی کی ہے اسے گرفتار "کرنا ہے۔

انسپکٹر کامران منہ بناتے ہوئے بولا۔ "کیا فائدہ، گرفتار ہونے کے اگلے پندرہ منٹ بعد "اس کی ضمانت ہو جائے گی۔

انسپکٹر صاحب! میرے خیال میں کسی مجرم کی ایک رات کی اچھی مہمان نوازی کے "لیے دو تین لاکھ کی رقم کم نہیں ہے۔

PDF NOVL BANK

انسپکٹر کامران سرعت سے بولا۔ "بالکل، مگر اس کے لیے کوئی طریقہ کار سوچنا پڑے گا
 "یوں کہ مجھے معلوم ہی نہ ہو کہ وہ سیٹھ محمد علی صدیقی کا بیٹا ہے۔
 ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟" سیٹھ اعظم نے پریشانی ظاہر کی۔
 پہلے آپ مکمل کہانی سنائیں۔" انسپکٹر کامران نے کار میں بیٹھی بازغہ پر گہری نگاہ ڈالتے
 ہوئے پوچھا۔

اصل کہانی تو یہ ہے کہ میری بیوی بھی برابر کی مجرم ہے۔" سیٹھ اعظم بغیر لگی لپٹی
 کے بولا۔ بازغہ نے ندامت بھرے انداز میں سر جھکا لیا تھا۔
 اگر ایسی بات ہے تو بیگم صاحبہ اسے کال کر کے کہیں بھی بلوا سکتی ہیں۔ اور جو ننھی وہ
 آئے بیگم صاحبہ اس سے جھگڑا شروع کر دے ہم قریب ہی موجود ہوں گے بس اس پر
 ہاتھ ڈال دیں گے اس کے بعد ایک دو رات اس کی اچھے طریقے سے مہمان نوازی کر
 لیں گے۔

واہ.... "تحسین انداز میں سر ہلاتے ہوئے سیٹھ اعظم، بازغہ کو مخاطب ہوا۔ "تم فی
 الفور اس خبیث کو کال کر کے کسی بہانے سے اسی جگہ بلوا لو اور اس کے آتے ہی
 "جھگڑا شروع کر دینا باقی کام پولیس والے کر لیں گے۔"

PDF NOVL BANK

بازغہ کے پاس انکار کی گنجائش موجود نہیں تھی۔ معاویہ کو پولیس کے تشدد سے بچانے کے لیے وہ اپنے مستقبل کو داؤ پر نہیں لگا سکتی تھی۔ اس وقت وہ کسی نہ کسی طریقے سے سیٹھ اعظم کو خوش کرنے کی تگ و دو میں تھی۔ فوراً ہی موبائل فون نکال کر وہ معاویہ کو کال کرنے لگی۔

ہیلو بے بی، تمہاری کال تو میرے اندازے سے بہت پہلے آگئی ہے۔ "معاویہ لہجے میں "خوشگواریت سموتے ہوئے کھلکھلایا۔

وہ سسکیاں بھرتے ہوئے بولی۔ "معاویہ، انھوں نے مجھے سخت بے عزت کیا، کار بھی "چھین لی اور کہا کہ جہاں میری مرضی آئے دفع ہو جاؤں۔

اس کے علاوہ وہ کیا کہہ سکتا تھا بے بی، بہ ہر حال آجاؤ میں اب تک اسی کمرے میں "ہوں۔ جو ہونا تھا سو ہو گیا اب اس رات کو تو پر لطف بنائیں۔

"وہ فوراً بولی۔ "یہاں نہیں، کہیں اور رات گزارتے ہیں۔

"آجاؤ یار، اس سے بہتر جگہ کہاں ملے گی۔"

بازغہ بہانہ بناتے ہوئے بولی۔ "انھوں نے مجھے طلاق نہیں دی معاویہ، یقیناً چند دنوں تک ان کا غصہ اتر جائے گا۔ اور وہ مجھے معاف کر دیں گے۔ اس وقت اگر میں کلب

PDF NOVL BANK

میں آگئی تو جس آدمی نے انہیں پہلے مطلع کیا ہے دوبارہ بھی بتا سکتا ہے اور میں نہیں
 "چاہتی اب انہیں ہمارے تعلق کے بارے کچھ معلوم پڑے۔

ٹھیک ہے میں دس منٹ تک پہنچتا ہوں۔" معاویہ بادل نخواستہ مان گیا تھا۔"
 اس کے بعد انہوں نے سرعت سے باقی تفصیلات طے کیں اور بازغہ کو وہیں اکیلا چھوڑ
 کر سیٹھ اعظم آگے بڑھ گیا۔ انسپکٹر کامران نے بھی اپنی جیب ایسی جگہ پر جا کر کھڑی
 کر دی جہاں اندھیرے کی وجہ سے وہ نظر نہیں آرہی تھی۔ بازغہ وہیں کھڑی رہی۔ انہیں
 آدھے گھنٹے سے زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑا تھا۔ معاویہ کی کار بازغہ کے قریب آکر رکی۔
 بیٹھو بے بی۔ "اگلی سیٹ کا دروازہ کھولتے ہوئے اس نے بازغہ کو اندر داخل ہونے کی"
 دعوت دی۔

بازغہ عجلت کا اظہار کرتے ہوئے آگے بڑھی اور فٹ پاتھ سے اترتے ہوئے وہ یوں
 لڑکھرائی جیسے اسے ٹھوکر لگی ہو اور پھر کرہستے ہوئے نیچے گر گئی۔
 آرام سے۔ "معاویہ نیچے اترتے ہوئے فوراً اسے سنبھالنے کے لیے قریب ہوا اور اسے سہارا"
 دے کر سرک سے اٹھانے لگا۔

PDF NOVL BANK

اٹھتے ہی بازغہ اس کی چھاتی میں دوہتر رسید کرتے ہوئے چلائی۔ "تم نے مجھے برباد کر"
 "دیا معاویہ ، مجھے کہیں کا نہیں چھوڑا۔"

وہ ناگواری سے بولا۔ "کیا بکو اس کر رہی ہو بازغہ ، میرا کیا قصور ہے۔ اور اگر مجھے گلوں
 "شکوں کے لیے بلایا تھا تو خدا حافظ۔"

تم نے خود ہی میرے خاوند کو کال کر کے بلایا تھا ناں ، اسی وجہ سے آج بغیر جوا کھیلے "
 تم مجھے کمرے میں لے گئے تھے۔ "جھگڑا کرنے کا مناسب بہانہ سو جھتے ہی بازغہ نے نئی
 بحث چھیڑ دی۔"

پاگل ہوں جو ایسا کروں گا۔ "معاویہ فوراً صفائیاں دینے لگا۔ "

"بازغہ چیختے ہوئے بولی۔ "پاگل تو میں تھی جو تمہاری خاطر اپنا اچھا برا بھلا بیٹھی۔"

معاویہ کے کچھ کہنے سے پہلے انسپکٹر کامران کی جیپ وہاں آکر رک گئی تھی۔ "یہاں کیا
 ہو رہا ہے ؟ "جیپ کے رکتے ہی وہ اچھل کر نیچے اترا۔ دو سپاہی بھی رائفلیں سنبھالتے
 ہوئے اس کے پیچھے کودے تھے۔"

آپ تشریف لے جا سکتے ہیں محترم یہ ہمارا ذاتی معاملہ ہے۔ "پولیس کو دیکھتے ہی "
 معاویہ بازغہ کے بجائے ان کی طرف متوجہ ہو گیا تھا۔"

PDF NOVL BANK

محترمہ، آپ بتائیں سب خیریت ہے نا؟" انسپکٹر نے معاویہ کے بجائے بازغہ سے "پوچھا۔

"معاویہ بگڑے ہوئے انداز میں دھاڑا۔ "بھائی کہہ دیا نا ہمارا ذاتی مسئلہ ہے۔ اسی وقت بازغہ بھرائے ہوئے لہجے میں بولی۔ "انسپکٹر صاحب، یہ مجھے زبردستی لے جا رہا "تمہا، خدا کا شکر ہے آپ آگئے ہیں۔

کیا.... "معاویہ ششدر رہ گیا تھا۔ بازغہ اس پر ایسا الزام لگا سکتی تھی یہ اس کے گمان سے بھی بعید تھا۔ "ہوش میں تو ہو...." اس نے بازغہ کو کندھوں سے پکڑ کر جھنجھوڑنا چاہا۔ اسی وقت انسپکٹر کامران چیل کی طرح جھپٹا۔ "چٹاخ.... چٹاخ...." کی آواز تین دفعہ ابھری تھی۔

معاویہ دانت پیستے ہوئے بولا۔ "یہ تمھیں تمھیں مہنگے پڑیں گے انسپکٹر، تم جانتے نہیں میں "کون ہوں۔

پکڑو لو اس شہدے کو، شریف لڑکیوں کو چھیڑتا ہے اوپر سے تیور دیکھو سالے کے۔ " انسپکٹر کا ہاتھ دوبارہ اٹھ گیا تھا۔ دونوں سپاہیوں نے معاویہ کو جکڑنے میں نایک لمحہ بھی نہیں لگایا تھا۔ اگلے لمحے وہ اس کے ہاتھ ہتھکڑی میں جکڑ چکے تھے۔

PDF NOVL BANK

انسپکٹر، تم پچھتاؤ گے، میں سیٹھ.... "معاویہ کو اب تک حقیقت کا ادراک نہیں ہوا" تھا۔ اس نے جو بھی باپ کا نام لینا چاہا انسپکٹر اس پر پل پڑا۔ پیٹ میں لگنے والے گھٹنے نے معاویہ کو بات پوری کرنے کے قابل نہیں چھوڑا تھا۔

اس کے منہ پر کپڑا باندھو، باقی کارروائی تھانے جا کر ہوگی۔ "انسپکٹر نے دہرے " ہوتے معاویہ کو دھکا دے کر سڑک پر گراتے ہوئے سپاہیوں کو حکم دیا۔ سپاہیوں نے فی الفور اس پر عمل کیا تھا۔

بازغہ لہجے میں لجاجت بھرتے ہوئے بولی۔ "انسپکٹر صاحب، میں تھانے نہیں جا سکتی "ورنہ بدنام ہو جاؤں گی، اگر آپ یہیں پر میرا بیان لے لیں۔ مس، اپنا موبائل فون نمبر دے دیں ضرورت پڑی تو تمہیں تھوڑی دیر کے لیے بلوا لوں " گا۔ باقی ہم جانیں اور یہ غنڈہ۔

بازغہ نے شکریہ کہتے ہوئے اپنا موبائل فون نمبر دہرایا اور ہاتھ ہلاتے ہوئے آگے بڑھ گئی۔

PDF NOVL BANK

سپاہیوں نے معاویہ کا منہ باندھ کر کے اسے جیب میں بٹھا لیا تھا۔ اس کی سپورٹس کار میں خود انسپکٹر کامران بیٹھ گیا۔ آگے پیچھے چلتے ہوئے اگلے آدھے گھنٹے میں دونوں گاڑیاں تھانے کی حدود میں داخل ہو گئی تھیں۔

اسے مہمان خانے میں لے جاؤ۔ "سپاہیوں کو کہہ کر انسپکٹر اپنے دفتر میں گھس گیا۔" تھوڑی دیر بعد وہ دو خصوصی جلادوں کو بلا کر ضروری ہدایات دے رہا تھا۔ نہ اس کی کوئی بات سننا ہے اور نہ دھمکی پر دھیان دینا ہے۔ اطمینان اور دل جمعی سے "اس کے دل سے امارت کا خناس نکالو، باقی صبح دیکھیں گے۔ اور ہاں ساری کارروائی کو "فلمانا نہ بھولنا تاکہ اس سیٹھ سے زیادہ رقم بٹوری جاسکے۔"

فکر ہی نہ کریں حضور۔ "جلاد باچھیں پھلاتے ہوئے عقوبت خانے کی طرف بڑھ گئے۔" دونوں جلادوں نے چہروں پر نقاب چڑھائے ہوئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد عقوبت خانہ معاویہ کی درد بھری آہ و بکا سے گونج رہا تھا۔ رات بھر دونوں جلاد اس کے ساتھیوں کے بارے تفتیش کرتے رہے۔ قسمیں کھا کھا اس کا گلا خشک ہو گیا تھا کہ اس کا تعلق نہ تو دہشت گردوں سے ہے اور نہ وہ عورتوں کو اغوا کرنے والے کسی گروہ کا کارندہ ہے۔ اس نے کئی بار گڑگڑا کر ایک فون کرنے کی بھیک مانگی، دونوں جلادوں کو رشوت کا لالچ

PDF NOVL BANK

دیا، دھمکیاں دیں، خدا کے واسطے دیے، مگر وہ اس کی باتوں پر کان دھرے بغیر اسے دہشت گرد مان کر اپنی افیت رساں فطرت کی تسکین کرتے رہے۔ اس دوران معاویہ کئی بار بے ہوش ہوا تھا لیکن وہ اسے پھر ہوش میں لا کر اپنی کارروائی میں مشغول ہو جاتے۔

صبح صادق کے وقت انھوں نے معاویہ کی بندشیں کھولیں اور اسے گھسیٹتے ہوئے حوالات میں لا کر پھینک دیا۔

واپس جانے سے پہلے ایک جلاد نے دبنگ لہجے میں اسے دھمکی دی۔ "پتر!.... ہم ذراتازہ دم ہو لیں پھر گپ شپ کرتے ہیں۔ تمہارے لیے بہتر یہی ہو گا کہ اپنے ساتھیوں کے پتے "اگل دو۔ ورنہ فی الحال چیدہ چیدہ سرخیاں سنائی۔ ہیں اصل خبر نامہ ابھی رہتا ہے۔ معاویہ جواب دیے بغیر کراہتا رہا۔ یوں بھی دونوں جلاد اس کا جواب سننے کے لیے رکے نہیں تھے۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے سارے جسم کو ریگ مال سے چھیل کر اوپر نکل اور مرچیں چھڑک دی گئی ہوں۔ ایسی افیت اور تشدد سے اس کا زندگی میں پہلی بار واسطہ پڑا تھا۔ حیران کن بات یہ تھی کہ اس کے جسم پر زخم کا ہلکا سا نشان بھی موجود نہیں تھا۔ بلکہ جسم کیا اس کا تو لباس بھی خراب نہیں ہوا تھا کہ تشدد کی ابتداء سے پہلے

PDF NOVL BANK

انہوں نے اس کے کپڑے اتار لیے تھے۔ بلا شک و شبہ دونوں جلاد اپنے کام کے ماہر تھے۔

وہ ٹھنڈے فرش پر اوندھے منہ پڑا زور زور سے کراہتا رہا۔ رہ رہ کر اسے بازغہ پر تپ چڑھ رہا تھا جس کی وجہ سے اسے یہ دن دیکھنا پڑا تھا۔ اس کے دماغ میں ایک امکانی سوچ گونجی۔

"یقیناً وہ یہی سمجھ رہی ہے کہ میں نے اس کے شوہر کو کال کر کے بلایا تھا۔" مگر وہ ایسا کیسے سوچ سکتی ہے، اگر میں نے اس سے جان چھڑانا ہوتی تو ویسے ہی دفع دور کرتا اسے پھنسانے میں میرا کیا فائدہ تھا۔ "وہ اپنی بے گناہی کے دلائل سوچتے ہوئے بازغہ کی بے وقوفی کی توجیہ کر رہا تھا۔

اچانک ایک روح فرسا خیال اس کے دماغ میں ابھرا کہ دونوں جلادوں نے تازہ دم ہونے کے لیے تشدد کا سلسلہ روکا تھا اور وہ کسی بھی وقت واپس لوٹ کر تفتیش کا سلسلہ وہیں سے جوڑ سکتے تھے جہاں سے لٹا تھا۔ آخری لمحات میں انہوں نے اس کے بازوؤں کو چھت میں موجود لوہے کے کڑوں سے باندھ کر اس کی ٹانگوں کے ساتھ اچھا خاصا وزن باندھ دیا تھا۔ یوں چند لمحے بعد ہی اسے محسوس ہونے لگا تھا جیسے اس کے

PDF NOVL BANK

کندھے جڑوں سے اکھڑ جائیں گے۔ اس سے پہلے وہ اسے پانی میں لمبے لمبے غوطے دے چکے تھے، بجلی کا کرنٹ لگا چکے تھے، اس کے چہرے پر لفافہ چڑھا کر اس کا سانس روک چکے تھے۔ اس کے علاوہ بھی وہ درجن بھر عذابوں کو مزا چکھ چکا تھا۔ وہ اس کی زندگی کی طویل ترین رات تھی جو گزرنے ہی میں نہیں آرہی تھی۔

.... اچانک تھوڑے ہی فاصلے پر ایک خوب صورت آواز ابھری

اللہ اکبر.... اللہ اکبر...." (اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے) وہ الفاظ کی خوب صورتی کا اعجاز تھا، مؤذن کی آواز کا سوز و گداز تھا، تمام رات کے جلنے کا اثر تھا، ناقابل برداشت اذیت جھیلنے کا اثر تھا یا کچھ اور کہ ایک دم اس کا دل عجیب انداز میں دھڑکنے لگا۔ وہ گناہ گار تھا کافر نہیں تھا، خطار کار تھا مگر مصطفیٰ ﷺ کا امتی تھا، اس کا ضمیر سویا ہوا تھا مرا نہیں تھا، وہ عیاش تھا، شرابی تھا، مگر ہنوز توبہ کے دروازے اس پر بند نہیں ہوئے تھے کہ یہ تو وقت نزع سے پہلے تک کھلے ہوتے ہیں۔ اس کے دماغ میں فوراً شمامہ کی آواز گونجی

"یاد رکھنا معاویہ، میں کمزور و بے بس سہی میرا اللہ بہت طاقتور ہے۔"

اللہ اکبر.... اللہ اکبر...." (اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے)"

PDF NOVL BANK

تمہیں پورے کا پورا بدلہ ملے گا اور اسی دنیا میں ملے گا۔ میں نے اپنا مقدمہ اس کی بارگاہ "میں پیش کر دیا ہے۔ جہاں دیر تو ہو سکتی ہے اندھیر نہیں ہے۔"

اشھد ان لا الہ الا اللہ "(میں گواہی دیتا ہوں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں)" وہ اپنی بے بس بندی کی فریاد کو رایگاں نہیں جانے دے گا۔ دیکھ لینا اور تم ضرور دیکھو گے تمہیں کبھی چین و سکون نصیب نہیں ہوگا۔ جیسے تم نے مجھے رلایا، افیت دی، نفرت و حقارت کے قابل سمجھا۔ یونہی تمہارے ساتھ بھی ہوگا، ان شاء اللہ ضرور ہوگا۔"

اشھد ان محمد الرسول اللہ "(میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں)"

آج کی تاریخ اپنے پاس لکھ لینا بھول نہ جانا، یہ وقت، جگہ اور دن میرا رب تم سے "پوچھے گا معاویہ۔"

.... حی علی الصلوٰہ "(آؤ نماز کی طرف) کیوں؟ کیوں کہ " حی علی الفلاح "(آؤ نجات کی طرف) نماز ہی تو نجات ہے"

PDF NOVL BANK

وہ تم سے ضرور پوچھے گا.... عدل کرنے والا میرے ساتھ بھی انصاف کرے گا...."

"..... یاد رکھنا تم یاد رکھنا تم سے پوچھا جائے گا تمہیں دکھا دیا جائے گا

اللہ اکبر اللہ اکبر.... لا الہ الا اللہ" (اللہ بہت بڑا ہے ، اللہ بہت بڑا ہے۔ اور اس کے "سوا کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں۔

شمامہ کی آواز کی بازگشت تسلسل سے اس کی سماعتوں میں گونجنے لگی۔ اس کے ساتھ موڈن کی سریلی آواز بھی شامل تھی۔ اس کے اندر جوار بھاٹا اٹھا جو نہ جانے کتنی غلاظتوں ، کتنے فسادوں ، کتنی آلائشوں ، کتنے فتوروں کو بہا کر لے گیا۔ جلادوں سے مار کھاتے وقت وہ چیخا چلایا تھا، ہائے والے کی آوازیں نکالیں تمہیں ، امی ، ابو کو پکارا تھا ، لیکن اس انداز میں رویا نہیں تھا جیسا کہ آذان سن کر اس کے آنسو بہہ رہے تھے۔ وہ خوفزدہ ہو گیا تھا ، اسے ڈر لگ رہا تھا ، اس کا دل معمول کی رفتار سے بہت تیز دھڑک رہا تھا۔ اسے ایک دم محسوس ہونے لگا تھا کہ شمامہ تو بات کو بہت آگے لے گئی تھی۔ اس نے تو ایسی عدالت کا دروازہ کھٹکھٹا دیا تھا جہاں ہر مظلوم کی بہت توجہ سے سنی جاتی ہے۔

"شمامہ نے کہا تھا.... "جہاں دیر تو ہو سکتی ہے اندھیر نہیں ہے۔

PDF NOVL BANK

لیکن وہاں تو کوئی دیر بھی نہیں ہوئی تھی، اتنی جلدی تو دنیا کا قانون۔ بھی فیصلہ نہیں کر پاتا۔ اس کا تو فی الفور ہی جسمانی ریمانڈ شروع ہو گیا تھا۔ اور وہ جلا د تو بس تازہ دم ہونے.... گئے تھے نامعلوم دوبارہ اس کے ساتھ کیا سلوک کرتے

میری توبہ، مجھے معاف کر دے مالک.... اے شمامہ کے اور میرے پروردگار مجھے معافی دے دے، مجھ سے بھول ہو گئی کہ تیری خاص بندی سے الجھ بیٹھا۔ اے مالک ایسا نادانستگی میں ہوا ہے، مجھ سے بھول ہو گئی، ایک بار معاف کر دے دوبارہ اسے بالکل تنگ نہیں کروں گا۔ تیری قسم اپنے کیے کی معافی مانگوں گا۔ "وہ دبی زبان میں گر گرتا رہا، معافیاں مانگتا رہا، آنسو بہاتا رہا.... یقیناً آج اس کے رونے کی باری تھی۔

((0))((0))((0))

آج دوسرا دن ہے وہ یونیورسٹی نہیں آ رہا۔ معلوم ہوتا ہے اپنے فعل پر نادم ہے۔ "" چھٹی کے وقت پارکنگ کا رخ کرتے ہوئے بسمہ نے خیال ظاہر کیا۔ آخر تمہیں بیماری کیا ہے۔ "شمامہ زچ ہو کر بولی تھی۔ "جب درخواست کی تھی کہ نہ " "گزری باتوں کو دہرائیں گے اور نہ کسی غیر کا ذکر ہوگا۔

PDF NOVL BANK

سوری یار، میں نے تو یونہی "بسمہ ندامت کا اظہار کرنے لگی تھی۔ ایک دم شمامہ " نے قطع کلامی کی۔

تمہاری سالگرہ میں نہیں آسکوں گی۔ "یقیناً وہ اس موضوع پر بسمہ کی معذرت سننے کی " بھی روادار نہیں تھی۔

یہ بھلا کیا بات ہوئی؟ "بسمہ نے خفگی کے اظہار میں سستی نہیں برتی تھی۔ " یہ غیر اسلامی رسم ہے بسمہ، اسلام میں اس قسم کی فضولیات کی کوئی گنجائش نہیں " ہے۔ اور دیکھا جائے تو زندگی کا ایک سال کم ہونے کی خوشی منانا کہاں کی عقل مندی ہے۔ "

کمی نہیں محترمہ! میری عمر میں ایک برس کا اضافہ ہوا ہے۔ بیس کی تھی اب " پورے اکیس کی ہو گئی ہوں۔ "بسمہ نے فوراً تصحیح کی تھی۔

"شمامہ بولی۔ "یہ تو نظر کا دھوکا ہے میری جان۔

نظر کا دھوکا کیسے؟ "بسمہ کج نحشی پر اتر آئی تھی۔ "

PDF NOVL BANK

شمامہ نے کہا۔ "ہر انسان کی عمر متعین ہے، کسی کی پچاس، کسی کی ساٹھ کسی کی اس سے کم و بیش.... تو تمہیں جتنے بھی سال ملے ہیں ان میں ایک سال کی کمی ہو گئی ہے"۔

"بسمہ نے منہ بناتے ہوئے پوچھا "تم نے کبھی بھی اپنی سالگرہ نہیں منائی؟
نہیں۔" شمامہ نے نفی میں سر ہلادیا۔ وہ پارکنگ میں پہنچ گئی تھیں، لیکن شمامہ کے "والد صاحب اب تک نہیں آئے تھے۔ وہ رستے کے ایک جانب کھڑے ہو کر گپ شپ کرنے لگیں۔ اسی وقت ایک موٹر سائیکل ان کے ساتھ آکر رکی وہ عقیل تھا۔ موٹر سائیکل روکتے ہی وہ ندامت بھرے لہجے میں بولا۔

مس شمامہ، میں کل سے موقع ڈھونڈ رہا تھا کہ آپ سے معاویہ کی بدتمیزی اور زیادتی "کی معافی مانگ سکوں۔ وہ میرا دوست ہے لیکن بخدا میں اس کے گھٹیا منصوبے میں بالکل شامل نہیں تھا۔

شمامہ کے بجائے بسمہ نے شوخی بھرے لہجے میں پوچھا۔ "آپ سے گلہ کس نے کیا ہے" جناب۔

PDF NOVL BANK

وہ گڑبڑاتے ہوئے بولا۔ "نن.... نہیں، میرا مطلب تھا کہ کہیں آپ میرے متعلق دل میں کوئی غلط فہمی نہ پال بیٹھیں اس لیے صفائی دینا ضروری سمجھا۔"

بسمہ بر جستہ بولی۔ "ہم اتنی بے وقوف ہیں ناں جو آپ جیسے کے لیے دل میں غلط فہمی پالیں گی۔"

بسمہ کے مسلسل حملوں سے عقیل گھبرا گیا تھا۔ اس نے جلدی سے وضاحت چنے کی۔ "....کوشش کی۔" میرا یہ مطلب نہیں تھا

بسمہ نے اس کی بات پوری نہیں ہونے دی تھی۔ "معلوم ہے.... اچھی طرح معلوم ہے کہ لڑکوں کا بغیر کسی وجہ اور تعلق کے معذرت کرنے کا مطلب تعلقات بڑھانا ہوتا ہے۔"

یقیناً آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ "عقیل انجانے میں بھڑوں کے چھتے میں پتھر تو مار" بیٹھا تھا اب خلاصی کی کوئی صورت نظر نہیں آرہی تھی۔

خاموش کھڑی شمامہ محل ہوتے ہوئے بولی۔ "عقیل بھائی، آپ پریشان نہ ہوں۔ میں جانتی ہوں آپ معاویہ کے فعل کے ذمہ دار نہیں ہیں۔ اور بسمہ کی باتوں پر توجہ چنے کی ضرورت نہیں اسے مذاق کی عادت ہے۔"

PDF NOVL BANK

شکریہ مس شمامہ۔ "ممنونیت بھرے لہجے میں کہتے ہوئے اس نے فوراً ہی موٹر" سائیکل آگے بڑھا دی تھی۔ اور بسمہ کچھ کہنے کے لیے منہ کھولنے لگی تھی فوراً ہی ہونٹ بھینچ لیے تھے۔

"شمامہ اس کی طرف متوجہ ہوئی۔ "ہر کسی سے مذاق کرنا اچھی عادت نہیں ہے۔ میں نے بالکل بھی مذاق نہیں کیا محترمہ! میں مکمل طور پر سنجیدہ تھی۔ بالکل اتنی ہی" سنجیدہ، جتنا تمہارا لایا پراٹھا کھاتے وقت ہوتی ہوں۔ اور برا نہ منانا کل سے اس قسم کے نمونے تم سے گفتگو کے بہانے ڈھونڈ رہے ہیں۔ ہر کوئی معاویہ کی غلطی کی معافیاں۔ "مانگتا پھر رہا ہے گویا تمام معاویہ کے سر پرست ہیں۔

پھر وہی واہیات گفتگو۔ "سر جھٹکتے ہوئے شمامہ کار کی طرف بڑھ گئی تھی جو اسی وقت ان کے سامنے آکر رکی تھی۔

سیٹھ اعظم کی کوٹھی سے نکلتے وقت چار لاکھ کی خطیر رقم انسپکٹر کامران کے پاس موجود تھی۔ وہ صبح ہی صبح معاویہ کی وڈیو کے ساتھ اس کی کوٹھی پر پہنچ گیا تھا۔ وڈیو دیکھ کر سیٹھ اعظم نے پسندیدگی کا اظہار کیا تھا۔

PDF NOVL BANK

دفتر جانے سے پہلے انسپکٹر کامران نے گھر جا کر رقم کو خفیہ تجوری میں رکھا اور دفتر روانہ ہو گیا۔ دفتر میں داخل ہوتے ہی کرسی سنبھالنے سے پہلے اس نے معاویہ کو بلا بھیجا تھا۔ وہ بڑی مشکل سے وہاں تک چل کے آیا تھا۔ اسے دیکھتے ہی انسپکٹر کامران کے ہونٹوں پر معنی خیز مسکراہٹ ابھری۔ ”کیا خیال ہے جوان، اپنے گروہ کے بقیہ افراد کے نام بتانے میں یا ہمارے آدمیوں کو ایک اور رات بے آرام ہونا پڑے گا۔“

ایک اور رات کا سن کر معاویہ کے رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے وہ گلوگیر لہجے میں بولا۔

”انسپکٹر صاحب!.... قسم لے لیں میرا تعلق کسی گروہ سے نہیں ہے، اس لڑکی نے بالکل بے بنیاد الزام لگایا ہے۔“

”بکواس بند کرو، تم ایک معزز خاتون پر الزام لگا رہے ہو۔ وہ سیٹھ اعظم احسان کی بیوی“

”ہے۔ کیا وہ جھوٹ بول رہی تھی۔ اور پھر میں نے خود تمہیں رنگے ہاتھوں پکڑا ہے۔“

انسپکٹر کامران نے مصنوعی غصے کا اظہار کیا۔ لیکن اس وقت معاویہ مصنوعی اور حقیقی غصے کی پہچان کی حالت میں نہیں تھا۔ اس نے ڈرتے ڈرتے منہ کھولا۔ ”انسپکٹر صاحب، میں بھی سیٹھ محمد علی صدیقی کا بیٹا ہوں کوئی لو فر لنگا نہیں ہوں۔“

PDF NOVL BANK

کیا؟" انسپکٹر کامران نے حیرت کے اظہار کے لیے اچھل کر کرسی سے کھڑا ہونا ضروری "سمجھاتا تھا۔" تم سچ میں سیٹھ محمد علی صدیقی کے بیٹے ہو؟

جی سر۔ "اس مرتبہ معاویہ کے لہجے میں اعتماد در آیا تھا۔"

انسپکٹر نے مشکوک لہجے میں کہا۔ "اگر یہ جھوٹ ہوا تو یاد رکھنا تمہارے جسم سے کھال کھینچ کر اس میں بھس بھروادوں گا۔"

"معاویہ نے لجاجت سے کہا۔ "آپ مجھے صرف ایک کال کرنے کی اجازت دیں۔"

ایک لمحہ اسے گھورنے کے بعد انسپکٹر کامران نے میز پر رکھا معاویہ کا موبائل فون اس کی جانب بڑھا دیا۔

شش.... شکریہ سر۔ "ممنونیت بھرے لہجے میں کہتے ہوئے اس نے موبائل فون آن "کیا اور کانپتے ہاتھوں سے والد کو کال ملانے لگا۔"

کال وصول کرتے ہی اس کے والد کی تفتیش شروع ہو گئی تھی۔ "معاویہ تم کہاں ہو اور تمہارا نمبر کیوں بند جا رہا تھا۔ بے پروائی کی بھی حد ہوتی ہے یا، پہلے تم تین چار بجے "سنگ آجاتے تھے اور اب رات بھر غائب رہنے لگے۔"

PDF NOVL BANK

ابو جان میں تمھانے میں ہوں آپ فوراً یہاں آجائیں۔" اس نے قطع کلامی کرنا مناسب " نہیں سمجھا تھا۔ والد کے خاموش ہونے کے بعد ہی اس نے زبان کھولی تھی۔

تمھانے.... کون سے تمھانے اور تم وہاں کیا کر رہے ہو؟" سیٹھ محمد علی پریشان ہو گئے " تمھے۔

آپ یہاں آئیں گے تو سب پتا چل جائے گا اور امی جان کو بتانے کی ضرورت نہیں " ہے۔ " یہ کہتے ہوئے معاویہ نے متعلقہ تمھانے کے بارے بھی بتا دیا تھا۔

میں آرہا ہوں۔ " سرعت سے کہتے ہوئے سیٹھ محمد علی نے رابطہ منقطع کر دیا تھا۔ " بیٹھو۔ " رابطہ منقطع ہوتے ہی انسپکٹر کامران نے کرسی کی طرف اشارہ کیا۔ " شکریہ۔ " کہہ کر وہ جھجکتے ہوئے بیٹھ گیا۔ ایک رات حوالات میں گزارتے ہی اسے پولیس کے اختیارات کا اندازہ ہو گیا تھا۔

دوپیلی چائے لے آؤ۔ " انسپکٹر کامران نے دروازے پر متعین سپاہی کو کہا۔ معاویہ کے ساتھ اس کا رویہ ایک دم دوستانہ ہو گیا تھا۔

معاویہ دل ہی دل میں خود کو کوسنے لگا کہ وہ کل انسپکٹر کو اپنا تعارف کیوں نہ کرا سکا۔

بے چارہ اصل بات سے ناواقف تھا۔

PDF NOVL BANK

سیٹھ محمد علی کے وہاں پہنچنے تک وہ چائے پی چکے تھے۔ اس دوران معاویہ انسپٹر کامران کو اصل بات بتا چکا تھا۔ سیٹھ محمد علی وہاں آتے ہی انسپٹر کامران پر بگڑنے لگا تھا۔

سیٹھ صاحب جو ہو گیا اسے جانے دیں اور پہلی فرصت میں جا کر بیٹے کی ضمانت کا "بندوبست کروائیں۔ باقی غلطی تو آپ کے بیٹے کی ہے، ایک تو وہ ایسی لڑکیوں سے تعلق ہی کیوں رکھتا ہے۔ دوسرا اس نے فوراً اپنا تعارف کیوں نہیں کروادیا تاکہ میں آپ کو بلوا "لیتا۔"

یہ تو ہے ہی احمق۔ "محمد علی نے تادیبی نظروں سے معاویہ کو گھورا۔"

معاویہ روہنسے لہجے میں بولا۔ "ابو جان، میں نے کوشش کی تھی مگر کوئی میری سن ہی "نہیں رہا تھا۔"

انسپٹر صاحب، مجھے دال میں کچھ کالا کالا لگ رہا ہے۔ "سیٹھ محمد علی کا لہجہ مشکوک سا تھا۔"

ایسی کوئی بات نہیں جناب، اگر میری ہمدردیاں سیٹھ اعظم کے ساتھ ہوتیں اور اس "نے مجھے ساری کہانی بتائی ہوتی تو آپ کا بیٹا لمبا پھنس سکتا تھا۔ لڑکی اگر آپ کے بیٹے پر

PDF NOVL BANK

زبردستی کرنے کا کیس کر دیتی تو یہ معاملہ سنبھالنا مشکل ہو جاتا۔ اس کی میڈیکل رپورٹ واضح طور پر معاویہ صاحب کو مجرم قرار دیتی۔ اور اتنا تو آپ جانتے ہی ہوں گے کہ ایسے "کیس میں قانون کی ہمدردیاں بھی عورت کے ساتھ ہوتی ہیں۔

بہ ہر حال ان باتوں کو اب جانے دیں۔ میں بیٹے کو ساتھ لے جا رہا ہوں ضمانت وغیرہ" کی کارروائی آپ خود سنبھال لینا۔ اور اگر سیٹھ اعظم اس کیس میں مزید پیش رفت کرتا ہے تو مجھے بروقت اطلاع دینا۔" یہ کہتے ہی سیٹھ محمد علی نے بڑے نوٹوں کی آدھے کے قریب گڈی اس کے سامنے رکھی۔ "یہ دو لاکھ ہیں، معاویہ کی ضمانت کروانے والے "سپاہیوں کے چائے پانی کا خرچہ ہے۔

انسپکٹر کامران کے ہونٹوں پر چاپلوسانہ مسکراہٹ ابھری۔ "آپ بے فکر رہیں سیٹھ صاحب، میں سنبھال لوں گا۔ اور میری طرف سے ایک بار پھر معذرت قبول کر لیں، حقیقتاً ایسا غلط فہمی میں ہوا ہے۔

سیٹھ محمد علی نے زبردستی کی مسکراہٹ ہونٹوں سے چپکالی کہ بہ ظاہر انسپکٹر کی بات حقیقت نظر آرہی تھی۔

(())(())(())

PDF NOVL BANK

یہ ہے تمھاری وجاہت کہ ایک کُچال (بدچلن بدکردار عورت) نہیں سنبھالی جاتی۔ اور" کنواریاں مر گئی ہیں جو تم شادی شدہ فاحشہ کے لیے تمھانے کچھری کے چکر کاٹ رہے ہو۔" تمھانے سے نکلتے ہی سیٹھ محمد علی صدیقی بیٹے پر برس پڑے تھے۔

ایسا غلط فہمی میں ہوا ہے ابوجان۔ "وہ ندامت سے بولا تھا۔ اور ندامت اس لیے نہیں" تھی کہ اس کے گندے کر توت والد کے سامنے ظاہر ہو گئے تھے، ندامت اس بات کی تھی کہ اس سے تعلقات رکھنے والی لڑکی نے اسے پکڑوا دیا تھا۔

سیٹھ محمد علی طنزیہ لہجے میں بولے۔ "باقاعدہ منصوبہ بندی سے کیا ہوا کام غلط فہمی نہیں" کہلاتا بر خوردار۔

"معاویہ دھیمے لہجے میں بولا۔ "طلاق سے بچنے کے لیے اسے شوہر کا ساتھ دینا پڑا۔

کیا مطلب؟" سیٹھ محمد علی نے تیکھے لہجے میں دریافت کیا۔

چند لمحے پہلے ہی میں نے اس کا بھیجا ہوا پیغام پڑھا ہے۔ کہہ رہی تھی، اسے معاف" کردوں کیوں کہ وہ مجبور تھی۔

PDF NOVL BANK

دے کر رخصت ہو گیا۔ درد کش گولیوں کے ساتھ سکون آور گولیاں بھی شامل تھیں کہ تھوڑی دیر میں وہ گہری نیند سوچکا تھا۔

اس کی آنکھ شام کو کھلی تھی۔ ماں کے سوالات سے جان چھڑانے کے لیے رات کا کھانا اس نے خواب گاہ ہی میں منگوا لیا تھا لیکن دو تین نوالوں سے زیادہ کھایا نہیں گیا تھا۔ رات بھر وہ بستر پر کروٹیں بدلتے سوچوں میں کھویا رہا۔ سوچوں کا آغاز شمامہ کی ذات سے ہوا تھا اور بقیہ رات اس کی سوچوں سے جان چھڑاتے گزری۔ اس کی یادیں سیلابی پیلے کی مانند دماغ کی گلیوں میں تباہی پھیلا رہی تھیں۔ نہ تو حسیناؤں کے ساتھ گزارے وقت کی خوشگوار یاد اس پیلے کے سامنے بند باندھ سکی، نہ شمامہ کو گھٹیا، جاہل، گنوار سمجھنا کسی کام آسکا اور نہ اپنی وجاہت، امارت، خودداری کے خناس نے کوئی فائدہ پہنچایا۔ ایک ہی دن میں اس کی محبت یوں کھل کر سامنے آگئی تھی جیسے نافرمان جوان اولاد چھاتی تانے باپ کا سامنا کرتی ہے۔

بین الاقوامی اصول ہے کہ پہلی نظر میں ہونے والی محبت سب سے پہلے انسان کے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت پر اثر انداز ہوتی ہے۔ اور شمامہ کو پہلی بار دیکھنے پر وہ بھی اپنے اصول و ضوابط بھلا بیٹھا تھا۔ جو فعل حماقت لگتا تھا اب دل اس کے حق میں دلائل دے

PDF NOVL BANK

رہا تھا۔ جو بات غلط لگتی تھی وہ اب ٹھیک لگ رہی تھی۔ جیسا کرنے کے بارے اس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا اب کر رہا تھا۔ ناجائز، جائز ہو چکا تھا۔ فضول، ضروری لگ رہا تھا۔ بے کار، ناگزیر ہو چکا تھا۔

شمامہ کی وڈیو دیکھتے ہوئے اس نے کتنے ہی سکریں شائے لے کر اس کی سیکڑوں تصاویر بنا ڈالی تھیں۔ انھی تصاویر کو دیکھتے دیکھتے اس کی صبح ہو گئی۔ اس دن بھی وہ یونیورسٹی نہیں جانا چاہتا تھا، لیکن پھر اس سے رہا نہ گیا اور ایک اہم فیصلہ کرتے ہوئے وہ گھر سے نکل آیا۔

((0))((0))((0))

کیا میں یہاں بیٹھ سکتا ہوں؟ "وہ خالی پیریڈ میں اپنے مخصوص گوشے میں بیٹھی گپ "شپ کر رہی تھیں جب وہ آواز سنائی دی۔ بسمہ بہ مشکل خود کو اچھلنے سے باز رکھ سکی تھی۔ شمامہ کے دل کی دھڑکن بھی ایک دم تیز ہو گئی تھی۔ اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ معاویہ یوں ان کے پاس پہنچ جائے گا۔

PDF NOVL BANK

ان کی اجازت کا انتظار کیے بغیر وہ بے تکلفی سے گھاس پر بیٹھ گیا تھا۔ "میں معذرت کرنے آیا ہوں۔" اس کی نگاہیں نقاب پوش شمامہ پر گرڈی تھیں جو سبز گھاس کو گھور رہی تھی۔

اگر تم میں ذرا بھی غیرت ہوتی تو یہاں آنے کی زحمت نہ کرتے۔ "بسمہ لگی لپیٹ رکھے" بغیر شروع ہوئی تھی۔

معافی مانگنا غلط کام ہے کیا؟ "اس نے بسمہ کی بات کا برا نہیں منایا تھا۔" معافی غلطی کی مانگی جاتی ہے زیادتیوں کی نہیں۔ "بسمہ پھٹ پڑی تھی۔" غلطی کہو یا زیادتی کا نام دو مجھے بغیر تکرار کے قبول ہے۔ "بسمہ سے بات کرتے ہوئے" بھی اس کی نظریں شمامہ کے وجود پر ٹکی تھیں۔

ٹھیک ہے ہو گئی معافی تلافی، اب آپ تشریف لے جا سکتے ہیں۔ "بسمہ زیادہ دیر اس کے وجود کو برداشت نہیں کر سکی تھی۔

شاید میں شمامہ کا مجرم ہوں۔ "معاویہ نے بسمہ کی بات کو درخور اعتناء نہیں جانا تھا۔" چلو شمو۔ "وہ کرڈی نگاہوں سے معاویہ کو گھورتے ہوئے شمامہ کو مخاطب ہوئی۔"

PDF NOVL BANK

شمامہ بغیر کچھ کسے اس کے ساتھ چل پڑی تھی۔ "اور ہاں" بسمہ جاتے جاتے لمحہ بھر کو رکی۔ "اتنی اخلاقی جرات تھی تو پوری کلاس کے سامنے معافی مانگنا تھی۔" بسمہ کا لہجہ طنز سے پر تھا۔ اسے لٹھ مار کر وہ شمامہ کو ساتھ لیے کلاس روم کی طرف بڑھ گئی تھی۔

معاویہ شمامہ کے وجود کو گھورتا رہ گیا۔ اس کے دل میں عجیب سی کسک اور درد ہونے لگا تھا۔ ایک غیر اہم لڑکی جو دو تین دن پہلے تک کسی قابل نہیں تھی ایک دم اتنی اہم اور ضروری ہو گئی تھی۔

جب تک وہ نظر آتی رہی وہ اسی طرف متوجہ رہا۔ ان کے کلاس روم میں داخل ہوتے ہی وہ سنگی بیچ سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا تھا۔

کاش مجھے پہلے پتا چل گیا ہوتا کہ تم ایسی ہو۔ "ایک حسرت اس کے دل میں جاگی" تھی۔

کب تک خفا رہو گی شمورانی.... اب تو تمہیں منا کر ہی دم لوں گا۔ "وہ خود کلامی کے" انداز میں بڑبڑایا۔ "اگر بسمہ کا دم چھلا ساتھ نہ لگا ہوتا تو یقیناً وہ راضی ہو گئی ہوتی۔"

PDF NOVL BANK

چند لمحے وہیں گزار کر وہ کلاس روم کی طرف بڑھ گیا۔ وہ تھوڑی دیر پہلے ہی یونیورسٹی پہنچا تھا۔ اس کا ارادہ آج بھی آرام کرنے کا تھا مگر شمامہ سے معافی مانگنے کے خیال سے وہ یونیورسٹی آگیا تھا۔ اور اس کی قسمت اچھی تھی جو یونیورسٹی میں داخل ہوتے ہی اسے دونوں سہیلیاں سبزہ زار پر بیٹھی نظر آگئی تھیں۔ اس نے مشاہدہ کیا تھا کہ وہ خالی پیریڈ میں ہمیشہ وہیں بیٹھا کرتی تھیں۔

وہ کلاس روم میں داخل ہوا۔ پیریڈ شروع ہونے میں دو تین منٹ رہتے تھے۔ اسے دیکھتے ہی غزالہ کے چہرے پر بشاشت چھا گئی تھی۔ عقیل بھی اسے حیرانی سے دیکھنے لگا تھا کہ دو دن سے وہ نہ صرف خود غائب تھا بلکہ اس کا موبائل فون نمبر بھی بند مل رہا تھا۔ شمامہ فوراً اپنے نوٹس کھول کر پڑھنے لگ گئی تھی۔

وہ تمام کو نظر انداز کرتا ہوا کلاس روم کے سامنے چلا گیا۔

ساری کلاس والے سن لیں، میں معاویہ علی صدیقی، مس شمامہ رانی سے معذرت کر رہا ہوں، مجھے اپنی زیادتی کا اعتراف ہے۔ میرا طرز عمل نہ صرف نامناسب بلکہ بے ہودہ تھا۔ اور مس شمامہ رانی کو بے پردہ کرنے کی سازش بھی میری تھی جس میں

PDF NOVL BANK

غزالہ نے میرا ساتھ دیا۔ اب مس شمامہ میرے لیے جو سزا تجویز کرتی ہیں مجھے قبول ہو گی۔ "اس نے بغیر کوئی تمہید باندھے سب کچھ صاف صاف کہہ دیا تھا۔
شیم.... شیم.... "چند لڑکیوں نے باآواز بلند کہا تھا۔ دو تین لڑکے کے بھی ان کے ہم " آواز ہو گئے تھے۔

مسٹر معاویہ، اپنی لڑائی میں مجھے گھسیٹنے کی کوشش نہ کریں تو بہتر ہوگا۔ "غزالہ غصے سے پھٹ پڑی تھی۔ کہاں تو اسے معاویہ کی آمد کا انتظار تھا اور کہاں ایک دم اس کا دل کھٹا ہو گیا تھا۔

وہ غزالہ کو مخاطب ہوا۔ "میں نے صرف حقیقت کا اعتراف کیا ہے۔ باقی میرا کلاس روم کے سامنے آنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا، لیکن بسمہ بہن کو اصرار تھا کہ میں نے اگر زیادتی سب کے سامنے کی ہے تو معافی بھی سب کے سامنے مانگنی چاہیے۔ مجبوراً مجھے ایسا کرنا "پڑا۔"

غزالہ جواب دیے بغیر اسے غصے سے گھورنے لگی جبکہ شمامہ نے سر اٹھانے کی زحمت بھی نہیں کی تھی۔ اس کے انداز سے تو معاویہ کو یوں لگ رہا تھا جیسے اس نے معاویہ کی بات سنی ہی نہیں ہے۔

PDF NOVL BANK

معاویہ امید و بیم کی حالت میں کلاس روم کے سامنے ہی کھڑا تھا اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ مزید کیا بولے۔ ایک دم ہی اس کی تیزی طراری اور چالاک کی کہیں کھو گئی تھی۔ اس کی نظریں نقاب پوش شمامہ پر گڑی تھیں مگر اس نے ایک لمحے کو بھی سر اٹھا کر اس جانب نہیں دیکھا تھا۔ وہ اطمینان بھرے انداز میں پڑھائی میں مگن رہی۔ اور پھر پور فیسر صاحب کی آمد نے معاویہ کو گوگو کی کیفیت سے نکال دیا تھا۔ وہ سر جھکائے اپنی نشست کی طرف بڑھ گیا۔ دورانِ سبق اس کی نگاہیں بار بار شمامہ کی جانب اٹھ جاتیں۔ عقیل نے ایک دو بار کہنی مار کر اسے تنبیہ کرتے ہوئے سبق کی جانب متوجہ بھی کرنا چاہا مگر معاویہ نے اس کی پروا کیے بغیر اپنا شغل جاری رکھا۔ ایک وقت تھا کہ وہ دکھاوے اور بناوٹی محبت کا اظہار کرتے ہوئے اسے مسلسل گھورتا رہتا اور آج یہ سب کچھ بے اختیاری میں ہو رہا تھا۔ اور ستم یہ تھا کہ جب وہ بناوٹی محبت کے اظہار کے لیے ایسا کر رہا تھا تب اسے مکمل پذیرائی ملی تھی اور شمامہ بھی گاہے گاہے اسے نظر بھر کر دیکھ لیتی تھی۔ اور اب وہ دل کے ہاتھوں مجبور تھا اور شمامہ کو کچھ اثر ہی نہیں ہو رہا تھا۔

(())(())(())

PDF NOVL BANK

مجھے معاویہ کے ارادے ٹھیک نہیں لگتے۔ "چھٹی کے وقت پارکنگ کا رخ کرتے ہوئے" بسمہ نے دھیمی آواز میں کہا تھا۔

شمامہ نے قدم روکتے ہوئے اس کی جانب رخ کیا۔ لمحہ بھر خاموش رہنے کے بعد اس نے گہرا سانس لے کر اپنے غصے کو قابو کیا اور پھر گویا ہوئی۔ "بسمہ، کیا تمہیں میرے احساسات کی کوئی پروا نہیں ہے، کیا میرا بار بار اس کے ذکر سے منع کرنا تمہارے لیے "کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔

"بسمہ اس کا غصہ دیکھ کر گھبرا گئی تھی۔ "میرا مطلب تمہیں تکلیف دینا نہیں تھا۔ شمامہ خاموشی سے اسے گھورتی رہی۔

پلیز معاف کر دو، آئندہ ایسا موقع نہیں دوں گی۔ "بسمہ ایک دم سنجیدہ ہو گئی تھی۔ "بسمہ، میں تمہیں کھونا نہیں چاہتی۔ "شمامہ کی آواز بھرا گئی تھی۔ بسمہ سے رخ موڑتے ہوئے وہ دوبارہ چل پڑی۔

اس کے ساتھ قدم بڑھاتے ہوئے بسمہ شاکی ہوئی۔ "ایسا سوچتے ہوئے تمہیں ذرا بھی شرم نہ آئی اور یاد رکھنا مجھے بس سبزی کے پراٹھے کی فکر ہے ورنہ تمہاری پروا کرتی ہے "میری جوتی۔

PDF NOVL BANK

اس کے انداز پر شمامہ کو ہنسی آگئی تھی۔ "اگر دوستی کی وجہ ہی موخہ پراٹھا ہے تو کل سے پراٹھا لانا بند۔ اس غرض کی دوستی سے میں اکیلی بھلی۔"

بسمہ نے منہ بسورتے ہوئے دہائی دی۔ "ایک معصوم لڑکی کا رزق روکنے والی جلاد حسینہ سیدھا دوزخ میں جاؤ گی۔ کیا تمہیں معلوم نہیں حقوق العباد کی بجا آوری ہر نیکی پر مقدم ہے۔"

شمامہ کی گنگنائی ہنسی ابھری۔ "مجھے بھی پتا چلے ایک نکمی ہڈ حرام اور سست لڑکی کے مجھ پر کون سے حقوق ہیں۔"

اللہ پاک نے کسی کا لچ بلکہ کیا کہتی ہو ظہرانے کی ذمہ داری اگر تمہارے توانا کندھوں "پر ڈال ہی دی ہے تو اس سے روگردانی کرنا کتنا بڑا گناہ ہے۔"

اس کے انداز پر شمامہ بے ساختہ کھلکھلا اٹھی تھی۔ لیکن بسمہ چہرے پر مصنوعی سنجیدگی طاری کیے اسے ملا متی نظروں سے گھورتی رہی۔

پارکنگ میں شمامہ کے والد پہلے سے موجود تھے۔ انہیں دیکھتے ہی بسمہ پہلے کی طرح ہشاش بشاش دکھائی پنے لگی۔

PDF NOVL BANK

نشست سنبھالنے سے پہلے وہ چمکی۔ "اسلام علیکم چچا جان!" شمامہ نے بھی آہستہ سے والد صاحب کو سلام کہا۔

وعلیکم اسلام!.... کیسی ہے میری بیٹی؟ "دونوں کے بیٹھتے ہی انھوں نے کار آگے بڑھاتے ہوئے پوچھا۔

بالکل ٹھیک..... "وہ خوش دلی سے یوسف صاحب کے ساتھ گپ شپ کرنے لگی۔

(())(())(())

کہاں غائب تھے محترم اور یہ کیا حال بنایا ہوا ہے۔ "چھٹی ہوتے ہی عقیل اس کی جانب متوجہ ہو گیا تھا۔

"وہ دروازے کی طرف جاتی شمامہ پر نگاہیں جمانا ہوا بولا۔ "لمبی کہانی ہے۔

پھر بھی سننا چاہوں گا۔ "اسے نشست پر بیٹھا دیکھ کر عقیل نے بھی اٹھنے کی کوشش نہیں کی تھی۔

معاویہ کھوئے کھوئے لہجے میں بولا۔ "دل و دماغ کی لڑائی مینبرے بھلے کی تمیز کیے بغیر فتح دل کی ہوئی ہے۔

PDF NOVL BANK

یاد ہے تم کہا کرتے تھے ، محبت تمہارے نزدیک وقت کا ضیاع اور بڑی حماقت ہے۔
 "اور یہ کہ تمہیں کسی لڑکی سے محبت ہو ہی نہیں سکتی۔"

معاویہ پھیلکی مسکراہٹ سے بولا۔ "اگر شمامہ رانی کو نہ دیکھا ہوتا تو اپنے دعوے سے کبھی
 نہ پھرتا۔"

عقیل نصیحت کرتا ہوا بولا۔ "اس میں شک نہیں کہ شمامہ رانی بہت خوب صورت ہے،
 "لیکن تمہارا رویہ پہلے ٹھیک تھا نہ اب مناسب ہے۔"

معاویہ نے اس کی نصیحت کو درخور اعتناء نہیں جانا تھا۔ "جانتے ہو دو دنوں سے میں
 مسلسل اس کی وڈیو کو دیکھ رہا ہوں اور کل رات تو میں نے اس وڈیو کے
 سیکڑوں "سکرین شاٹس" لے کر اس کے چہرے کے ہر زاویے کی تصویر بنالی ہے۔
 اور ان تصاویر کو اتنی بار دیکھا ہے اتنی بار دیکھا کہ شمار نہیں کر سکتا۔ کیا کہتا ہے
 شاعر۔"

میں نے اس کو اتنا دیکھا جتنا دیکھا جا سکتا تھا
 لیکن پھر بھی دو آنکھوں سے کتنا دیکھا جا سکتا تھا

PDF NOVL BANK

اور اب بھی اسی کے فوٹو دیکھ رہے ہو؟" عقیل نے موبائل فون لینے کے لیے اس کی "طرف ہاتھ بڑھایا۔" دکھاؤ کیسے سکرین شائٹس لیے ہیں۔

نہیں دکھا سکتا۔" معاویہ نے موبائل فون جیب میں ڈالتے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔ "وہ" پردہ کرتی ہے اگر اسے معلوم ہو گیا کہ میں اس کی تصاویر لوگوں کو دکھاتا پھرتا ہوں تو "مزید خفا ہو جائے گی۔"

عقیل نے اصرار نہ کرتے ہوئے آگے بڑھایا ہوا ہاتھ واپس کھینچا۔ "تم تو اس کے پردے کا مذاق اڑایا کرتے تھے۔"

"وہ بے پروائی سے بولا۔ "کیا کرتا تھا کی، کیا کروں گا کے سامنے کوئی اہمیت نہیں ہے۔" عقیل نے استہزائی لہجے میں پوچھا۔ "اچھا، تو کیا کرو گے؟"

معاویہ عزم سے بولا۔ "اسے ہر قیمت پر مناؤں گا، اپنی محبت کا یقین دلاؤں گا، دنیا کی ساری خوشیاں اس کے قدموں میں ڈھیر کروں گا، ہر وہ کام جس سے وہ منع کرے گی چھوڑ دوں گا، ہر وہ کام جو اسے پسند ہو گا اس پر عمل کروں گا اور.... اور اس کی پسند کے سانچے میں ڈھل جاؤں گا۔"

PDF NOVL BANK

شاید اتنا آسان نہ ہو اسے منانا اور پھر تم اس کے والد صاحب کے ساتھ جو سلوک کر چکے ہو وہ سونے پر سہاگا ہے۔ "عقیل نے تشویش کا اظہار کیا۔

ان سے بھی معافی مانگ لوں گا۔ ہر اس شخص سے معافی مانگ لوں گا جس کا شمامہ "رانی کی زندگی میں ذرا بھر بھی عمل دخل ہوگا۔

یار سمجھ میں نہیں آ رہا کیا رد عمل ظاہر کروں۔ میرے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ "تم اتنے بدل جاؤ گے۔ دعا کیا کرتا تھا کہ تمہیں بھی کسی سے محبت ہو۔ یقیناً مانو اگر معلوم ہوتا کہ میری دعا اتنی جلدی قبول ہو جائے گی تو اپنے لیے کوئی امیر کبیر اور خوب صورت "لڑکی مانگ لیتا۔

یہ تمہاری دعا نہیں اس کی بددعا کا اثر ہے دوست، یاد ہے میری آخری حماقت پر اس ".... نے کیا کہا تھا

اچھی طرح یاد ہے۔ لیکن اس نے جو کچھ کہا تھا اس میں تمہاری محبت کے حصول کا "کوئی ذکر نہیں تھا۔

"جلتے ہو گزشتہ سے پیوستہ رات مجھ پر کیا گزری؟"

PDF NOVL BANK

عقیل طنزیہ لہجے میں بولا۔ "عالم الغیب اللہ پاک کی ذات ہے، جادو مجھے آتا نہیں اور تم نے ابھی تک کچھ پھوٹا نہیں تو میں انکار میں سر ہلانے کے علاوہ کیا کہہ سکتا ہوں۔ میں حوالات میں تھا اور پولیس کے بے رحم جلادوں نے میرے ساتھ وہ سلوک کیا جس کے بارے سوچتے ہوئے بھی جسم کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ جانے کتنی بار میں بے ہوش ہوا، کتنا رویا، چیخا، گر گڑا یا ان سے معافیاں مانگیں مگر ان کے کان پر جوں تک نہ رینگی۔ صبح دم وہ مجھے ادھ موا کر کے یہ کہتے ہوئے رخصت ہوئے کہ تازہ دم ہو کر واپس آتے ہیں۔ اور اسی وقت مجھ پر انکشاف ہوا کہ میں کس جرم کی سزا کاٹ رہا ہوں۔ تبھی میں نے توبہ کی اور ایک دم سب کچھ آسان ہو گیا۔ کہاں تو تمھانیدار میری بات سننے کو تیار نہیں تھا اور کہاں اس نے مجھے کرسی پر بٹھا کر میری خاطر تواضع کی اور ابوجان کو بھی بلوا لیا۔ اس وقت مجھے یقین ہو گیا کہ اس لڑکی کی پہنچ بہت آگے تک ہے۔"

تم تمھانے پہنچے کیسے؟" عقیل اس کے انکشاف پر ششدر رہ گیا تھا۔ "معاویہ اسے شروع سے تمام واقعہ سنانے لگا۔ آخر میں وہ کہہ رہا تھا...." مجھے اب بھی یقین نہیں آ رہا کہ بازغہ میرے ساتھ ایسا کر سکتی ہے۔ گو اس نے بعد میں موبائل فون

PDF NOVL BANK

پر پیغام بھیج کر معذرت بھی کر لی تھی اپنی مجبوری بھی بتادی تھی، لیکن ماضی کو
"دیکھوں تو ایسا ہونا ممکن نظر نہیں آتا۔

عقیل اطمینان سے بولا۔ "اس تمام واقعے میں تمہاری شمامہ رانی سے محبت کرنے کی
"کڑی غائب ہے۔

اس بارے میں کچھ بھی نہیں کہہ سکتا۔ بس جب سے اسے دیکھا دل و دماغ میں ایک
"جنگ چھڑی ہے۔ اور ایسی جنگ میں فتح دل ہی کی ہوتی ہے۔

"عقیل نے پوچھا۔ "سچ سچ بتاؤ کیا اسے اپنانا چاہو گے؟

دل و جان سے۔ "معاویہ نے اثبات میں سر ہلانے میں ایک سیکنڈ بھی نہیں لگایا تھا۔

آسان حل یہی ہے کہ اس کے گھر رشتا بھیجو، تم جانتے ہو کہ وہ کس مزاج کی لڑکی

ہے۔ تمہاری بناوٹی محبت کے جواب میں بھی اس نے فوراً تمہاری ملاقات اپنے والد

صاحب سے کرائی تھی۔ اب بہتر ہو گا کہ تم اپنے والدین کو اس کے گھر بھیجو منگنی پر

بھی راضی ہو جائیں تو تمہارا مصلح نظر پورا ہو جائے گا اور اس کے بعد وہ راضی ہونے میں

"ایک لمحہ بھی نہیں لگائے گی۔

PDF NOVL BANK

مجھے معلوم نہیں تھا تم اتنے ہوشیار ہو گے۔ "معاویہ نے شاید زندگی میں پہلی بار اس" کے مشورے کو درخور اعتناء جانا تھا۔ "بہ ہر حال کل تو میں اس کے والد محترم سے "معافی مانگوں گا اس کے بعد امی، ابو کو بھیجوں گا۔
 "عقیل ہنسا۔ "لگتا ہے سدھر گر گئے ہو۔

وہ بے نیازی سے بولا۔ "بگڑے ہوئے اتنی جلدی نہیں سدھرا کرتے، باقی شمامہ رانی "جب زندگی میں آجائے گی تو سدھا لے گی۔

"عقیل نے خفگی سے پوچھا "اور جب تک وہ نہ آئی پرانی حرکتیں دہراتے رہو گے؟
 "وہ صاف گوئی سے بولا۔ "کہہ دیا ناں لڑکیوں سے دوستی کرنا چھوڑ دوں گا۔

"عقیل نے طنزیہ انداز میں کہا۔ "اپنی عیاشی کے لیے پیسے کہاں سے لو گے؟
 جیب خرچ ہی کے پیسوں سے مہینہ گزارنے کی کوشش کروں گا۔ اگر کلب جانا چھوڑ"
 "دو تو یہ نہایت ہی آسان ہے۔

اللہ کرے سچ ہو۔ "عقیل اپنا بیگ کندھوں میں ڈالتا ہوا کھڑا ہو گیا۔ معاویہ نے بھی پر "عزم انداز میں مسکراتے ہوئے اس کے ساتھ قدم بڑھا دیے تھے۔

((()))

PDF NOVL BANK

اسلام علیکم! "جونھی شمامہ اور بسمہ کار سے اتریں، معاویہ کسی کونے سے ظاہر ہو کر"
ڈرائیور سیٹ کے قریب ہوا۔

یوسف نے حیرانی بھری نگاہ اس پر ڈالی۔ سلام کا جواب دینا اسے بھول گیا تھا۔
چچا جان، میں اپنی بدتمیزی اور بکواس پر شرمندہ ہوں، معذرت کرنے کے لیے حاضر ہوا"
ہوں۔ "معاویہ نے تمہید باندھے بغیر اپنا مطمح نظر بیان کر دیا تھا۔
شمامہ اور بسمہ اسے دیکھتے ہی وہیں جم گئی تھیں۔ یوسف حیرانی کے اثر سے بہ مشکل
نکل پایا تھا۔ گہرا سانس لیتے ہوئے وہ غیر جذباتی لہجے میں بولا۔
کوئی بات نہیں سیٹھ صاحب۔ قصور وار صرف آپ نہیں میری بیٹی بھی تھی۔ اسے"
".... میرا پڑھایا یہ سبق بھول گیا تھا کہ
کند ہم جنس باہم جنس پرواز
کبوتر با کبوتر باز بہ باز
"..... چچا جان! ایسی کوئی بات نہیں اصل میں"

PDF NOVL BANK

یوسف نے قطع کلامی کی۔ "مجھے یا میری بیٹی کو آپ سے کوئی گلہ نہیں سیٹھ صاحب، بڑا پن ہے کہ آپ نے معذرت کر لی۔" یہ کہہ کر ریورس گیئر لگاتے ہوئے "بولے۔" اجازت چاہوں گا۔

معاویہ امید بھری نظروں سے ان کے چہرے کو تکتا رہا جہاں ہر قسم کے جذبات نلپید تھے۔ یوں جیسے بھیڑ کے اندر کسی اجنبی سے کندھا ٹکرانے کے بعد اس پر اچٹتی ہوئی نگاہ ڈال کر آدمی آگے بڑھ جاتا ہے۔

چلیں۔ "شمامہ والد کے جاتے ہی آنکھوں سے قہر برساتی بسمہ کی جانب متوجہ ہوئی۔" ڈھیٹ انسان۔ "باآواز بلند بڑبڑاتے ہوئے وہ شمامہ کے ساتھ ہولی تھی۔ شمامہ نے اس بارے زبان کھولنے کی ضرورت ہی محسوس نہیں کی تھی۔

معاویہ وہیں کھڑا حسرت بھری نظروں سے کالے لبادے میں لپیٹی شمامہ کو دیکھ رہا تھا۔ اسی دن رات کے کھانے پر اس دھماکا کر دیا۔

"ابو جان!.... میں ایک لڑکی کو پسند کرتا ہوں۔"

عالیہ بیگم کے چہرے پر حیرانی ظاہر ہوئی، جبکہ سیٹھ محمد علی صدیقی طنزیہ انداز میں "مسکرائے۔" ماشاء اللہ باپ کو معلوم ہی نہیں کہ بر خوردار جوان ہو گیا ہے۔

PDF NOVL BANK

معاویہ باپ کے طنز کو نظر انداز کرتا ہوا بولا۔ "وہ میری کلاس فیلو ہے۔ میں چاہتا ہوں آپ میرا رشتا لے کر ان کے گھر جائیں۔ شادی بے شک تعلیم کی تکمیل کے بعد ہو جائے گی لیکن نکاح یا منگنی کی رسم ابھی ہو جانا چاہیے۔"

کچھ پتا تو چلے کون ہے، کیسا خاندان ہے، باپ کیا کرتا ہے، لڑکی کا مزاج کیسا ہے؟ "عالیہ بیگم نے خواتین کے دماغ میں پلنے والے قومی سوالات اٹھائے۔"

معاویہ فخریہ لہجے میں بولا۔ "اچھے اور شریف خاندان کی لڑکی ہے، باقاعدہ نقاب اوڑھ کر یونیورسٹی آتی ہے۔"

تمھاری ماں پوچھ رہی ہے اس کے والد کا کیا کاروبار ہے۔ باقی تم اچھی طرح جانتے ہو کہ "ہمارے ہاں پردے وردے کا رواج بالکل بھی نہیں ہے اکیسویں صدی کے تقاضے کچھ "اور ہیں اور میں نہیں چاہتا میری بہو بنیاد پرست اور دقیانوسی خیالات کی مالک ہو۔"

وہ اطمینان سے بولا۔ "اس کے باپ کا نام یوسف ہے۔ سیٹھ عبدالکریم صلح کا ڈرائیور ہے۔ باقی شادی کے بعد پردے وغیرہ کا عمل تو میری اجازت سے ہو گا ناں۔"

PDF NOVL BANK

کیا.... "عالیہ بیگم چیخ اٹھی تمہیں۔ چالوں سے بھرا چمچ واپس پلیٹ میں پٹختے ہوئے" انہوں نے نشست چھوڑ دی۔ "ایسا بھول کر بھی نہ سوچنا۔" تلخی سے کہتے ہوئے وہ اپنی خواب گاہ کی جانب بڑھ گئیں۔

محمد علی صدیقی نے بھی کھانے سے ہاتھ کھینچے، کرسی کی پشت سے ٹیک لگائی اور سنجیدگی سے پوچھنے لگے۔ "پہلے تم گھر میں پینے پلانے کا شغل نہیں کرتے تھے؟" معاویہ نے منہ بنایا۔ "میں نے دو دن سے ایک گھونٹ نہیں بھرا۔" پولیس والوں نے پھینٹی لگاتے وقت غلطی سے تمہارے سر پر تو کچھ نہیں دے مارا" تھا؟ "سیٹھ محمد علی صدیقی یہ ثابت کرنے پر تلے تھے کہ معاویہ اپنے حواسوں میں نہیں تھا۔

ابوجان، میں مذاق نہیں کر رہا۔ اپنی شادی کے بارے فیصلہ کرنے کا اختیار مجھے ہے۔" اور میں نے جو طے کر لیا ہے ویسا ہی کروں گا۔

سیٹھ محمد علی صدیقی اٹل لہجے میں بولے۔ "تم نے جو طے کیا تھا، ویسا کرنے کی کوشش کر چکے ہو جو ہم نے ناکام کر دی۔ اس لیے اب ڈرائیور کی بیٹی کو بھول جاؤ۔ باقی جہاں تک مرضی کی شادی کا تعلق ہے اس سے مجھے انکار نہیں۔ بس لڑکی خاندانی لحاظ سے

PDF NOVL BANK

ہمارے ہم پلہ ہونی چاہیے۔ تھوڑا بہت فرق تو میں گوارا کر بھی لیتا لیکن ایک ڈرائیور کی "بیٹی بیاہ کر میں شہر بھر میں اپنا مذاق نہیں اڑانا چاہتا۔

ابو جان، اللہ کا دیا ہمارے پاس بہت کچھ ہے۔ اور میں شادی کر رہا ہوں کوئی کاروباری "معاہدہ نہیں کر رہا کہ ہم پلہ خاندان ڈھونڈتا پھروں۔

اس کے والد نخوت سے بولے۔ "اللہ تعالیٰ بھی ہر کسی کو نہیں دیتا۔ جو محنت کرتا ہے اور "اس قابل ہوتا ہے اسے ملتا ہے۔

"ابو جان، وہ سیٹھ عبدالکریم صلح کی کوٹھی میں سرونٹ کوارٹر کے اندر رہتی ہے۔"

تو کیا کروں؟ "سیٹھ محمد علی نے بے رخی سے پوچھا۔"

وہ اطمینان سے بولا۔ "بتا اس لیے رہا ہوں کہ آپ نے امی جان کو ساتھ لے کر رشتا مانگنے "جانا ہے نا؟

اتنا احمق نظر آرہا ہوں۔ "سیٹھ محمد علی غصے سے بولے۔ "ابھی تک میرا معیار اتنا "نہیں گرا۔

PDF NOVL BANK

شمامہ رانی یا پھر کوئی نہیں۔ "معاویہ اپنے ارادے سے سر موہٹنے پر تیار نہیں تھا۔ حتمی فیصلہ سنا کر اس نے والدہ کی تقلید میں کھانے کی میز سے فرار ہونے میں عافیت جانی تھی۔

یونیورسٹی سے واپسی پر بسمہ کو اتار کر آگے بڑھتے ہی وہ شمامہ کی جانب متوجہ ہوئے۔ "مجھے معاویہ کی حرکت پر حیرانی ہو رہی ہے۔ کیا کہہ سکتی ہوں۔" شمامہ کے پاس جواب موجود نہیں تھا۔ "تم کچھ چھپا رہی ہو۔" جہاں دیدہ یوسف کے نزدیک معاویہ کا معذرت طلب کرنا صرف "حیرانی کا باعث نہیں تھا انھیں اس کے پس پردہ کوئی ایسا واقعہ نظر آ رہا تھا جس سے وہ مطلع نہیں تھے۔

"شمامہ ہکلائی۔ "آ....آپ کو بتایا تو تھا کہ چند دن پہلے ایک لڑکی سے جھگڑا ہوا تھا۔ اس میں کسی لڑکی کے ساتھ ہونے والا جھگڑا کہاں سے آن ٹپکا؟" یوسف نے حیرانی ظاہر کی۔

"وہ گہرا سانس لیتے ہوئے بولی۔ "غزالہ نے میرے چہرے سے نقاب کھینچا تھا۔

PDF NOVL BANK

سرخ اشارے پر کار روکتے ہوئے یوسف نے گہری نظر اس پر ڈالی اور پھر سامنے متوجہ ہو گئے۔

آپ سے مجمل ذکر کیا تھا تفصیل اس لیے نہیں بتائی کہ آپ پریشان نہ ہوں۔ "والد" صاحب کی خاموشی پر اسے تشویش ہوئی تھی۔

یوسف نے اس بار بھی کوئی جواب نہیں دیا تھا۔

یوسف کے مہربان کندھے پر سر رکھتے ہوئے وہ گلوگیر لہجے میں بولی۔ "شمو، رو دے گی۔"

جوان بیٹی کے پاس اپنے والد سے کوئی بات چھپانے کی درجنوں جائز وجوہات موجود ہوتی ہیں، لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ تم نے اپنے دوست اپنی سہیلی اور اپنے رازدار کو بے خبر رکھا۔ اور اس کا صاف مطلب ہے تم نے مجھے دوست و رازدار کے عہدے سے ہٹا دیا۔ ایسا ہے تو اب میں بھی فقط باپ ہی بن کر رہوں گا۔ اگر تمہیں میری دوستی کی ضرورت نہیں ہے تو میں کیوں فضول میں اپنی توانائیاں ضائع کرتا پھروں۔ ایک موقع دے دیں۔ "وہ سچ میں رودی تھی۔"

"میں خفا نہیں ہوں۔ بس اپنی حدود کا تعین کر رہا ہوں۔"

PDF NOVL BANK

میں سچ میں خفا ہو جاؤں گی اور آپ سے بالکل بھی بات نہیں کروں گی۔" رونے سے " کام نہ ہوتا دیکھ کر وہ دھمکی چینے پر اتر آئی تھی۔

"یوسف مسکرائے۔" پھر ایسا کرو گی۔

کبھی نہیں، کبھی بھی نہیں۔" سسکی بھرتے ہوئے اس نے دونوں بازو والد صاحب کی گردن میں ڈال دیے تھے۔

"یوسف اس کے سر پر بوسہ دیتے ہوئے بولے۔" اب ذرا پرانی تفصیل دہرائے۔

اور شمامہ نے غزالہ سے جھگڑا ہونے کا واقعہ دہرا دیا۔

یوسف کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ ابھری۔ "اچھی شکل و صورت کی لڑکی کو دیکھتے ہی آج کل کے جوانوں کو اتنی جلدی محبت کا بخار چڑھتا کہ اتنی تیزی سے تو برسائی نالہ بھی نہیں چڑھتا۔ بہ ہر حال تم اپنے کام سے کام رکھا کرو۔ یہ لڑکا مجھے نہایت دوغلا، چاپلوس اور مطلب پرست لگا ہے۔ اسے نہ صرف اپنی وجاہت کا زعم ہے بلکہ امارت اور اعلا خاندان کا خناس بھی اس کے دماغ میں بھرا ہوا ہے۔

میری سمجھ میں اس کا میری طرف قدم بڑھانا نہیں آسکا۔ باقی میں آپ کی بات سے " اختلاف کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتی۔

PDF NOVL BANK

داخلی دروازے کے سامنے انھوں نے ایک لمحے کے لیے کار روکی اور دروازہ کھلتے ہی بریک پر رکھا پاؤں ریس پر رکھتے ہوئے وہ پرسوچ لہجے میں بولے۔ "امراء کی لڑکیوں میں باپردہ خال ہی نظر آتی ہیں۔ یقیناً باپردہ سیٹھ زادی سمجھ کر اس نے تمھاری جانب قدم بڑھائے ہوں گے اور جو بھی حقیقت کا پتا چلا اس نے اصلیت دکھانے میں ایک لمحہ بھی ضایع نہیں کیا اور اب تمھاری شکل و صورت دیکھ کر ایک بار پھر اسے محبت کا بخار "چڑھا ہے جو امید ہے چند دنوں تک اتر جائے گا۔"

آج رات کو شمامہ، باباجانی کے لیے مچھلی بنائے گی۔ "شمامہ نے خوب صورتی سے "موضوع تبدیل کر دیا تھا۔"

میں جانتا ہوں مچھلی کا شوقین کون ہے۔ "یوسف کے چہرے پر شفقت بھری "مسکراہٹ ابھری۔ "لیکن افسوس کہ میں ابھی سیٹھ صاحب کے ساتھ حیدر آباد جا رہا ہوں اور واپسی کل ہوگی۔"

ان شاء اللہ، کل کھائیں گے۔ "والد کو الوداع کہہ کر شمامہ نے اپنا بیگ اٹھایا اور کوارٹر "کی طرف بڑھ گئی۔ یوسف پہلی بار نہیں جا رہے تھے کہ اسے حیرانی ہوتی۔

....رات کو وہ بسمہ کو کال پر یہی بات بتا رہی تھی

PDF NOVL BANK

صبح یونیورسٹی نہیں آؤں گی۔ ابوجان سیٹھ صاحب کے ساتھ شہر سے باہر گئے ہیں کل " "ہی واپسی ہوگی اور میں بسوں، رکشوں وغیرہ میں دھکے کھانے پر تیار نہیں۔

بسمہ کراہی۔ "جتنے ظلم کر سکتی ہو کر لو شمو رانی، لیکن یاد رکھنا ایک دن اللہ پاک کو جان دینا ہے۔ کیا منہ لے کر اللہ تعالیٰ کے دربار میں جاؤ گی۔ کیا وہ ذات پاک پوچھے گا نہیں کہ تمہیں ایک معصوم بندی کے دوپہر کے رزق کا ضامن بنایا گیا تھا، کیوں لا غرضی برتی۔ "سوچو کیا جواب دو گی؟

اللہ کے لیے بسمہ، کبھی تو سنجیدہ ہو جایا کرو۔ "شمامہ نے قہقہہ لگایا۔ "ہنس لو.... ہنس لو، وقت آنے پر تمہیں معلوم پڑ جائے گا کہ کسی غریب کے پیٹ پر "لات مارنا گناہ کبیرہ کا سب سے اعلیٰ درجہ ہے۔

شمامہ ترکی بہ ترکی بولی۔ "معصوم کے ہاتھ پاؤں سلامت ہیں، گھر میں کھانے پکانے کا سامان بھی موجود ہو گا دو منٹ چولہے کے آگے کھڑے ہونے پر مر نہیں جاؤ گی۔ اور میں ایک دن کی چھٹی کر رہی ہوں مستقل گھر نہیں بیٹھ رہی اس لیے فکر نہ کرو کل کے "پراٹھے کی قضا پر سوں کر دوں گی۔

"بسمہ جلدی سے بولی۔ "ٹھیک ہے کل روزہ رکھ لیتی ہوں۔

PDF NOVL BANK

"شمامہ کھل کھلائی" یہ بہتر ہے۔ اور اجازت دو تھوڑی پڑھائی کر لوں۔

"بسمہ طنزیہ انداز میں بولی۔" شاید اول آنے کی تیاری ہو رہی ہے۔

نہیں، فیل ہونے سے بچنے کی تگ و دو میں ہوں۔ اتنی مہنگی یونیورسٹی کی فیس سیٹھ" صاحب کے پلے سے ادا ہو رہی ہے، اگر فیل ہو گئی تو جواب دہی مشکل ہو جائے گی۔

"اور میں نہیں چاہتی ان کے سامنے ابوجان کی سبکی ہو۔

پھر تو مجھے بھی تیاری کرنا چاہیے، اللہ حافظ۔" گھبرائے ہوئے انداز میں کہہ کر بسمہ نے "رابطہ منقطع کر دیا تھا۔

شمامہ ہنستے ہوئے کتاب کی جانب متوجہ ہو گئی تھی۔ بسمہ سے بات چیت کر کے وہ تازہ دم ہو جایا کرتی تھی۔ بسمہ اس سے سال ڈیڑھ چھوٹی ہی تھی لیکن اس کے سامنے شمامہ خود کو کم سن سمجھنے لگتی۔ اسکول کالج میں بھی اس کی کافی لڑکیوں سے دوستی رہی تھی لیکن ان میں کوئی بھی بسمہ کی طرح خوش اخلاق، مخلص اور مزاحیہ نہیں تھی۔

تھوڑی دیر کی پڑھائی کے بعد اسے والد کی یاد ستانے لگی تھی۔ معاویہ کو ملنے کے بعد اس نے چند بار اپنے والد صاحب کو اندھیرے میں رکھنے کی کوشش کی تھی۔ جس پر کئی بار ضمیر اسے مطعون کر چکا تھا۔ آج گزشتہ تمام باتیں ان کے سامنے دہرانے کے بعد وہ

PDF NOVL BANK

سکون محسوس کر رہی تھی۔ بلا شک و شبہ اسے اپنے باباجانی سے بے انتہا محبت تھی۔ اور کیوں نہ ہوتی کہ یوسف نے باپ کے ساتھ اور بھی کئی رشتوں کا خلا پُر کیا ہوا تھا۔ والدہ کی وفات کے بعد انھوں نے کبھی شمامہ کو ڈانٹنا تو کیا سخت لہجے میں بات بھی نہیں کی تھی۔ وہ ہمیشہ اس کی ضروریات نہیں خواہشات کو پورا کرنے پر کمر بستہ رہے تھے۔ والد اور بیٹی رشتا تو یوں بھی ایسا ہوتا ہے کہ والد کی زیادتیوں پر بھی بیٹی ان کی تعریفیں کر کر نہیں تھکتی۔ سسرال میں سونے کا نوالہ کھا کر بھی والد کی روکھی سوکھی کو نہ صرف اس سے بہتر بتلاتی ہے بلکہ دل سے بھی سمجھتی ہے۔

کھلی کتاب کو بستر پر الٹا رکھتے ہوئے وہ والد کو کال ملانے لگی۔

سلام و دعا کے بعد یوسف چمکے۔ "یقیناً میری غیر حاضری پر شمو رانی کو میری اہمیت "محسوس ہو رہی ہوگی۔

وہ شوخی سے بولی۔ "نہیں جی، کال کرنے کا مقصد بس خانہ پری ہے۔ آپ کی بچکانہ عادات سے اچھی طرح واقف ہوں۔ جانتی ہوں کہ کال نہ کی تو لگے دن منہ سجایا ہوگا۔" ڈھنگ سے بات بھی نہیں کریں گے اور شاید مچھلی لانا بھی اہتمام سے بھلا دیں۔

"یوسف بناوٹی غصے سے بولے۔ "ہماری بلی ہمی کو میاؤں۔

PDF NOVL BANK

"وہ قہقہہ لگا کر ہنسی۔" کچھ جھوٹ کہا ہے کیا؟

ٹھیک ہے، سیٹھ صاحب سے بات کر کے مہینہ بھر یہیں رہنے کی کوشش کرتا ہوں۔ تاکہ تمہیں میری اہمیت کا تو پتا چلے۔" انہوں نے ناراضی کا اظہار کیا۔

وہ بے پروائی سے بولی۔ "مہینہ نہیں سال لگا لیں، البتہ پتا لکھوالیں تاکہ صبح پہلی بس میں بیٹھ کر میں ادھر کا رخ کروں۔"

"یوسف نے قہقہہ لگایا۔" بس اتنی ہی جرات تھی۔

اتنی بھی نہیں ہے باباجانی، آج گھر قبرستان لگ رہا ہے۔ اتنا سنسان، اتنا ویران کہ بتا نہیں سکتی۔" وہ جذباتی ہو گئی تھی۔

"یوسف بولے۔" اور جب شہمورانی کی شادی ہو جائے گی تب؟

"وہ بے پروائی سے بولی۔" شادی کرنا اتنا بھی ضروری نہیں ہے۔

بس.... بس زیادہ ڈراما بازی کی ضرورت نہیں ہے۔" وہ اسے چھیڑنے لگے۔ باپ بیٹی

کافی دیر تک گپیں ہانکتے رہے۔ یہاں تک کہ یوسف ہی نے جمائی لیتے ہوئے اسے آرام کا مشورہ دیا تھا۔

PDF NOVL BANK

رابطہ منقطع کر کے اس نے گھڑی پر نگاہ دوڑائی رات کے گیارہ بج رہے تھے۔ نیند اس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔ نصابی کتاب بند کر کے وہ کتابوں کی الماری کی طرف متوجہ ہوئی۔ سرسری نظر دوڑا کر اس نے پڑھنے کے لیے ایک کتاب پسند کی اور تکیے سے ٹیک لگا کر کتاب کھول لی۔ وہ زیادہ دیر مطالعہ نہیں کر سکی تھی۔ موبائل فون کی گھنٹی نے اسے جانب متوجہ کیا۔ سکرین پر نگاہ دوڑاتے ہی اس کا دل عجیب انداز میں دھڑکنے لگا تھا۔ معاویہ کی کال تھی۔ رابطہ منقطع کرنے والا بٹن دبا کر وہ دوبارہ کتاب کی طرف متوجہ ہو گئی۔ دو تین منٹ کے وقفے کے بعد پیغام کی گھنٹی بجی۔ اس نے بیزاری بھرے انداز میں پیغام کھولا۔

پلیز شمامہ، مجھ سے بات کرو۔ دیکھو میں شرمندہ ہوں، اپنی غلطی کا اعتراف کرتا ہوں۔ " پلیز مجھے معافی مانگنے کا موقع تو دو۔

وہ بہ مشکل پیغام پڑھ پائی تھی کہ دوبارہ معاویہ کی گھنٹی آنے لگی۔ رابطہ منقطع کر کے اس نے فوری طور معاویہ کے موبائل فون نمبر کو "بلاک" کر دیا۔ وہ نہ تو اس کے بے ہودہ پیغامات کی پڑھنے کی شوقین تھی اور نہ اس کا کال کرنا اسے گوارا تھا۔ اس کی

PDF NOVL BANK

سماعتوں میں اب تک اس کا زہریلا لہجہ گونج رہا تھا۔ لاکھ بھلانے کی کوشش کرنے کے باوجود وہ کامیاب نہیں ہو پائی تھی۔

بکواس بند کرو، بھاڑ میں جاؤ تم اور تمہارے ڈرائیور بابا.... حد ہوتی ہے بے شرمی و بے حیائی کی۔

بڈھے تم اپنی بیٹی کو لگام نہیں دے سکتے، اس بد شکل کو برقع پہنا کر امیر لڑکوں کو "پھنسانے پر لگایا ہوا ہے۔

"تمہاری یہ جرات کہ معاویہ پر ہاتھ اٹھاؤ، دوٹکے کی بد چلن عورت۔"

بیٹا کہا تو تمہو بڑا توڑ دوں گا۔ چند ٹکے کے ڈرائیور ہو اپنی حیثیت پہچان کے زبان "کھولا کرو۔"

"تم جیسوں کو ڈرائیور رکھنا بھی میں اپنی توہین سمجھتا ہوں احمق بڈھے۔"

آوارہ، بدکار، بازاری، بد شکل، گھناؤنی کی منحوس صورت دیکھو اور معاویہ علی صدیقی کے "ساتھ شادی کے سپنے دیکھو۔"

بھیک مانگنے والوں کے بھی کچھ اصول و ضوابط ہوتے ہیں۔ کسی امیر لڑکے کو پھانس کر "کوٹھی بنگلے کے سپنے دیکھنے والی لڑکیاں اس خیرات کی مستحق نہیں ہوتیں۔"

PDF NOVL BANK

اور اسی پر اکتفا نہیں وہ بعد میں بھی اسے ذہنی اذیت پہنچاتا رہا تھا۔ ایسے گھٹیا شخص سے واسطہ تعلق تو درکنار وہ اس کے بارے سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی۔ بلکہ ایسی ذہنیت رکھنے والے کو وہ نفرت کے قابل بھی نہیں سمجھ رہی تھی۔ اس کی طرف سے ہونے والی تمام زیادتیوں کو اللہ پاک کی ذات کے حوالے کر کے وہ پرسکون تھی۔

((0))((0))((0))

بسمہ خالی پیریڈ میں وہ کلاس روم سے نکل کر کیفے ٹیریا کی جانب چل پڑی۔ شمامہ کی غیر موجودی میں اس نے سبزار کارخ نہیں کیا تھا۔ دروازے پر کھڑے ہو کر اس نے کسی مناسب جگہ کی تلاش میں ہال میں نظریں دوڑائیں تبھی اس کی نظریں کونے میں اکیلی بیٹھی شگفتہ پر پڑیں۔ چائے پیتے ہوئے وہ کسی گہری سوچ میں گم لگتی تھی۔ بسمہ کے دل میں جانے کیا سمائی کہ اس کی میز کی طرف بڑھ گئی۔

یہاں بیٹھ سکتی ہوں۔ "بیٹھنے سے پہلے اس نے پوچھنا ضروری سمجھا تھا۔ " شگفتہ چونکتے ہوئے اس کی جانب متوجہ ہوئی۔ اور پھر مسخ سے کچھ کہے بنا اس نے سر کو ہلکی سی جنبش دی اور چائے کی پیالی کی طرف متوجہ ہو گئی۔

"بیرے کو چائے کا بتا کر اس نے گفتگو کا آغاز کیا۔ "میرا نام بسمہ ہے۔

PDF NOVL BANK

"اس مرتبہ شگفتہ کے چہرے پر بے چینی نمودار ہوئی۔" مجھ سے کوئی کام؟
اگر برا نہ لگے تو تھوڑی سی معلومات درکار تھیں۔" بسمہ نے لمبی چوڑی تمہید باندھنے سے
گریز کیا تھا۔

شگفتہ نے منہ بناتے ہوئے کندھے اچکائے۔ گویا بسمہ کی بات سن کر اسے حیرانی ہوئی
تھی۔

اس دن آپ معاویہ علی صدیقی کے ساتھ شاید پیسوں کے معاملے میں جھگڑ رہی
تھیں، بعد میں غالباً اس نے تمام رقم واپس بھی کر دی تھی۔ اور جہاں تک میں سمجھتی
"ہوں آپ کا برتاؤ کافی توہن آمیز تھا۔

بسمہ کی بات پر شگفتہ کے چہرے چھائی حیرانی غصے میں تبدیل ہوئی اور جب اس نے
زبان کھولی تو وہ غصہ اس کے الفاظ میں بھی شامل تھا۔ "کسی کی ذاتیات میں دخیل ہونا
"بدتمیزی نہیں بے ہودگی ہے۔

بسمہ نے جلدی سے بات سنبھالی۔ "میں معافی چاہتی ہوں مس شگفتہ۔ لیکن میرا مقصد
"نہ تواذیت پہنچانا تھا اور نہ آپ کا مذاق اڑانا۔

PDF NOVL BANK

شگفتہ کی آنکھوں میں شک کی پرچھائیاں ابھریں۔ "کب سے میری ٹوہ میں لگی ہو اور تمہیں میرا نام کیسے معلوم؟" وہ آپ سے تم پر آگئی تھی۔

اس کے سخت لہجے کو ہضم کرتے ہوئے بسمہ نے خوش دلی سے جواب دیا تھا۔ "اسی دن معاویہ نے آپ کو شگفتہ احسان کہہ کر مخاطب کیا تھا۔ باقی میں آپ کی ٹوہ میں نہیں لگی۔ آپ کو اکیلا بیٹھے دیکھا اور یہ سوال پوچھنے کی ہمت کر ڈالی۔ اور یقین مانیں یہ سوال بے مقصد نہیں کیا۔ مجھے بس معاویہ کی اصلیت معلوم کرنا ہے۔ سمجھ لو ایک معصوم لڑکی کی زندگی کا سوال ہے۔"

شگفتہ نفرت بھرے لہجے میں بولی۔ "کسی معصوم لڑکی کا اس گھٹیا لڑکے سے کیا کام۔ اور یاد رکھنا اگر وہ معصوم لڑکی تمہارے علاوہ کوئی اور ہے تو جان لو کہ اب تک وہ معصوم نہیں رہی ہوگی۔"

کیا مطلب۔ "اب حیران ہونے کی باری بسمہ کی تھی۔"

مطلب وغیرہ اسی معصوم لڑکی سے پوچھ لینا۔ "چائے کی خالی پیالی پرچ میں رکھتے" ہوئے شگفتہ نے اٹھنے کے لیے پر تولے۔

PDF NOVL BANK

بسمہ لجاجت بھرے لہجے میں بولی۔ "شگفتہ بہن، پلیز مجھے اپنے قیمتی وقت سے چند منٹ "عذبت کر دو۔"

اس کا ملتجی لہجہ سن کر شگفتہ نے ایک لمحے کے لیے کچھ سوچا اور پھر گہرا سانس لیتے ہوئے ہوئے کہنے لگی۔ "کیا پوچھنا ہے؟"

"بتایا تو ہے معاویہ کی اصلیت کے بارے جاننا چاہتی ہوں۔"

وہ شخص اپنی شکل و صورت کے بالکل برعکس ہے۔ اجلے چہرے کا مالک اندر سے کتنا "گندہ، گھناؤنا اور غلیظ ہے اس بارے تم سوچ بھی نہیں سکتیں۔ دولت کے حصول کے لیے لڑکیوں کو محبت کے جال میں پھانسنے۔ چکنی چپڑی باتوں سے بہلا پھسلا کر انھیں آخری حد عبور کرنے پر مجبور کرنا اور پھر ان لمحات کی فلم اور تصاویر بنا کر لڑکیوں کو بلیک میل کر کے رقم اینٹھنا یہ اس آدمی کا کاروبار ہے۔ اور اس ضمن میں میں پہلی لڑکی نہیں ہوں۔ مجھ سے پہلے درجن بھر لڑکیاں اس کی درندگی کا شکار ہو چکی ہیں۔ تمام نے اس کی شریک حیات بننے کی غلط فہمی میں وہ حد عبور کر لی تھی جو ایک لڑکی کو کسی حالت میں نہیں پھلانگنی چاہیے۔ اسے نہ صرف دولت کی ہوس ہے بلکہ وہ خوب صورت لڑکیوں کو داغ دار کرنے کا بھی شوقین ہے۔ اس ضمن میں معصوم و بھولی بھالی

PDF NOVL BANK

صورت اس کا بہترین ہتھیار ہے۔ اور یہ تو تمہیں اچھی طرح معلوم ہو گا کہ ہم لڑکیاں کتنی احمق و بے وقوف ہوتی ہیں۔ پیار کے دو بول سن کر آنکھیں بند کر کے سب کچھ ہار جاتی ہیں۔ اور جب آنکھیں کھلتی ہیں ہے تو تباہی و بربادی کے سوا کچھ نظر نہیں آتا۔ "شگفتہ کا لہجہ دھیماسی مگر اس کے زہریلے الفاظ بسمہ کو آتشیں لاوے کی طرح محسوس ہوئے تھے۔ چائے کی پیالی سے گھونٹ لینا اسے بھول چکا تھا۔ اس کے ہونٹوں سے یہ مشکل نکلا۔

"مجھے یقین نہیں آ رہا۔"

خود پر بیتے گی تو یقین آ جائے گا۔ "تلخ لہجے میں کہتے ہوئے شگفتہ بات ختم کر کے چل دی۔

بسمہ سر پکڑے کافی دیر وہیں بیٹھی رہی۔ ایک دم ہی یہ گتھی سلجھ گئی تھی کہ معاویہ نے شمامہ کی جانب کیوں پیش قدمی کی تھی۔ یقیناً اس کی وجہ نہ تو شمامہ کا پردہ دار ہونا تھا اور نہ معاویہ کو کسی باکردار و باحیا لڑکی کی تلاش تھی۔ وہ شمامہ کو دولت مند جان کر اس کی جانب متوجہ ہوا تھا۔ جو بھی اسے شمامہ کی غربت کے بارے پتا چلا اس کی اصلیت کھل کر سامنے آ گئی۔ اور وہ یونہی شمامہ کی ہتک پر جرمی رہتا اگر اسے دیکھ نہ لیتا۔

PDF NOVL BANK

اور جب اس نے شمامہ کی شکل و صورت دیکھی تو اس کی غلیظ فطرت دولت بھلا کر شمامہ کے پرکشش بدن کے حصول کی مستمنی ہوئی۔ "دو جمع دو چار کی طرح بسمہ ہر نتیجہ نکالتی گئی۔

چائے کب کی ٹھنڈی ہو چکی تھی۔ دوسری چائے منگوانے کے بجائے اس نے پہلے والی پیالی کے پیسے پرس سے نکال کر پرچ کے نیچے رکھے اور کیفے ٹیریا سے باہر نکل آئی۔ پڑھنے کو بالکل ہی دل نہیں کر رہا تھا۔ اس نے گھر واپسی کو ترجیح دی تھی۔ گھر واپسی پر اس کا ارادہ شمامہ کو ساری بات بتانے کا ہوا، مگر پھر اس نے یہ معاملہ آمنے سامنے ملاقات تک ٹال دیا۔

((0))((0))((0))

معاویہ، بے وقوف بننے کی ضرورت نہیں۔ تم نے غلط ضد پکڑی ہوئی ہے۔ "سارا دن" بھوکا پیاسا کمرے میں بند رہنے کے بعد جب وہ رات کے کھانے پر بھی نہ آیا تو عالیہ کو اس کے کمرے میں داخل ہونا پڑا۔

ماں کی بات کا جواب دیے بغیر اس نے ریوٹ اٹھا کر دھیمی آواز میں چلتی ہوئی غزل کی مکمل آواز کھول دی تھی۔ کمرے کی محدود فضا ساز باجے کی آواز سے گونج اٹھی تھی۔

PDF NOVL BANK

کیا بے ہودگی ہے معاویہ۔ "ماں نے اس کے ہاتھ سے ریوٹ جھپٹتے ہوئے ٹی وی کو بند کر دیا تھا۔

امی جان، آپ اچھی طرح جانتی ہیں میں جو طے کر لیتا ہوں اس سے سر مو پیچھے نہیں ہٹتا۔ آپ کی نصیحتیں اور ابو جان کا سمجھانا بے کار ہے۔ میں نے شمامہ رانی کو بیوی بنانا ہے تو بس بنانا ہے۔ ابو جان مجھے عاق کر سکتے ہیں، گھر سے نکال سکتے ہیں لیکن میرے دل سے شمامہ سے شادی کرنے کا خیال نہیں نکال سکتے۔

عالیہ روہانسی ہوتے ہوئے بولی۔ "بیٹا تمہیں ہوا کیا ہے؟.... یہ غریب غرباء لٹے سیدھے حربے آزما رہے ہیں کہیں اس ڈائن نے میرے شہزادے پر کوئی جادو تعویذ تو نہیں کر دیا۔"

معاویہ کے ہونٹوں پر اذیت بھری ہنسی ابھری۔ "امی جان، آپ کو میری خوشی عزیز نہیں ہے۔ اپنی زندگی کے بارے کم از کم مجھے اتنا اختیار تو ہونا چاہیے کہ مرضی کی شادی کر سکوں۔"

کس نے کہا تم مرضی کی شادی نہ کرو۔ تمہاری خوشی سر آنکھوں پر بیٹا۔ ہم تو صرف یہ چاہتے ہیں کہ لڑکی کا خاندان اس قابل ہو کہ کسی سے ذکر کرتے ہوئے تمہارے ابو اور

PDF NOVL BANK

مجھے سبکی محسوس نہ ہو۔ ذرا سوچو تو سہی میری جان، ایک ڈرائیور کی بیٹی کو ہم کیسے
"متعارف کرائیں گے۔"

ماں جی، آپ کو لڑکی کے کردار، اس کی شرافت، اچھی شکل و صورت اور بہترین بول
"چال سے غرض ہونا چاہیے نہ کہ مال دولت اور نام نہاد اونچے خاندان سے۔
عالیہ کے لیے اس کی دلیل کسی لائق نہیں تھی۔ وہ اس کا رد کرتے ہوئے بولیں۔" یہ
پیار و محبت بس عارضی کھیل تماشا اور وقتی جوش و خروش ہوتا ہے۔ اپنے معیار کو دیکھو
معاویہ، ایک نیچ خاندان کی لڑکی کے ساتھ تم کبھی اچھی زندگی نہیں گزار سکتے۔ ہر محفل
و تقریب میں ہنسی و استہزاء کا نشانہ خود بھی بنو گے اور ہماری سبکی بھی کراؤ گے۔ وہ
لڑکی بھی اس ماحول میں ضم نہیں ہو سکے گی۔ خدارا عقل کے ناخن لو۔ فضول کی ضد
"بازی میں ہمارا سکون برباد نہ کرو۔"

معاویہ زچ ہوتا ہوا بولا۔ "ماں جی، برہمن، ویش، شودر وغیرہ جیسا ذات پات کا نظام ہندو
مت میں ہے، اسلام میں اس تصور کی گنجائش نہیں ہے۔ باقی کسی کا غریب ہونا اس
"کے نیچ یا ذلیل ہونے پر دلالت نہیں کرتا۔"

PDF NOVL BANK

اس کی ماں حتمی لہجے میں بولیں۔ "بہ ہر حال جو تم کہہ رہے ہو ایسا ہونا ممکن نہیں ہے۔ خواہ مخواہ کی ضد پال کر نہ خود کو ہلکان کرو اور نہ ہمیں اذیت دو۔

معاویہ نے جواب دینے کے بجائے سر کے نیچے سے تکیہ نکالا اور چہرے پر رکھ لیا۔
 "عالیہ نے امید بھرے لہجے میں پوچھا۔ "کھانا لے آؤں۔
 "بھوک نہیں ہے۔"

تھوڑا سا تو کھا لو۔ "چہرے سے تکیہ ہٹا کر وہ اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرنے لگیں۔

وہ عجیب انداز میں بولا۔ "ماں جی، میرے ایک کلاس فیلو کے بھائی نے اس وجہ سے خودکشی کر لی تھی کہ والدین اس کی پسند کی شادی میں رکاوٹ ڈال رہے تھے۔
 تیرے منہ میں خاک۔ "وہ جیسے تڑپ اٹھی تھیں۔"

ماں جی آرام کریں۔ "ان کا ہاتھ بالوں سے ہٹا کر معاویہ نے دوبارہ تکیہ اٹھا کر سر پر رکھا اور کروٹ تبدیل کرتے ہوئے ماں کی جانب پیٹھ موڑ لی۔

عالیہ چند لمحے دکھ بھری نظروں سے اسے گھورنے کے بعد باہر نکل گئی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد وہ سیٹھ محمد علی صدیقی کا سامنا کر رہا تھا۔ انھوں نے چھوٹے ہی پوچھا۔

PDF NOVL BANK

"برخوردار، سنا ہے خودکشی وغیرہ کی دھمکیاں دے رہے ہو۔"

معاویہ نے نفی میں سر ہلایا۔ "نہیں ابو جان، ایک واقعے کا ذکر کیا تھا امی جان کچھ اور سمجھ بیٹھیں۔"

سیٹھ محمد علی نے موضوع تبدیل کیا۔ "اچھا بتاؤ، جیب خرچ میں کتنا اضافہ کرنا چاہتے ہو؟"

ایسی بات نہیں ہے ابو جان۔ "معاویہ کو جیب خرچ بڑھوانے سے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔"

سپورٹس کار کا نیا ماڈل بھی مارکیٹ میں آچکا ہے، اس کے ساتھ سوئیٹر لینڈیا پیرس میں ایک ہفتہ گزارنا بھی تمہیں دماغی فتور سے نجات دلانے میں مفید ثابت ہو گا۔" سیٹھ محمد علی صدیقی نے لالچ دینا جاری رکھا تھا۔

معاویہ کے ہونٹوں پر پھسکی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ "ابو جان!.... آپ سے یہ سب منوانے کے لیے مجھے کسی بہانے کی ضرورت نہیں تھی۔"

دیکھو بیٹا، کچھ باتیں ایسی ہوتی ہیں جن پر سمجھوتا کرنا ذرا مشکل ہوتا ہے۔ تم جو اکھیلے ہو، شراب نوشی کرتے ہو، لڑکیوں سے غلط تعلقات رکھتے ہو، آوارہ گردی کرتے

PDF NOVL BANK

ہو، فضول خرچی کرتے ہو وغیرہ وغیرہ.... میرے لیے ان تمام باتوں کو نظر انداز کرنا اس لیے آسان تھا کہ ہمارے طبقہ میں یہ نوجوانوں کے شوق ہوتے ہیں اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان میں صرف وہ شوق باقی رہتے ہیں جو انسان کی فطرتی ضرورت ہوتے ہیں۔ لیکن شادی ایک مستقل معاہدہ ہے۔ یہ لڑکی لڑکے کا نہیں دو خاندانوں کے ملاپ کا نام ہے۔ اور اتنا تو سوچو ایک ڈرائیور، محمد علی صدیقی کا سمدھی ہو گا۔ اس کی بیوی جو شاید سیٹھ عبدالکریم صلح کے گھر میں خانساماں ہو وہ عالیہ علی صدیقی کی سمدھن ہوگی اور یہ تعلق عارضی نہیں مستقل ہو گا۔ میرے پوتوں پوتیوں کے نانا، نانی کسی دوسرے گھر کے نوکر ہوں گے۔ ذرا سوچو یار، یہ ہماری ناک کاٹنا نہیں معاشرتی تعلقات کا گلہ گھوٹنے والی بات ہے۔ تم جب اور جس سے چاہے شادی کرو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے بس اتنی درخواست کروں گا، لڑکی کا خاندان ایسا نہ ہو کہ تمہارے والدین منہ چھپاتے "پھریں۔"

ابو جان، کیا محبت ایک سے اور شادی دوسری سے کی جا سکتی ہے؟ "معاویہ نے اپنے "تیش باپ کو لا جواب کرنا چاہا۔"

PDF NOVL BANK

اس کے والد کے چہرے پر تبسم نمودار ہوا۔ "اگر کوئی شادی کی تعریف پوچھے تو میں کہوں گا محبت کے جنازے کا نام شادی خانہ آبادی ہے۔ تم ڈرائیور کی بیٹی سے محبت کرو یا۔ اس کے علاوہ بھی وہ جس حد تک جا سکتی ہے لے جاؤ۔ رات کو لمبی لمبی کالیں کرو، دن کو سیر سپاٹے کرو، اچھے ہوٹلوں میں لے جا کر کھانے وغیرہ کھلاؤ، شاپنگ کراؤ، اگر اسے گھر سے اجازت مل سکتی ہے تو بے شک پیرس، سوئیٹز لینڈ وغیرہ گھملاؤ، لیکن اس سے شادی نہ کرو۔ اور شروع دن سے اس کے دماغ میں یہ بات بٹھا دو کہ شادی تم والدین کی مرضی سے کرو گے۔ کیوں کہ اس کے برعکس ہونے کی صورت "میں تمہیں عاق کر دیا جائے گا۔"

"وہ ایسی لڑکی نہیں ہے ابو جان۔"

"سیٹھ محمد علی نے قہقہہ لگایا۔ "یار، محبت کسی ایسی لڑکی سے کرو نا؟"

"معاویہ بے بسی سے بولا۔ "محبت کسی اختیاری جذبے کا نام تو نہیں ہے نا۔"

بکواس۔ "اس کے والد نے منہ بنایا۔ "محبت بس دماغی خلل کا نام ہے۔ جو لڑکی شکل "

و صورت اور جسمانی خال و خد سے پرکشش ہو اس سے محبت کرنے والے ہزاروں

لاکھوں پیدا ہو جاتے ہیں اور جو لڑکی بد صورت یا صرف قبول صورت ہو اس سے محبت

PDF NOVL BANK

کرنے والا ایک بھی نہیں ملتا۔ اسے محبت نہیں جنسی تقاضے کا نام دو تو بہتر رہے گا۔

جوانی میں میں نے بھی نودس لڑکیوں سے طوفانی عشق کیا تھا۔ میری آخری محبت صبیحہ نام کی لڑکی تھی ایک کلرک کی بیٹی اور اس کے بعد میں نے والدین کی مرضی سے شادی کر لی تھی۔ دیکھ لو کتنی کامیاب زندگی گزار رہا ہوں۔ پچھلے دنوں صبیحہ ملی تھی۔ بیٹے کی بے روزگاری کا رونا رو رہی تھی۔ میں نے اس کے بیٹے کو نوکری پر رکھ لیا۔ دعائیں دے دے کر نہیں تھک رہی تھی۔ مجھے گھر کھانے پر بھی بلایا لیکن مصروفیات کا بہانہ کر کے میں جان چھڑالی۔ ورنہ صبیحہ وہ لڑکی تھی کہ جب تک میں رات کو تین چار گھنٹے اس سے کال پر بات نہ کر لیتا سو نہیں سکتا تھا۔ اور کیا منہ کھلواتے ہو یا میری سیکرٹری مس سونیا، میری ایک اور محبوبہ لبتی کی بیٹی ہے۔ لبتی بھی سفید پوش خاندان سے تعلق رکھتی تھی۔ جوان بیٹی کو نوکری دلانے کے لیے اسے بھی میری یاد آئی۔ میں نے بھی اسے مایوس نہیں کیا۔ یقین مانو سونیا مجھے باس نہیں انکل سمجھتی ہے اور میرا ہر کام نہایت خلوص اور محبت سے سرانجام دیتی ہے۔ دیکھ لو اب تک میں پرانی محبتیں ”نبھاتا آ رہا ہوں۔ خدا بھی راضی لوگ بھی خوش۔“

PDF NOVL BANK

معاویہ کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ والد اسے یوں منطق کے میدان میں لاجواب کر دے گا۔ معاویہ کے پاس لے دے کے ایک ہی دلیل بچی تھی کہ وہ شمامہ کے بغیر زندگی گزارنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ اور ایسی بات دلیل نہیں ہٹ دھرمی کہلاتی ہے۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ محبت ہونے کے بعد دل ہمیشہ ہٹ دھرمی پر اثر آتا ہے۔ کوئی منطق، دلیل، برہان اور سمجھ داری کی بات اس کے پلے نہیں پڑتی۔ اس کی ایک ہی رٹ ہوتی ہے، مجھے وہ چاہیے۔

باپ کی باتیں معاویہ کا دماغ قبول کر رہا تھا، لیکن دل کو وہ حل منظور نہیں تھے۔ سب سے بڑھ کر شمامہ کا مسئلہ تھا۔ وہ بغیر نکاح یا منگنی کے کبھی بھی اس سے تعلق رکھنے پر آمادہ نہ ہوتی۔ مختصر تعلق کے باوجود معاویہ اس کی فطرت سے آگاہ ہو گیا تھا۔ مرد و عورت کی دوستی کا تو اس کے ہاں تصور ہی نہیں تھا۔

”اسے مسلسل سوچ میں ڈوبا دیکھ کر سیٹھ محمد علی نے پوچھا۔ ”کیا کہتے ہو؟“

..... وہ دھیرے سے بولا

کوئی اس شخص سا دنیا بینکھاں ہوتا ہے ”

لاکھ چہروں میں جسے دل نے چنا ہوتا ہے

PDF NOVL BANK

ہم تو اس موڑ پہ چاہت میں آ پہنچے ہیں جہاں
"دل کسی اور کو چاہے تو گناہ ہوتا ہے۔"

اس بکو اس کا مطلب؟ "اپنے سارے دلائل بے کار جاتے دیکھ کر سیٹھ محمد علی صدیقی
کو غصہ آگیا تھا۔"

وہ اطمینان سے بولا۔ "اگر بیٹے کی خوشی عزیز ہے تو امی جان اور آپ کو رشتہ مانگنے اس کے
"گھر جانا پڑے گا۔"

وہ تلخی سے بولے۔ "تم وہاں جا کر رشتہ مانگنے کی بات کر رہے ہو۔ اس کے والدین اگر
"بیٹی کا رشتہ اپنے کے لیے چل کر بھی آئیں تو میں قبول نہ کروں۔"
"معاویہ حتمی لہجے میں بولا۔ "شمامہ یا کوئی نہیں۔"

منظور ہے۔ "صدیقی صاحب نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلایا۔ "اس لڑکی سے"
شادی کے لیے تم ہمیں زور نہ دینا اور کسی دوسری لڑکی سے شادی کے لیے ہم تمہیں
"مجبور نہیں کریں گے۔"

معاویہ نے زخمی نظروں سے والد صاحب کے چہرے کو دیکھا۔ "ٹھیک ہے ابو جان، اگر
میری خواہش کسی اہمیت کی حامل نہیں ہے تو میں آپ پر زور نہیں دوں گا۔ وعدہ کرتا

PDF NOVL BANK

ہوں خودکشی یا کوئی ایسا کام نہیں کروں گا جس سے مجھے یا آپ کو نقصان پہنچے۔ البتہ طبعی موت اللہ پاک کے ہاتھوں میں ہے۔ اور غمی خوشی انسان کے موڈ کے تابع ہوتی ہیں۔

پھر کھانا کھاؤ۔ "صدیقی صاحب کے چہرے پر اطمینان پھیل گیا تھا۔ انھیں لگا وہ اپنے " مقصد میں کامیاب رہے ہیں۔

زینہ ماسی کو بتاتے جانالے آئیں گی۔ "معاویہ کا چہرہ جذبات سے عاری تھا۔ "

کلاس شروع ہونے میں دو تین منٹ رہ گئے ہیں۔ "بسمہ کو سبزہ زار کی طرف بڑھتے " دیکھ کر شمامہ نے ٹوکنا ضروری سمجھا تھا۔

بسمہ شرارت سے بولی۔ "کل سے میرے پیٹ میں کافی بوجھ پڑا ہے، جب تک ہلکا نہ "کر لوں درد ختم نہیں ہوگا۔ اس لیے سبق سے ضروری یہ کام ہے۔

"ہاتھ کا اشارہ کرتے ہوئے شمامہ معصومیت سے بولی۔ "بیت الخلاء تو اُس جانب ہیں۔ بسمہ ملتھے پر ہاتھ مارتے ہوئے کراہی۔ "اللہ پاک تمہیں عقل دے شمامہ!.... کیا کل "سے مجھے بیت الخلاء نہیں ملا جو تم اس جانب میری رہنمائی کر رہی ہو۔

PDF NOVL BANK

تو پیٹ میں درد ہونے کا کیا مطلب ہے؟ "شمامہ اب تک کچھ نہیں سمجھی تھی۔"

خدا کی بندی، عورتوں کے پیٹ میں درد کسی راز کے معلوم ہونے کے بعد جلنے والوں

"کے سامنے نہ اگلنے پر شروع ہوتا ہے۔"

شمامہ کھسیا نے انداز میں بولی۔ "میں بھی کہوں تم کیوں ابوجان کی ہر بات کا جواب ہوں

"ہاں میں ویسے جا رہی ہو۔"

شکر ہے تم نے اتنا تو سوچ لیا۔ "سنگی بیچ پر نشست سنبھالتے ہوئے اس نے شمامہ کا

بازو پکڑ کر ساتھ بٹھا لیا تھا۔ گھاس پر اب تک دھوپ نہیں لگی تھی اس لیے ہلکی ہلکی

محسوس کی جا سکتی تھی۔"

اب جلدی سے بتاؤ کیا بات؟ "شمامہ کے لہجے میں اشتیاق چھپا تھا۔"

گلا کھنکارتے ہوئے بسمہ نے تمہید باندھنے کی کوشش کی۔ "کل میں شگفتہ سے ملی

".... تھی"

کون شگفتہ؟ "شمامہ نے حیرانی بھرے لہجے میں قطع کلامی کی۔"

بھول گئیں، اس دن بتایا جو تھا کہ ایک لڑکی نے کیفے ٹیریا میں اس منحوس کو کھری

"کھری سنائی تھیں۔"

PDF NOVL BANK

چلنا چاہیے۔ "روکھے لہجے میں کہتے ہوئے شمامہ نے اٹھنے کے لیے پر تولے۔"

جانے کی کوشش کی تو اس کے بعد بسمہ کو مخاطب کرنے کی حسرت ہی کرتی رہو گی۔"

بسمہ کے لہجے میں کوئی ایسی بات ضرور تھی کہ شمامہ ناراضی کا اظہار کرنے کے باوجود وہاں سے جا نہیں سکی تھی۔

مجھے وہ برا نہیں لگتا میں تمہاری خیر خواہ نہیں ہوں۔" اسے خاموش دیکھ کر بسمہ "طیش میں آگئی تھی۔

ایسا میں نے کب کہا ہے؟" اس کا موڈ بگڑتے دیکھ کر شمامہ رونے پر تیار ہو گئی تھی۔"

بسمہ مزید کوئی وضاحت کیے یا سنے بغیر مطلب کی بات پر آگئی۔ "کل میں شگفتہ سے ملی تھی۔ اور سچ کہوں تو میرے دل میں کرید تھی کہ آخر اس گھٹیا شخص نے تمہاری طرف پیش قدمی کیوں کی تھی اور پھر اس کا یوں ہتھے سے اکھڑ جانا اور آخر میں دوبارہ معافی تلافی کی کوشش وغیرہ۔ اور یقین کرو شگفتہ کی باتیں سن کر میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ کوئی شخص اتنا غلیظ، گھٹیا اور بے غیرت ہو سکتا ہے یہ میں نے سوچا بھی نہیں تھا۔ جانتی ہو اس لعنتی نے تمہاری طرف کیوں قدم بڑھائے تھے؟" بسمہ ایک لمحے کے لیے رکی اور پھر اس کی بات جاری رہی۔ "کیوں کہ وہ تمہیں سیٹھ زادی سمجھ رہا تھا۔ یقیناً تم سوچ

PDF NOVL BANK

رہی ہو کہ اس بارے تمہیں معلوم ہے۔" بسمہ اس کے دل میں اٹھنے والے سوال کو اندازے سے جان گئی تھی۔ "بلا شک و شبہ تمہیں اس بارے معلوم تھا۔ لیکن یہ آدھا سچ ہے۔ پورا سچ یہ ہے کہ وہ شخص امیر لڑکیوں کو پیار محبت کا جھانسا دے کر ان کی دولت پر عیاشی بھی کرتا ہے اور جذباتی دھونس اور جھوٹی محبت جتا کر انہیں پامال بھی کرتا ہے۔ بات یہاں تک بھی محدود نہیں ہے۔ ظالم شخص ان لمحات کی خفیہ وڈیو بنا کر بعد میں لڑکیوں کو بلیک میل کر کے لمبی رقمیں بھی بھرتا ہے۔ تمہیں بھی اس نے دولت مند سمجھا، بعد میں وضاحت ہونے پر تمہاری توہین کرنے کے لیے ہر حد عبور کر گیا اور جو انہی پر کشش صورت دیکھی اس کے اندر کا شیطان تمہارے حصول کے درپے ہوا۔ اس وجہ سے اس مکار نے ہم سے بھی معافی مانگ لی، چچا جان سے بھی معذرت کر لی اور پوری کلاس کے سامنے بھی اپنی غلطی کا اقرار کر لیا۔ اور یہ سب ایک شریف لڑکی کو "پھانسنے کی تگ دو اور کوششیں ہیں۔"

شمامہ کے بدن میں ہلکی ہلکی لرزش نمودار ہو گئی تھی۔ ڈر اور غصے میں اس کی یہی حالت ہو جایا کرتی تھی۔ بسمہ اس کا ہاتھ پکڑ کر سہلانے لگی۔ گویا بزبان خاموشی کہہ رہی "ہو۔" ڈرتی کیوں ہو، میں ہوں ناں تمہارے ساتھ۔

PDF NOVL BANK

اچھی طرح جانتی ہوں کہ ان باتوں کا علم نہ ہونے کے باوجود تم نے اس گھٹیا شخص " کی طرف مائل نہیں ہونا تھا۔ اور نہ یہ باتیں کر کے تمہیں ڈرانا مقصود تھا۔ میں بس تمہیں مزید چوکنا اور ہوشیار کرنا چاہتی ہوں۔ تاکہ تم اس کی کسی چال، حربے اور ہتھکنڈے میں نہ آجاؤ۔ تم نہایت سادہ لوح، بھولی بھالی اور معصوم ہو۔ میں نہیں چاہتی کہ کوئی عیار و "مکار تمہیں دھوکا دے سکے۔

"شمامہ بے ساختہ اس سے لپٹ کر رو دی تھی۔ "تم بہت اچھی ہو بسمہ۔ بسمہ شرارت سے ہنسی۔ "اگر تم بلا ناغہ پراٹھالاتی رہیں تو ہزار کوششوں کے باوجود بھی "میں تم سے اچھی نہیں ہو سکتی۔

شمامہ جذباتی لہجے میں بولی۔ "اللہ پاک نے مجھے بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے۔ جن میں "سے ایک تمہارا ساتھ بھی ہے۔

چاپلوس کہیں کی۔ "بسمہ نے قہقہہ لگا کر اسے جذباتی کیفیت سے نکالا۔ شمامہ بھی مسکرا "دی تھی۔

((٠))((٠))((٠))

PDF NOVL BANK

یونیورسٹی وہ صرف شمامہ کو دیکھنے آیا تھا۔ بلا شک و شبہ اس کا چہرہ نقاب میں چھپا ہوتا تھا لیکن اب وہ چہرہ اس کے لیے انجان نہیں تھا۔ معاویہ نے اتنی بار اس کی وڈیو دیکھی تھی کہ ہر سیکنڈ کی حرکت یادداشت میں محفوظ ہو گئی تھی۔ تمام تصاویر کو اتنی بار دیکھا تھا کہ چہرے کے ہر خلیے کی پہچان ہو گئی تھی۔ گلابی ہونٹوں پر دائیں جانب ایک چھوٹا سا تل تھا جو سرخ و سفید چہرے پر یوں جگمگا رہا تھا جیسے صاف موسم میں چودھویں کا چاند چمکتا ہے۔ اس سے نسبتاً تین چار گنا بڑا تل بائیں کان کی لو سے دو تین انچ نیچے اس جگہ پر تھا جہاں سے رخسار کی حدود شروع ہوتی تھیں۔ اگر یا قوتی ہونٹوں کے ملنے سے بننے والی باریک لکیر کو فرضی طور پر ہونٹوں کی حدود سے آگے تک کھینچ دیا جاتا تو وہ مذکورہ تل سے مل جاتی۔ کانوں میں کالے نگوں والے ٹاپس تھے گلے میں سفید چمک دار منکوں کا ہار تھا جس کی چمک اس کی جلد کی رنگت سے مات کھا رہی تھی۔ ہار میں دل کی شکل کا کالے رنگ کا لاکٹ تھا، جو صراحی دار گردن کے ساتھ چپک کر اپنی خوش قسمتی پر پھولے نہیں سما رہا تھا۔ گھنے سیاہ بالوں کی وضاحت کے لیے کالی گھٹا کی تشبیہ بھی ناکافی لگ رہی تھی۔ بال اس نے کھلے چھوڑے ہوئے تھے۔ البتہ دوپٹا اس مہارت سے اوڑھا تھا کہ وہ سیاہ ناگ قید ہو گئے تھے۔ البتہ جب غصے میں آکر اس نے دوپٹا اتارا تبھی وہ

PDF NOVL BANK

بکھر کر کندھوں کے نیچے تک پھیل گئے تھے۔ اگر "نیاگرا فال" کے پانی کا رنگ گہرا سیاہ ہوتا تو ان زلفوں کے پشت پر پھیلنے کو اس سے تشبیہ دی جا سکتی تھی۔ گھنی بھونیں کمان کی شکل میں مڑی ہوئی تھیں۔ جو سرمہ آلود آنکھوں کے تیز دھار تیروں کو ایک تسلسل سے سامنے والوں پر پھینک رہی تھیں اور پلکوں کی دلربا جھالنے اس قتل و غارت کی کھلی چھوٹ دی ہوئی تھی۔ وہ اونچے قد اور چھریری قامت کی تھی۔ جسمانی نشیب و فراز کھلے گاؤں میں مستور تھے لیکن جب اس نے گاؤں اتار پھینکا تب پتا چلا کہ گاؤں نے کیا قیامت چھپائی ہوئی تھی۔ اچھا خاصا کھلا ہونے کے باوجود کالے رنگ کی قمیص چند مقامات پر مزید کپڑے کی متقاضی نظر آرہی تھی۔ قمیص پر سفید دھاگے سے کڑھائی کی گئی تھی۔ کالی قمیص پر جس طرح سفید بیل بوٹے بھلے لگ رہے تھے یونہی گورے بدن پر کالی قمیص بھی خوب چج رہی تھی۔ شلوار کے پائینچوں پر بھی سفید دھاگے کا کام ہوا تھا۔ جوتے بھی کالے رنگ کے تھے۔ جو پالش یا پھر اپنے مقدر پر نازاں ہونے کی وجہ سے لشکارے مار رہے تھے۔

پہلے اس کے چہرے پر حیرانی و دہشت ابھری تھی۔ گھنی پلکوں کی جھال نے مکمل کھل کر موٹی آنکھوں کے حجم کو وسعت دے دی تھی۔ اگر رنگ کا فرق نظر انداز کر دیا جائے

PDF NOVL BANK

تو اس وقت وہ آنکھیں دوپہر کے وقت کھلے ہوئے سورج لکھی کے پھول کے مشابہ لگ رہی تھیں۔ چہرے کی رنگت پہلے سے ہلکی گلابی تھی، غصے کی وجہ سے لال انگارہ ہو گئی تھی۔ کسی کا چہرہ ایک دم یوں رنگت تبدیل کر سکتا ہے یہ منظر پہلی بار معاویہ کی آنکھوں نے دیکھا تھا۔ اور پھر اس کے گلاب کی پتیوں کے مشابہ ہونٹ لرزے، یوں جیسے نسیم سحری کے جھونکوں میں ہلکی سی شدت آنے پر سرخ گلاب کی شبیہ سے تر پتی دھیرے سے ہلتی ہے۔ اگر معاویہ کو حسن کا معیار مقرر کرنے کی دعوت دی جاتی تو وہ بغیر جھجکے شمامہ کے سر اُپے کو کسوٹی قرار دے دیتا۔

غزالہ کو کچھ کہنے سے پہلے اس کی نگاہ کا زاویہ تبدیل ہوا اور معاویہ کی بد بختی پر مہر ثبت ہو گئی تھی۔ اس کی نگاہوں میں نفرت، حقارت، بے بسی، غصہ، دہشت اور نجانے کیا کیا بھرا تھا۔ پہلے اس کی گفتگو میں طنز، شکایت اور شکوے کا اظہار ہوا جو بتدریج قہر و غضب میں ڈھل گیا تھا۔ اس وڈیو کو پہلی بار دیکھنے کے بعد وہ ہمیشہ آواز بند کر کے دیکھتا تھا۔ شمامہ کے الفاظ کا سامنا کرنا اس کی بساط سے باہر تھا۔

وہ یونیورسٹی صرف اس کی قربت محسوس کرنے آیا تھا اور اسے غائب پا کر اس کا جی اوب گیا تھا۔ اسے کچھ معلوم نہیں تھا کہ پہلے پیریڈ میں پروفیسر صاحب نے کیا پڑھایا

PDF NOVL BANK

ہے۔ وہ بس گاہے گاہے شمامہ کی خالی نشست کو گھور کر رہ جاتا تھا۔ پروفیسر صاحب کے کلاس روم سے نکلتے ہی اس نے بھی جانے کا ارادہ کر لیا تھا۔

چلتا ہوں۔ "کرسی کے دائیں جانب رکھے کتابوں کے بیگ پر ہاتھ رکھتے ہوئے اس نے "اجازت طلب نظروں سے عقیل کی جانب دیکھا۔

"عقیل نے پوچھا۔ "کیوں کہ وہ نہیں آئی؟

معاویہ نے دھیرے سے سر ہلایا۔ "جس بات کا علم ہو اس کی تصدیق کرنا بے مقصد "فعل ہے۔

امی، ابو سے بات کی تھی؟ "عقیل نے دوسرا سوال پوچھا۔

ہاں۔ "معاویہ کے لہجے میں مایوسی بھر گئی تھی۔ "انہوں نے سختی سے انکار کر دیا ہے۔

ایک ڈرائیور کی بیٹی کو بہو بنانے کے بجائے انہیں میرا ساری زندگی کنوارا رہنا منظور ہے۔

عقیل کے چہرے پر دکھ نمودار ہوا۔ لمحہ بھر کی خاموشی کے بعد اس کے منہ سے بہ ".... مشکل نکلا تھا۔ "تو

PDF NOVL BANK

تو یہ کہ ابوجان کی نصیحتوں میں فرار کی راہ تلاش رہا ہوں، اپنی وجاہت، امارت کے " خٹاس کو ہوا دے کر اس ساحرہ کے سحر کے توڑ کی کوششوں میں ہوں، دل کے واویلے کو غیر اہم جان کر دماغ کو جھوٹی تسلیوں سے بہلانے کی تگ و دو میں ہوں، پتا نہیں کیا کیا کر رہا ہونا اور ہر ترکیب، حیلہ اور حربہ رایگاں جا رہا ہے۔ وہ کیا کہتے ہیں

وہ نہیں بھولتے جدھر جاؤں

ہائے میں کیا کروں کدھر جاؤں

عقیل نے دکھی نظروں سے معاویہ کے چہرے کو دیکھا اسے یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ وہ معاویہ کو دیکھ رہا ہے۔ اگر کسی دوسرے کی زبانی اس نے معاویہ کی حالت کے بارے سنا ہوتا تو مر کر بھی یقین نہ کرتا۔ شمامہ کو اس نے بھی دیکھا تھا۔ بلا شک و شبہ وہ خوب صورت تھی۔ لیکن اس کا یہ مطلب بھی نہیں تھا کہ کوئی اسے دیکھ کر عقل و خرد سے بالکل ہی بے گانہ ہو جائے۔ یونیورسٹی حسین و جمیل لڑکیوں سے بھری ہوئی تھی۔ بلکہ ان میں سے درجن بھر سے تو معاویہ کے تعلقات بھی رہے تھے۔ اور معاویہ کے نزدیک ان لڑکیوں کی اہمیت اتنی بھی نہیں تھی کہ قطع تعلق کے بعد کبھی ان کا ذکر بھی کیا

PDF NOVL BANK

ہو۔ اور اب وہ ایک ایسی لڑکی کے عشق میں مبتلا ہو چکا تھا جو اس کی شکل دیکھنے کی روادار نہیں تھی۔

یہی سوچ اس کے لبوں پر ظاہر ہوئی۔ "بلاشبہ وہ خوب صورت ہے، لیکن اتنی بھی نہیں کہ اس کے بنا تم جینے کا مقصد ہی کھو دو۔"

جلتے ہو وہ ابھی کلاس روم میں موجود نہیں اور مجھے ہر طرف تاریکی کا راج دکھائی دے "رہا ہے۔ لگتا ہے آج سورج طلوع ہی نہیں ہوا۔"

اسی وقت بسمہ اور شمامہ کلاس روم میں داخل ہوئیں۔ عقیل ہنسا۔ "لو جی روشنی کا بندوبست تو ہو گیا ہے۔"

معاویہ نے بھی انہیں کلاس روم میں داخل ہوتا دیکھ لیا تھا۔ اس کی نگاہیں مقناطیس کی طرح شمامہ کے بدن پر چپک گئی تھیں۔ اس کا گاؤن معاویہ کی پیاسی نگاہوں کے سامنے کوئی رکاوٹ نہیں ڈال رہا تھا۔ وہ تصور کی آنکھ سے اس کے خال و خط کو ایسے ہی دیکھ رہا تھا جیسے کھلی فضا میں کھڑا شخص دوپہر کے سورج کو دیکھتا ہے۔ اگر شمامہ کو معلوم ہو جاتا کہ معاویہ کی آنکھیں کہاں تک پہنچی ہوئی ہیں تو یقیناً وہ اطمینان سے کلاس روم میں نہ بیٹھ پاتی۔

PDF NOVL BANK

وہ سبک قدموں سے چلتی ہوئی بے پروائی سے اپنی نشست پر آکر بیٹھ گئی تھی۔

محبوب اور بے نیازی کا رشتا اتنا ہی اٹوٹ ہے جتنا سورج اور روشنی کا۔ معاویہ بھی لڑکیوں کے سسکنے، آہ و زاری اور منت سماجت کرنے پر بے نیازی سے کندھے اچکا دیتا تھا۔ اور اب شمامہ کی بے نیازی دیکھ کر اسے معلوم پڑ رہا تھا کہ چاہنے والوں کے لیے محبوب کی بے نیازی کتنی افیت کا باعث بن سکتی تھی۔

پروفیسر صاحب کلاس روم میں داخل ہوئے، سبق شروع ہوا، پھر ختم بھی ہو گیا لیکن اس کا دماغ پروفیسر صاحب کے کسی لفظ پر گرفت نہیں جما سکا تھا۔ اگلا پیڑڈ خالی تھا۔ کلاس روم میں ان دونوں کے سوا کوئی نہیں بچا تھا۔

سگریٹ ہی پلا دو۔ "عقیل اس کی محویت میں مغل ہوا۔"

معاویہ ایک دم اپنے لباس کی جیبیں ٹٹولنے لگا۔ سگریٹ کی ڈبی کے ناکام حصول کے بعد وہ اپنے بیگ کی جانب متوجہ ہو گیا تھا۔ اس میں بھی سگریٹ کی ڈبی موجود نہیں تھی۔

عقیل کی طرف دیکھتے ہوئے اس نے نفی میں سر ہلادیا تھا۔

"عقیل نے پوچھا۔" سگریٹ لانا بھول گیا تھا یا جان بوجھ کر نہیں لائے۔

"معاویہ نے منہ بنایا۔" جان بوجھ کر نہ لانا تو تلاشی لینے کی کیا ضرورت تھی۔

PDF NOVL BANK

یار، تم بالکل بدل گئے ہو۔ ہر شوق اور مشغلے کو پسِ پشت ڈال دیا ہے۔ مجھے تو ڈر لگ رہا ہے اگر شمامہ بی بی کا رویہ یونہی رہا تو خود کو کوئی نقصان نہ پہنچا بیٹھو۔" عقیل نے تشویش ظاہر کی۔

معاویہ نے اس کی تشویش پر کوئی رد عمل ظاہر نہیں کیا تھا۔
عقیل تفکر سے بولا۔ "تمہاری خاموشی مجھے ڈرا رہی ہے۔ لیکن یاد رکھنا ہمارے مذہب میں خودکشی کرنا حرام ہے۔ اس لیے کچھ الٹا سیدھا کرنے سے پہلے مجھ سے مشورہ ضرور کر لینا۔"

.... معاویہ کے ہونٹوں پر طنزیہ ہنسی نمودار ہوئی۔ اور وہ دھیرے سے بولا
خودکشی تک حرام ہے یعنی

یہ بھی ممکن نہیں کہ مر جاوے

عقیل سرعت سے بولا۔ "مرنا کسی مسئلے کا حل نہیں ہوتا۔ بزدل، ڈرپوک اور حالات کا مقابلہ نہ کرنے والے افراد موت میں راہ فرار ڈھونڈتے ہیں۔ اگر عارضی زندگی کے اختتام کے بعد ایک نئی زندگی کا آغاز نہ ہونا ہوتا تو خودکشی کو مسائل کے حل میں آخری انتخاب کے طور پر جگہ مل سکتی تھی۔ لیکن آخرت کی زندگی تو ہمارے ایمان کا جزو

PDF NOVL BANK

لابینفک ہے۔ اور اپنی جان لے کر دائمی عذاب کی خریداری یقیناً بہت گھائے اور خسارے کا سودا ہے۔

مجھے معلوم نہیں تھا کہ والدین کے علاوہ بھی کسی کو میری اتنی فکر ہوگی۔ "اس کے" چہرے پر نظریں جماتے ہوئے معاویہ نے ہنسنے کی ناکام کوشش کی۔ عقیل نے نشست چھوڑتے ہوئے کہا۔ "چلو آج میں اپنے جیب خرچ سے تمہیں کڑک سی "چائے پلواتا ہوں۔"

معاویہ سر ہلاتے ہوئے اس کے ہمراہ کھڑا ہو گیا تھا۔

(())(())(())

تم آج کل کلب نہیں جا رہے؟ "سیٹھ محمد علی صدیقی اسے تواتر سے کھانے کی میز پر "حاضر ہوتا دیکھ کر پوچھے بنا نہیں رہ سکے تھے۔

جی ابو جان - "وہ جواب یا وضاحت کے بجائے ایک قسم کا اعتراف تھا۔ "کیوں؟"

اس نے خاموش رہتے ہوئے کندھے اچکا دیے تھے۔

"سیٹھ محمد علی نے طنز کیا۔ "شاید مجھے باور کرا رہے ہو کہ تم دھن کے کتنے پکے ہو۔"

PDF NOVL BANK

معاویہ اداسی بھرے لہجے میں بولا۔ "میری ثابت قدمی اس مسئلے کا حل نہیں ہے۔ اگر والدین اولاد کی خوشیوں کے قاتل بن جائیں تو اولاد کو خاموش احتجاج کا حق حاصل ہوتا ہے۔"

"سیٹھ محمد علی بولے۔ "ہم نے ایک بات طے کر لی تھی۔"

میں نے کب روگردانی کی ہے ابوجان۔ کھانے کی میز پر حاضر ہوں، صبح ناشتے پر موجود۔"

"ہوتا ہوں، یونیورسٹی جا رہا ہوں اور کیا کروں۔"

مگر پہلے کی طرح ہنستے بولتے نہیں ہو، خوش نظر نہیں آتے، مسلسل خاموش رہتے ہو، بلکہ "

"تمہارا تواتر سے گھر میں موجود رہنا ہی مجھے غیر فطرتی لگتا ہے۔"

معاویہ صاف گوئی سے بولا۔ "ہنسنا اور خوش رہنا ایک غیر اختیاری فعل ہے۔ آپ مجھ سے کوئی ایسی توقع تو نہ رکھیں جو میرے بس سے باہر ہو۔"

اور ایسا کب تک چلے گا؟" اس کے چہرے پر نظریں جماتے ہوئے والد نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

میں اس بارے کوئی حتمی رائے نہیں دے سکتا ابوجان!.... البتہ ایک بات سو فیصد "

یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ میں شمامہ کے علاوہ کسی دوسری لڑکی سے شادی نہیں

PDF NOVL BANK

کروں گا۔ ہو سکتا ہے آپ بعد میں مان جائیں لیکن یہ بھی ممکن ہے کہ اس وقت تک شمامہ کی کسی اور جگہ شادی ہو چکی ہو۔ تب بھی میں شادی نہیں کروں گا۔ آپ کی کسی دھونس اور کسی منت کی پروا نہیں کروں گا۔ کیوں کہ یہ طے ہو چکا ہے۔ "یہ کہہ کر وہ کھڑا ہوا۔ "اجازت چاہوں گا ابوجان۔" کرسی، کو میز کے نیچے دھکیل کر وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

مجھے اس کے تیور ٹھیک نہیں لگ رہے۔ پتا نہیں اس کلموہی نے کون سے جادو پڑھ کر پھونکا ہے۔ "اس کے جاتے ہی عالیہ نے تشویش ظاہر کی۔ سیٹھ محمد علی نے اثبات میں سر ہلایا۔ "اس کی حالیہ روزمرہ سے تو میں بھی کھٹک گیا ہوں۔ میں نے اسے دلائل کے میدان میں تو ڈھیر کر دیا تھا لیکن اس کے تیور واقعی "ٹھیک نہیں لگ رہے۔

"عالیہ نے پوچھا۔ "اس کا کوئی تو حل ہوگا۔

سیٹھ محمد علی عاشقانہ انداز میں بولے۔ "تجویز تو وہی کام آسکتی ہے جو ہماری والدہ محترمہ نے سوچی تھی کہ محترمہ عالیہ بیگم کو ہماری زندگی میں لے آئیں۔ البتہ سوچنے کی بات یہ ہے کہ عالیہ بیگم کی طرح کوئی ملے گی بھی کہ نہیں۔

PDF NOVL BANK

"آپ بھی نابس...." عالیہ بیگم جھینپ گئی تھیں۔ "جوان اولاد بھی نظر نہیں آتی۔" وہ فلسفیانہ لہجے میں بولے۔ "کیا اولاد کے جوان ہونے سے باپ کی اپنی خواہشات ختم ہو جاتی ہیں۔"

"عالیہ منہ بنا کر بولیں۔" سیٹھ صاحب جو مسئلہ بتایا ہے اس کے بارے کچھ سوچیں۔

"بیگم صاحبہ، میں حل بھی بتا چکا ہوں۔"

روبینہ کیسی رہے گی؟ "عالیہ بیگم نے اپنی بھتیجی کا نام لیا۔"

اچھا انتخاب ہے۔ "سیٹھ محمد علی نے مطمئن انداز میں سر ہلایا۔ "متبادل کے طور"

پر، نادیہ اور اقدس کو بھی نظر میں رکھو۔" انھوں نے عالیہ اور اپنی بھانجی کا ذکر ایک

ساتھ کر دیا۔

عالیہ بیگم نے کہا۔ "ٹھیک ہے میں کل بھیا کے ہاں چکر لگاتی ہوں روبینہ سے مل کر

"سن گن لیتی ہوں کہ اس کے دل میں بھی معاویہ کے لیے کچھ ہے یا نہیں۔"

PDF NOVL BANK

اگلے دن عالیہ بھائی گھر پہنچ گئی تھی۔ روبینہ کے دل کا حال معلوم کرنے کے بعد اسے یہ اطمینان تو ہو گیا تھا کہ وہ معاویہ کو نہ صرف پسند کرتی تھی بلکہ اس سے شادی کے لیے دل و جان سے تیار تھی۔

اور عالیہ کے مشورے پر روبینہ بی بی کی آمدورفت ایک دم ان کے گھر میں زیادہ ہو گئی تھی۔ ایک دو دن تو معاویہ نے اسے برداشت کیا لیکن جب وہ مستقل ہی سر پر سوار ہونے لگی تو اس نے بیزاری ظاہر کرنے میں دیر نہیں لگائی تھی۔ شمامہ کی جگہ کسی کو دینا اس کے بس سے باہر تھا۔ جلد ہی روبینہ اکتا گئی تھی۔ ہفتے بعد وہ پھوپھو کو مخاطب تھی۔

پھوپھو جان، معاویہ کو میری ذات میں ذرا بھی دلچسپی نہیں ہے۔ اور نہ میں زبردستی کی "محبت پر یقین رکھتی ہوں۔ ایک لڑکا جو مجھے مسلسل نظر انداز کرے کھل کر بیزاری کا اظہار کرے اس کے آگے پیچھے گھومنا میرے بس سے باہر ہے۔ اس لیے میں معذرت کرتے ہوئے اپنی ناکامی کا اعتراف کرنا چاہوں گی۔" اس نے بغیر لگی لیٹی رکھے اپنے احساسات بیان کر دیے تھے۔

PDF NOVL BANK

عالیہ اسے سمجھاتے ہوئے بولیں - "ایسا نہیں ہے روبی بیٹا، بس وہ ذرا الجھا ہوا ہے۔ اور پھر محبت ایک دن کا کھیل۔ تو نہیں ہے۔ تھوڑا وقت تو دو اسے۔ کسی کے دل میں جگہ بنانے کے لیے اس کے لیے اہم و ناگزیر ہونا پڑتا ہے۔ اور اس میں تھوڑا وقت تو لگتا ہے۔"

پھوپھو جان! وہ کسی شمامہ نامی لڑکی سے محبت کرتا ہے۔ اور اس نے مجھے واضح طور پر بتا، بلکہ سمجھا دیا ہے کہ اس کی زندگی میں شمامہ کے علاوہ کوئی لڑکی نہیں آسکتی۔ اس لیے آپ نہ مجھے مزید ہلکا کرائیں اور نہ خود کوئی خوش فہمی پالیں۔ "یہ کہہ کر روبینہ رخصت ہو گئی تھی۔

روبینہ کی ناکامی اور اعتراف کے بعد عالیہ کو ہمت ہی نہیں ہوئی تھی کہ کسی اور لڑکی کو ملتی۔ اسی رات وہ سیٹھ محمد علی صدیقی کو یہ بات بتا رہی تھی۔

"سیٹھ محمد علی نے مشورہ دیا۔ "نادیہ یا اقدس کو بھی آزما لینا تھا۔

عالیہ بیگم نے نفی میں سر ہلایا۔ "میرا خیال ہے ایک بار اس کلمو ہی کے گھر سے ہو آتے ہیں۔"

رشتا مانگنے جاؤ گی۔ "سیٹھ محمد علی دنگ رہ گئے تھے۔"

PDF NOVL BANK

ایسا تو نہیں کہا۔ "عالیہ نے انھیں ملا متی نظروں سے گھورا۔ "میں نے جائزہ لینے کی" بات کی ہے۔ آخر اس مقابلے میں تین حریف ہیں۔ اور تیسرے حریف سے واقف ہوئے بغیر مقابلہ کیسے کیا جائے گا۔ وہاں جا کر دیکھ تو لیں کیسے لوگ ہیں، ان کا مقصد کیا ہے، بیٹی کے منصوبے میں ماں باپ بھی شریک ہیں یا انجان ہیں، کچھ پیسے لے کر میرے بیٹے کی جان چھوڑ سکتے ہیں یا زیادہ لالچی ہیں۔ یہ بھی ممکن ہے ہمارے سمجھانے ہی سے مان جائیں یقیناً دونوں خاندانوں کے درمیان فرق ان کی نظر سے بھی اوجھل نہیں ہوگا۔ اب بیٹے کے ساتھ ہم دونوں بھی ضد پکڑ کر بیٹھ جائیں تو یہ مسئلہ کیسے حل ہوگا۔ اس نے تو گیند ہماری طرف پھینک دی ہے، واپس کیسے پھینکنی ہے اس کا انحصار ہم پر ہے۔ اور مجھے امید ہے کہ لڑکی والوں کو نا کرانے میں کامیاب ہو گئے تو "معاویہ بے بس ہو جائے گا۔"

ہونہہ!..... "کہہ کر سیٹھ محمد علی ابات میں سر ہلانے لگے۔ "بڑی دور کی کوڑی لائی" ہیں ہماری بیگم۔

عالیہ بیگم مسکرائیں۔ "بیٹے کی زندگی کا مسئلہ ہے سیٹھ صاحب یونہی ہاتھ پر ہاتھ "دھرے تو بیٹھی نہیں رہ سکتی۔"

PDF NOVL BANK

زیرہ سے بات کی تھی؟" انھوں نے معاویہ کی بڑی بہن کا نام لیا۔ "جی ہاں۔" عالیہ بیگم نے مسخ بنایا۔ "وہ بھائی والی ہے۔ الٹا مجھے نصیحتیں جھاڑنے لگی" کہ زندگی معاویہ نے گزارنا ہے تو فیصلہ کرنے کا حق بھی اسے ہونا چاہیے۔ میں نے بھی تنبیہ کر دی کہ مجھے تو کہہ رہی ہو بھائی کے سامنے کچھ ایسا کہا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔"

"محمد علی ہنسے۔ "شاید اسی لیے کافی دنوں سے ملنے نہیں آرہی۔ فی الحال اس کا نہ آنا ہی بہتر ہے۔ اپنے لاڈلے بھائی کی پارٹی میں شامل ہو کر اس کے "مقدمے کو تقویت دینے کے علاوہ کیا کرے گی۔"

"میرا خیال ہے کل چلتے ہیں۔"

عالیہ نے طنزیہ انداز میں کہا۔ "ہاں کل شام کو چلیں گے۔ کہ دن کو تو بے چارہ ڈرائیور سیٹھ صاحب کے آگے پیچھے پھر رہا ہوگا۔"

"سیٹھ محمد علی نے پوچھا۔ "بیٹے کو بتاؤ گی۔"

"بولیں۔" پہلے اس خاندان کے تیور تو دیکھ لیں پھر بات کر لیں گے۔ اور وہ سر ہلا کر رہ گئے تھے۔

امی جان کی کوشش ہے کہ میں کسی اور لڑکی میں دلچسپی لینا شروع کر دوں۔ "وہ کیفے" ٹیریا میں کونے کی میز پر بیٹھے چائے پی رہے تھے۔ جب معاویہ نے انکشاف کیا۔ "عقیل نے کہا۔" لازمی بات ہے، انھوں نے اپنی پسند کی بہو ہی لانا ہوگی۔ روبینہ اچھی لڑکی ہے یار۔ خوب صورت بھی ہے۔ لیکن اس دل کا کیا کروں جو شمامہ "رانی کے علاوہ کچھ بھی سننے پر آمادہ نہیں ہے۔ "عقیل ہنسا۔ "تو روبینہ بی بی کو بھی یہ بتا دینا تھا۔ "بتا دیا ہے، بلکہ اچھی طرح سمجھا دیا ہے اور دوسرا دن ہے وہ غائب ہے۔ "خفا تو ہوئی ہوگی۔" مجھے فرق نہیں پڑتا۔ "معاویہ نے مسخ بنایا۔" یار، شمامہ کے بارے میرے خیالات عجیب قسم کے تھے۔ اور مجھے لگتا تھا یہ بہت "مختلف لڑکی ہوگی۔ اور اب اس کا رویہ دیکھ کر میرا گمان یقین میں بدل گیا ہے۔ اس کے بارے میرے اندازے سو فیصد درست تھے۔

PDF NOVL BANK

وہ کیفے ٹیریا میں آگئی ہے۔ "عقیل کی بات کا جواب دیے بغیر معاویہ ایک دم دروازے" کی طرف متوجہ ہو گیا جہاں سے بسمہ اور شمامہ داخل ہو کر خالی میز کی تلاش میں نظریں دوڑا رہی تھیں۔ اتفاق سے اس وقت ان دونوں کی قریبی میز کے علاوہ تمام میز پر تھیں۔ بسمہ کی نظریں اس طرف اٹھیں لیکن ایک دو قدم اٹھاتے ہی اس نے معاویہ کو دیکھ لیا تھا۔ ایک دم اس کا رخ تبدیل ہوا اور وہ شمامہ کو لے کر ایک ایسی میز کی طرف مڑ گئی جہاں دو لڑکے پہلے سے بیٹھے تھے۔ بسمہ اجازت لے کر شمامہ کو ساتھ لیے وہیں بیٹھ گئی تھی۔

"معاویہ کی دکھی آواز ابھری۔ "اتنی نفرت کا سوچا بھی نہیں تھا۔ عقیل صاحب، مجھے معاویہ سے دو منٹ اکیلے میں بات کرنا ہے۔" وہ شگفتہ تھی۔" معاویہ نے چونک کر اس کی جانب دیکھا۔ اس کے چہرے پر عجیب قسم کا حزن و ملال پھیلا تھا۔

جی پلیز۔ "عقیل فوراً اٹھ کر چل دیا۔ گو وہ شگفتہ کی آمد کے مقصد سے اچھی طرف" واقف تھا لیکن اس کے باوجود اسے وہاں بیٹھنا مناسب نہیں لگا تھا۔

PDF NOVL BANK

شگفتہ نے نشست سنبھالتے ہوئے شولڈر بیگ سے ایک سفید لفافہ نکال کر میز پر رکھا اور پھر ہاتھ سے معاویہ کی طرف دھکیل دیا۔

سوری، تھوڑی لیٹ ہو گئی ہوں۔ یہ تین لاکھ ہیں۔ باقی رقم بھی آہستہ آہستہ کر کے پہنچا دوں گی۔ "مختصر سی بات کر کے وہ جانے کے ارادے سے اٹھی۔

ایک منٹ شگفتہ!.... مجھے تم سے ضروری بات کرنا ہے۔ "معاویہ پیسوں والا لفافہ پکڑ کر کھڑا ہو گیا۔

شگفتہ کے چہرے پر زردی پھیل گئی تھی۔ وہ جانتی تھی کہ معاویہ کا اس سے اکیلے میں کیا کام ہو سکتا تھا۔ نجانے پیسوں کی ادائی تک اس کی روح پر کتنے چر کے لگنا باقی تھے۔

پپ.... پلیز میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے اور مجھے کہیں ضروری کام سے بھی جانا ہے.... "اس نے جان چھڑانے کی کوشش کی لیکن اتنا تو وہ جانتی تھی کہ معاویہ کسی

معذرت وغیرہ کو خاطر میں لانے والا نہیں تھا۔ اور ہوا بھی ایسے ہی تھا۔ وہ اس کے

منت بھرے لہجے کی پروا کیے بغیر بے نیازی سے بولا۔

"چلی جانا شگفتہ، بس میری دو تین باتیں سن لو۔"

PDF NOVL BANK

وہ ہونٹ کلٹتے ہوئے بوجھل قدموں سے اس کے ہمراہ چل پڑی تھی۔ اس کا دل خون کے آنسو رو رہا تھا۔ اگر اس کی عقل سلامت نہ ہوتی تو شاید وہ چیخ کر پورے کیفے ٹیریا کو سر پر اٹھا لیتی کہ ایک ہوس پرست درندہ کس طرح اس کی مرضی کے خلاف اسے بھنبھوڑنے والا تھا۔ اس نے زندگی میں کبھی اتنی بے بسی محسوس نہیں کی تھی۔ معاویہ کے خلاف کسی کارروائی کرنے کا سوچتے ہی اس کے دماغ میں میڈیا پر چلتی "بریکنگ نیوز" گردش کرنے لگتی جس میں مشہور بزنس مین احسان اللہ خان کی بیٹی کی وڈیو ز اور تصاویر کے بارے راز افشا ہو رہے تھے۔

معاویہ کے قدم اسی ویران کونے کی طرف اٹھ رہے تھے جہاں وہ پہلے بھی ملا کرتے تھے۔

بیٹھو۔ "خلاف توقع اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے معاویہ خود بھی بیٹھ گیا تھا۔" وہ جھجکتے ہوئے ذرا فاصلہ رکھ کر بیٹھ گئی۔ دماغی طور پر وہ اس کی دست درازی کی منتظر تھی۔ لیکن معاویہ کا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا۔

شگفتہ، میں آپ کا مجرم ہوں۔ اور اچھی طرح جانتا ہوں کہ میں نے نہ صرف آپ کے "جذبات کو مجروح کیا بلکہ آپ عزت بھی پامال کی۔ میرے اس جرم کی جتنی بھی سزا

PDF NOVL BANK

مقرر کی جائے یقیناً وہ آپ کی نظر میں بہت کم ہوگی۔ میں ایک مجرم کی طرح آپ کے سامنے موجود ہوں۔ معافی کا خواست گار ہوں۔ پلیز مجھے معاف کر دو۔ اور یہ پیسے واپس رکھو۔ میں آپ کا دس لاکھ کا مقروض ہوں۔ میں دو دو لاکھ کے پانچ چیک آپ کے حوالے کر دیتا ہوں وہ آپ ہر ماہ میرے اکاؤنٹ سے نکلوا لیا کرنا۔

وہ حیرت سے گنگ ہو گئی تھی۔ گڑبڑاتے ہوئے بولی۔ "تت.... تم مذاق کر رہے۔ یقیناً یہ تمہاری نئی چال ہے۔"

نہیں۔ "معاویہ نے جھکی ہوئی نظریں اٹھائیں۔ اس کی آنکھوں میں اتری نمی واضح"

"دکھائی دے رہی تھی۔" میں اس کی قسم کھانے کو تیار ہوں۔

کس کی۔ "شگفتہ کی حیرانی دو چند ہو گئی تھی۔"

تم نہیں سمجھو گی۔ "اس کا سوال نظر انداز کرتے ہوئے وہ جیب سے چیک بک نکال"

کر چیک لکھنے لگا۔

مجھے بھی دس لاکھ واپس نہیں چاہئیں۔ "شگفتہ کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا کہ اس"

حالت میں کیا رد عمل ظاہر کرے۔

PDF NOVL BANK

یہ تمہارے پیسے ہیں شگفتہ - "معاویہ نے پانچ عدد چیک اس کی جانب بڑھاتے ہوئے"
 "کہا۔ "اگر احسان کر سکتی ہو تو دل سے معاف کر دو۔"

"شگفتہ کے ہونٹوں سے سسکی نکلی۔ "اتنا آسان ہے نا معاف کرنا۔"

وہ دکھی لہجے میں بولا۔ "میں بس دامن ہی پھیلا سکتا ہوں شگفتہ، آپ کے علاوہ بھی
 "درجن بھرا ایسی لڑکیاں موجود ہیں جو مجھے قتل کرنے کا پورا استحقاق رکھتی ہیں۔"

کیا میں جاسکتی ہوں - "شگفتہ نے رقم کا لفافہ اور معاویہ کے چمکے ہوئے چیک اپنے
 شولڈر بیگ میں ڈال لیے تھے۔ اس کے لہجے سے بے یقینی عیاں تھی۔

پلیز، مجھے معاف کرنے کے بارے سوچنا ضرور۔ اور ہاں میں نے آپ کی ساری وڈیوز اور
 "تصاویر ڈیلیٹ کر دی تھیں۔"

شگفتہ خاموشی سے اٹھ کر چل دی۔ اس کے دل کی عجیب کیفیت ہو رہی تھی۔ گزشتہ دو
 تین ہفتوں سے وہ مسلسل ایک ذہنی عذاب میں مبتلا تھی اور ایسی حالت میں اس کی
 نظریں بھی آخری سہارے کی طرف اٹھیں تھیں جو درحقیقت اکیلا ہی سہارا چنے والا تھا
 اور اس کے علاوہ سارے سہارے جھوٹے تھے۔ اسے یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ اس کی
 توبہ اتنی جلدی قبول ہو گئی۔ اور اتنی جلدی اسے ذہنی عذاب سے چھٹکارا مل گیا ہے۔

PDF NOVL BANK

یونیورسٹی کی اصل عمارت کے قریب پہنچتے ہی اچانک اس کے دل میں ایک خیال پیدا ہوا۔ لگے ہی لمحے وہ موبائل نکال کر معاویہ کو پیغام لکھ رہی تھی۔
میں نے تمہیں دل سے معاف کر دیا معاویہ۔ اللہ پاک بھی تمہیں معاف کرے۔ "یہ"
پیغام بھیجتے ہی جیسے اس کے دل سے کوئی بوجھ ہٹ گیا تھا۔

قیمتی کار کو دروازے پر رکھتا دیکھ کر چوکیدار ذیلی کھڑکی کھول کر باہر آگیا تھا۔
جی سر؟ "ڈرائیونگ سیٹ کے قریب آکر اس نے موڈبانہ لہجے میں پوچھا۔"
ہم سیٹھ عبدالکریم صالح کے ڈرائیور یوسف سے ملنے آئے ہیں۔ "یہ الفاظ بولتے ہوئے"
سیٹھ محمد علی صدیقی کے منہ میں کڑواہٹ گھل گئی تھی۔
ڈرائیور اثبات میں سر ہلا کر پیچھے ہٹا اور داخلی دروازہ کھول دیا۔ اتنے معزز مہمانوں سے مزید
تفتیش حدود سے تجاوز کرنے کے مترادف تھی۔

کار دروازے سے اندر لے جا کر اس نے چوکیدار کو دوبارہ قریب بلایا۔
سرونٹ کوارٹر کی جانب رہنمائی کر دو۔ "ان کا لہجہ نخوت سے پر تھا۔"
چوکیدار موڈبانہ لہجے میں انہیں کار پارکنگ اور سرونٹ کوارٹر کے متعلق بتانے لگا۔

PDF NOVL BANK

کارپارکنگ کی طرف موڑتے ہوئے وہ طنزیہ لہجے میں بولا۔ "تمہارے لاڈلے نے یہ دن بھی دکھانے تھے۔"

عالیہ بیگم انھیں تسلی دیتے ہوئے بولیں۔ "سیٹھ صاحب، غصے پر قابو رکھیں آپ رشتا مانگنے نہیں ختم کرنے آئے ہیں۔"

محمد علی تنفر سے بولے۔ "پتا نہیں کتنا لالچی خاندان ہو گا، یقین کرو ایسے لوگوں سے مل کر گھن آتی ہے۔"

مجھے بھی، لیکن فی الحال مقصد پر دھیان دیں۔ ہم لڑائی کرنے نہیں آئے۔ جو مسئلہ "میٹھے لہجے سے حل ہو سکتا ہو اس کے لیے منہ بگاڑنا حماقت ہے۔"

کارپارک کر کے وہ مطلوبہ کوراٹر کی طرف بڑھ گئے تھے۔ "ماشاء اللہ اپنی بہو کا گھر تو دیکھیں۔" کوراٹر کے داخلی دروازے پر رکتے ہوئے سیٹھ محمد علی نے طنزیہ انداز میں کہا۔ اگر آپ خود پر قابو نہیں رکھ سکتے تو جائیں کار میں بیٹھ جائیں میں معاملہ سنبھال لوں گی۔ "عالیہ بیگم نے دھیمے لہجے میں ڈانٹا۔

سیٹھ محمد علی نے جواب دیے بغیر دروازہ کھٹکھٹا دیا کہ داخلی دروازے پر اطلاعی گھنٹی موجود نہیں تھی۔ انھیں زیادہ دیر انتظار نہیں کرنا پڑا تھا۔ اکیلے فرد کے قدموں کی چاپ

PDF NOVL BANK

ابھری ،کنڈی کی زنجیر بجی اور دروازہ کھل گیا۔ وہ محمد یوسف تھے۔ انھوں نے حیرانی بھری نظر سیٹھ محمد علی اور عالیہ بیگم پر ڈالی۔ اندھیرا چھا چکا تھا لیکن سیٹھ عبدالکریم صلح کی کوٹھی کے صحن میں دن کا سماں تھا۔ اور تیز روشنی میں ان دونوں کے قیمتی لباس اور رکھ رکھاؤ کو دیکھ کر یوسف کا حیران ہونا تو بنتا تھا۔

ہمیں یوسف ڈرائیور سے ملنا ہے۔ "سیٹھ محمد علی کے لہجے سے تو نہیں البتہ الفاظ سے "تحقیر کی بوجھ صاف محسوس کی جا سکتی تھی۔

"وہ سرعت سے بولے۔ "حکم کریں سر۔

"سیٹھ محمد علی بولے۔ "کہیں بیٹھ کر بات ہو سکتی ہے۔

معذرت خواہ ہوں جناب!.... براہ مہربانی آپ اندر آجائیں۔ "یوسف نے ندامت "ظاہر کی۔

چھوٹا سا کوارٹر تین کمروں ،ایک برآمدے اور باورچی خانے پر مشتمل تھا۔ دو کمرے رہائش گاہ کے لیے استعمال ہوتے تھے جبکہ تیسرا کمرہ بہ طور بیٹھک (ڈرائینگ روم) استعمال کیا جاتا تھا۔ محمد یوسف انھیں بیٹھک میں لے گئے تھے۔ وہاں لکڑی کا سستا سا صوفہ سیٹ رکھا ہوا تھا۔ فوم کی گدیوں پر ہلکے سبز رنگ کے کپڑے کے غلاف تھے۔ صوفوں کے سامنے

PDF NOVL BANK

لکڑی کی دو میزیں پڑی تھیں اور ان پر بھی سبز رنگ کے میز پوش بچھے تھے۔ شیشے کے دو جگ اور چار گلاس، یہ ساز و سامان بیٹھک کی کل کائنات تھا۔ البتہ وہاں صفائی نہایت بہترین انداز میں کی گئی تھی۔

”بیٹھیں۔“

محمد یوسف کے کہنے پر میاں بیوی بہ ظاہر اطمینان بھرے انداز میں بیٹھ گئے تھے۔

”محمد یوسف نے پوچھا۔ ”کھانے کا وقت ہے، میرا خیال ہے پہلے کھانا کھا لیتے ہیں۔“

”نہیں۔“ سیٹھ محمد علی نے نفی میں سر ہلایا۔ ”کھانا ہم دیر سے کھاتے ہیں۔“

چائے کا کہہ دیتا ہوں۔“ محمد یوسف دروازے کے پاس پہنچے، شمامہ اپنی خوب گاہ کے

دروازے پر کھڑی انھی کی طرف متوجہ تھی۔

”بیٹی، مہمان آئے ہیں چائے بنا دو۔“

شمامہ اثبات میں سر ہلاتے ہوئے باورچی خانے کی طرف بڑھ گئی۔ یوسف واپس آگئے تھے۔

جی بھائی صاحب۔“ ان کے سامنے نشست سنبھالتے ہوئے محمد یوسف مستفسر ہوئے۔“

PDF NOVL BANK

سیٹھ محمد علی نے تعارف کراتے ہوئے کہا۔ "میرا نام سیٹھ محمد علی صدیقی ہے اور یہ "میری بیگم عالیہ علی صدیقی ہیں۔

"محمد یوسف نے سادہ سے لہجے میں پوچھا۔ "کیا خدمت کر سکتا ہوں سیٹھ صاحب۔
 ہم معاویہ علی صدیقی کے والدین ہیں۔" سیٹھ محمد علی کے اس انکشاف پر محمد یوسف "کے چہرے پر ظاہر ہونے والی حیرانی و ناگواری میاں بیوی کو صاف نظر آگئی تھی۔
 گہرا سانس لیتے ہوئے محمد یوسف نے اندرونی اُبال کو قابو میں کیا اور جگ سے پانی کا "گلاس بھرتے ہوئے وہ پوچھنے لگے۔ "آپ پانی پیئیں گے؟
 سیٹھ محمد علی کے نفی میں سر ہلانے پر وہ پورا گلاس ایک ہی سانس میں خالی کر گئے تھے۔

لگتا ہے آپ میرے بیٹے سے واقف ہیں۔" سیٹھ محمد علی کے لیے یوسف کی ناگواری "خوش کن تھی۔

سیٹھ صاحب، آپ کی آمد کا مقصد جان سکتا ہوں۔ "خالی گلاس میز پر رکھتے ہوئے محمد "یوسف ان کا سوال گول کر گئے تھے۔

PDF NOVL BANK

لڑکے کے والدین، کس وجہ سے لڑکی والوں کے ہاں جاتے ہیں؟ "سیٹھ محمد علی کے" استفسار ہی میں جواب چھپا تھا۔

محمد یوسف صاف گوئی سے بولے۔ "آپ میرے لیے نہایت ہی معزز اور قابلِ احترام ہیں اور اتنی بڑی ہستیوں کا ایک ڈرائیور کے گھر آنا ہی ان کے بڑے پن اور شرافت کو ظاہر کرتا ہے، لیکن افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ آپ کو معذرت سننا پڑے گی۔ میری بیٹی "کی تربیت اس نہج پر نہیں ہوئی کہ وہ اتنے بڑے گھر کی ذمہ داریاں سنبھال سکے۔ سیٹھ محمد علی اور عالیہ بیگم نے ایک دوسرے کی جانب دیکھا، دونوں کے چہروں پر خوشی جیسے مثبت ہو گئی تھی۔ وہ تو یہ بات محمد یوسف کو سمجھانے آئے تھے اور یہاں محمد یوسف ان سے معذرت کر رہے تھے۔

سیٹھ محمد علی بے تحاشا خوشی پر قابو پاتے ہوئے بولے۔ "آپ بیوی سے مشورہ کریں، بیٹی سے پوچھنی پھر انکار کریں۔

ابو جان، چائے تیار ہے۔ "شمامہ دروازے کے قریب آئی تھی لیکن غیر مرد کی وہاں "موجودی کی وجہ سے سامنے نہیں آئی تھی۔ نہ وہ انھیں جانتی تھی اور نہ ان کی آمد کے مقصد سے واقف تھی۔

PDF NOVL BANK

محمد یوسف نے دروازے کے قریب جا کر اوٹ میں کھڑی شمامہ کے ہاتھ سے چائے کے برتن پکڑ لیے۔

ان کی پیٹھ ہوتے ہی عالیہ بیگم اور سیٹھ محمد علی ایک دوسرے کو دیکھ کر اطمینان بھرے انداز میں مسکرا دیے تھے۔

چائے پیالیوں میں ڈال کر ان کے حوالے کرتے ہوئے محمد یوسف دھیمے لہجے میں بولے۔

سیٹھ صاحب، کیا آپ کو لگتا ہے کہ ایک ڈرائیور کی بیٹی اتنے بڑے خاندان میں چچے گی یا " آپ جاننے والوں کے سامنے کھلے دل سے اس کا تعارف کرا سکیں گے اور اولاد ہونے کے بعد اپنے پوتے پوتیوں کو ہنسی خوشی اس چھوٹے سے کوارٹر میں آنے کی اجازت دے سکیں گے۔ " انھوں نے سارے وہی سوالات اٹھائے تھے جو سیٹھ محمد علی انھیں سمجھانے کی تیاری کیے بیٹھے تھے۔

یوسف صاحب!.... مسئلہ ہمارا نہیں اولاد کا ہے اور آپ جانتے ہیں کہ جوان اولاد " صرف اپنی منوانے پر راضی ہوتی ہے۔ اور اسی لیے میں کہہ رہا ہوں کہ ایک بار اپنی بیٹی

PDF NOVL BANK

سے پوچھ لیتے۔ یا اس کی ماں سے مشورہ کر لیتے۔ "محمد یوسف کا ارادہ جان کر سیٹھ محمد علی کے لہجے میں ان کے لیے احترام در آیا تھا۔

سیٹھ صاحب، بیوی تو رہی نہیں۔ اور بیٹی کو میں اپنا دوست سمجھتا ہوں۔ اس کی کوئی بات مجھ سے پوشیدہ نہیں ہے۔ آپ کے بیٹے کے بارے ہماری تفصیلی گفتگو ہو چکی ہے۔ اسے وہ کسی صورت قبول نہیں ہے۔

گو وہ رشتا مانگنے نہیں آئے تھے لیکن پھر بھی عالیہ بیگم کو اپنے بیٹے کا رد کیا جانا بری طرح کھلاتھا۔ "بھائی صاحب، اتنا خوب صورت اور وجیہ ہے میرا بیٹا، پھر بھی آپ کی بیٹی انکار کر رہی ہے۔ کیا اس کی وجہ کوئی اور لڑکا ہے۔

نہیں بہن۔ "محمد یوسف نے نفی میں سر ہلایا۔ "میری بیٹی ایسے شوق نہیں پالتی۔ وہ" ایک باپردہ لڑکی ہے۔ اور لڑکوں سے کوسوں دور بھاگتی ہے۔ یہی دیکھ لیں کہ گھر میں ایک غیر مرد کی آمد پر وہ چائے پینے بھی خود نہیں آئی۔ البتہ اپنی حیثیت اور مرتبے کو خوب پہچانتی ہے۔ اسے اچھی طرح معلوم ہے کہ بڑے گھرانوں میں بڑے گھرانوں کی لڑکیاں ہی بچتی ہیں۔ مخمل میں ٹاٹ کا پیوند صرف مخمل ہی کو گراں نہیں گزرتا ٹاٹ پر "بھی اپنی بد صورتی اور کم مائیگی زیادہ شدت سے واضح ہو جاتی ہے۔

PDF NOVL BANK

سیٹھ محمد علی تحسین آمیز لہجے میں بولے - "واقعی بہت سمجھ دار بچی ہے۔ لیکن جب وہ پردہ کرتی ہے پھر معاویہ سے کیسے ملی اور وہ کیوں اس سے شادی پر زور دے رہا ہے؟"

یوسف مسکرائے۔ "سیٹھ صاحب آج کل کے بچے بس خوب صورت شکل کی لڑکی دیکھ لیں تو انجام کی پروا کیے بغیر شادی پر بہ ضد ہو جاتے ہیں۔ اور اس شادی کے ضمن میں پیش آنے والی قباحتیں اور مسائل ان کی نظر سے اوجھل ہوتے ہیں۔ یہی سیٹھ معاویہ صاحب کے ساتھ ہوا۔ ایک لڑکی نے شمامہ بیٹی سے بدتمیزی کرتے ہوئے اس کے منہ سے نقاب کھنچا، سیٹھ معاویہ صاحب سامنے بیٹھے تھے انھوں نے شمامہ بیٹی کا چہرہ دیکھ لیا اور عجلت میں ایسا فیصلہ کر لیا جو دونوں خاندانوں کے لیے سراسر نقصان دہ ہے۔

میاں بیوی نے گہری دلچسپی سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ سیٹھ محمد علی حیرانی سے بولے۔ "بس اتنی سی بات؟"

جی۔ "محمد یوسف نے اثبات میں سر ہلادیا۔"

"عالیہ بیگم اشتیاق سے بولیں۔ "کیا ہم آپ کی بیٹی سے مل سکتے ہیں؟"

PDF NOVL BANK

شمامہ.... ارے شمو رانی.... ذرا یہاں آؤ۔ "محمد یوسف نے وسعتِ قلبی کا مظاہرہ" کرتے ہوئے بیٹی کو آواز دی۔ کچھ بھی تھا وہ دونوں اس کی بیٹی کو بہو بنانے آئے تھے اور بہو کا مقام بیٹی جیسا ہوتا ہے۔

لمحہ بھر بعد ہی چاند دروازے سے طلوع ہوا۔ اس نے سلیقے سے سر پر دوپٹا اوڑھا ہوا تھا۔ ایک بار عالیہ بیگم کا دل زور سے دھڑکا اور اس کے اندر سے کہیں آواز اٹھی کہ معاویہ کے ساتھ ایسی ہی لڑکی کی جوڑی سجے گی، مگر پھر اس کی نظر میں شمامہ کی حیثیت لہرائی اور دل میں اٹھنے والی تمنا اپنی موت آپ مر گئی۔

اسلام علیکم چچا جان، اسلام علیکم خالہ جان۔ "دونوں کو عزیز ترین رشتے سے پکارتے" ہوئے اس نے پہلے سیٹھ محمد علی کے قریب ہو کر سر جھکایا اور پھر عالیہ بیگم کے سامنے سر نیچا کیا۔

عالیہ بیگم نے اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر اسے اپنے ساتھ ہی بٹھالیا تھا۔

"! ایک بات پوچھوں بیٹی"

"شمامہ گود میں رکھے ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے دھیرے سے بولی۔ "جی خالہ جان۔

"ہم اپنے بیٹے معاویہ کا رشتا لے کے آئے تھے۔"

PDF NOVL BANK

وہ حیا آلود لہجے میں بولی۔ "خالہ جان، میں دروازے پر کھڑے ہو کر ساری گفتگو سن چکی ہوں۔ ابو جان نے جو کچھ کہا ہے مجھے اس سے بالکل بھی اختلاف نہیں ہے۔ میرے بیٹے میں کوئی کمی ہے بیٹی۔" عالیہ بیگم بہ ظاہر گلہ کر رہی تھی مگر اس کے لہجے میں ذرا بھی دکھ شامل نہیں تھا۔ اور دکھ ہوتا بھی کیسے، وہ خود اس کام کا ارادہ لے کر وہاں آئے تھے۔ یہ تو قدرت ان کی مدد کر رہی تھی کہ بغیر کسی مطالبے اور منت کے باپ بیٹی ہر قسم کے تعاون پر تیار بیٹھے تھے۔

"وہ عجیب سے لہجے میں بولی۔" مجھ میں تو ہے نا؟

عالیہ بیگم کو چپ لگ گئی تھی۔ شمامہ کے بات حقیقت کے خلاف نہیں تھی لیکن اتنی تلخ حقیقت کو قبول کرنا ذرا مشکل ہی ہوتا ہے۔ خاص کر جب اچھے ماحول میں گفتگو ہو رہی ہو تو ایسی باتوں کو مروت میں آکر جھٹلانا مجبوری بن جاتی ہے۔ لیکن عالیہ بیگم مروت میں بھی آکر کوئی ایسی بات نہیں کرنا چاہتی تھی جس سے شمامہ کوئی غلط امید میں باندھ لیتی۔ اپنے بیٹے کی وجاہت اور خوب صورتی عالیہ بیگم کی نظر میں کچھ زیادہ ہی انوکھی تھی، آخر ماں جو تھی۔ شمامہ کی بات کے جواب میں وہ تسلی بھی نہیں دے سکی تھی۔

PDF NOVL BANK

سیٹھ محمد علی ذومعنی لہجے میں بولے - "یوسف صاحب، آپ نے جو باتیں کی ہیں اتفاق سے ایسی ہی گفتگو میں معاویہ کے سامنے کر چکا ہوں۔ اور پھر اس کے مجبور کرنے پر ہمیں یہاں آنا پڑا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ شمامہ بیٹی لاکھوں کروڑوں میں ایک ہے البتہ دونوں خاندانوں کے زندگی گزارنے کے طریقے میں بہت اختلاف ہے۔ یہ سب جاننے کے باوجود میں آپ سے رشتہ جوڑنے میں خوشی محسوس کروں گا۔"

مجھے اجازت دیں۔ "شمامہ کو وہاں بیٹھنا مناسب نہیں لگ رہا تھا۔"

خوش رہو بیٹی! "سیٹھ محمد علی نے کھڑے ہو کر اس کے سر ہاتھ رکھا، جبکہ عالیہ بیگم نے پرس سے چند بڑے نوٹ نکال کر اس کی طرف بڑھا دیے۔"

خالہ جان "شمامہ نے اعتراض کرنا چاہا۔ مگر عالیہ بیگم قطع کلامی کرتے ہوئے بولیں۔

بڑوں کو انکار نہیں کیا جاتا بیٹی۔ "عالیہ نے نوٹ زبردستی اس کی مسٹھی میں پکڑا دیے"

تھے۔ شمامہ نے بے بسی سے یوسف کی جانب دیکھا اور ان کے سر ہلانے پر خاموشی سے باہر نکل گئی۔

PDF NOVL BANK

اس کے باہر جاتے ہی یوسف بولے۔ "خفا نہ ہونا سیٹھ صاحب، مگر یہ ممکن نہیں ہے۔ آپ ایسے کام پر اصرار نہ کریں جو خود آپ کو بھی بہ حالت مجبوری قبول کرنا پڑا ہو۔ سیٹھ محمد علی جلدی سے بولے۔ "ہم آپ سے اتفاق کرتے ہیں، لیکن بیٹے کو کیا جواب دیں گے۔ اسے کیسے یقین دلائیں گے کہ ہم نے پوری کوشش کی مگر لڑکی اور اس کے والد محترم کو یہ رشتہ قبول نہیں تھا۔"

یوسف صاف گوئی سے بولے۔ "گو میں کہہ سکتا ہوں کہ یہ آپ کا مسئلہ ہے، لیکن آپ کی شرافت کو دیکھتے ہوئے پوچھوں گا کہ اس ضمن میں ہم آپ کی کیا مدد کر سکتے ہیں۔ سیٹھ محمد علی نے بلی کو تھیلے سے نکالتے ہوئے کہا۔ "اگر بیٹے کے اصرار پر ہم اسے ساتھ لے کر یہاں آئے تو آپ یہی سب کچھ دہرائیں گے اور اگر اس نے کچھ الٹی سیدھی یقین دہانیاں کرانے کی کوشش کی تو آپ اس کی باتوں پر بالکل اعتبار نہیں کریں گے۔ یہاں تک کہ ہم میاں بیوی کی منتوں کو بھی خاطر میں نہیں لائیں گے۔ بلکہ صاف لفظوں میں کہوں تو ہماری اچھی خاصی توہین کریں گے۔ تاکہ معاویہ کے دماغ میں رینگنے والا پیار و محبت کا کیڑا اپنی موت آپ مر جائے۔"

PDF NOVL BANK

یوسف کے ہونٹوں پر معنی خیز مسکراہٹ ابھری۔ "یقیناً آپ دونوں اس شادی پر بالکل بھی راضی نہیں تھے اور آپ کی یہاں آمد کا مقصد رشتا مانگنا نہیں مجھے انکار کے لیے تیار کرنا تھا۔"

سیٹھ محمد علی بغیر لگی لپیٹی رکھے بولے۔ "بالکل یہی بات ہے اور اس ضمن میں ہم آپ کو مسخ مانگی رقم کی پیش کش کرنے آئے تھے۔ کیوں کہ ہمارے خیال میں معاویہ کو آپ لوگوں نے ورغلانے کی کوشش کی ہے۔ لیکن یہاں اگر پتا چلا ہم غلط تھے۔ آپ کی بیٹی بہت سادہ اور مسکین سی ہے وہ اس طرح کی چالاکیوں اور مکاریوں سے ناواقف نظر آتی ہے۔ البتہ ہم جو ذہن بنا کر آئے تھے اس کے مطابق اب بھی آپ کو مسخ مانگی رقم دے سکتے ہیں۔ وہ رقم آپ کی بیٹی کی شادی میں کام آسکتی ہے۔"

بیٹیاں پیدا کرنے والوں کو بیٹی کی رخصتی کے لیے کسی دوسرے کی دولت پر نظریں "گاڑنے کے بجائے ایسی خاندان میں رشتا کرنے کی کوشش کرنا چاہیے جو ان کے ہم پلہ ہو۔" یوسف کے لہجے میں ہلکی سی تلخی در آئی تھی۔

محمد علی جلدی سے صفائی پیش کی۔ "میں نے کسی بری نیت یا آپ پر طنز کے لیے یہ پیشکش نہیں کی۔"

PDF NOVL BANK

یوسف دکھی لہجے میں بولے۔ "آپ کی نیت پر شبہ ہے اور نہ خلوص میں کوئی شک، میں "تو بس حقیقت بیان کر رہا تھا۔

تو پھر کیا سوچا؟ "محمد علی نے سوال دہرائے بغیر جواب مانگا۔"

محمد یوسف اطمینان بھرے لہجے میں بولے۔ "آپ جیسے قابل احترام افراد کی توہین تو نہیں ہو پالے گی البتہ سختی سے انکار کر سکتا ہوں۔ آپ جب چاہیں بیٹے کے ساتھ "تشریف لا سکتے ہیں۔

آپ سے مل کر اچھا لگا۔ اگر میرے لائق کوئی خدمت ہو تو بے دھڑک تشریف لے آنا " آپ کے کام آکر مجھے خوشی ہوگی۔ "سیٹھ محمد علی نے جیب سے تعارفی کارڈ نکال کر محمد یوسف کی جانب بڑھا دیا۔

شکریہ سیٹھ صاحب۔ "انہیں اٹھتا دیکھ کر محمد یوسف بھی کھڑے ہو گئے تھے۔ سیٹھ محمد علی سے تعارفی کارڈ لے کر انہوں نے جیب میں ڈال لیا تھا کہ ایسا نہ کرنے پر سیٹھ محمد علی اپنی سبکی محسوس کرتے اور گھر آئے مہمان کی توہین کرنا کبھی بھی ان کی منشا نہیں رہا تھا۔

((()))

PDF NOVL BANK

گھر جاتے ہی انھوں نے معاویہ کو اپنی خواب گاہ میں طلب کر لیا تھا۔ شمامہ کے والد اور خود اس کی جانب سے واضح انکار کا سن کر معاویہ کو سخت صدمہ ہوا تھا۔ اس نے تو سوچا تھا جیسے ہی اس کا رشتا لے کر والدین گئے وہ خوشی سے پھولے نہیں سمائیں گے۔ خاص کر شمامہ کے انکار کا سوچا ہی نہیں تھا۔ والد صاحب کی بات ختم ہوتے ہی وہ بولا۔

آپ شاید مذاق کر رہے ہیں۔ "اس کے لہجے میں بے یقینی ہلکورے لے رہی تھی۔" سیٹھ محمد علی طنزیہ لہجے میں بولے۔ "نہیں برخوردار، مذاق تو ہمارے ساتھ ہوا ہے۔ ایک ڈرائیور کے لہجے کا روکھا پن اور صاف لفظوں میں کیے ہوئے انکار کو ہضم کرنا سیٹھ محمد علی کے لیے کتنا مشکل رہا ہوگا اس بارے سوچنا ضرور۔ باقی تمھاری ماں نے خود اس لڑکی کو بھی بلایا تھا کیوں کہ محترمہ کا خیال تھا کہ وہ اس کے خوب رویے سے ضرور محبت کرتی ہو گی۔ مگر وہ تو باپ سے بھی دو ہاتھ آگے نکلی۔ جو الفاظ اس نے کہے میں وہ تو نہیں دہرا سکتا صرف یہ معلوم کرنا چاہوں گا کہ آخر تمھیں ہماری بے عزتی کرانے کی کیا سوچ تھی۔ کہیں شادی کرنا تھی تو کم از کم لڑکی کو تیار کر لیتے کہ وہ زیادہ نہیں تو تمھیں پہچانے ہی کا "اقرار کر لیتی۔"

PDF NOVL BANK

"سر جھکاتے ہوئے وہ دھیمے لہجے میں بولا۔ "اس سے لڑائی ہو گئی تھی۔

عالیہ جلدی سے بولی۔ "دیکھو معاویہ، ہم نے تمہاری شرط پوری کر دی ہے۔ اور کھلے دل سے ایک ڈرائیور کے گھر رشتا مانگنے پہنچ گئے۔ کیوں کہ ہمیں تمہاری خوشی عزیز ہے۔ اب وہ لوگ اس شادی پر راضی نہیں ہو رہے تو ہم زبردستی تو نہیں کر سکتے بیٹا۔ اس لیے تم "اس منہ پھٹ لڑکی کو بھول ہی جاؤ تو بہتر ہوگا۔

"وہ بے بسی سے بولا۔ "ایسا کرنا میرے اختیار میں تھوڑی ہے۔

عالیہ نے زبردستی کی مسکراہٹ ہونٹوں پر چپکائی۔ "لو کر لو بات، اتنی حور پری تو ہے نہیں جو تم مرے جا رہے ہو۔ اس سے کئی گنا خوب صورت لڑکیاں اپنے خاندان میں "بھری پڑی ہیں۔

دونوں ہاتھوں سے سر پکڑتے ہوئے وہ تجھے لہجے میں پوچھنے لگا۔ "شمامہ نے کیا "کہا تھا؟

یہی کہ وہ معاویہ کے چہرے پر تھوکنہ بھی پسند نہیں کرتی۔ "عالیہ نے جھوٹ بولنے "میں ذرا بھی قباحت محسوس نہیں کی تھی۔

PDF NOVL BANK

اس نے ماں کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پر اعتماد لہجے میں کہا۔ "وہ ایسا نہیں کہہ سکتی۔"

کیوں؟ "عالیہ کا لہجہ پھیکا پڑ گیا تھا۔"

معاویہ تیقن سے بولا۔ "وہ اتنی بد تمیزی اپنی کسی کلاس فیلو سے نہیں کر سکتی تو خود سے "بڑوں سے اس انداز میں کیسے مخاطب ہو سکتی ہے۔"

عالیہ نے بات سنبھالتے ہوئے کہا۔ "اہمیت الفاظ کی نہیں ان سے اخذ ہونے والے نتیجے کی ہوتی ہے۔"

معاویہ کے ہونٹوں سے سرسراتی ہوئی آواز برآمد ہوئی۔ "مجھے اس کے الفاظ جاننے میں دلچسپی ہے۔"

برخوردار، ہم تمھاری شمامہ کے اقوال ضبط تحریر میں لانے نہیں گئے تھے۔ باپ بیٹی کو یہ "رشتا منظور نہیں تھا اور اگر ان الفاظ کو بہت زیادہ مہذب بھی بنا لیا جائے تو یہ کہا جائے گا اس لڑکی نے کھلا انکار کر دیا ہے۔ اور کھلے انکار کا مطلب ہوتا ہے لڑکی کہہ رہی ہے "فلاں سے شادی کرتی ہے میری جوتی۔ میں اسے گھاس ڈالنا بھی پسند نہیں کرتی۔" اس سے شادی کے بجائے مجھے زہر کھانا منظور ہے۔ میں اس پر تھوکتا بھی نہیں چاہتی

PDF NOVL BANK

وغیرہ وغیرہ۔ اور تمھاری شمامہ رانی کے الفاظ بھی اس سے ملتے جلتے ہی تھے۔ اگر ہم پر اعتبار نہیں آ رہا تو کل تمھیں ساتھ لے کر دوبارہ بے عزت ہونے چلے جائیں گے۔ یقین مانو دوسری بار بے عزت ہونا پہلی بار سے کم تکلیف دہ ہوتا ہے۔ کیوں کہ دوسری بار انسان ذہنی طور پر تیار ہوتا ہے۔ ایک دم بے عزت ہونا کافی مشکل مرحلہ ہے جس سے ”عالیہ بیگم اور میں گزر چکے ہیں۔“

”معاویہ نے انکار میں سر ہلایا۔“ انھوں نے آپ کی بے عزتی نہیں کی ہوگی۔ سیٹھ محمد علی صدیقی طنز کے تیر چلاتا ہوا بولا۔ ”اگر بے عزتی نہ کرنے سے تمھاری مراد یہ ہے کہ انھوں نے ہمارے منہ پر تھپڑ نہیں مارے تو تم صحیح ہو۔ اگر تمھارا مطلب یہ ہے کہ انھوں نے ہمیں دھکے دے کر گھر سے نہیں نکالا، پھر بھی تم درست ہو۔ اگر سوچ رہے ہو کہ انھوں نے گالیاں نہیں بکی ہوں گی، تو تمھاری سوچ کو جھٹلایا نہیں جا سکتا۔ لیکن سیٹھ محمد علی صدیقی کو ایک ڈرائیور یہ کہے کہ موصوف کو اس کے بیٹے میں کوئی دلچسپی نہیں۔ اور نہ وہ اپنی بیٹی کو اس گھر میں بیاہ سکتا ہے۔ اور جس طرح مخمل کو ٹاٹ کا پیوند اچھا نہیں لگتا اسی طرح ٹاٹ بھی مخمل کے ساتھ جڑنے میں اپنی ہتک محسوس کرتا ہے وغیرہ وغیرہ تو ایسی باتوں کو معاویہ علی صدیقی بھلے بے عزتی نہ تسلیم

PDF NOVL BANK

کرے اس کے والدین آج بڑی سبکی محسوس کر رہے ہیں۔ سادہ الفاظ میں بولیں تو کسی کے سامنے سر اٹھانے کے قابل نہیں رہے۔

چند لمحے گرمی سوچ میں کھوے رہنے کے بعد وہ اٹھتا ہوا بولا۔ "ابو جان! معذرت خواہ ہوں کہ میری وجہ سے کسی کم ظرف کو آپ کی توہین کی جرات ہوئی۔ آئندہ اس گھر جانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ میں کوشش کروں گا کہ اس کے بغیر زندگی گزار سکوں۔" یہ کہنے کے بعد وہ رکا نہیں تھا۔ اپنے کمرے میں آکر اس نے اندر سے چٹخنی چڑھائی اور بیڈ ریسٹ سے ٹیک لگا کر گیا۔ ایک دم ابال جیسا اٹھا اور وہ اپنے گالوں پر کچھ لڑھکتا ہوا محسوس کرنے لگا۔ اس کی نظر سجاوٹی میز (ڈریسنگ ٹیبل) میں جڑے شیشے پر پڑی۔ اپنا عکس اسے بالکل بیگانا لگا تھا۔ عورتوں کو کم تر ذلیل اور عیاشی کا سامان سمجھنے والا آج ایک مفلس و عاجز لڑکی کے لیے رور ہا تھا۔ ایک ایسی لڑکی کے لیے جو ٹھیک سے کسی کو جواب نہیں دے سکتی تھی۔ جو اپنے حق کے لیے لڑنا تو درکنار صرف زبانی مطالبہ نہیں کر سکتی تھی۔ ایک ڈری ہوئی، سہمی سی بزدل لڑکی نے اس پر ظلم کے پہاڑ توڑ دیے تھے۔ محبوب ہمیشہ ظالم لگا کرتا ہے اور اسے شمامہ رانی غرور و تکبر کی اونچی سیڑھی پر براجمان ایک

PDF NOVL BANK

ایسی ملکہ نظر آرہی تھی جو اس کے قتل کا حکم سنانے کے بعد معافی کی درخواست سننے پر تیار نہیں تھی۔

شمامہ!.... میں بدل گیا ہوں، مجھے اپنے کیے کی سزا مل چکی ہے، میرا جسم رات بھر دو "جلادوں کے سامنے تختہ مشق بنا رہا ہے، میری بے عزتی ہوئی، توہین ہوئی اور پھر میں نے بھری کلاس کے سامنے اگر اپنے جرم کا اعتراف کیا، معاویہ علی صدیقی نے تسلیم کیا کہ وہ غلطی پر تھا، آپ کے والد صاحب سے معافی مانگی اور پھر والدین کو کتنی منتوں سے منایا اس کے باوجود تم نے دل پتھر کر لیا۔ اتنا سخت بدلہ تو نہیں لیتے شمامہ.... مان رہا ہوں ناں جو کچھ کیا تھا میری حماقت تھی، دیکھو میں نے لڑکیوں سے تعلقات رکھنا بھی چھوڑ دیا۔ تم سے زیادہ تو میں نے شگفتہ کے ساتھ زیادتی کی تھی اس نے تو معاف کر دیا۔ میں نے اللہ پاک کے حضور بھی توبہ کر لی ہے شمامہ اب تو معاف کر دو ناں۔ دیکھو تم میرے لیے کوئی اور سزا بھی تجویز کر سکتی ہو۔ کوئی ایسی سزا جس میں تم سے دوری کی کوئی شق شامل نہ ہو۔" موبائل فون نکال کر وہ اس کی تصویریں دیکھنے لگا۔ وہ دل کے کچھ اور قریب محسوس ہو رہی تھی۔

(())(())(())

PDF NOVL BANK

جانتی ہو یہ کس لیے آئے تھے؟ "سیٹھ محمد علی اور عالیہ بیگم کو رخصت کرتے ہی وہ "شمامہ کے پاس جا کر بیٹھ گیا تھا۔

رشتے ہی کی بات کر رہے تھے ناں۔ "شمامہ نے گوگلو سی کیفیت میں پوچھا تھا۔ "یوسف نے پوچھا۔ "میرا انکار کرنا تمہیں غلط تو نہیں لگا۔

وہ دھیرے سے مسکرائی۔ "اتنے پیارے اور مخلص باباجانی کے فیصلے کو غلط کوئی احمق "بیٹی ہی غلط کہہ سکتی ہے اور شمامہ رانی بے وقوف نہیں ہے۔

وہ رشتا مانگنے نہیں، اپنے بیٹے کی ضد پوری کرنے آئے تھے۔ ورنہ ان کا اصل مقصد ہمیں "اس رشتے پر انکار کے لیے تیار کرنا تھا۔

شمامہ نے حیرانی سے پوچھا۔ "ایسا انہوں نے کب کہا۔ اندر داخل ہونے سے پہلے میں "نے ان کی ساری گفتگو سنی تھی۔

"سنی ہوگی، مگر رخصت لینے کے بعد تم یقیناً اپنی خواب گاہ میں چلی آئیں۔"

جی۔ "شمامہ نے اثبات میں سر ہلایا۔"

PDF NOVL BANK

سیٹھ صاحب، ایک بڑی رقم کی پیش کش کر رہے تھے تاکہ میں ان کے بیٹے کے سامنے " بھی اس رشتے سے انکار کر سکوں بلکہ وہ تو چاہتے ہیں معاویہ کے سامنے میں ان کی توہین "کروں، تاکہ اسے یقین ہو جائے کہ یہ رشتا ممکن نہیں ہے۔

"آپ نے کیا جواب دیا؟"

جس کے پاس شمو رانی جیسی بیٹی ہو اسے پیسوں کی کیا پروا۔ البتہ یہ کہہ دیا ہے کہ وہ " بیٹے کے ہمراہ آئے تب بھی میں انکار ہی کروں گا۔ کیوں کہ مجھے وہ لڑکا اپنی شمو رانی "کے لیے بالکل بھی مناسب نہیں لگا۔

شمامہ طنزیہ لہجے میں بولی۔ "پیسے والوں کے نزدیک ہر کام کرنے کی چابی دولت ہی ہوتی ہے۔"

یوسف نے پوچھا "اگر کہیں مناسب رشتا نظر آجائے تو کیا میں ہاں کرنے کا اختیار رکھتا ہوں؟"

"شمامہ نے مسخ بنایا۔ "کردی ناں لڑائی والی بات۔"

اس کا مطلب مجھے اختیار نہیں ہے۔ "یوسف نے جان بوجھ کر اس کی بات کو غلط رخ " دیا۔

PDF NOVL BANK

باباجانی، تنگ نہ کیا کریں۔ اچھی طرح جانتے ہیں کہ اگر آپ نے کسی بھیک منگے سے "بھی میری نسبت طے کر دی تو انکار سننے کو نہیں ملے گا پھر استفسار کا مطلب۔ اوپر اوپر سے کہہ رہی ہو ورنہ یوں آتش پاہونا ظاہر کر رہا وقت آنے پر تم یونہی غصہ "کرو گی۔

مجھے آپ سے بات ہی نہیں کرنا۔ "منہ بسورتے ہوئے لیٹ گئی تھی۔" اچھا لڑنے کی ضرورت نہیں، تمہاری اجازت کے بغیر ایسا فیصلہ نہیں کروں گا۔ "یوسف ایک اور چوٹ کرتے ہوئے کھڑے ہو گئے۔ شمامہ بے بسی سے مسکرا دی تھی۔

((0))((0))((0))

وہ بسمہ کے ساتھ سبزے پر بیٹھی۔ معاویہ کے والدین کی آمد کے متعلق بتلا رہی تھی۔ "آخر میں اس نے کہا۔ "میری سمجھ میں نہیں آ رہا اس نے ایسا کیوں کیا؟ بسمہ بولی۔ "وہ ذہنی مریض ہے شمامہ! بیوی بنا کر تمہیں، تمہاری حیثیت یاد کروائے گا اور پھر طلاق دے کر گھر سے نکال دے گا۔ اس کے علاوہ تو میں اس سے کوئی امید نہیں کر سکتی۔"

PDF NOVL BANK

باباجانی کہہ رہے تھے کہ اس کے والدین بس خانہ پری کے لیے آئے تھے اور ان کا "مقصد رشتا جوڑنا نہیں، رشتا نہ ہونے کا انتظام کرنا تھا۔"

بسمہ بولی۔ "ان کا کہا بالکل ٹھیک ہے۔ اس کے والدین تو حقیقت سے واقف نہیں ہوں گے نا۔ اور ایک ڈرائیور کی بیٹی کو اونچے خاندان والے بھلا کیوں قبول کریں گے۔ اچانک پوچھا گیا۔" میں بیٹھ سکتا ہوں۔ "وہ معاویہ تھا۔"

بسمہ نے قہر آلود نظریں اس کی جانب اٹھائیں، مگر وہ شمامہ کی طرف متوجہ تھا۔
نہیں۔ "بسمہ نے انکار میں سر ہلایا۔"

آپ سے نہیں پوچھا۔ "معاویہ ڈھیٹوں کے انداز میں کہتے ہوئے قریب آیا۔"
بسمہ ہچھرتے ہوئے بولی۔ "سیٹھ معاویہ علی صدیقی صاحب، بہتر ہو گا کہ شمامہ کو تنگ کرنا چھوڑ دو۔"

وہ اس کی بات پر توجہ دیے بغیر شمامہ کو مخاطب ہوا۔ "شمامہ، اب تو میں نے کلاس کے سامنے بھی اپنی غلطی کا اعتراف کر لیا ہے، آپ کے والد محترم سے بھی معافی مانگ لی ہے، آپ سے پہلے بھی معذرت کی ہے اب پھر اپنی زیادتیوں پر شرمندگی کا اظہار کرتا

PDF NOVL BANK

ہوں، پلیز مجھے نہ ٹھکراؤ۔ مجھے ہر سزا منظور ہے، بس تم صلح کر لو.... دیکھو میں دوستی.... وغیرہ کی بات نہیں کر رہا میں آپ سے شادی کرنا چاہتا ہوں

چلو۔ "شمامہ دھیمے لہجے میں بسمہ کو مخاطب کرتے ہوئے کھڑی ہو گئی۔ اس نے معاویہ کی بات کا جواب دینا بھی گوارا نہیں کیا تھا۔

بسمہ سر ہلاتے ہوئے کھڑی ہو گئی۔ معاویہ حسرت بھری نظروں سے انھیں دور جانا دیکھ رہا تھا۔

اسی وقت عقیل وہاں سے گزرا۔ "کیا ہوا؟" معاویہ کی نظروں کا تعاقب کرنے پر اسے بسمہ اور شمامہ کلاس روم کی طرف بڑھتی نظر آئی تھیناس کے باوجود اس نے پوچھنا ضروری سمجھا تھا۔

معاویہ اس کی طرف متوجہ ہوا۔ اس کی نیلی آنکھوں میں بھری ویرانی دیکھ کر عقیل کو جھٹکا لگا تھا۔ محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ ابھی رو دے گا۔

یہ ٹھیک نہیں ہے یار۔ "عقیل نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے دائیں بائیں سر ہلایا۔"

"مجھے معلوم نہیں تھا کہ اتنے سمجھ دار ہو کریوں بے وقوفی کا مظاہرہ کرو گے۔"

PDF NOVL BANK

معاویہ سبزے پر بیٹھتے ہوئے بولا۔ "وہ یہاں سے اٹھ کر گئی ہے اور یقین کرو اب تک "سبزے سے اس کی خوشبو آرہی ہے۔"

عقیل اس کے سامنے نشست سنبھالتے ہوئے بولا۔ "تمہیں میری بات کی سمجھ نہیں "آرہی۔"

پتا ہے شاعر کیا کہتا ہے "اس کی نصیحت کو ہوا میں اڑاتے ہوئے معاویہ اپنے لے " میں شروع رہا

میرے لے لے تو حرف دعا ہو گیا وہ شخص
سارے دکھوں کی جیسے دوا ہو گیا وہ شخص
میں آسماں پہ تھا تو زمیں کی کشش تھا وہ
اترا زمین پر تو ہوا ہو گیا وہ شخص
سوچوں بھی اب اسے تو تخیل کے پر جلیں
مجھ سے جدا ہوا تو خدا ہو گیا وہ شخص
سب اشک پی گیا میرے اندر کا آدمی
میں خشک ہو گیا ہوں ہرا ہو گیا وہ شخص

PDF NOVL BANK

یوں بھی نہیں کہ پاس ہے میرے وہ ہم نفس
یہ بھی غلط ہے مجھ سے جدا ہو گیا وہ شخص

پڑھتا تھا میں نماز سمجھ کر جسے رشید

پھر یوں ہوا کہ مجھ سے قضا ہو گیا وہ شخص

"عقیل کے ہونٹوں پر پھیکی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔" یعنی نہیں سدھرو گے۔

"معاویہ نے عقیل کی بات پر کان دھرے بغیر پوچھا۔" ایک کام کر سکتے ہو؟

"عقیل صاف گوئی سے بولا۔" بغیر جانے ہاں نہیں کہہ سکتا۔

تم کسی لڑکی سے محبت کرتے ہو؟" عقیل کو لگا اس نے غیر متعلق سوال پوچھا ہے۔

"عقیل ہنسا۔" پسند تو کئی لڑکیاں ہیں مگر جوتے کھانے کی ہمت کون کرے۔

بسمہ کیسی لگتی ہے؟" عقیل کو معاویہ کی گفتگو میں کوئی ربط نظر نہیں آ رہا تھا۔

عقیل الجھے ہوئے لہجے میں بولا۔" زبان کی تو کڑوی ہے لیکن شکل و صورت اتنی گئی

"گزری نہیں ہے۔

میرے کہنے پر اس سے تعلقات بڑھا سکتے ہو۔" معاویہ نے ایک اور موشگافی کی۔

"عقیل منہ بنانا ہوا بولا۔" یار!....! احمقانہ گفتگو چھوڑو اور اپنا مسئلہ بتاؤ۔

PDF NOVL BANK

اس وقت شمامہ کے سب سے نزدیک بسمہ ہے۔ اگر وہ میرا ساتھ چنے پر تیار ہو جائے تو شمامہ مجھے معاف کر دے گی۔" معاویہ کا انداز ایسا تھا گویا کوئی بہت بڑا انکشاف کر رہا ہو۔

ایک دم عقیل کو اس کی بے ربط گفتگو میں ترتیب کی کڑیاں نظر آئیں۔ اس نے سمجھ جانے والے انداز میں سر ہلایا۔ "میں بسمہ سے محبت کروں اور اسے تیار کروں کہ وہ معاویہ کے لیے میدان ہموار کرے کیوں کہ شمامہ رانی صرف اسی کی سنے گی۔" معاویہ نے مطمئن انداز میں سر ہلایا۔ "تم سے اسی سمجھ داری کی توقع تھی۔" "ہوگی۔ لیکن تم سے اس حماقت کی امید نہیں تھی۔" "کیا ہوا؟"

ایسا منظر کس ڈرامے میں دیکھا تھا جناب نے کہ لڑکی کو پھنسانے کے لیے اس کی سہیلی "کو ہیرو کے دوست نے پھنسایا اور ڈراما خوشگوار اختتام کے ساتھ انجام کو پہنچا۔" معاویہ جھلاتے ہوئے بولا۔ "تو کیا کروں؟" "صبر۔"

نہیں ہوتا۔" معاویہ نے بے بسی بھرے انداز میں دائیں بائیں سر ہلایا۔

PDF NOVL BANK

"عقیل مزاحیہ انداز میں بولا۔ "تو دوسرا چناؤ خودکشی ہی کا بچتا ہے۔"

معاویہ پھکی مسکراہٹ سے بولا۔

سوچتا ہوں کہ موت آنے تک

زندہ رہنے میں کیا قباحت ہے

عقیل نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔ "بس اسی سوچ کو خود پر حاوی رکھنا۔ اور اب اٹھو

"آخری پیریڈ ہی میں حاضری لگوا لیں۔"

آخر کب تک اس بے ہودہ سے واسطہ رہے گا۔ "کمرہ جماعت کی طرف بڑھتے ہوئے"

بسمہ جھلاتے ہوئے بولی تھی۔ شمامہ خاموش رہی۔

بسمہ نے تجویز پیش کی۔ "بہتر ہو گا کہ "وی سی" سے شکایت کر لیں، نہیں تو پروفیسر

"احمد کو بتا دیتے ہیں وہ خود ہی سمجھا دیں گے۔"

"شمامہ نے پوچھا۔ "پہلے پیریڈ کے نوٹس لیے تھے؟"

بسمہ پھاڑ کھانے والے لہجے میں بولی۔ "نہیں۔ اور اب میرے سوال کا جواب بھی عنایت

"فرما دو۔ لگتا وہ صرف میرا ہی دشمن ہے۔"

PDF NOVL BANK

شمامہ نے قدم روکتے ہوئے اس کا بازو پکڑا۔ "کبھی کوئی ہماری نظروں میں اتنا گر جاتا ہے کہ اس کی توہین و تذلیل کرنا بھی ناگوار گزرتا ہے۔ میں اسے واقعی دشمن نہیں سمجھتی۔ وہ میری نفرت کے لائق بھی نہیں رہا۔ پتا نہیں اس نے کیا کہا ہے میری "سماعتیں اب اس کی آواز نہیں سن پاتیں، میری جان! کیوں خود کو ہلکان کرتی ہو۔"

..... "شمو رانی! تمہاری نفرت اتنی شدید ہو گئی"

شمامہ نے قطع کلامی کی۔ "میری نفرت اتنی سستی نہیں ہے کہ ہر ایرے غیرے پر "ضائع کرتی پھروں۔ اور سچ تو یہ ہے کچھ لوگ ہماری نفرت کے قابل بھی نہیں رہتے۔"

"بسمہ متفکر ہوئی۔ "یہ شدت پسندی ہے۔"

"نہیں۔" شمامہ نے نفی میں سر ہلایا۔ "اظہار حقیقت ہے۔"

پروفیسر صاحب کمرہ جماعت کے دروازے پر پہنچنے والے ہیں۔ "بسمہ نے پروفیسر "اخلاق کو دور سے آتے دیکھ کر شمامہ کو ادھر متوجہ کیا۔

چلیں۔ "اطمینان بھرے لہجے میں کہتے ہوئے شمامہ آگے بڑھ گئی تھی۔"

((٠))((٠))((٠))

PDF NOVL BANK

سرخ رنگ کی اسپورٹس کار سیٹھ عبدالکریم صلح کی کوٹھی کے سامنے رکی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر معاویہ علی صدیقی بیٹھا تھا۔

"چوکیدار نے باہر نکل کر موڈبانہ لہجے میں پوچھا۔ "جناب! کسے ملنا ہے۔"

"معاویہ بولا۔ "سیٹھ صاحب کے ڈرائیور، میرا مطلب یوسف صاحب سے۔"

چوکیدار سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔ دروازے کے پٹ کھول دیے۔ چوکیدار کے قریب کار روک کر معاویہ نے کوارٹر کا پتا معلوم کیا اور آگے بڑھ گیا۔ دو تین لمحوں بعد وہ کوارٹر کے دروازے پر دستک دے رہا تھا۔ اس کا دل یوں دھڑک رہا تھا جیسے وہ ڈرائیور کی بیٹی کے بجائے کسی ایسی راج کمار کی محل ہو جس کے دل میں رحم کی ہلکی سی رمق بھی موجود نہ ہو۔

آ رہا ہوں بھائی۔ "وہ یوسف کی آواز تھی۔ قدموں کی چاپ ابھری، زنجیر کی ہلکی سی "کھڑکھڑاہٹ کے ساتھ دروازہ کھلا اور یوسف نے باہر جھانکا۔

آپ!.... "معاویہ کو دیکھ کر وہ حیران رہ گیا تھا۔"

جی چچا جان! "معاویہ نے سر جھکاتے ہوئے مدہم لہجے میں جواب دیا۔"

"یوسف طنزیہ لہجے میں بولا۔ "ایک ڈرائیو کسی سیٹھ زادے کا چچا نہیں ہو سکتا۔"

PDF NOVL BANK

معاویہ دل گرفتگی سے بولا۔ "جب غلطیوں کا اعتراف کر لیا جائے، معافی کے لیے جھولی پھیلا لی جائے تب بڑوں کو طنز کرنا زیب نہیں دیتا۔"

حکم کریں کیوں زحمت کی۔ "یوسف اسے مطعون کرنے پر مصر نہیں رہا تھا۔"

"معاویہ لجاجت سے بولا۔ "کہیں بیٹھ کر بات نہیں ہو سکتی۔"

لمحہ بھر سوچ کر یوسف نے اسے اندر داخل ہونے کا رستا دیا۔ معاویہ نے جھجکتے ہوئے قدم آگے بڑھائے۔ ایک دروازے پر لٹکتے پردے کو ہلتا دیکھ کر اسے اندازہ لگانے میں دیر نہیں لگی تھی کہ پردے کی حرکت کی وجہ شمامہ کا وجود تھا۔ بے تاب بشارتوں نے دروازے کو حصار میں لے لیا تھا۔ قوت شامہ نے انوکھی خوشبو کو محسوس کیا، دل میں بیٹھی کسک جاگی، قدموں کو اپنی خوش قسمتی پر ناز ہوا کہ وہ اس رستے پر روانہ تھے جہاں سے شمامہ گزرا کرتی تھی۔

اس طرف۔ "یوسف نے اس کی محویت میں مغل ہو کر بیٹھک کے دروازے کی طرف رہنمائی کی۔ اسے بیٹھنے کا کہہ کر یوسف نے دروازے سے سر نکال کر شمامہ کو چاہے بنانے کا کہا کہ گھر آئے مہمان کا اکرام کرنا اسے آتا تھا۔

جی....؟" اس کے سامنے نشست سنبھالتے ہوئے یوسف نے نرم لہجے میں پوچھا۔"

PDF NOVL BANK

معاویہ نے مضطرب انداز میں ہاتھ مروڑے۔ اور ہچکچاتے ہوئے بولا۔ "کہیں میری آمد اور سوال کو آپ اپنی توہین تو نہیں جانیں گے۔"

"یوسف رکھائی سے بولا۔ "وہ میرا مسئلہ ہے آپ پریشان نہ ہوں۔"

میرا مقصد ہرگز آپ کی شان میں گستاخی کرنا نہیں ہے۔ تبھی پہلے میں نے اپنے والدین کو بھیجا اور ان کی زبانی آپ کے انکار کا پتا چلا تو تصدیق کرنے چلا آیا۔ یوسف تحمل سے بولا۔ "آپ کے والدین نے جو کچھ کہا ہے میں اس کی تصدیق کرتا ہوں۔"

معاویہ لجاجت سے بولا۔ "میں ایک بار پھر معذرت کرتا ہوں۔ آپ بڑے ہیں، وسیع ظرف ہیں، میری خطا کو معاف کر دیں۔"

"یوسف بے نیازی سے بولا۔ "معاف کیا۔"

میں شمامہ کو خوش رکھوں گا آپ کو جیسی ضمانت چاہیے ہو، چنے کو تیار ہوں، جو ثبوت "درکار ہو حکم کریں، جو یقین دہانی چاہیے میں حاضر ہوں۔"

یوسف نے اطمینان بھرے انداز میں پوچھا۔ "ہر وہ لڑکا جو میری بیٹی کو خوش رکھنے کی ذمہ داری قبول کرے، کیا اپنی بیٹی مجھے اس کے حوالے کر دینا چاہیے۔"

PDF NOVL BANK

”معاویہ سرعت سے بولا۔ ”میں نے ایسا نہیں کہا۔

”یوسف اطمینان سے بولا۔ ”شکریہ آپ نے مجھے وضاحت کی زحمت سے بچا لیا۔

معاویہ گلوگیر ہوا۔ ”پچھا جان! میں سائل ہوں مدعی نہیں، درخواست کرنے آیا ہوں حق مانگنے نہیں آیا۔

یوسف کے جواب دینے سے پہلے دروازے پر دستک ہوئی۔ یقیناً شمامہ چائے بنا لائی تھی۔ یوسف نے دروازے پر جا کر چائے کے برتن پکڑے۔ اس کی سوالیہ نظریں شمامہ کی جانب اٹھیں۔ اس نے نفی میں سر ہلادیا تھا۔

یوسف اس کے سامنے آ بیٹھا۔ شمامہ کے ہاتھ کی بنی چائے معاویہ کے لیے کسی نعمت سے کم نہیں تھی۔ اس نے رغبت سے پیالی کو منہ سے لگا لیا۔ بہ ظاہر عام سی نظر آنے والی چائے اسے اب حیات سے کم نہیں لگ رہی تھی۔ یہ اسی لڑکی کی بنائی ہوئی چائے تھی جس کے ہاتھ کے بنے پر اٹھے کو اس نے استہزاء کا نشانہ بنایا تھا۔ فرق تھا تو اتنا کہ اس وقت وہ عام تھی اور اب اس سے بڑھ کر کوئی خاص نہیں تھا۔

چائے خاموشی سے پی گئی۔ جونہی معاویہ نے خالی پیالی میز پر رکھی یوسف حتمی انداز میں بولا۔

PDF NOVL BANK

آپ کی درخواست پہنچ گئی اور معذرت خواہ ہوں کہ میری بیٹی کو رشتا منظور نہیں " ہے۔

"معاویہ ہکلا یا۔" "مم.... مگر آپ نے تو اس سے پوچھا ہی نہیں ہے۔ کسی کا عندیہ لینے کے لیے لمبی چوڑی گفتگو نہیں فقط نفی یا اثبات میں سر ہلانا کافی ہوتا " ہے۔ اگر مجھ پر اعتبار کر سکتے ہو تو مان لو کہ میں نے بیٹی کے سر کو دائیں بائیں ہلتے دیکھا ہے۔

"معاویہ لجاجت سے بولا۔" کیا آپ کی موجودی میں اسے دو تین باتیں کر سکتا ہوں۔ سیٹھ صاحب! سوال وہ کرو جسے عقل و شریعت کی کسوٹی جائز ہونے کی سند عطا " کرے۔ آپ کے پاس رشتا بھیجنے کا حق تھا اور ہمارے پاس انکار کا اختیار۔ آپ نے اپنا "حق استعمال کر لیا ہے اب ہمارے فیصلے کو بھی وسیع الظرفی سے قبول کریں۔

"معاویہ گڑگڑایا۔" میں اس کی غلط فہمیاں دور کرنا چاہتا ہوں۔

یوسف نے طنزیہ لہجے میں کہا۔ "اس کی غلط فہمیوں کے بجائے اپنی خوش فہمیوں پر توجہ دیں، باقی جسے آپ غلط فہمی گردان رہے ہیں وہ اس کا حتمی فیصلہ ہے جس کے پس

PDF NOVL BANK

پردہ آپ کے کرتوتوں سے زیادہ اپنی حیثیت کا احساس اور والد کی نصیحتوں پر عمل پیرا ہونے کا جذبہ پوشیدہ ہے۔

حیثیت لڑکے والوں کی دیکھی جاتی ہے چچا جان! باقی آپ بغیر لگی لپیٹ رکھے مجھ سے ہر "قسم کی تفتیش کر سکتے ہیں۔ خدا کے لیے مجھے مایوس نہ لوٹائیں۔

جو گزر گیا اسے بھول جائیں۔ باقی درخواست کروں گا کہ میری بیٹی کو یونیورسٹی میں "تنگ کرنے کی کوشش نہ کرنا۔ آپ کی پہلی زیادتی کو برداشت کرنے میں ہماری غربت یا بزدلی کا کوئی عمل دخل نہیں تھا۔ آپ کی زیادتی کو میری بیٹی کی بے وقوفی کا نتیجہ سمجھ کر نظر انداز کرنا پڑا، آئندہ ایسی کوئی بھی جسارت قابل مواخذہ سمجھی جائے گی۔

الحمد للہ سیٹھ عبدالکریم صلح صاحب کے ساتھ میرے تعلقات ملازم و مالک کی حیثیت سے ہٹ کر ہیں۔

معاویہ کرہتے ہوئے بولا۔ "چچا جان! آپ کیسی بات کر رہے ہیں، میری پرانی حماقتوں کو "بھلا دیجیے یقیناً اب میں شمامہ کو اذیت دینے سے پہلے مرنا پسند کروں گا۔

PDF NOVL BANK

اس دعوے کو لفظی دلائل کے بجائے عملی مظاہرے سے ثابت کرنا آپ کی نیک نیتی " کا مظہر ہوگا۔ "یوسف نے نشست چھوڑی۔ "یقیناً آپ کا وقت کافی قیمتی ہے اور مجھے بھی آرام کرنا ہے کہ ایک ڈرائیور کے پاس رات کے چند لمحات ہی میں سونا ممکن ہے۔ معاویہ مایوسی بھرے انداز میں کھڑا ہوا۔ اس کی گہری نیلی آنکھوں میں ہلکی سی نمی ابھر آئی تھی۔ وہ سمنایا۔ "شاید میں شمامہ کے بغیر نہ جی سکوں۔

آج کا ہر جوان، خوب صورت لڑکی کو دیکھ کر ایسے ہی جذباتی ہو کر سوچتا ہے۔ اسے "محبت نہیں حماقت کہتے ہیں۔

معاویہ نے آس بھرے لہجے میں پوچھا۔ "کیا آپ مجھے ہلکی سی امید دلا سکتے ہیں کہ شمامہ کی رائے بدلنے کی کوشش کریں گے۔

یوسف رکھائی سے بولا۔ "اگر اس کے فیصلے سے ذرا بھر بھی اختلاف ہوتا تو میں ضرور ایسا کرتا۔

معاویہ رندھی ہوئی آواز میں بولا۔ "جب اس کا غصہ اتر جائے، جب وہ میری زیادتیوں کو معاف کرنے پر تیار ہو جائے، جب اسے لگے کہ میری سزا پوری ہو گئی ہے، جب اسے خیال آئے کہ میری ادیتوں کا اختتام ہو جانا چاہیے، جب وہ جان جائے کہ میرے

PDF NOVL BANK

پچھتاوے حقیقت ہیں، جب اسے محسوس ہو کہ میرے دکھوں کا پلڑا اس سے ہونے والی زیادتی سے بھاری ہو گیا ہے، جب وہ سمجھے کہ میری محبت میں کھوٹ نہیں ہے، جب اسے یقین آجائے کہ مجھ سے بہتر اس کا خیال کوئی نہیں رکھ سکتا، تو اسے بتانا میں اس کا منتظر ہوں۔ میری جھولی ہمیشہ پھیلی رہے گی، میری مناجات اسے طلب کرتی رہیں گی، میری امیدوں اور زندگی کا اختتام ایک ساتھ ہوگا۔ "یوسف کے چہرے پر دکھ بھری نگاہ ڈال کر وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا تھا۔ دروازے کے ساتھ کھڑی شمامہ دو قدم لے کر باورچی خانے میں چھپ گئی تھی۔

بیٹھک سے نکل کر معاویہ نے گہرا سانس لیا۔ شمامہ کی خوشبو اس کی رگ و پے میں اتر گئی تھی۔ ایک لمحے کو اس کا جی چاہا کہ چیخ چیخ کر شمامہ کو مخاطب کرے، اس سے معافی کی بھیک مانگے، اس پوچھے کہ وہ کس طرح راضی ہو سکتی تھی، کیسے اس کی زیادتیوں کو بھلا سکتی تھی۔ اگر اس کی توہین و ہتک چاہتی تھی تو وہ سرعام بے عزت ہونے کو تیار تھا، اس کی اذیتوں و تکلیفوں کی خواہاں تھی تو اس کا تن حاضر تھا، اس کی موت کی طلب گار تھی تو اسے کوئی اعتراض نہیں تھا۔ بس ایک بار متنبہم ہو کر اپنے موہنے چہرے کی جھلک دکھلا دیتی۔

PDF NOVL BANK

لمحہ بھر کو اس کے قدم رکے، اس نے برآمدے میں کھڑے ہو کر دائیں بائیں دیکھا اور پھر سر جھکائے بیرونی دروازے کی طرف چل پڑا۔ یوسف اس کے عقب میں چلتے ہوئے اس کی حرکات و سکنات کو گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

((0))((0))((0))

”اس کی باتیں سن لی تھیں یادہرانا پڑیں گی۔“

”وہ دھیرے سے بولی۔“ آپ کی جوابی گفتگو سے مطمئن ہوں باباجانی۔

”یوسف نے اندیشہ ظاہر کیا۔“ یونیورسٹی میں تنگ تو نہیں کرتا۔

”شمامہ ہنسی۔“ ایسے شہدوں کے لیے میری بسمہ کافی ہے باباجانی۔

تم پڑھائی کرو، میں ذرا خبریں سن لوں۔“ یوسف اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے کمرے کی طرف بڑھ گیا تھا۔

شمامہ نے کتاب کھول کر سامنے رکھی، اس کی نگاہیں کتاب کے صفحے پر دوڑیں لیکن الفاظ کے بجائے ایک دردناک منظر نظر آ رہا تھا۔

بکواس بند کرو، بھاڑ میں جاؤ تم اور تمہارے ڈرائیور بابا.... حد ہوتی ہے بے شرمی و بے حیائی کی.... اور بڑھے تم اپنی بیٹی کو لگام نہیں دے سکتے.... اس بد شکل کو برقع پہنا کر

PDF NOVL BANK

امیر لڑکوں کو پھانسنے پر لگایا ہوا ہے.... دوبارہ بیٹا کہا تو تھوہڑا توڑ دوں گا.... معاویہ علی صدیقی صاحب کہہ کر مخاطب کرو.... چند ٹکے کے ڈرائیور ہو اپنی حیثیت پہچان کے زبان کھولا کرو.... تم جیسوں کو ڈرائیور رکھنا بھی میں توہین سمجھتا ہوں احمق بڑھے....

ڈرائیور ہو، تو لہجہ بھی ڈرائیوروں سا رکھو.... تمہاری یہ جرات کہ معاویہ پر ہاتھ اٹھاؤ، دو ٹکے کی بدچلن عورت.... چھوڑو مجھے، بتاتا ہوں حرافہ کو کہ کیسے معاویہ علی صدیقی پر ہاتھ اٹھاتی ہے۔ آوارہ، بدکار، بازاری.... بد شکل، گھنلونی کی منحوس صورت دیکھو اور معاویہ ".... علی صدیقی سے شادی کے سینے دیکھو

گرم سیال خوب صورت آنکھوں سے نکل کر کتاب کے صفحات پر ٹپکنے لگا تھا۔ اس نے کتاب بند کر کے تکیے سے ٹیک لگائی، منظر تبدیل ہوا۔

دیکھیں جی، مجھے محبوبہ کی طرف سے ملنے والا پہلا تحفہ.... آپ لوگ اگر سوچ رہے ہیں " کہ اس لفافے میں کوئی موبائل فون، قیمتی گھڑی یا اس قسم کی کوئی اعلیٰ چیز ہے تو آپ کی سوچ نہایت سطحی ہے.... اگر کسی کو اس عظیم تحفے کی سمجھ نہیں آرہی تو وضاحت کر دیتا ہوں یہ دال کا پراٹھا ہے.... واہ مس بسمہ واہ.... غیر مہذب میں ٹھہرا، مرسدیز کار کے ڈرائیور کی بیٹی کا کوئی قصور نہیں جو اپنی واجبی شکل کو نقاب میں چھپا کر امیر لڑکے

PDF NOVL BANK

پٹائی پھر رہی ہے.... بہ ہر حال اسے سمجھا دینا اب میرا پیچھا چھوڑ دے۔ اور خدا رسول کے واسطے دے کر سمجھانے کی کوشش نہ کرے.... ہا.... ہا.... ہا معصوم، اتنی بد شکل "معصوم آج تک نہیں دیکھی۔

کیا اب بھی تمہیں لگتا ہے کہ معافی تلافی سے سب کچھ پہلے کی طرح ہو سکتا ہے تو "تمہاری بھول ہے معاویہ!.... تم اتنے گھٹیا، بدکار اور نیچ انسان ہو اس بارے پہلے پتا ہوتا تو تمہیں کبھی موقع نہ دیتی۔" نفرت بھرے انداز میں سوچتے ہوئے اس نے کتاب کو میز پر رکھا اور تکیے پر سر رکھ کر سونے کی کوشش کرنے لگی۔ پڑھنے سے دل اچاٹ ہو گیا تھا۔

((0))((0))((0))

گھر میں داخل ہونے کے چند لمحوں بعد ہی اسے ماں کا سامنا کرنا پڑ گیا تھا۔

کھانا لے آؤ بیٹا! "جو ننھی وہ خواب گاہ میں داخل ہوا وہ اس کے پیچھے اندر آگئی تھی۔"

"!وہ اداسی سے بولا۔ "ملازمہ لے آئے گی امی جی

عالیہ شفقت بھرے لہجے میں بولی۔ "جن کی مائیں زندہ ہوں انہیں ملازماؤں کا محتاج

"!نہیں ہونا پڑتا بیٹا

PDF NOVL BANK

وہ پھیکے انداز میں ہنسا۔ "کیسی ماں ہو، امی جان بیٹے کی بھوک کی اتنی پروا اور پریشانی کی "کوئی فکر نہیں۔

ماں پر الزام لگا رہے ہو۔ "عالیہ دکھی ہو گئی تھی۔"

حقیقت بیان کر رہا ہوں ماں جی! کیا آپ نہیں جانتیں شمامہ کے بغیر آپ کے بیٹے کو "کچھ اچھا نہیں لگتا۔ نہ کھانا پینا، نہ سونا اور نہ کوئی دوسرا شوق۔

عالیہ نے منہ بنایا۔ "تمہارے ابو اور میں گئے تو تھے، انہیں یہ رشتا منظور نہیں ہے تو میرا "کیا قصور۔

وہ خفگی سے بولا۔ "ابو جان کے پاس دلائل کا اتنا بڑا ذخیرہ ہے کہ ہر کسی کا منہ بند کروا "پتے ہی پتے شمامہ کے والد کو کیوں نہیں قائل کر سکتے۔

عالیہ دل گرفتگی سے بولی۔ "کیوں کہ دل سے وہ بھی اس رشتے سے راضی نہیں ہیں۔ تمہاری خوشی کے لیے انہوں نے اپنی رضا مندی کو پس پشت ڈالا، لیکن ڈرائیور نے اس رشتے پر وہی اعتراضات جڑ دیے جو خود ان کے دل میں پوشیدہ تھے۔ کیا جواب دیتے۔ "خاموشی سے واپس آگئے۔

PDF NOVL BANK

امی جان! میری ایک، صرف یہی ایک تمنا پوری کر دیں، اس کے علاوہ کچھ نہیں۔
 مانگوں گا۔ جو کہیں گی کروں گا، جیسا چاہیں گی انداز زندگی اپنالوں گا، سارے لٹے سیدھے
 کاموں سے توبہ کر لوں گا، یونیورسٹی سے واپسی پر باقاعدگی سے ابوجان کے پاس دفتر میں
 حاضری لگواؤں گا۔ بس ایک خواہش پوری کر دیں.... یہی ایک خواہش۔ "وہ یوں للچا
 رہا تھا جیسے سب کچھ اس کی ماں کے ہاتھ ہی میں تو ہو۔

عالیہ کوفت سے بولی۔ "کیا وہ دنیا میں اکیلی خوب صورت ہے۔ درجنوں لڑکیاں تو تمہارے
 رشتہ داروں میں بھری پڑی ہیں۔ ایک سے ایک پیاری، پرکشش، تعلیم یافتہ اور اعلا حسب
 نسب والی ہے۔ کیوں ایک گھٹیا خاندان کی لڑکی کے پیچھے باولا ہو رہا ہے۔ اپنی نہیں
 "تو ہماری عزت و مرتبہ ہی کا سوچ لو۔

"!وہ ناراضی سے مستفسر ہوا۔ "آپ نے شمامہ کو دیکھا ہے ماں جی
 ہاں۔ "عالیہ نے اثبات میں سر ہلایا۔ "اتنی حور پری بھی نہیں کہ تمہارے پاس انتخاب"
 "کی گنجائش ہی نہ ہو۔

معاویہ کے ہونٹوں پر طنزیہ مسکراہٹ ابھری۔ "مجھے بہلا رہی ہیں یا خود کو دھوکا چنے کا
 "ارادہ ہے۔

PDF NOVL BANK

میں کھانا لا رہی ہوں، بھوکے پیٹ انسان کے دماغ میں لٹے سیدھے خیالات پیدا ہونے لگتے ہیں۔" عالیہ جان چھڑا کر باہر نکل گئی تھی۔

اس کی واپسی کھانے کے برتنوں کے ساتھ ہوئی تھی۔ معاویہ نے خاموشی سے چند نوالے لیے اور لیٹ گیا۔ عالیہ بھی بیٹے سے مزید تکرار کیے بغیر برتن سمیٹ کر نکل گئی تھی۔

وہ لیپ ٹاپ پر شمامہ کو دیکھنے لگا۔ جانے کتنی دیر وہ اس کی موہنی صورت سے دل بہلاتا رہا تھا۔ اس کے دماغ میں گزرے وقت کے مناظر اجاگر ہوئے، کتنی آسانی سے اس نے معاویہ کا بڑھا ہوا ہاتھ تھاما تھا، کتنی جلدی وہ اسے باپ سے ملانے لے گئی تھی۔ کتنی خوش، مطمئن اور پرسکون تھی وہ۔ بڑی معصومت سے اس نے پوچھا تھا۔ سوچتی ہوں مجھ میں ایسا کیا ہے جو آپ اظہار محبت پر تل گئے ہیں۔ میری تو شکل و صورت بھی آپ نے نہیں دیکھی۔ ہو سکتا ہے میں ویسی نہ ہوں جیسا آپ تصور کیے بیٹھے ہیں۔

کاش اس وقت میں نے درخواست کر لی ہوتی کہ پہلے نہیں دیکھا تو اب دکھا دو چہرہ، کتنا اچھا ہوا ہوتا۔ یہ سب کچھ نہ ہوتا جو نادانستگی میں ہو گیا ہے۔ وقت جب ہاتھ سے نکل

PDF NOVL BANK

جائے اور نعمت چھن جائے تب انسان کے دل میں اس کی قدر جاگتی ہے۔ جوانی میں گزرے بے کیف دنوں کی یاد بوڑھاپا گزارنے کا سہارا ہوتی ہے، بیمار کے لیے تندرستی کے بے مزہ دن سہانے سپنے کی حیثیت رکھتے ہیں، بیوہ کی آنکھیں اس شوہر کو یاد کر کے جل تھل ہو جاتی ہیں جس کی زندگی میں شاید اس نے کبھی سیدھے مسخ بات نہ کی ہو۔ اس کی حالت بھی کچھ ایسی ہی ہو رہی تھی۔ عجیب قسم کی باتیں سوچتے ہوئے اس کی آنکھیں بند ہونے لگیں۔

رات کو دیر تک جانے کے باوجود وہ صبح ناشتے کی میز پر حاضر تھا۔ ناشتے کے بعد والد کو بے فکری کے ساتھ ٹی وی سکرین کی طرف متوجہ دیکھ کر اسے اتوار کا پتا چلا۔ نجانے کیوں چھٹی کا دن اسے بوجھل، کوفت زدہ اور تھکا پنے والا لگ رہا تھا۔ خواب گاہ میں جا کر وہ دوبارہ بستر کو روندنے لگا۔ نہ پڑھائی میں جی لگ رہا تھا، نہ نیند آرہی تھی اور نہ کسی دوسرے مشغلے کی خواہش ہو رہی تھی۔ مخصوص سوچیں تھیں جو دماغ کو تھکائے جا رہی تھیں، پچھتاوے تھے جو اسے گھن کی طرح چاٹ رہے تھے، غم کے بادل تھے جو جانے کہاں کہاں سے اڑ کر گھٹا کی صورت اختیار کر گئے تھے۔ عقل اس صورت حال سے نکلنے کی جگالی میں مصروف تھی مگر حل ہنوز او جھل تھا۔

PDF NOVL BANK

دروازہ کھٹکھٹا کر سیٹھ محمد علی صدیقی داخل ہوا۔

آئیں ابو جان - "وہ اٹھ بیٹھا۔"

نکمے ہو گئے ہو یا۔ "کرسی گھسیٹ کر اس نے بیڈ کے ساتھ نشست سنبھالی۔ کمرے کی فضا میں قیمتی سگار کے دھوئیں کی مخصوص مہک پھیل گئی تھی۔

اس نے جواب پینے کی کوشش نہیں کی تھی۔ شاید اس کے پاس جواب تھا ہی نہیں۔

ایک درخواست لے کر حاضر ہوا تھا۔ "دھوئیں کا مرغولہ ہوا میں چھوڑتے ہوئے سیٹھ"

محمد علی نے گفتگو کو آگے دھکیلا اور اس کی مایوسی و بیزاری کے بارے سوال نہیں کیا کہ وجہ اسے معلوم تھی۔

"معاویہ سعادت مندی سے بولا۔ "حکم کریں ابو جان۔"

کاروباری سلسلے میں مسقط جا رہا ہوں، دو دن وہیں قیام رہے گا، کیا خیال ہے تین "

"دن چھٹی کر کے ایک بوڑھے کا ہم سفر بننا چاہو گے۔

پڑھائی کا حرج ہوگا۔ "اس نے نفی میں سر ہلایا۔"

"سیٹھ محمد علی ہنسا۔ "کوئی مناسب بہانہ سوچو۔"

PDF NOVL BANK

معاویہ نے ٹھنڈا سانس بھرا۔ "مرہم، زخم پر رکھا جائے تو شفا ملتی ہے ابو جان! زخم کو چھوڑ کر سارا جسم بھی مرہم سے لپیپ دیا جائے تو کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوگا۔ باپ کو سکھاؤ گے۔" سیٹھ محمد علی سنجیدہ ہو گیا تھا۔

معاویہ نے نفی میں سر ہلایا۔ "دہائی دینا، طنز کے زمرے میں آتا ہے نہ علمیت" بگھارنا کھلاتا ہے۔

میرا قصور؟" سیٹھ محمد علی ذمہ داری لینے کو تیار نہیں تھا۔ "میں کیسے مان جاؤں کہ سیٹھ محمد علی صدیقی کسی شخص کو قائل کرنا چاہیں اور انہیں ".... ناکامی ہو۔ البتہ بہ قول شاعر

ع جی چاہتا نہ ہو تو زباں میں اثر کہاں -

کے مصداق کسی کام پر ان کا دل مطمئن نہ ہو اور وہ جان بوجھ کر ناکام ہونا چاہتے ہوں "تو دوسری بات ہے۔

"! محمد علی شاکي ہوا۔ "کافی غلط فہمیاں پال رکھی ہیں بر خوردار

حقائق ہیں ابو جان! اور یقیناً آپ میری خواہش کو ہلکا لے رہے ہیں۔ بات بہت آگے "تک چلی گئی ہے۔ میں نے جس رستے پر قدم بڑھالیے ہیں وہ منزل کو پہنچتا ہے یا اندھی

PDF NOVL BANK

کھائی اس کا مقدر بنتی ہے مجھے پروا نہیں ہے، کیوں کہ اس راہ میں پیچھے مڑنے کی گنجائش ہے نہ سہولت۔ "معاویہ نے دل کا حال کھولنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا تھا۔

ڈرارہے ہو۔ "سیٹھ محمد علی اس کی بات کو ایک بچے کی ضد سے زیادہ اہمیت دینے کو تیار" نہیں تھے۔

"خیر خواہوں کو ڈرایا نہیں مطلع کیا جاتا ہے۔"

محمد علی طنزیہ انداز میں بولا۔ "آگاہی، بے خبری پر دی جاتی ہے اور تکرار کو ضد یا ہٹ دھرمی کہتے ہیں اطلاع نہیں۔"

معاویہ ترکی بہ ترکی بولا۔ "گو میں کہہ سکتا ہوں کہ ضد وہٹ دھرمی بچے کا حق ہے اور آپ اولاد کو اس کے حق سے محروم نہیں کر سکتے۔ لیکن کہوں گا نہیں، کیوں کہ پھر مجھے اپنے مطالبے کا غلط ہونا تسلیم کرنا پڑے گا اور سچ تو یہ ہے کہ میری خواہش شریعت کے خلاف ہے نہ آپ کی بساط سے باہر۔"

سیٹھ محمد علی صدیقی ایک ڈرائیور کے قدموں میں تب بھی نہ جھکتا اگر اس کی بیٹی دنیا "کی آخری لڑکی ہوتی۔"

PDF NOVL BANK

معاویہ اداسی سے بولا۔ "اکلو تے بیٹے کی خاطر والدین اس سے کئی گنا بڑے پہاڑ سر کر لیتے ہیں۔"

سیٹھ محمد علی صاف گوئی سے بولا۔ "والدین کو خیر خواہ تسلیم کرنے والا جب ان کے فیصلے سے انحراف کرتا ہے تو اس کا دعوالاف زنی سے بڑھ کر کچھ نہیں لگتا۔"

معاویہ دل گرفتگی سے بولا۔ "ابوجان! آپ کی خیر خواہی پر سوال نہیں اٹھایا، نقطہ نظر سے اختلاف کیا ہے۔"

محمد علی کے ہونٹوں پر تلخ مسکراہٹ ابھری۔ "برخوردار! اختلاف کی بنیاد خلوص پر شک کرنے سے پڑتی ہے۔"

کیا آپ کو نہیں لگتا اس معاملے میں خلوص آپ کی ترجیحات کے تابع ہو گیا ہے۔"

معاویہ کھل کر سامنے آگیا تھا۔

"محمد علی نے منہ بنایا۔" ایک اور الزام۔

معاویہ خفگی سے بولا۔ "آپ کا شمامہ کی ذات کے بجائے اس کی حیثیت و مقام پر اعتراض کرنا ثابت کرتا ہے کہ اپنی ترجیحات کو آپ نے بیٹے کی خواہش پر مقدم رکھا ہے۔"

"اگر وہ کسی دولت مند باپ کی بیٹی ہوتی تو یقیناً آپ مان جاتے۔"

PDF NOVL BANK

اعتراض شخصیت پر کیا جائے یا حیثیت پر، اخلاص کے منافی نہیں ہو سکتا۔ معترض " کے مد نظر مستقبل کے حالات ہوتے ہیں۔ یقیناً ان پر فرد بھی اثر انداز ہو سکتا ہے " اور اس کا مقام بھی۔

نہیں ابوجان!.... " معاویہ نے انکار میں سر ہلایا۔ " فرد کا کردار، اخلاق، جہالت وغیرہ تو " ظاہر ہے اثر رکھتی ہے، مقام کی کیا اہمیت ہے۔ اور بیوی کا مقام تو شوہر سے پہچانا جاتا ہے۔ جو میری اوقات ہوگی اتنی ہی میری بیوی کی قدر و منزلت۔

سیٹھ محمد علی ہار ملنے کو تیار نہیں تھا۔ " ہم جس معاشرے میں سانس لے رہے ہیں، یہاں پہلا سوال حسب نسب، خاندان اور حیثیت کا ہوتا ہے۔ باقی اپنے دماغ سے یہ غلط فہمی نکال دو کہ عورت کا کردار فقط شرافت تک محدود ہے۔ اس لڑکی نے ملازم بن کر پرورش پائی ہے، اس کا باپ ڈرائیور ہے یقیناً اس کی سوچ کی پرواز ہمارے مقام، مرتبے اور حیثیت سے بہت نیچی ہوگی۔ کردار کی تعمیر کو دن، ہفتے یا مہینے نہیں سالوں کا عرصہ چاہیے۔ معمار نقشے کو مٹا سکتا ہے بنیاد ڈالنے کے بعد تعمیر میں تبدیلی نہیں لا سکتا۔ " اور شمامہ کی تو بنیاد نہیں دیواریں بھی کھڑی ہو گئی ہیں۔

PDF NOVL BANK

ایسا بس آپ کو لگتا ہے۔ ورنہ عورت ذات پانی کی طرح ہوتی ہے، پانی کو جس برتن میں ڈالو اس کی شکل اختیار کر لیتا ہے یونہی عورت کو جس ماحول میں رکھو اس کا حصہ بن جاتی ہے۔ "معاویہ اپنے دعوے سے ہٹنے پر تیار نہیں تھا۔

پانی ہمیشہ محلول نہیں ہوتا بر خوردار! کبھی کبھی برف کی طرح ٹھوس شکل اختیار کر لیتا" ہے۔ اور برف کو توڑ کر تو کسی برتن میں ڈالا جا سکتا مکمل حالت میں نہیں۔ اور ٹوٹی ہوئی چیز بھلا کس کو پسند آسکتی ہے۔ "گہرا سانس لیتے ہوئے سگار کو بجھا کر کوزا کرکٹ کی ٹوکری میں ڈالا اور معاویہ کو للکاری ہوئی نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا۔ "اگر حقیقت اگلوانا چاہتے ہو تو بتا دوں کہ وہ تم سے شادی نہیں کرنا چاہتی، شدید نفرت کرتی ہے۔ اور اس کا تجربہ تمہیں کل ان کے گھر جا کر ہو گیا ہوگا۔

باپ کے انکشاف نے اسے ہکا بکا کر دیا تھا۔ دو تین لمحے تو وہ بات کرنے کے قابل ہی نہیں رہا تھا۔ پھر بہ مشکل ہی تھوک نگلتے ہوئے شاکی ہوا۔ "میری نقل و حرکت پر نظر رکھے ہوئے ہیں۔

محمد علی نے انکار میں سر ہلایا۔ "محمد یوسف نے گھنٹی کی تھی۔ اس دن اپنا تعارفی کارڈ اس کے پاس چھوڑ آیا تھا کہ اگر ان کی رائے تبدیل ہو جائے تو فون پر بات کر لیں۔ اس

PDF NOVL BANK

کی گھنٹی تو آئی مگر رائے کی تبدیلی کے بجائے تمہاری جسارت کا ذکر تھا۔ تمہارا منہ اٹھا کر ان کے گھر جانا اسے سخت برا لگا ہے۔ اور اس معاملے میں تو میری رائے بھی اسی کے حق میں جاتی ہے۔ ہمارے معاشرے میں لڑکے کا خود لڑکی کے باپ سے رشتا طلب کرنا نہایت معیوب بلکہ بے ہودہ فعل سمجھا جاتا ہے۔ اگر اس طرح کوئی لڑکا ثالثہ کا رشتا "مانگنے میرے پاس آیا ہوتا تو شاید زندہ واپس چلا جاتا مگر یقیناً اپنے قدموں پر چل کر نہیں۔ معاویہ بے نیازی سے بولا۔ "والدین کو ان کے گھر بھیجنے کی رسم پوری کرنے کے بعد اس فعل میں قباحت باقی نہیں رہتی۔ اور میں رشتا مانگنے نہیں ان کے انکار کی وجہ دریافت کرنے گیا تھا۔"

مجھ سے پوچھ لیتے۔ "محمد علی نے ہاتھ ہوا میں سیدھے کیے اور پھر سر کی پشت پر" باندھ کر سر ہتھیلیوں پر ٹیک دیا۔
"کیا آپ مطمئن کر پاتے؟"

محمد علی طنزیہ لہجے میں بولا۔ "غلط فیصلے پر اڑ جانے والا شخص بہ ظاہر مطمئن ہو بھی جائے مگر وہ تسلیم نہیں کیا کرتا، اس لیے میں یہ دعوا تو نہیں کرتا۔ البتہ تمہیں حقیقت سے روشناس کر سکتا تھا۔"

PDF NOVL BANK

"معاویہ نے منہ بنایا۔" اب کرا لیں۔

"سیٹھ محمد علی کے ہونٹوں پر معنی خیز مسکراہٹ ابھری۔" سچ سننے کا حوصلہ ہے۔

"معاویہ دعوے سے بولا۔" صرف شمامہ کو کھونے کی ہمت نہیں ہے۔

وہی شمامہ کہ بھری یونیورسٹی میں جس کے باپ کے گریبان سے پکڑ کر کہا تھا کہ

بڈھے تم اپنی بیٹی لو لگام نہیں دے سکتے۔ اور مجھے بیٹا کہا تو تھوڑا توڑ دوں گا۔ اور کیا کہا

تھا، تم جیسے احمقوں کو میں ڈرائیور بھی نہیں رکھنا چاہتا۔ اور اپنی پیاری محبوبہ کو فرمایا تھا

حرافہ، بد شکل، دوٹکے کی بازاری عورت، منحوس گھناؤنی.... وغیرہ وغیرہ۔ کیا اس کے بعد

"بھی تم سمجھتے ہو یہ رشتا ہو سکتا ہے۔ مجھے نہیں لگتا تم اتنے خوش فہم ہو گے۔

آ.... آپ کو....." معاویہ نے ہکلاتے ہوئے کچھ پوچھنا چاہا، مگر اس کا سوال سننے بغیر

محمد علی قطع کلامی کرتے ہوئے کہنے لگا۔

تمہارا کیا خیال ہے ایک ڈرائیور کے منہ سے انکار سن کر میں اصل بات جاننے کی

کوشش نہیں کروں گا۔ میں نے تو یہ بھی معلوم کروا لیا ہے کہ تم نے باپردہ لڑکی کا

نقاب بھری کلاس میں اتروایا تھا۔ اس کی توہین و تذلیل کرتے رہے۔ اور اس کی شکل

دیکھ کر تمہارے سر پر محبت کا بھوت سوار ہو گیا۔ ہنسہ!" محمد علی نے طنزیہ ہنکارا

PDF NOVL BANK

بھرا۔ "ایسا نہیں ہوا کرتا بر خوردار! تم اس کی نظروں سے گر چکے ہو اور کیا بھلی سی کہاوت ہے کہ "پھاڑ سے گرنے والے کے بچنے کی امید کی جاسکتی ہے، نظروں سے گرنے والے کی نہیں۔" اس باب کو یہیں بند سمجھو۔ کیوں کہ تم اس کا آخری انتخاب بھی نہیں ہو سکتے۔

"معاویہ نے دانت پیسے۔" آپ کا ذریعہ معلومات عقیل ہے۔

میرا ذریعہ معلومات کوئی بھی ہو، موضوع بحث مسئلے کا حل یہی ہے کہ تم شمامہ کا "خیال دل سے نکال دو۔ اور چونکہ بات کھل ہی گئی ہے تو یہ بھی کہوں گا کسی اور یونیورسٹی "میں داخلہ لے لو، بلکہ باہر چلے جاؤ کسی اچھی یونیورسٹی میں تمہارا داخلہ کروا دیتا ہوں۔ معاویہ نے جھجکتے ہوئے دعا کیا۔ "وہ اپنی ذات پر بے نیازی و بے پروائی کے جتنے "نول چڑھالے میری محبت کو دل سے نہیں کھرچ سکتی۔

محمد علی نے کھڑے ہوتے ہوئے بحث کو سمیٹا۔ "حقیقت سے نظریں پھیر کر کب تک "خود کو بہلاؤ گے۔

معاویہ خاموش رہا۔ شاید اس کے پاس جواب ختم ہو گئے تھے، شاید تکرار اسے بے فائدہ لگی تھی، شاید اس نے حقیقت کو تسلیم کر لیا تھا یا شاید اسے سوچنے کے لیے مہلت

PDF NOVL BANK

درکار تھی۔ سیٹھ محمد علی نے ایک لمحہ قدم روکتے ہوئے اس کے جواب کا انتظار کیا اور پھر نکل گیا۔

معاویہ نے تکیے پر سر ٹیکتے ہوئے آنکھیں بند کر لی تھیں۔ شمامہ کی دلکش صورت چہم سے نظروں کے سامنے آگودی۔ وہ خود کلامی کے انداز میں بڑبڑایا

ضبط کا آخری کنارہ ہے

لوٹ آ، اس قدر سزا مت دے

اپنے پہلو میں سر کو رکھنے دے

دل میں بے شک مجھے جگہ مت دے

سہ پہر ڈھلنے کو تھی جب وہ بستر پر لیٹے لیٹے تنگ آکر گھر سے نکل آیا۔ دماغ کی مسلسل جگالی کے بعد اسے یہی تجویز سو جھی تھی کہ بسمہ ہی شمامہ کو راضی کر سکتی تھی۔ لیکن شمامہ سے زیادہ اسے بسمہ متنفر نظر آرہی تھی۔ بسمہ سے اکیلے بات چیت کرنے کے منصوبے بناتے ہوئے اسے ذرا بھی امید نہیں تھی کہ وہ یوں سرِ راہ نظر آجائے گی۔ ایک دم کار کا دایاں اشارہ جلاتے ہوئے اس نے بریک پر دباؤ بڑھا دیا تھا۔ بسمہ نے رکشے کو

PDF NOVL BANK

ہاتھ اٹھا کر رکنے کا اشارہ کیا تھا۔ رکشا تو آگے بڑھ گیا تھا مگر معاویہ کی کار اس کے سامنے آکر رک گئی تھی۔

معاویہ کو دیکھتے ہی اس کے چہرے پر چھائی حیرانی، برہمی میں تبدیل ہو گئی تھی۔ وہ کار سے اتر کر قریب ہوا۔

"جتنا برا بھلا کہنا ہے کار میں بیٹھ کر کہہ لینا۔ بس ایک چھوٹی سی درخواست سن لو۔" وہ دانت پیستے ہوئے دبے لہجے میں بولی۔ "تم نے سوچا بھی کیسے کہ ایک نفسیاتی مریض کے ساتھ میں کار میں بیٹھنے کا خطرہ مول لوں گی۔"

معاویہ لجاجت سے بولا۔ "ملزم کو صفائی کا موقع تو دنیا کے ہر قانون کے ساتھ شریعت بھی دیتی ہے۔"

"بسمہ طنزیہ انداز میں بولی۔ "جس کا جرم ثابت ہو اس سے صفائی نہیں مانگی جاتی۔ جس جرم کے تم طعنے دے رہی ہو اسے جرم نہیں میری بدتمیزی یا حماقت کا نام دیا" جا سکتا ہے۔ اور میں کئی بار معافی مانگ چکا ہوں۔"

PDF NOVL BANK

بسمہ استزائی انداز میں بولی۔ "بندہ کسے غلطی ہوئی معاف کر دو، جواب ملے معاف کیا، یہ صرف اللہ پاک کی شان ہے۔ ایک انسان سے یہ توقع رکھنے والا کوئی احمق ہی ہو سکتا ہے۔"

"صفائی پیش کرنے کا موقع تو دیا جا سکتا ہے۔"

وہ رکھائی سے بولی۔ "مسمی معاویہ!.... بہتر ہو گا یہ صفائیاں اسے پیش کرو جس کے مجرم ہو۔ نہ میرا تم سے تعلق ہے اور نہ مجھے کسی اور کے متعلق دی ہوئی صفائیاں سننے کا شوق ہے۔"

وہ لجاجت سے بولا۔ "بسمہ بہن! منت کرتا ہوں مجھے چند منٹ دے دو۔ میری درخواست سن کر اس تک پہنچا دو، صرف ایک موقع تو دے سکتی ہو۔ یقین کرنا نہ کرنا تو تمہاری صوابدید پر ہو گا۔"

".... گہرا سانس لیتے ہوئے بسمہ نے لمحہ بھر سوچا اور پھر بولی۔ "بولو"

سرک کنارے کھڑے ہو کر بات کرنا نامناسب ہو گا۔ ہم کہیں بیٹھ کر ایک پیالی چائے کی پی سکتے ہیں۔"

PDF NOVL BANK

کیا لگتا ہے کہ تمہارے ساتھ ہوٹل میں بیٹھ کر چائے پیتے ہوئے مجھے باپ یا بھائی نے " دیکھ لیا تو قتل کرنے سے پہلے وہ مجھے صفائی کا موقع دیں گے۔ " بسمہ نے جان چھڑانا چاہی۔

معاویہ بے بسی سے بولا۔ "جو لڑکی یونیورسٹی پڑھنے اکیلی آسکتی ہے اس کے لیے ہم جماعت کے ساتھ ایک پیالی چائے پینے پر قتل کرنے کا رواج تو شاید قبائلیوں میں بھی نہ ہوگا۔"

بسمہ لبوں پر آئی مسکان کو ہونٹ بھیج کر چھپاتے ہوئے بولی۔ "میں پھوپھو کے گھر آئی تھی۔ وہ بے چینی سے میرے فون کی منتظر ہوں گی کہ گھر جاتے ہی انھیں خیریت سے پہنچ جانے کی اطلاع دوں۔"

معاویہ سر ہلاتے ہوئے لجاجت سے بولا۔ "وعدہ کرو، کل یونیورسٹی میں مجھے چند منٹ دو گی۔"

"بسمہ نے گہرا سانس لیا۔ "کوشش کروں گی۔"

معاویہ کے ہونٹوں پر پھینکی مسکراہٹ ابھری۔ "چلو تمہیں گھر چھوڑ دوں، تاکہ تم پھوپھو "کو گھنٹی کر کے خیریت سے گھر پہنچ جانے کا بتا سکو۔"

PDF NOVL BANK

بسمہ کی نظریں معاویہ کے چہرے کی طرف اٹھیں۔ اس کی گہری نیلی آنکھوں میں
 آس، امید اور التجا تھی۔ اس کے بارے شگفتہ کے کہے ہوئے الفاظ بسمہ کو جھوٹ لگنے لگے
 تھے۔ لمحہ بھر سوچ کر وہ ہتھیار ڈالتے ہوئے کار کی طرف بڑھ گئی۔ معاویہ نے جلدی سے
 اگلی نشست کا دروازہ کھول دیا تھا۔ بسمہ کے بیٹھتے ہی وہ گھوم کر اپنی جگہ بیٹھ گیا تھا۔
 "کار کو آگے بڑھاتے ہوئے وہ ممنونیت سے بولا۔ "شکریہ بسمہ -

بسمہ خاموش بیٹھی سوچوں میں گم رہی -

"معاویہ دھیرے سے بولا۔ "راستہ بتا دینا۔

بسمہ اچانک ہی ایک فیصلے پر پہنچتے ہوئے ہچکچاتے ہوئے بولی۔ "صرف ایک چائے کی
 "پیالی اور پیسے میں دوں گی۔

معاویہ کی آنکھیں میں خوشگوار حیرانی ابھری - "شکریہ بسمہ بہن!.... بہت نوازش۔"
 اس نے کار کا رخ ایک اچھے ہوٹل کی طرف موڑ دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ہوٹل میں بیٹھے
 تھے۔ معاویہ اسے ہال کے بجائے فیملی کابین میں لے آیا تھا۔ بیرے نے اندر داخل ہو
 کر ادب سے کھانوں کی فرست ان کے سامنے رکھ دی۔

"معاویہ امید بھرے لہجے میں بولا۔ "کھانا کھاتے ہوئے ہم تفصیلی بات کر سکتے ہیں۔

PDF NOVL BANK

کھانے کا وقت نہیں ہے اور میرے پاس اتنے پیسے بھی نہیں ہیں۔ "بسمہ نے پھیکا سا" انکار کیا۔

ادھار سہی، بعد میں لے لوں گا۔ "معاویہ نے ہنستے ہوئے چند پکوانوں پر نشان لگا کر" فرست بیرے کی طرف بڑھا دی۔

"بسمہ نے اسے موضوع کی طرف دھکیلا۔" بولیں۔

میں اس کے بغیر زندگی گزارنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ "معاویہ نے سر جھکاتے" ہوئے پہلی سچائی سے پردہ ہٹایا۔

جیسے شگفتہ کے بغیر رہنے کا تصور نہیں کر سکتے تھے ہے نا؟ "بسمہ نے دھماکا کرتے" ہوئے اس کے چہرے کو غور سے دیکھا۔ اسے قوی امید تھی کہ معاویہ ہڑبڑا جائے گا۔ مگر اس کے گمان کے برعکس معاویہ نے اپنا دستی فون نکال کر ایک پیغام کھولا اور فون اس کی جانب بڑھا دیا۔

"یہ شگفتہ کا آخری پیغام ہے تم گھنٹی کر کے تصدیق کر سکتی ہو۔"

بسمہ نے پیغام پر نظریں دوڑائیں۔ "میں نے تمہیں دل سے معاف کر دیا معاویہ! اللہ پاک بھی تمہیں معاف کرے۔"

PDF NOVL BANK

تو....؟" اس نے فون معاویہ کو واپس کیا۔"

وہ گلا کھنکھارتے ہوئے گویا ہوا۔ "شگفتہ پہلی نہیں آخری تھی۔ میرے جرائم کا سلسلہ کافی طویل ہے، لیکن وہ میرا ماضی تھا۔ اور حال یہ ہے کہ میں نے توبہ کر لی ہے۔ اب ہر وقت وہی نظر آتی ہے جو سب سے چھپتی پھرتی ہے۔ پچھتا رہا ہوں، شرمندہ ہوں، نادم ہوں، اس کا گناہ گار ہوں، مجرم ہوں، انتہا کی حماقتیں سرزد ہو چکی ہیں اور اب نہ صرف معافی کا خواست گار ہوں بلکہ اسے اپنا نا چاہتا ہوں۔ ساری زیادتیوں کا ازالہ کرنا چاہتا ہوں۔ اس کی دی ہر سزا قبول ہے، جو شرط رکھے منظور ہے، بس میرے پھیلے دامن میں اپنے ساتھ کی خیرات ڈال دے، میرے بڑھے ہوئے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ دے اور مجھے قبول کر لے۔ اس کی پسند کے سانچے میں ڈھل کر دکھاؤں گا۔" گہرا سانس۔ "لے کر اس نے امید بھری نظروں سے بسمہ کو دیکھا۔ "کیا تم اسے راضی کر سکتی ہو۔ بیرے نے کھانے کے برتن ان کے سامنے لا کر رکھے اور واپس مڑ گیا۔ بسمہ بھری ہوئی "میز پر نگاہ دوڑا کر خفیف ہوئی۔ "کچھ زیادہ ہی تکلف کر لیا ہے۔"

.... یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے۔ میں نے پوچھا ہے "

ع لٹکا ہوا ہوں اپنے بدن کی صلیب پر۔

PDF NOVL BANK

"کیا نیچے اتار سکتی ہو۔۔۔۔"

بسمہ کھانے کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے صاف گوئی سے بولی۔ "سچ تو یہ ہے کہ وہ تمہیں
"نفرت کے قابل بھی نہیں سمجھتی کجا تمہارے حق میں کچھ بولا جائے۔"

"معاویہ زور دے کر بولا۔ "وہ مجھ سے محبت کرتی ہے۔"

"بسمہ نے بے نیازی سے کندھے اچکائے۔ "تمہی۔۔۔۔ ماضی کو حال نہ بناؤ۔"

معاویہ نے دامنِ امید دراز کیا۔ "سچ بتاؤ، میرے معافی مانگنے پر اس نے کیا رد عمل ظاہر
کیا تھا؟"

تمہارے بارے رائے دینا تو کجا اسے نام سننا گوارا نہیں ہے۔ میرے مجبور کرنے پر "
اس نے ایک بار زبان کھولی تھی کہ، کبھی کوئی شخص ہماری نظروں میں اتنا گر جاتا ہے
کہ اس کی توہین و تذلیل کرنا بھی ناگوار گزرتا ہے۔ اور یہ کہ وہ تمہیں نفرت کے لائق بھی
نہیں سمجھتی۔ کہہ رہی تھی، میری نفرت اتنی سستی نہیں ہے کہ ہر ایرے غیرے پر
"ضلع کرتی پھروں۔"

معاویہ ہولتوں کے انداز میں بولا۔ "کوئی ایسا طریقہ کہ مجھے معافی ملے نہ ملے وہ مل
"جائے۔"

PDF NOVL BANK

"بسمہ ہنسی۔" شمر رانی کو معلوم ہوگا۔

معاویہ نے امید ظاہر کی۔ "تمہیں بہن کہا ہے اور بہنیں بھائیوں کی وکالت کے لیے "کوشاں رہتی ہیں۔"

کیا لگتا ہے کہ میں صفائی پیش کروں گی اور وہ مان جائے گی۔ اس کی توہین ہوئی " ہے ، اس کے والد صاحب کی تذلیل ہوئی ہے ، لوگوں نے اس کی ہنسی اڑائی ہے ، اس کا دل ٹوٹا ہے ، میں نے اسے روتے ، سسکتے ، آہیں بھرتے دیکھا ہے اور تم مجھے وکیل کرنا چاہتے ہو۔ معاویہ صاحب حقیقت یہ ہے کہ تمہاری سفارش پر میں ایک مخلص سہیلی سے ہاتھ دھو بیٹھوں گی اور بس۔"

"معاویہ مستفسر ہوا۔ "کیا تمہیں میرے خلوص کا یقین آگیا ہے؟

پتا نہیں۔ "میٹھے کا پیالہ سامنے رکھتے ہوئے بسمہ نے لا تعلقی سے سر ہلایا۔"

کیسے یقین آئے گا؟ "معاویہ کے لہجے میں خفگی کے بجائے اداسی تھی۔"

"کیا فائدہ؟ مسئلہ میرے نہیں شمر رانی کے یقین کرنے سے حل ہوگا۔"

تمہیں مطمئن کر کے ہی میں ایک ایسا خیر خواہ حاصل کر پاؤں گا جو شامہ کے سامنے "

"مستقل میری وکالت کرتا رہے۔ کبھی تو اسے ترس آئے گا نا۔"

PDF NOVL BANK

"بسمہ نے چوٹ کی۔" ظالموں کو مظلوم بننا نہیں چھتا۔

سچ بتاؤ میری حالت دیکھ کر تمہیں ترس نہیں آتا۔" معاویہ نے آس ظاہر کی۔

متعجب ہوں۔" بسمہ نے اسے مایوس کیا تھا۔

معاویہ نے بیرے کو بلا کر بل ادا کیا۔ بسمہ جانے کے ارادے سے کھڑی ہوئی۔

"چلیں کافی دیر ہو گئی ہے۔"

اور معاویہ نے اثبات میں سر ہلادیا۔ کار میں بیٹھتے ہی اس نے بسمہ سے پتا پوچھا اور کار

بڑھا دی۔

معاویہ کو مسلسل خاموش پا کر بسمہ نے زبان کھولی۔ "کوشش کروں گی کہ تمہاری صلح

"ہو جائے، مگر پر امید نہیں ہوں۔"

معاویہ عزم سے بولا۔ "اپنی نفرت کو ہوا دے کروہ میری محبت کو کب تک دبائے رکھے

"گی، میں ہار ملنے والا نہیں۔"

بسمہ دکھی دل سے بولی۔ "وہ تم سے نفرت بھی نہیں کرتی معاویہ! اس کا صاف مطلب

"ہے محبت بھی باقی نہیں رہی۔"

وہ ایسا ظاہر کرتی ہے۔" معاویہ نے بے یقینی سے اسے جھٹلایا۔

PDF NOVL BANK

بسمہ مصر ہوئی۔ "وہ جھوٹ نہیں بولتی، نہ کسی کو دھوکا دے سکتی ہے۔ پھر خود کو کیسے "دھوکا دے گی۔"

معاویہ کھوے کھوے لہجے میں بولا۔ "جانتی ہو جس دن اس نے بد دعا دی تھی اسی شب پولیس بغیر کسی قصور اور جرم کے مجھے پکڑ کر لے گئی تھی، رات بھر دو جلا دمجھے تشدد کا نشانہ بناتے رہے، میں روتا رہا، چیختا رہا، معافیاں مانگتا رہا، کئی بار اذیت سے بے ہوش ہوا مگر ان کے کانوں پر جوں بھی نہ رینگے۔ آذان سے ذرا پہلے انھوں نے مجھے یہ کہہ کر چھوڑا کہ وہ تازہ دم ہو کر آتے ہیں اس لیے بہتر ہوگا ان کی واپسی سے پہلے اس جرم کا اقرار کر لوں جو میں نے کیا ہی نہیں تھا۔ تب اچانک ہی انکشاف ہوا کہ وہ سزا مجھے شمامہ رانی کی توہین کرنے کی وجہ سے مل رہی تھی، میں اللہ پاک کی خاص بندی سے جو الجھ بیٹھا تھا۔ تب میں نے توبہ کی، اللہ کے حضور گر گڑا یا کہ یا اللہ مجھے معاف کر دے میں تیری بندی سے بھی معافی مانگ لوں گا۔ اور تم گواہ ہو میں نے معافی مانگی۔ تمھاری سسلی سے بھی اس کے باپ سے بھی۔ اکیلے میں بھی، پوری کلاس کے سامنے بھی۔ اسے کہو اب تو معاف کر دے، میں سزا بھگت چکا ہوں بسمہ! اتنی اذیت میں نے زندگی میں پہلی بار جھیلی تھی۔ اور جانتی ہو جس وقت میں نے توبہ کی، تمھانیدار کو ایک دم میری

PDF NOVL BANK

بے گناہی کا یقین آگیا تھا۔ اس نے مجھے دفتر میں بٹھا کر چائے پلائی، معذرت بھی کی۔ اور اس سب کی ذمہ دار تمھاری سہیلی ہے، تمھاری شمو رانی۔ یقین مانو اس کے رابطے بہت اونچے ہیں۔ اس کی شنوائی بہت آگے تک ہے۔ وہ مقدمے کو اس تک لے گئی جس کے سامنے کسی کا زور نہیں چلتا۔ اسے کہو بسمہ! مقدمہ واپس لے لے، اسے سمجھاؤ معافی مانگنے والے کو دھتکارنا مناسب نہیں ہوتا، اسے بتاؤ خطا تسلیم کرنے والے کو موقع دینا اعلاظرفی کی علامت ہے۔ شاید وہ مان جائے، ہو سکتا ہے اسے ترس آجائے، ممکن ہے اس کا دل پسچ جائے۔ کبھی تو معاویہ سے محبت ہوئی تھی ناں۔ جانتا "ہوں میری۔ خطا بڑی ہے مگر وہ بھی تو بہت اعلاظرف ہے۔

بسمہ کی بوجھل آواز ابھری۔ "تم نے مجھے مطمئن کر دیا ہے، لیکن نہیں جانتی اسے کیسے "یقین آئے گا۔

.... معاویہ اذیت سے بولا۔ "بس اتنی سفارش کر دینا

مستقل درد کا سودا ہے ذرا نرمی سے

کچھ رعایات بھی کرتے ہیں خریدار کے ساتھ

"بسمہ صاف گوئی سے بولی۔ "کہہ سکتی ہوں منوا نہیں سکتی۔

PDF NOVL BANK

اس نے گلی کے سرے پر کارروکی۔ بسمہ نے وہیں اترنا تھا۔ "بسمہ بہن!.... دعا کرنا میں اسے بھلا نے میں کامیاب ہو جاؤں، اس کی صورت میری یادداشت سے محو ہو جائے، وہ میرے لیے انجان ہو جائے اور نہیں تو کم از کم مجھے صبر ہی آجائے۔ یقیناً "مانورات بھر اس کی موہنی شکل ہی دیکھتا رہتا ہوں۔

یہ میرے بس میں ہے۔ "بسمہ اطمینان بھرے لہجے میں کہتے ہوئے نیچے اتر گئی تھی۔"

((0))((0))((0))

"سنہائی ملتے ہی بسمہ نے پوچھا۔ "اتوار کیسی گزری؟"

پڑھائی کرتی رہی۔ "شمامہ نے گھاس پر نشست سنبھال لی تھی۔"

بسمہ نے منہ بسورا۔ "میں تو پھوپھو کے گھر جا کر یوں پھنسی کہ سہ پہر ہی کو جان چھوٹی۔"

اتوار کی رات وہ ہمارے گھر آیا تھا۔ "بسمہ، معاویہ کا ذکر کرنے کے لیے تمہید ڈھونڈ رہی"

تھی اور شمامہ نے بے دھیانی میں اسے موقع دے دیا۔

کون....؟ "بسمہ حیران ہوئی تھی۔ "معاویہ، پہلے کیوں نہیں بتایا۔ گھنٹی ہی کر لیتیں"

کنجوس۔ "اس نے ایک ساتھ دو تین سوال کیے تھے۔

PDF NOVL BANK

"شمامہ عام سے انداز میں بولی۔ "اتنی اہم بات تو تھی نہیں۔"

کیوں آیا تھا؟ "شمامہ کے لیے وہ بات نئی تھی۔ معاویہ نے بھی اسے نہیں بتایا تھا کہ وہ"

شمامہ کے گھر سے ہو آیا ہے۔ شاید ناکام کوشش کا ذکر کرنا اسے مناسب نہیں لگا تھا۔

معافی تلافی کی تکرار، پچھتاؤں کا ذکر، بابا جانی سے انکار کی وجہ پوچھنا اور مجھے خوش رکھنے"

کے دعوے کرنا۔ "شمامہ نے مختصر آتمام تفصیل دہرا دی تھی۔

"بسمہ مستفسر ہوئی۔ "اسے کیا جواب ملا۔"

"شمامہ نے اچنبھے سے دریافت کیا۔ "کیا تم نہیں جانتیں؟"

بسمہ نے گہرا سانس لے کر شمامہ کے نقاب میں چھپے چہرے کو گھورا۔ عینک اتارے وہ

"اپنی پرکشش آنکھوں سے متوجہ تھی۔ "برا نہ مانو تو ایک سوال پوچھوں؟"

شمامہ بے اعتنائی سے بولی۔ "اگر اس کے متعلق کچھ پوچھنا ہے تو برا مانوں گی اور جواب

"بھی نہیں ملے گا۔"

تم نے بھی تو اس کا ذکر کیا ہے۔ "بسمہ نے احتجاج کیا۔"

شمامہ بولی۔ "صرف تمہیں باخبر رکھنے کے لیے، کہ کہیں یہ نہ سوچو تم سے کچھ چھپاتی

"ہوں۔"

PDF NOVL BANK

وہ کل مجھے ملا تھا۔ "بسمہ نے ایک دم انکشاف کیا۔ اس دوران وہ شمامہ کی آنکھوں میں "دیکھ رہی تھی کہ آیا وہاں کچھ جاننے کا اشتیاق بھی ابھرتا ہے یا نہیں۔

شمامہ معصوم لہجے میں بولی۔ "آج میں دال کے پرٹھے کے بجائے میٹھا پرائٹھا بنا کر لائی ہوں۔ رات کو سالن بچا ہی نہیں تھا۔

"بسمہ ملتجی ہوئی۔ "پوچھو گی نہیں کیا کہہ رہا تھا۔

میٹھا پرائٹھا کھا لو گی ناں؟ "یوں لگ رہا تھا جیسے شمامہ نے اس کی بات سنی ہی نہ ہو۔ "مجھے لگتا ہے وہ سچ میں پکچھتا رہا ہے۔"

چائے لے آؤ ناں۔ "بسمہ اسے تفصیل بتانے پر مصر تھی اور وہ نظر انداز کرنے پر تلی تھی۔

شمو رانی! اس موضوع سے فرار مسئلے کا حل نہیں ہے۔ "بسمہ کھل کر سامنے آگئی تھی۔ "اچھا آج میں چائے لاتی ہوں۔ "چشمہ لگاتے ہوئے شمامہ نے اٹھنے کے لیے پر تولے۔ "سن تو لو، چاہے جواب نہ دینا۔ "بسمہ نے ایک دم اس کا ہاتھ تھام لیا تھا۔"

PDF NOVL BANK

اٹھنے کا ارادہ ملتوی کرتے ہوئے شمامہ نے گہرا سانس لیا۔ ”وہ اپنی زیادتی پر شرمندہ ہے، معافی کا خواست گار ہے، مجھ سے شادی کا امیدوار ہے، اب بدل گیا ہے وغیرہ“ وغیرہ اس کے علاوہ کچھ بتانا ہے تو پھوٹو۔

شمامہ کی بات سن کر لمحہ بھر کے لیے وہ ششدر رہ گئی تھی۔ مگر پھر سنبھلتے ہوئے گویا ہوئی۔ ”بتا رہا تھا جس دن تم نے بد دعا دی تھی اسی رات پولیس والے اسے پکڑ کر لے گئے تھے اور شب بھر تشدد کا نشانہ بناتے رہے۔ صبح دم اسے خیال آیا کہ یہ سب تمہاری بد دعا کی بدولت ہو رہا ہے۔ تب اس نے توبہ کی اور ایک دم جان چھوٹ گئی۔ وہ مدعی ہے کہ جسمانی ریمانڈ اس کا ہو چکا ہے، غلطی کا اقرار کرتے ہوئے معافی اس نے مانگ لی ہے اب شمو رانی مہربانی کر کے سزا سنا دے۔

ع وہ مجرم ہے اسے اقرار ہے اپنی خطاؤں کا

”بس عرض یہ ہے فیصلہ سناتے وقت رعایت کے خانے کو بھی خالی نہ چھوڑنا۔“ شمامہ پر سکون لہجے میں بولی۔ ”اگر تمہاری بات مکمل ہو گئی ہے تو چائے لے آؤ۔“ جواب نہیں دیا۔

”شمامہ نے ناراضی ظاہر کی۔“ تم نے کہا تھا، سن لوں۔ جواب بے شک نہ دوں۔

PDF NOVL BANK

بسمہ سمجھانے لگی۔ "جانتی ہوں تمہارا دل دکھا، توہین و تضحیک ہوئی، چچا جان کی سبکی ہوئی، اس کے علاوہ بھی بہت کچھ ہوا تھا، مگر تم اعلا ظرف ہو، معاف کر دینے کا حوصلہ رکھتی ہو، اسے معاف کر دو، اب کے اس کی طلب میں خلوص ہی خلوص ہے۔ اور خلوص سے بڑھا ہاتھ تھام لینا چاہیے۔"

"شمامہ بے گانگی سے مستفسر ہوئی۔ "تو تم نے قطع تعلق کی ٹھان لی ہے۔"

بسمہ دانت پیستے ہوئے بولی۔ "دل چاہ رہا ہے کہوں تمہاری زبان میں کیڑے پڑیں شمو رانی! مگر یوں بھی میرا غصہ ٹھنڈا نہیں ہوں گا۔ میرے احساسات کا کیا؟" شمامہ سنجیدہ تھی۔"

شمامہ دھاڑی۔ "مشورہ ہی دیا ہے نا، مولوی صاحب کے سامنے تمہاری کنپیٹی پر پستول رکھ کر قبول ہے کروانے کی کوشش تو نہیں کی۔"

"تمہارے منہ سے اس کی سفارش سننے سے ہمارا علاحدہ ہو جانا بہتر ہے۔"

کتنی آسانی سے علاحدہ ہونے کی بات کرتی ہو، اللہ کرے تمہاری اس سوچ کو "کرونا" وائرس چمٹے "سنگ دل، کھٹور، بے رحم نقاب پوش! میں جانتی ہوں تمہاری ساری

PDF NOVL BANK

کوشش اس معصوم بندی کے دانہ و نکلے میرا مطلب ظہرانہ بند کرنے پر ہیں۔ "بسمہ اس کا پرس جھپٹتے ہوئے پراٹھا نکلنے لگی۔

"شمامہ رکھائی سے بولی۔ "تم آج کے بعد اس موضوع پر بات نہیں کرو گی۔

کیا ہو گیا ہے شمامہ! "بسمہ نے پراٹھا واپس رکھتے ہوئے پرس اس کے سامنے پھینکا۔ "تمہاری دوست ہوں۔ کیا دل کی بات نہیں کر سکتی، مشورہ نہیں دے سکتی، برا بھلا نہیں سمجھا سکتی، رائے کا اظہار نہیں کر سکتی، بحث و تکرار کی ممانعت ہے۔ آخر مقصد کیا ہے تمہارا۔ "بسمہ بگڑ گئی تھی۔

شمامہ بے نیازی سے بولی۔ "تمہاری ہر بات سر آنکھوں پر، برا بھلا سمجھانا تو چھوڑو تمہیں برا بھلا کہنے کی بھی اجازت ہے۔ بس اس موضوع پر دوبارہ بات نہ کرنا۔ میں اس کے متعلق کچھ سننا چاہتی ہوں نہ بولنا۔ یہاں تک کہ اگر وہ مر بھی جائے تو مجھے اس کی موت کی خبر بھی نہ دینا۔

اور ہمارے درمیان کس موضوع پر بات ہو گی یہ تم طے کرو گی۔ "شمامہ کی بے نیازی اسے گراں گزری تھی۔

"شمامہ چڑچڑائی۔ "میں نے صرف ایک موضوع کا کہا ہے۔

PDF NOVL BANK

بسمہ نے چوٹ کرتے ہوئے پوچھا۔ "میری نیت پر شک ہے یاد دل میں چھپے جذبات پر
"قابو پانے کے لیے موضوع سے فرار چاہتی ہو۔
"شمامہ بپھر کر بولی۔ "بلکو اس بند کرو۔

معذرت خواہ ہوں، آئندہ حد میں رہوں گی۔ "بسمہ ایک جھٹکے سے کھڑے ہو کر کمرہ "
جماعت کی طرف بڑھ گئی تھی۔ اس نے مڑ کر شمامہ پر نظر نہیں ڈالی تھی۔ طویل برآمدہ
طے کر کے جو بھی اس نے بند دروازے پر ہاتھ رکھا اسے عقب میں معاویہ کی پکار سنائی
دی۔

بسمہ بہن۔ "اس کا سانس۔ پھولا ہوا تھا یقیناً وہ تیز چلتا ہوا وہاں تک پہنچا تھا۔ "
بسمہ مڑی، وہ قریب پہنچ کر رک گیا تھا۔ اس کی آنکھوں کو دیکھتے ہوئے بسمہ کو لگا ان میں
نمی چھلکنے کو ہے۔

"بسمہ نے سوالیہ انداز میں پوچھا۔ "خیریت۔
"وہ رو رہی ہے، لگتا ہے تم خفا ہو کر آئی ہو۔ "
"بسمہ ششدر رہ گئی تھی۔ "تمہیں کیسے پتا؟
معاویہ کے لبوں پر اذیت بھری ہنسی نمودار ہوئی۔

PDF NOVL BANK

تم بڑے لوگ ہو سیدھے ہی گزر جاتے ہو
 ورنہ کچھ تنگ سی گلیاں بھی ہیں بازار کے ساتھ
 "بسمہ نے دھیمے لہجے میں پوچھا۔ "طعنہ دے رہے ہو۔
 "معاویہ نے نفی میں سر ہلایا۔ "حقیقت بیان کی ہے۔
 "سیٹھوں کا غریبوں کو بڑا آدمی کہنا بلا شک و شبہ طعنہ زنی کے زمرے میں آتا ہے۔"
 یہاں دولت نہیں شخصیت زیر بحث ہے۔ اس کے سامنے مجھے اپنا آپ ایسا لگتا ہے"
 "جیسے پاتال میں کھڑے بونے کو کے ٹوکی چوٹی دکھائی دے۔
 "بسمہ نے موضوع تبدیل کیا۔ "ہماری باتیں سنی تھیں؟
 نہیں، بس دور بیٹھا خوش فہمیاں پال رہا تھا کہ موضوع گفتگو میں ہوں۔ تمہارے اٹھنے"
 اور اسے گھٹنوں پر سر رکھ کر روتے دیکھ کر مجھے اپنے اندازے کی تو تصدیق ہو گئی لیکن
 اس کا رونا برداشت نہ ہو سکا۔ اسے تسلی پینے کا اختیار تو چھن چکا ہے تمہارے پیچھے دوڑ
 پڑا۔ اسے منا لو، یقیناً تم نے میرے حق میں بات کی ہوگی، اس نے غصے میں آکر کچھ
 "الٹا سیدھا کہہ دیا ہوگا اور تم ناراض ہو کر چلی آئیں۔"

PDF NOVL BANK

مجھے پتا نہیں تھا کوئی اتنا درست اندازہ بھی لگا سکتا ہے۔ "بسمہ نے حیرانی کے اظہار میں بخل سے کام نہیں لیا تھا۔

بسمہ وہ صرف تم سے مانوس ہے، دوبارہ اسے میرے لیے خفانہ کرنا۔ اب اسے حقیقت بتانے کی بھی ضرورت نہیں کیوں کہ میں جانتا ہوں وہ سب جانتی ہے۔ اور میں جو اپنی سزا کا پوچھ رہا تھا ناں، آج معلوم ہو گیا۔ اس نے سزا سننے کے بجائے عمل کرنا مناسب سمجھا ہے۔ اور سوچو ایک چاہنے والے کے لیے اس سے کڑی سزا کیا ہوگی۔ بہ "ہر حال مجھے یہ سزا قبول ہے۔

بسمہ دکھی لہجے میں بولی۔ "اسے یوں رویہ دکھانا روا نہیں تھا۔" اسی وقت کمرہ جماعت سے عقیل برآمد ہوا۔ وہ دونوں دروازے کے ایک جانب کھڑے ہو گئے۔ انھیں دوستانہ انداز میں باتیں کرتے دیکھ کر عقیل دنگ رہ گیا تھا۔ لیکن مسخ سے کچھ کہے بنا وہ کیفے ٹیریا کی طرف بڑھ گیا۔

اس پر اچھلتی ہوئی نظر ڈال کر معاویہ، بسمہ کی طرف متوجہ ہوا۔

قصور وار میں ہوں بسمہ بہن! پہلے ہی میری وجہ سے اسے اتنی اذیتیں جھیلنا "پڑیں، مزید نہیں۔ میں اعتراف کرتا ہوں کہ تمہیں وکیل بنا کر معافی چاہنے کا منصوبہ

PDF NOVL BANK

غلط تھا۔ تمہارا احسان ہمیشہ قرض رہے گا۔ اب براہ مہربانی اسے سنبھالو میرا ذکر نہ کرنا۔" اس کا جواب سننے بغیر وہ مڑ کر لمبے ڈگ بھرتا اس سے دور ہٹنے لگا۔

بسمہ نے ناک کے ذریعے لمبا سانس کھینچ کر بہت سی ہوا سینے میں مقید کی اور لمحہ بھر ٹھہر کر منہ کے ذریعے خارج کر دی۔ معاویہ کیفے ٹیریا کی طرف جا رہا تھا۔ بسمہ تھکے ہوئے قدموں سے سبزہ زار کی طرف بڑھ گئی۔ شمامہ گھٹنوں پر سر ٹیکے بیٹھی تھی۔ اسے جلنے والے کو بوجھنے میں ایک لمحہ بھی نہ لگتا کہ وہ رو رہی تھی۔

بسمہ کے لبوں پر مسکراہٹ رینگلی، سامنے بیٹھتے ہوئے اس نے پرس کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ "غضب خدا کا مجھے تو جماعت میں جا کر یاد آیا کہ میٹھا پراٹھا چکھے بغیر میں تم سے خفا ہو کر چل دی۔ ایسا بھی تو نہیں کرنا چاہیے ناں، جب تم وعدہ کر رہی ہو کہ آئندہ دال "یا سبزی ہی کا پراٹھا بنا کر لایا کرو گی تو مجھے اتنا سخت رویہ نہیں اپنانا چاہیے تھا۔

شمامہ گھٹنوں پر سر ٹیکے سسکیاں بھرتی رہی۔ بسمہ کھسک کر مزید قریب ہوئی اور اپنا ہاتھ اس کے کندھوں کے گرد گھما کر چاہت سے بولی۔ "جیسا شمو رانی کہے گی ویسا کروں گی۔

"آج کے بعد تو بہ جو کسی ایرے غیرے کا ذکر کیا۔

تم خفا ہوناں۔" شمامہ کی گلوگیر آواز ابھری۔"

PDF NOVL BANK

یہ بھلا کون سی خفا ہونے کی بات ہے یا! آج نہیں کل بنا لاؤ گی نمکین پراٹھا۔ ایک " دن میٹھا چل جائے گا۔ بلکہ ایسا کیا کرو روزانہ ایک میٹھا اور دوسرا نمکین پراٹھا بنا لیا " کرو، آخر نمکین کے بعد میٹھا ہی کھانے کو دل کرتا ہے ناں۔

مجھے بچی نہ سمجھو، تم سے سال بھر بڑی ہوں۔ "گھٹنوں سے سر اٹھاتے ہوئے شمامہ " نے چشمہ اتارا اور الٹا ہاتھ آنکھوں پر پھیرنے لگی۔

غلطی میری تھی، تمہارے احساسات کا خیال نہ رکھ پائی۔ "سنجیدہ لہجے میں کہتے ہوئے " بسمہ نے اچک کر اس کا ماتھا چوما۔ "چائے لاتی ہوں۔ "وہ کیفے ٹیریا کی طرف بڑھ گئی تھی۔

کیفے ٹیریا میں جا کر اس نے جو بھی عقیل کے سامنے نشست سنبھالی، وہ قدرے طنزیہ "انداز میں بولا۔ "مبارک ہو جناب! بسمہ غریب بھی گئی۔

جیسے بھنگی کو سید بادشاہ پکارنا سادات کی توہین ہے، یونہی بے عقل کا نام عقیل رکھنا " "ہر ذی ہوش کی ہتک ہے۔

ایسا غلط بھی کیا کہہ دیا۔ "عقیل نے انگلی سے بیرے کو ایک چائے لانے کا اشارہ کیا۔ "

PDF NOVL BANK

"میں اسے بسمہ بہن کہتا ہوں۔"

عقیل نے بے پروائی سے کندھے اچکائے۔ "لازمی بات ہے، پھانسناتو اس کی سہیلی کو ہے۔"

تمہیں کیوں غصہ چڑھا ہے۔ "معاویہ کے چہرے پر حیرانی تھی۔"

عقیل چڑچڑے پن سے بولا۔ "کوئی ہمارے لیے بھی چھوڑ دو، ہر الو کی پٹھی تمہارے پیچھے پاگل ہوئی ہے۔"

معاویہ کے ہونٹوں پر اداس مسکراہٹ ابھری۔ "بسمہ ایسی نہیں ہے۔ وہ سچی، کھری، بلکہ صاف کہوں تو ٹھیک ٹھاک منہ پھٹ ہے۔ اگر تمہیں واقعی میں پسند ہے تو "کوشش کر سکتے ہو۔ ہم دونوں کے بیچ مشترک موضوع شمامہ کی ذات ہے اور بس۔"

کیا کہہ رہی تھی، بلکہ تمہاری بات چیت کیسے شروع ہوئی؟ "عقیل نے اس کی صفائی کو اہمیت دی تھی یا نہیں لیکن اس کا لہجہ تبدیل ہو گیا تھا۔"

کل سے پہر "معاویہ نے اجمالاً بسمہ سے ملاقات کا واقعہ دہرا دیا۔ آخر میں " وہ بسمہ اور شمامہ کی ناراضی کا ذکر کر رہا تھا۔

"تم تو کہہ رہے تھے بسمہ اسے منالے گی۔"

PDF NOVL BANK

"معاویہ پھیکے لہجے میں بولا۔" یہ بھی میری گزشتہ غلط فہمیوں کی کڑی ہے۔

"میری مانو تو شمامہ کا خیال دل سے نکال دو۔"

"بدن سے دل نکال کر زندہ رہا جا سکتا تو تمہارا مشورہ قابلِ قبول تھا۔"

"جراحت (آپریشن) کا نہیں، دل سے اس کا خیال نکلنے کا کہا ہے۔"

معاویہ اطمینان بھرے لہجے میں بولا۔ "اس کا خیال نکلنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ سینے سے دل ہی نکال دیا جائے۔"

عقیل نے افسوس بھرے انداز میں سر ہلایا۔ "مجھے معلوم نہیں تھا کہ میری مذاق میں مانگی ہوئی دعا کو اللہ پاک قبول فرما لے گا۔"

تمہارے پچھتاوے بے کار اور فخر لا حاصل ہے، کیوں کہ اس کے پس پردہ تمہاری دعا "سے زیادہ کسی کی بد دعا ہے۔"

وہ اتنی خوب صورت تو نہیں ہے کہ تم یوں عقل و خرد سے بے گانہ ہو جاؤ۔ کچھ اپنے "مستقبل ہی کا سوچو۔" عقیل نے اسے سمجھانے کی کوشش کی۔

.... معاویہ نے اس کی نصیحت ہنسی میں اڑاتے ہوئے کہا

ناصحو! یوں بھی تو مر جاتے ہیں"

PDF NOVL BANK

"عشق سے مجھ کو ڈراتے کیوں ہو۔

تم ہمیشہ سے شدت پسند رہے ہو۔ لڑکیوں سے متنفر تھے تو یوں کہ اخلاق، انسانیت اور" مذہب تک کے خلاف چلتے رہے۔ اور اب محبت کی ہے تو کسی نصیحت، مشورے وغیرہ "کو خاطر میں نہیں لا رہے۔

"معاویہ نے منہ بنایا۔ "بے وقوف! محبت کی نہیں جاتی، ہو جاتی ہے۔

عقیل بولا۔ "میری سمجھ میں یہ نہیں آ رہا کہ محبت ہمیشہ صورت دیکھ کر کیوں ہوتی

ہے، شکل ہی سے کیوں؟ حسن اخلاق، اچھا کردار، بہترین

"عادات، ذہانت، شرافت، لیاقت، معصومیت، نیکی وغیرہ سے کیوں نہیں ہوتی۔

"معاویہ نے دعا کیا۔ "شمامہ ان تمام خوبیوں کا مجموعہ ہے۔

اس کی شکل دیکھنے کے بعد یہ پتا چلا اور نہ پہلے تمہارے نادر خیالات یہ تھے کہ وہ حرافہ،"

"..... بازاری

معاویہ قطع کلامی کرتے ہوئے چلایا۔ "بکواس بند کرو۔" دائیں بائیں میزوں پر بیٹھے طلبہ

ناگواری سے انھیں گھورنے لگے تھے۔

PDF NOVL BANK

عقیل نے قہقہہ لگایا۔ "اگر جھوٹ کہہ رہا ہوں تو غلط ثابت کرو، ورنہ مان لو محبت شکل دیکھ کر ہوا کرتی ہے۔ اور عموماً خوب صورت لڑکی یا لڑکے ہی سے ہوتی ہے۔ تم سے "چاہت کی دعوے دار سیکڑوں مل جائیں گی، عقیل غریب کو کوئی گھاس نہیں ڈالتی۔ معاویہ نے بے بسی بھرے انداز میں ماتھا ہتھیلیوں پر ٹیکا۔ "لیکن مجھے صرف ایک چاہیے۔" اس نے عقیل کی دلیل کا جواب دینے کی ضرورت محسوس نہیں کی تھی۔ شاید اس کے پاس جواب موجود ہی نہیں تھا۔

"عقیل نے مسخ بنایا۔" وہ ایک بھی فریفتہ تھی۔ تم نے خود ہی اسے متنفر کر دیا ہے۔

"پچھتا رہا ہوں۔" اس نے دکھ کے اظہار میں جھجک محسوس نہیں کی تھی۔

انتظار کرو شاید شمامہ سے خوب صورت لڑکی یونیورسٹی میں آجائے اس سے محبت کر " لینا۔ " عقیل، معاویہ کو لا جواب پا کر بار بار محبت کے تانے بانے شکل و صورت ہی سے ملا رہا تھا۔

"معاویہ نے طنزیہ انداز میں کہا۔ "غلط فہمی ہے تمہاری۔

".... عقیل للکارا۔ "ثابت کرو

"معاویہ اطمینان بھرے انداز میں پوچھا۔ "ملنتے ہو کہ شمامہ رانی خوب صورت ہے۔

PDF NOVL BANK

اس میں شک ہی کیا ہے۔ "عقیل نے اثبات میں سر ہلانے میں لمحہ بھی نہیں لگایا تھا۔

تو تمہیں اس سے محبت کیوں نہیں ہوئی اور تھوڑی دیر پہلے تم بسمہ کے مجھ میں دلچسپی لینے پر سچ پاہور ہے تھے۔ کیوں کہ وہ تمہیں اچھی لگ رہی ہے، تمہارے دل میں اس کے بارے نازک خیال موجود ہیں ورنہ اپنے نظریے کے مطابق تو تمہیں شمامہ سے محبت ہونا چاہیے تھی۔ اور صرف تمہیں ہی کیوں، جماعت کے درجن بھر لڑکوں نے اس کی موہنی صورت دیکھی ہے تمام کو اس کے عشق میں مبتلا ہو جانا چاہیے تھا۔ صرف میں "کیوں....؟

میں بسمہ سے محبت نہیں کرتا، بس اچھی لگتی ہے۔ خاندانی لحاظ سے میرے برابر کی ہے اس لیے...." الفاظ کا ذخیرہ جواب دے گیا تھا عقیل نے چپ سادھ لی۔

.... معاویہ نے قمقہ لگاتے ہوئے کہا
لوگوں نے اسے میری محبت سمجھ لیا
محسن وہ مجھے جان سے پیارا تھا اور بس

PDF NOVL BANK

دیکھو ایسی بات نہیں ہے، اب کے لڑائی ہو جانی ہے۔ "عقیل نے گھبراتے ہوئے" دائیں بائیں دیکھا۔

معاویہ نے کندھے اچکائے۔ "ٹھیک ہے، شمامہ مجھ سے خفا ہے اور میرے معذرت، منت سماجت اور ندامت کو ذرا بھی اہمیت نہیں دے رہی۔ کیوں کہ اسے معلوم ہو گیا ہے میں اس بنا نہیں رہ سکتا۔ ثابت ہوا کہ میں جو لڑکیوں کو قابلِ نفرت سمجھا کرتا تھا وہ بالکل غلط نہیں تھا۔ میرا سدھرنا اور توبہ کرنا کسی کام نہ آیا۔ بہتر ہوگا میں پرانی روش اپنالوں۔ پہلے میں دولت مند لڑکیوں کو تاڑا کرتا تھا، لیکن مجھے چوٹ پہنچانے اور اذیت دینے والی تو متوسط بلکہ غریب گھرانے کی ہے، تو کیوں ناں اب ساری لڑکیوں کو ایک ہی "لاٹھی سے ہانکا جائے۔"

عقیل نے اس کے بچھائے جال میں قدم رکھتے ہوئے طنزیہ انداز میں کہا۔ "تم جیسے سے یہی توقع کی جاسکتی ہے۔"

معاویہ نے اطمینان بھرے لہجے میں انکشاف کیا۔ "اور میرا پہلا شکار ہوگی بسمہ، تاکہ شمامہ سے اس کی سہیلی تو چھین لوں۔"

PDF NOVL BANK

عقیل نے دانت پیسے۔ "اور میں تمہیں قتل کرنے کے لیے نہ تو منصوبہ بندی کے چکروں میں پڑوں گا اور نہ مناسب موقع کے انتظار میں لمحہ بھر ضائع کروں گا۔

چلو غزالہ سہی.... "معاویہ نے بے پروائی سے سر جھٹکا۔"

وہ تمہارا مسئلہ ہے۔ "عقیل کے چہرے پر سکون پھیل گیا تھا۔"

معاویہ طنزیہ انداز میں ہنسا۔ "واہ! بسمہ کے لیے دوست کا قتل اور غزالہ کی باری پر میرا مسئلہ ہو گیا۔ بھولے بادشاہ اتنا ثبوت کافی ہے یا کچھ اور پیش کروں۔"

کک.... کیسا ثبوت؟ "عقیل ہکلا گیا تھا۔"

یہی کہ تمہیں بسمہ سے محبت ہے اور محبت صرف خوب صورت شکل سے نہیں ہوتی۔ "محبت بس ہو جاتی ہے اور جس سے ہوتی ہے وہی سب سے خوب صورت لگتی یا لگتا ہے۔"

کون کہتا ہے شمامہ، بسمہ سے خوب صورت ہے؟ "عقیل کج نحشی پر اتر آیا تھا۔"

"معاویہ مستفسر ہوا۔ "گویا تمہارے خیال میں بسمہ خوب صورت ہے۔"

سو فیصد.... "عقیل نے میز پر مکا رسید کرتے ہوئے دعو کیا۔"

PDF NOVL BANK

معاویہ کے ہونٹوں پر معنی خیز مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ "اگر بسمہ خوب صورت ہے تو تمہارے پیش کردہ نظریے کے مطابق مجھے اس سے محبت ہونا چاہیے۔ اس طرح بھی تم "غلط ثابت ہوئے۔"

عقیل نے سٹ پٹاتے ہوئے پوچھا۔ "چائے کے کتنی دیر بعد ٹھنڈی بوتل پی جا سکتی ہے۔"

معاویہ نے کہا۔ "تمہاری جگہ میں ہوتا تو بوتل کے انتظار کے بجائے پانی کے جگ کو منہ لگانا پسند کرتا۔"

تم بسمہ کو بہن کہتے ہونا۔ "عقیل کا انداز تصدیق چاہنے والا تھا۔"

"معاویہ ذو معنی لہجے میں بولا۔ "کہنے اور سمجھنے میں فرق ہوتا ہے۔"

"عقیل بگڑتے ہوئے بولا۔ "بکو اس بند کرو اور یہ بتاؤ کیسے مانے گی۔"

بیماروں سے علاج نہیں کروایا جاتا جناب۔ "معاویہ کھڑا ہو گیا۔ "چلتا ہوں، دیوار پر ٹنگی"

"گھڑی اعلان کر رہی ہے کہ شمو رانی "پارکنگ" کی جانب موخرام ہوگی۔"

PDF NOVL BANK

عقیل بیرے کو بلا کر چائے کے پیسے چنے لگا۔ معاویہ باہر نکل گیا تھا۔ اس کے قدم پارکنگ کی طرف اٹھنے لگے۔ اس کی تیزی بے کار نہیں گئی تھی۔ کالے نقاب کی جھلک نظر آتے ہی اس کے سینے میں ٹھنڈ پڑ گئی تھی۔ وہ مناسب فاصلہ رکھ کر آگے بڑھتا رہا۔ پارکنگ میں داخل ہوتے وقت وہ جیسے ہی دو لڑکوں کے پاس سے گزریں، ایک باآواز بلند اپنے دوست کو بولا۔

"سنا ہے کالے برقعے والی بے حجاب ہو کر آدھی یونیورسٹی کو پاگل کر سکتی ہے۔" معاویہ نے بسمہ کے قدم رکتے دیکھے۔ وہ پیچھے مڑنے ہی لگی تھی کہ شمامہ نے اس کا بازو پکڑ کر آگے کھینچا۔ اتنی دیر میں معاویہ ان دونوں کے پاس پہنچ گیا تھا۔ بات کرنے والے کے سامنے رکتے ہوئے وہ دانت پیستے ہوئے بولا۔

"کیا کہہ رہے تھے اپنی بہن کے بارے۔"

نوجوان نے بپھرتے ہوئے اس کے گریبان کی طرف ہاتھ بڑھائے۔ "بہن ہوگی تیری

"!سالے"

مگر اس کے ہاتھ اپنے گریبان تک پہنچنے سے پہلے معاویہ کا بازو گھوم چکا تھا۔ منہ پر لگنے والے مکے سے وہ لڑکھڑا کر پیچھے ہوا اور پھر آگے بڑھتے ہوئے معاویہ سے گھٹم گھٹا ہو گیا۔

PDF NOVL BANK

اس کے دوست نے بھی بجائے بچ بچاؤ کرانے کے معاویہ کی خبر لینا شروع کر دی تھی۔

وہ دو تھے اور معاویہ اکیلا، مگر شمامہ کے خلاف سنی ہوئی بات اس سے ہضم نہیں ہو رہی تھی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے کسی نے اس کی عزت پر ہاتھ ڈالا ہو۔ لڑائی یقیناً طول کھینچتی مگر عقل نے دور ہی سے معاویہ کو پہچان لیا تھا۔ قریب آکر اس نے معاویہ کو پکڑا اتنی دیر میں چند اور جوانوں نے بھی ہمت کرتے ہوئے معاویہ سے ہاتھ پائی کرنے والے جوانوں کو پکڑ کر پیچھے کھینچ لیا تھا۔ ہاتھ پائی رک گئی تھی لیکن لفظی گولہ باری جاری رہی۔

خاموش۔ "ایک آدمی نے چلاتے ہوئے انھیں چپ کرایا۔" کیا بچوں کی طرح لڑ رہے "ہو، آخر پتا تو چلے ہوا کیا ہے۔"

اس سے پوچھو۔ "معاویہ سے جھگڑنے والا ایک جوان چلایا۔" بچا خواہ مخواہ بن کر "ایویں" ہی گلے پڑ رہا ہے۔

اس نے بکواس کی ہے، اس نے..... "وہ ایک دم خاموش ہو گیا۔ اچانک ہی اسے "ادراک ہوا کہ شمامہ کا نام لینا مناسب نہ ہوگا۔"

PDF NOVL BANK

شمامہ پر آوازہ کسنے والا دعویٰ سے بولا۔ "میں نے تمہیں کچھ نہیں کہا۔ کسی اور پر بات کی ہے تو یہ میرا اور اس کا معاملہ ہے۔ تمہیں ٹھیکیدار بننے کی ضرورت نہیں۔ اور اب میں روزانہ اسے چھیڑوں گا تم....." اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے معاویہ، عقیل کی گرفت سے نکلا اور تیر کی طرح اس کی طرف بڑھا اس سے پہلے کہ وہ بچنے کی کوشش کرتا، معاویہ نے اپنا گھٹنا اس کی ٹانگوں کے درمیان اٹھا دیا تھا۔

اوغ۔ "کی آواز خارج کرتے ہوئے وہ نیچے جھکا اور معاویہ نے اپنی حرکت دوہرا دی۔ درد" کی شدت سے وہ نیچے جھکا تھا اور اس مرتبہ معاویہ کا نشانہ اس کا چہرہ تھا۔ ناک پر لگنے والے گھٹنے نے اسے پیچھے اچھال دیا تھا۔ دردناک آواز میں چلاتے ہوئے اس نے چہرے پر ہاتھ رکھ لیے تھے۔ اس کی ناک سے خون بہنے لگا۔

اس کا دوست غراتا ہوا معاویہ کو مارنے دوڑا۔ لیکن انہیں دست بہ گریبان ہونے سے پہلے دوسرے لڑکوں نے پکڑ لیا تھا۔ عقیل بھی معاویہ کو پیچھے کھینچنے لگا۔ کافی بھیڑ اکٹھی ہو گئی تھی۔ چند نوجوان مضروب لڑکے کو سنبھالنے لگے۔ اس کا ساتھی معاویہ کو گالیاں بک رہا تھا۔ معاویہ ہونٹوں پر استزائی مسکراہٹ بکھیرے اسے گھورتا۔ عقیل زبردستی

PDF NOVL BANK

معاویہ کو کھینچ کر دور لے جانے لگا۔ اسی وقت معاویہ کی نگاہیں مرسدیز میں بیٹھنے والی شمامہ پر پڑیں۔ وہ باپ کی طرف متوجہ تھی۔ البتہ بسمہ انھی کی طرف دیکھ رہی تھی۔ کیا ہوا تھا؟ "اسے کار کے پاس لا کر عقیل مستفسر ہوا۔"

"اس" "شہدے" نے شمامہ پر آوازہ کسا اور مجھ سے برداشت نہ ہوا۔"

عقیل نے افسوس بھرے انداز میں سر ہلایا۔ "راہگیروں پر بھونکنا آوارہ کتوں کی عادت اور شریف لڑکیوں کو چھیڑنا بد نسلوں کی فطرت ہوتی ہے۔ جبکہ مار کٹائی سے نہ بری عادت چھوٹی ہے اور نہ کمینی فطرت تبدیل ہوتی ہے۔"

پتا نہیں مجھے کیا ہو گیا تھا۔ "خالی الذہنی سے کار کا دروازہ کھول کر وہ اندر بیٹھا اور عقیل کو الوداعی کلمات کہے بغیر چل پڑا۔"

((٠))((٠))((٠))

ان کے جھگڑے کی خبر "وائس چانسلر" تک پہنچ گئی تھی۔ اگلے روز وائس چانسلر نے انھیں دفتر میں بلا کر سخت لہجے میں تنبیہ کر دی تھی۔ معاویہ کا تعلق چونکہ متمول خاندان سے تھا اور اس کے والد سیٹھ محمد علی صدیقی کو یونیورسٹی کے وائس چانسلر ذاتی حیثیت سے جانتے تھے اس لیے بات زیادہ نہیں بڑھی تھی۔ زوہیب نامی لڑکا کڑی نظروں

PDF NOVL BANK

سے معاویہ کو گھور رہا تھا۔ جو نہی وہ دفتر سے باہر نکلے۔ معاویہ بغیر کسی تمہید کے اسے مخاطب ہوا۔

گو مجھے اپنے فعل پر ذرا بھی ندامت نہیں ہے پھر بھی، تم چاہو تو میں معذرت کر سکتا ہوں۔ لیکن یاد رکھنا اگر اس کے بعد شمامہ کو چھیڑنے کی ہلکی سی کوشش بھی کی تو وہ "تمہاری زندگی کا آخری دن ہو گا۔ اور یہ دھمکی نہیں ہے۔"

"زوہیب نامی لڑکے نے طنزیہ لہجے میں کہا۔ "میں نے چوڑیاں نہیں پہنیں۔"

فرق نہیں پڑتا۔ کیوں کہ گولی چوڑی یا بغیر چوڑی کی بانہوں میں فرق محسوس نہیں کرتی۔ بہ ہر حال زندگی سے تنگ آئے ہو تو آزمانے میں حرج نہیں ہے۔ "معاویہ مزید تکرار کیے بغیر کمرہ جماعت کی طرف بڑھ گیا تھا۔"

سبق پڑھانے والے پروفیسر صاحب سے اجازت لے کر وہ اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔ شمامہ اور بسمہ اپنی نشستوں پر موجود تھیں۔ بسمہ نے اسے گہری نظروں سے گھورا تھا۔ معاویہ کی نظریں نہ چاہتے ہوئے بھی کالے لبادے سے اٹکتی رہیں۔ پروفیسر ہاشم نے گلا کھنکار کر اسے متوجہ کیا۔

"معاویہ! مجھے لگتا ہے تم سبق میں دلچسپی نہیں لے رہے۔"

PDF NOVL BANK

نن.... نہیں جناب۔" وہ ہکلا گیا تھا۔"

پروفیسر ہاشم ہنسے۔ "یار! مجھے اعتراض آپ کے فعل پر نہیں، سبق میں عدم دلچسپی پر ہے۔ دوسرا یہ مشغلہ فارغ اوقات کا ہے۔ اور اپنی نصیحت میں تیسرا نقطہ شامل کرنا "چاہوں، تو کسی نقاب والی کو گھورنا میری سمجھ سے بالاتر ہے۔
زور کا قہقہہ لگا۔ شمامہ خجالت سے نیچے دیکھنے لگی تھی۔ بسمہ نے فوراً اس کا ہاتھ تھام کر سہلانا شروع کر دیا تھا۔

خیر ہم سبق کی طرف بڑھتے ہیں....." پروفیسر ہاشم سنجیدہ ہو کر سبق کی طرف متوجہ ہوئے۔

پروفیسر صاحب کی تنبیہ کے بعد معاویہ سبق کی طرف متوجہ ہو گیا مگر چند لمحوں کے بعد ہی اس کی نگاہیں بے ساختہ شمامہ کو گھورنے لگیں۔

معاویہ! یقیناً تمہیں سبق سے کوئی لگاؤ نہیں ہے اور میرے پیریڈ میں کسی ایسے طالب علم کی گنجائش نہیں ہے جسے سبق میں دلچسپی نہ ہو۔" پروفیسر ہاشم نے دروازے کی طرف انگلی کر کے اسے باہر نکلنے کا اشارہ کیا۔

PDF NOVL BANK

معافی چاہتا ہوں سر! دوبارہ موقع نہیں دوں گا۔ "معاویہ نے ندامت سے سر جھکا لیا" تھا۔

گہرا سانس لے کر پروفیسر ہاشم نے غصے پر قابو پایا اور سبق کی طرف متوجہ ہو گئے۔
بقیہ پیریڈ معاویہ پروفیسر صاحب ہی طرف متوجہ رہا۔ گو ان کی باتیں معاویہ کے سر سے کافی اوپر گزر رہی تھیں۔

پیریڈ کے اختتام پر پروفیسر صاحب کلاس سے باہر نکل گئے تبھی کافی استزائیہ نظریں معاویہ کی طرف متوجہ ہو گئی تھیں لیکن اسے کسی کی پروا نہیں تھی۔ دوسرے پیریڈ کے شروع ہونے سے پہلے ہی اسے پیغام موصول ہونے کی گھنٹی سنائی دی۔ موبائل فون کی سکریں پر بسمہ کا نام جگمگا رہا تھا۔

معاویہ بھائی! یہ کوئی اچھا طرز عمل نہیں ہے۔ کیوں لوگوں کو خود پر ہنسنے کا موقع "دے رہے ہو۔ اور شمامہ کو تو جانتے ہونا؟ اب تک بے چاری حیا سے کانپ رہی ہے۔ معذرت خواہ ہوں بہن۔" اسے ندامت کا اظہار کرتے دیر نہیں لگی تھی۔ "مگر سچ تو یہ "ہے کہ ایسا بے اختیاری میں ہوا۔

بسمہ نے جواب نہیں دیا تھا۔

PDF NOVL BANK

کس کے پیغام آرہے ہیں۔ "عقیل نے کہنی سے ٹھوکا پیتے ہوئے معنی خیز لہجے میں "پوچھا۔

"وہ اطمینان سے بولا۔ "بسمہ۔

عقیل نے اس کے ہاتھ سے موبائل فون جھپٹتے ہوئے پیغام پڑھا اور اطمینان بھرا "سانس لیتے ہوئے بولا۔ "ٹھیک کہہ رہی ہے، تمہیں خود پر قابو پانا چاہیے۔

پروفیسر صاحب کی آمد نے معاویہ کو جواب کے جھنجٹ سے نجات دلا دی تھی۔ چھٹی کے وقت اس نے عقیل کو جانے کا اشارہ کیا۔

اب بچکانہ حرکتیں چھوڑ دو یار۔ "منہ بناتے ہوئے وہ دروازے کی طرف چل پڑا۔ "معاویہ نے اس کی نصیحت پر کان نہیں دھرے تھے۔ شمامہ اور بسمہ کے اٹھتے ہی وہ ان کے پیچھے چل پڑا تھا۔

پارکنگ میں داخل ہوتے وقت وہ شمامہ کی طرف متوجہ تھا تبھی زوہیب اور اس کے ساتھیوں کو نہیں دیکھ سکا تھا۔ پانچ لڑکے غصے میں بھرے کافی دیر سے منتظر تھے۔ اس کے قریب پہنچتے ہی وہ جھپٹ پڑے تھے اور اس کے سنبھلنے سے پہلے اسے چمٹ گئے تھے۔ جب تک معاویہ کی سمجھ میں کچھ آتا دس ہاتھ وٹانگیں اسے زد و کوب کرنے میں

PDF NOVL BANK

مشغول ہو گئے تھے۔ اس نے گھٹنے پیٹ کی طرف سمیٹے اور بازوؤں سے چہرہ ڈھانپ کر نازک اعضاء کو شدید چوٹ سے بچانے کی تگ و دو کرنے لگا۔

گالیاں بکتے ہوئے وہ اسے پیٹتے رہے۔ شمامہ اور بسمہ کے کانوں میں بپھرے ہوئے لڑکوں کی آوازیں پہنچ گئی تھیں۔ بسمہ نے معاویہ کو اپنے تعاقب میں آتے دیکھ لیا تھا۔ معاویہ کو پیٹ رہے ہیں۔ "شمامہ کے مڑکر دیکھنے پر اس نے اطمینان بھرے انداز" میں تبصرہ کیا۔ شمامہ بے پروائی سے سامنے دیکھنے لگی۔

اسی وقت یوسف ان کے سامنے کار روک کر نیچے اترتے ہوئے بولا۔ "یہ کس بے چارے کو پیٹ رہے ہیں۔"

"شمامہ سرعت سے بولی۔ "ابو جان چھوڑیں ان کے معاملے میں نہ پڑیں۔"

مگر بیٹا....؟ "یوسف نے احتجاج کرنا چاہا۔"

ابو جان! یہ امیر گھروں کے بگڑے لڑکے ہیں، انھیں بڑے چھوٹے کی تمیز نہیں ہے۔"

یوسف نے لمحہ بھر کو سوچا اور بے بسی سے سر ہلاتے ہوئے کار میں بیٹھ گیا۔

PDF NOVL BANK

اتنی دیر میں پارکنگ میں موجود کافی بھیڑ جمع ہو گئی تھی۔ لڑکوں نے درمیان میں پڑ کر معاویہ کی جان چھڑائی۔ اس کے ہونٹوں اور ناک سے خون رس رہا تھا۔ مگر کسی جوابی کارروائی یا دھمکی وغیرہ کے بغیر وہ باچھوں سے خون صاف کرتا ہوا اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔ البتہ اس نے ایک نظر پارکنگ کے دروازے کی طرف جاتی مرسدیز پر ضرور ڈالی تھی۔

جو ننھی وہ سیٹ پر بیٹھا زوہیب نامی لڑکے نے قریب آکر ہاتھ کار کی کھڑکی پر ٹیکے اور طنزیہ "لجے میں بولا۔" چاہو تو معذرت کر سکتا ہوں۔

معاویہ کے ہونٹوں پر استزائی مسکراہٹ ابھری۔ "ضرورت نہیں اور دوبارہ شمامہ پر "آوازہ کستے وقت میری دھمکی کو ضرور نظر میں رکھنا۔

گویا یہ پٹائی ہضم کر جاؤ گے۔ "زوہیب کے لجے میں حیرانی تھی۔"

بے شک۔ "معاویہ نے مسکراتے ہوئے کار آگے بڑھا دی۔"

زوہیب ششدر نظروں سے اسے گھورتا رہ گیا تھا۔

PDF NOVL BANK

مجھے اندازہ نہیں تھا تم اتنی سنگ دلی کا مظاہرہ کرو گی وہ تمہاری وجہ سے پٹ رہا تھا۔" یونیورسٹی سے نکلتے ہی شمامہ کو بسمہ کا پیغام موصول ہوا۔ یوسف کی وجہ سے اس نے زبان سے کہنا مناسب نہیں سمجھا تھا۔

ان لڑکوں کو جواب دینے سے میں نے تمہیں منع کر دیا تھا تو کسی دوسرے کو کیا حق ہے میری وجہ سے لڑائی جھگڑے میں پڑنے کا۔" شمامہ نے جواب دینے میں دیر نہیں لگائی تھی۔

مسلسل خاموشی کی وجہ میری سمجھ سے باہر ہے۔" گفتگو کی ابتداء یوسف نے کی تھی۔ "شمامہ آہستہ سے بولی۔" یونہی تھکن محسوس ہو رہی تھی باباجانی۔

"یوسف ہنسا۔" میری بسمہ بیٹی بھی تھکی ہوئی ہے؟ وہ اطمینان سے بولی۔ "شمامہ رانی آج نمکین کے بجائے میٹھا پراٹھا لے آئی تھی اس وجہ سے جھگڑا ہو گیا تھا چچا جان

"شمامہ جلے بھنے لہجے میں بولی۔" خود تو روکھی روٹی بنا کر نہیں لاتی۔

سن لیا چچا جان! اور یہ پہلی بار نہیں ہے، اس سے قبل بھی کئی دفعہ شمو رانی کے "طعنے سن چکی ہوں۔"

PDF NOVL BANK

"یوسف کا قہقہہ بلند ہوا۔" لگتا ہے سچ میں کوئی گرڑبڑ ہو چکی ہے۔

شمامہ اطمینان بھرے لہجے میں بولی۔ "بابا جانی! بسمہ کا خیال ہے میں سیٹھ معاویہ کے ساتھ زیادتی کی مرتکب ہو رہی ہوں۔ اور جب وہ معافی مانگ رہا ہے تو مجھے بھی سب کچھ بھلا دینا چاہیے۔"

اس کا انکشاف سن کر ایک بار تو بسمہ سن ہو گئی تھی۔ اسے ذرا بھی گمان نہیں تھا کہ وہ اپنے والد کے سامنے اس ڈھٹائی سے سب کچھ اگل دے گی۔ اگلا بم اس کے سر پر یوسف نے پھوڑا تھا۔ بیٹی کے انکشاف پر غصہ کرنے کے بجائے وہ دوستانہ لہجے میں بولا۔

تمھاری ادھوری اطلاع پر تو کوئی رد عمل نہیں دے سکتا جب تک مجھے پوری بات "معلوم نہ ہو۔ ہو سکتا ہے بسمہ بیٹی کے پاس بھی قوی دلیل موجود ہو۔

چچ.... چچا جان! میں نے ایسا تو نہیں کہا "بسمہ ہکلا گئی تھی۔"

شمو کی سسلی ہونے کے ناتے تمھیں بہت کچھ کہنے کا حق ہے بیٹی! اور تمھارے نقطہ "نظر سے اختلاف کیا جا سکتا ہے خلوص میں نہ شمو کو شک ہے نہ مجھے۔"

PDF NOVL BANK

باباجانی! کل ایک لڑکے نے مجھ پر آوازہ کسا، بسمہ اسے جواب دینے لگی تھی، میں نے "روک دیا کہ کسی لفنگے کے ساتھ تکرار بے فائدہ ہی ہوتی ہے۔ ہمارے پیچھے سیٹھ معاویہ تشریف لا رہا تھا وہ مذکورہ لڑکے سے جھگڑ پڑا۔ اور آج اس لڑکے نے غالباً اپنے دوستوں کو بلا کر سیٹھ صاحب کی طبیعت صاف کر دی ہے۔ اب بسمہ کا خیال ہے کہ مجھے لڑکوں کی لڑائی میں کود کر جناب سیٹھ معاویہ کی طرف داری کرنا چاہیے تھی، کیوں کہ وہ میری وجہ سے جھگڑے میں پڑا تھا۔ اسی طرح بسمہ کا یہ بھی خیال ہے کہ مجھے سیٹھ معاویہ کا بڑھا ہوا ہاتھ تھام لینا چاہیے۔ اور میرا موقف ہے کہ: مومن ایک سوراخ سے دو بار نہیں دُسا جاسکتا۔ باقی جس شخص کے پاس کردار نہ ہو، جسے بڑوں کی عزت کا پاس نہ ہو، جو غریبوں کو حقارت کی نظر سے دیکھتا ہو، جسے اپنے حسب نسب اور دولت پر ناز ہو، جو ذرا سی خلاف طبع بات پر ہنگامہ کھڑا کر دے، جو اپنی غلط فہمی کا بدلہ کسی غریب کی ہتک اور توہین سے لے، جو عورتوں پر ہاتھ اٹھانے کی گھٹیا حرکت کو روا جانتا ہو، جسے گالی بکنے میں عار نہ ہو اور جو اپنے غصے پر قابو نہ پاسکتا ہو ایسا شخص دوستی تو درکنار دشمنی کے بھی لائق نہیں ہے۔" شمامہ نے سب کچھ باپ کے سامنے رکھ دیا تھا۔

"ایوسف ہنسا۔" سن لیا بسمہ بیٹی

PDF NOVL BANK

چچا جان! میرا ہرگز یہ مطلب نہیں تھا، بس اس بات پر غصہ تھی کہ شمامہ اس کی "وجہ سے مجھ پر برہم ہو رہی تھی۔ میں نے فقط اتنا کہا کہ اب وہ پہلے والا معاویہ نہیں رہا اور اس موضوع پر محترمہ کی رائے لینا چاہی۔ یہ ہتے سے اکھڑ گئی۔ حالاں کہ میں اس کی سہیلی ہوں اور ہمارے درمیان کس موضوع پر گفتگو ہوگی اس کا تعین کرنا تنہا اس کا کام نہیں ہے۔ باقی رہی معاویہ کا ہاتھ تھامنے کی بات تو وہ مشورہ تھا شاید غلط ہو، مگر اس کا رد عمل بھی درست نہیں تھا۔ مجھے سخت لہجے میں جھڑک کر خاموش کرا دینا کہاں کی دوستی ہے۔" بسمہ نے بھی لگی لپٹی نہیں رکھی تھی۔ یوسف کے رویے کو دیکھ کر اسے لگ رہا تھا جیسے وہ شمامہ کا باپ نہیں ان کا دوست ہو۔

افراط و تفریط کسی بھی عمل میں مناسب نہیں ہوتی۔ اور اس معاملے میں شمو رانی نے "یہی رویہ اپنایا ہے۔"

"شمامہ نے بچھر کر پوچھا۔ "آپ کا خیال ہے مجھے بسمہ کی بات مان لینا چاہیے تھی۔"

"یوسف تحمل سے بولا۔ "نہیں، مگر سن لینا چاہیے تھی۔"

"شمامہ چڑچڑا کر بولی۔ "اس کا ذکر برداشت نہیں ہوتا۔ خون کھولنے لگا ہے میرا۔"

PDF NOVL BANK

یوسف شفقت سے بولا۔ "میرا نہیں خیال شہمورانی کو اتنا جذباتی ہونا چاہیے کہ کسی سے نفرت نبھانے کے لیے خود سے محبت کرنے والوں کے جذبات کا خیال نہ رکھ سکے۔ شمامہ منہ بسورتے ہوئے بولی۔ "آج کے بعد میں پراٹھا بنا کر نہیں لے جاؤں گی، نوکرانی نہیں ہوں کسی کی۔"

بسمہ ملاستی لہجے میں بولی۔ "دیکھ لیا چچا جان! ایسی سخت دل اور بے حس لڑکی کے ساتھ نبھا رہی ہوں۔ یقین مانیں میرا خون سکھا رکھا ہے۔ برا بھلا سمجھانا تو چھوڑو بتا بھی نہیں سکتی۔ آئے روز میرا رزق بند کر چنے کی دھمکیاں۔ نہ جانے آپ کیسے گزارا کر رہے ہیں اس مونٹ ہٹلر کے ساتھ۔"

یوسف کھل کھلا کر ہنس پڑا تھا۔

"شمامہ نے ناک بھوں چڑھائی۔ "دیکھ لوں گی دونوں کو۔"

بسمہ سنجیدگی سے بولی۔ "موضوع بحث پراٹھے کا وجود نہیں تھا محترمہ! اس لیے تم انتقامی کارروائی سے پراٹھے کا ذکر حذف کر دو۔"

شمامہ نے سیٹ سے ٹیک لگا کر آنکھیں بند کر لی تھیں۔ یوسف نے کار بسمہ کے سٹاپ پر روکی۔ اترنے سے پہلے وہ دھمکی پیتے ہوئے بولی۔

PDF NOVL BANK

”چچا جان! اسے سمجھا دینا، اگر کل پرائٹھانہ لایا تو یونیورسٹی آنے کی ضرورت نہیں۔ اللہ قسم“
 ”وائس چانسلر کو شکایت کرنے سے بھی نہیں رکوں گی۔“

”یوسف دھیمی مسکراہٹ سے بولے۔ ”ایک منٹ بیٹھو۔“

”!بسمہ اترنے کا ارادہ ملتوی کرتے ہوئے مودب لہجے میں بولی۔ ”جی چچا جان

بیٹی! تم شمامہ کے انکار کو کیا نام دیتی ہو یا تمہارے معاویہ کے بارے کیا خیالات ہیں“
 اس سے قطع نظر میں دو تین باتیں عرض کرنا چاہوں گا۔ شمامہ کا معاویہ سے شادی کرنے کا فیصلہ مجھے شروع ہی سے ناپسند تھا لیکن میں نے زبان اس لیے نہیں کھولی کہ شمامہ میری بیٹی ہی نہیں بہت قریبی دوست بھی ہے اور میں نہیں چاہتا تھا کہ اسے محسوس ہو کہ روایتی والد کی طرح خواہ مخواہ اس کی راہ میں روڑے اٹکا رہا ہوں۔ بعد میں میرے اندیشے کسی اور انداز سے سہی لیکن صحیح ثابت ہوئے۔ اور اب معاویہ کا رویہ بدلنے سے میرے پرانے اندیشے لوٹ آئے ہیں۔ بلکہ اس کے والدین سے ملنے کے بعد حقیقت کا روپ دھار گئے ہیں۔ ان کے اور ہمارے طرز زندگی، رہن سہن اور حیثیت میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اس بارے اس کے والدین کی رائے حتمی اور بے لچک ہے۔ اور شادی صرف لڑکی، لڑکے کے نہیں دو خاندانوں کے ملاپ کا نام ہے۔ ہمارا معاشرہ

PDF NOVL BANK

جس بنیاد پر قائم ہے یہاں شادی کی کامیابی میں لڑکے، لڑکی سے زیادہ لڑکے کے ماں باپ کی کوششوں کا عمل دخل ہوتا ہے۔ اگر ساس سسر شادی سے پہلے ہی لڑکی کو مسترد کر چکے ہوں تو ایسی شادی خال ہی کامیاب ہو پاتی ہے۔ لڑکے کی ماں آئے روز بہو کو بیٹے کی نظر سے گرانے کی کوششوں میں مصروف رہتی ہے۔ اگر لڑکی چالاک و ہوشیار ہو تو گھر میدان جنگ بن جاتا ہے اور میری شہورانی جیسی سیدھی سادی ہو تو چند ماہ میں طلاق لے کر گھر آن بیٹھتی ہے۔ کیوں کہ ماں جب بیٹے کا گھر تباہ کرنے پر تل جائے تو اسے کم ہی ناکامی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ محبوبہ کی محبت تب تک سر چڑھ کر بولتی ہے جب تک وہ بیوی نہیں بن جاتی۔ اور معاویہ جیسے صورت پرست سے بعید ہے کہ چند ماہ سے زیادہ شمامہ کا خیال رکھ پائے گا۔

شاید وضاحت کی ضرورت نہیں تھی۔ "بسمہ خفیف سی ہو گئی تھی۔"

بالکل تھی، کیوں کہ میں دلیل پر یقین رکھتا ہوں۔ اور حق کا معیار مقرر نہیں تسلیم کرتا۔ ہوں۔ شاید شہورانی کا رویہ دیکھ کر تمہیں لگے کہ یہ معاویہ سے بدلہ لے رہی ہے یا اس کے پاس صرف ہٹ دھرمی اور بے جاذبہ ہے تو ایسا بالکل نہیں۔ گو معاویہ کی حرکت درگزر کرنے کے لائق نہیں تھی لیکن میں اسے معاف کر چکا ہوں اور یقین مانو کسی کو

PDF NOVL BANK

معاف کرپنے کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ ہم اس سے دوستی کر لیں۔ معاف کرنے کا
 "مطلب یہ ہے کہ ہم اپنے ساتھ ہونے والی زیادتی کا بدلہ نہیں لیں گے۔
 "بسمہ بولی۔ "مگر شمامہ نے تو اسے معاف نہیں کیا۔

شمامہ اطمینان سے بولی۔ "میرے پاس اختیار ہی نہیں رہا۔ اگر وہ سچ میں نادم ہے تو اللہ
 پاک اسے ضرور معاف کر دے گا۔ دل میں کچھ اور چھپایا ہے تو اس سے بھی اللہ پاک
 "واقف ہو گا۔ اب میرے مالک کی مرضی جو فیصلہ صادر فرماتا ہے۔

"!بسمہ بولی۔ "سن لیا چچا جان

"ٹھیک کہہ رہی ہے معاف کرنے والی ذات تو اللہ پاک کی ہے نا۔"
 چلتی ہوں چچا جان!"!بسمہ، شمامہ کے سر پر چپت رسید کر کے اتر گئی تھی۔"

بھائی کی ہوتی سوتی کو آپ نے کھلی چھوٹ کیوں دے دی؟" بچوں کے باہر جاتے ہی
 عالیہ برہم ہوئی۔

PDF NOVL BANK

ہونٹوں پر انگلی رکھ کر اس نے بیوی کو خاموش ہونے کا اشارہ کیا اور دروازے پر جا کر باہر جھانکا۔ وہ دونوں معاویہ کی خواب گاہ میں داخل ہو رہے تھے۔ دروازہ بند کر کے وہ کال ملانے لگا۔ دوسری گھنٹی پر کال وصول کر لی گئی تھی۔

السلام علیکم سیٹھ صاحب! "یوسف نے اسے پہچان لیا تھا۔"

وعلیکم اسلام! کیسے ہو جناب؟ "سیٹھ محمد علی نے لہجے میں مٹھاس پیدا کی۔"

"دعائیں ہیں آپ کی، اپنی سنائیں۔"

آپ کو پھر زحمت دینا پڑ رہی ہے۔ "سیٹھ محمد علی صدیقی نے رسمی خفت کا اظہار کیا۔"

"! اس نے محتاط انداز میں کہا۔ "حکم کریں سیٹھ صاحب

شاید ایک دو دن میں معاویہ کی بڑی بہن آپ کے ہاں آئے، یقیناً کئی یقین دہانیاں"

"کرا لے گی۔ براہ مہربانی اسے کھری کھری سنا کر واپس بھیجنا۔

"یوسف متبسم ہوا۔ "اگر بیٹی کو دو دن روک سکو تو میرا کام آسان ہو جائے گا۔

کیسے؟ "سیٹھ محمد علی حیران ہوا تھا۔"

"یوسف دکھی دل سے بولا۔ "پرسوں شمامہ کی منگنی ہے۔

"شکریہ یوسف صاحب! میں بیٹی کو روکنے کی کوشش کرتا ہوں۔"

PDF NOVL BANK

یوسف نے اجازت لے کر رابطہ منقطع کر دیا۔

سیٹھ محمد علی صدیقی کے چہرے پر دبا دبا جوش نمودار ہوا۔ شمامہ کی منگنی ان کے سر پر لٹکتی تلوار ہٹانے والی تھی۔ وہ داماد کو کال کرنے لگا۔

السلام علیکم ڈیڈی! "اس کے داماد فرحان نے فوراً ہی کال وصول کی تھی۔"

"برخوردار کیا ہو رہا ہے؟"

اس نے دہائی دی۔ "ابھی دفتر سے لوٹا ہوں ڈیڈی! اور آنے والی طویل رات کو گزارنے کی منصوبہ بندی کر رہا ہوں۔ ثالثہ چلی جاتی ہے تو گھر میں اندھیرا ہی نظر آتا ہے۔ نیک بخت کو کہا بھی ہے بے چارے شوہر کو بھی ساتھ لے جایا کرو، بے شک رات کا کھانا ہوٹل سے منگوا کر کھالوں گا اور آپ کے ممی پاپا کا خرچ نہیں کرواؤں گا مگر مجال ہے "کان پر جوں بھی رینگے ہو۔"

ہابا۔ "سیٹھ محمد علی نے کھلے دل سے قمقہ بلند کیا۔ "وہ ممی پاپا کو نہیں، اپنے لاڈلے "کولنے آئی ہے۔"

"وہ روہانسا ہوا۔ "فرق نہیں پڑتا ڈیڈی! میرا مسئلہ تو جوں کا توں رہا نا۔"

"مذاق چھوڑو اور میری بات غور سے سنو۔"

PDF NOVL BANK

جی ڈیڈی! "وہ ہمہ تن گوش ہوا۔"

سیٹھ محمد علی تفصیل بتانے لگا۔ "معاویہ کو ایک ڈرائیور کی بیٹی سے عشق کا شوق چرایا ہے۔ کم بخت شادی کرنے کے چکروں میں پڑ گیا ہے۔ اپنی لاڈلی باجی کو بھی ساتھ ملا لیا ہے۔ شاید کل یا آج رات محترمہ ان کے گھر روانہ ہو جائے۔ لڑکی کے باپ سے بات ہوئی ہے۔ بتا رہا تھا کہ پرسوں لڑکی کی منگنی ہو جائے گی اور ہم نے تب تک ثالثہ کو ان کے گھر جانے سے روکنا ہے۔"

فرحان مسمسے انداز میں بولا۔ "کیا لگتا ہے مجھ میں اتنا حوصلہ ہے کہ ثالثہ کو حکم دے سکوں، وہ بھی ایسی صورت میں جب معاملہ اس کے لاڈلے بھائی، بلکہ سوری اس کے بیٹے کا ہو۔"

ہر کام میں طاقت جھونکنا ضروری نہیں ہوتا، کبھی کبھی دماغ بھی استعمال کر لینا "چاہیے۔"

"بیوی کے غلام کے پاس دماغ نہیں صرف سعادت مندی ہوتی ہے۔"

تم اپنے ملازم کو کہو فی الفور ثالثہ کو کال کر کے بتائے کہ تمہاری چھاتی میں درد اٹھا ہے " اور ڈرائیور تمہیں ہسپتال لے گیا ہے۔ فیملی ڈاکٹر کو بھی سمجھا دینا۔ آج اور کل کا دن

PDF NOVL BANK

خوب صورت نرسوں سے خدمتیں لو، پرسوں واپس آجانا۔ یقیناً بیماری کا سن کر تم تک پہنچنے میں وہ ایک لمحہ بھی ضائع نہیں کرے گی۔

آپ کی بیٹی کی موجودگی میں کسی نرس کی جراحت نہیں کہ میرا بلڈ پریشر ہی دیکھ سکے۔"

"البتہ اس کے ہوتے ہو مجھے بھی کوئی نرس کہاں دکھائی دے گی۔

"سیٹھ محمد علی نے پوچھا۔" منصوبہ کیسا ہے؟

فرحان چہکا۔ "بہت اچھا، کم از کم دو دن تو اس کی خدمتوں سے بہرہ مند ہو جاؤں گا۔" پھر ایک دم بدکا۔ "لیکن ڈیڈی! اس کے بعد مہینہ بھر پرہیزی کھانے کون کھائے گا۔"

"سیٹھ محمد علی نے تسلی دی۔ "دن کو ڈٹ کر ہوٹل میں کھا لیا کرنا یار۔

ٹھیک ہے ڈیڈی! "گہرا سانس لیتے ہوئے اس نے رابطہ منقطع کر دیا۔"

"عالیہ نے دلچسپی سے پوچھا۔ "مجھے بھی بتاؤ کس جوڑ توڑ میں لگے ہو۔

وہ بیوی کو تفصیل بتانے لگا۔ اسی اثناء میں دروازہ بجا کر ثالثہ اندر آئی، چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔

"پاپا! فرحان کی طبیعت ایک دم خراب ہو گئی ہے، ملازم انھینسپتال لے گئے ہیں۔"

PDF NOVL BANK

سیٹھ محمد علی نے بیٹی کو تسلی دی۔ ”گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے بیٹا! چھوٹی موٹی بیماریوں کا آنا جانا تو لگا رہتا ہے۔“

”ثالثہ رُنگھی ہوئی۔ ”پاپا! وہ کال اٹینڈ نہیں کر رہے۔ میں ہسپتال جا رہی ہوں۔“

”اس نے مشورہ دیا۔ ”ڈرائیو خود نہ کرنا، معاویہ کو بھی ساتھ لے جاؤ۔“

”ٹھیک ہے پاپا!“ وہ سرعت سے باہر نکل گئی۔“

سیٹھ محمد علی شفقت سے مسکرایا۔ ”کتنی محبت کرتے ہیں ایک دوسرے سے۔ اور اس

”کی وجہ ہے والدین کی مرضی سے شادی کرنا۔“

”دستر خوان پر بیٹھتے ہوئے یوسف نے کہا۔ ”ایک نئی اطلاع ملی ہے۔“

پلیٹ میں سالن ڈالتے ہوئے شمامہ سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی۔

اس نے انکشاف کیا۔ ”سیٹھ معاویہ علی صدیقی کی بڑی بہن ثالثہ علی صدیقی، شہورانی

”کے انکار کو اقرار میں تبدیل کرنے کل یا پرسوں تشریف لائیں گی۔“

دن کیسا گزرا باباجان؟ ”اس نے تبصرہ کرنے سے گریز کیا تھا۔“

PDF NOVL BANK

اس کے والد کی کال آئی تھی۔ ثالثہ کو کھری کھری سنانے کا مشورہ دے رہے تھے۔ ""
یوسف نے موضوع سے ہٹنا گوارا نہیں کیا تھا۔

"شمامہ تلخی سے بولی۔ "انہیں گولی چلانے کو ہمارا ہی کندھا ملا ہے۔

یوسف بے نیازی سے بولا۔ "کیا فرق پڑتا ہے، جب ان کے مشورے کے بغیر بھی ہمارا
"انکار متعین ہے۔

اپنا کام نکلنے کو انہیں ایک ڈرائیور کی چاپلوسی سے بھی فرق نہیں پڑتا۔ جن کی بیٹی کو وہ
چھوت کی بیماری سمجھتے ہیں۔ "شمامہ پھٹ پڑی تھی۔

یوسف نے قہقہہ لگایا۔ "گویا شمو رانی چاہتی ہے سیٹھ محمد علی صدیقی بھی رشتا مانگنے
"کو یہاں ماتھا ٹیکنے آئے۔

باباجانی! لڑنے کو جی کر رہا ہے تو میں تیار ہوں۔ "وہ چڑچڑی ہوئی۔

"جب تمہیں اس رشتے سے کوئی غرض ہی نہیں ہے تو سیٹھ صاحب سے گلہ کیسا؟

"وہ دکھی دل سے بولی۔ "شاکی ان کی نیت اور مفلسوں کو حقیر سمجھنے کی سوچ پر ہوں۔

PDF NOVL BANK

یہ ہر زردار کی سوچ ہے بیٹی! یہاں کردار نہیں حیثیت کو اہمیت دی جاتی ہے۔"

صلاحیتوں کو نہیں نسب کو پرکھا جاتا ہے، اخلاق نہیں، خاندان دیکھا جاتا اور سیرت نہیں

"دولت مانی جاتی ہے۔"

"یقیناً یہی سوچ ان کے بیٹے کی بھی ہوگی۔"

کیوں اس کا برتاؤ بھول گئی ہو؟ "یوسف متعجب ہوا۔"

یاد ہے باباجان! "وہ دل مسوس کر رہ گئی تھی۔"

خیر میں نے سیٹھ صاحب کو کہہ دیا ہے کہ اپنی بیٹی کو دون روک لے تاکہ مسئلے کا

"مستقل حل ہو جائے۔"

مستقل حل؟ "اس نے سوالیہ انداز میں دہرایا۔"

پرسوں احتشام کے والدین باقاعدہ رشتا مانگنے آرہے ہیں، ساتھ ہی منگنی کی رسم بھی ہو

"جائے گی۔"

شمامہ نے نوالہ چھالے میں رکھا اور پانی کا گلاس منہ سے لگالیا۔ چہرے پر ایک دم حزن

و ملال اور اداسی نے ڈیرے ڈال لیے تھے۔

سالن بہت اچھا بنا ہے۔ "یوسف نے اس کا دھیان بٹانے کی کوشش کی۔"

PDF NOVL BANK

”وہ غائب دماغی سے ہکلائی۔ ”نن.... نہیں، پریشان تو نہیں ہوں۔“

یوسف کے چہرے پر پھسکی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ ”اتنی بھیانک خبر تو نہیں سنائی کہ تم ہوش ہی کھو بیٹھو۔“

وہ خاموش، پاؤں کے انگوٹھے سے ہچھونا کریدتی رہی۔

یوسف نے گم± جا (ہاتھ صاف کرنے کے لیے دسترخواں پر رکھا جانے والا چھوٹا سا کپڑا) اٹھا کر ہاتھ صاف کیے اور اٹھ گیا۔ شمامہ بھی خواب گاہ کی طرف بڑھ گئی تھی۔ یوسف نے اسے حیرانی سے دیکھا، وہ دسترخوان لپیٹے بغیر چل دی تھی۔ آوازینے کے لیے اس کے لبہلے اور پھر کچھکے بغیر وہ خود دسترخوان سمیٹنے لگا۔ برتن باورچی خانے میں رکھ کر وہ سونے چلا گیا تھا۔

صبح نماز پڑھ کر لوٹتا تو وہ نماز پڑھ کے تلاوت میں مشغول ہوتی اور باپ کے آتے ہی گرم گرم ناشتا تیار کرتی۔ مگر واپسی پر اس کے کمرے میں اندھیرا نظر آیا۔

اس نے شمامہ کو آواز دی، مگر جواب نہ آیا تھا۔ دروازہ بجا کر وہ داخل ہوا۔ بتی روشن تھی، پنکھا چل رہا تھا اور وہ مکمل کمبل میں روپوش تھی۔ یوسف کو حیرانی ہوئی تھی۔

PDF NOVL BANK

شمو بیٹا! "اس نے قریب ہو کر آواز دی اور کمبل ہٹا کر اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھا۔ اس" کا جسم بھٹی بنا تھا۔

اتنا تیز بخار۔ "یوسف کا دل لرز گیا تھا۔ "شمو بیٹا! "اس نے رو ہانسا ہو کر آواز دی۔ " وہ کرہستے ہوئے سیدھی ہوئی، آنکھیں بند تھیں۔ "شمو.... شمو.... اٹھو بیٹا ڈاکٹر کے پاس "چلیں۔

"بب.... باباجان.... "اس نے بہ مشکل آنکھیں کھولی تھیں۔

بابا کی جان اٹھو۔ "یوسف نے اسے سہارا دے کر اٹھایا۔ وہ لرزتی ہوئی اٹھ بیٹھی۔ اس" کے جسم میں طاقت بالکل نچڑ گئی تھی۔ یوسف اس کا بازو کندھے پر رکھ کر سہارا دے کر باہر لایا۔ کار میں بٹھا کر وہ سیٹھ صاحب کو کال کرنے لگا۔

سیٹھ عبدالکریم صالح بھی سحر خیز تھا۔ اس نے کال وصول کرنے میں دیر نہیں کی تھی۔ شمامہ کی بیماری کا سنتے ہی بولا۔ "اسے ہسپتال لے جاؤ اور ساتھ ہی رہنا میں "دوسرے ڈرائیور کے ساتھ دفتر چلا جاؤں گا۔

سیٹھ صاحب کا شکریہ ادا کر کے اس نے کار آگے بڑھادی۔ سیٹھ صاحب کی مہربانی سے ان کے ملازموں کا علاج بھی سیٹھ صاحب کے فیملی ہسپتال میں ہوتا تھا۔ پون گھنٹے بعد

PDF NOVL BANK

ڈاکٹر شمامہ کا معائنہ کر رہا تھا۔ اس کا بخار کافی تیز تھا، ڈاکٹر کی ہدایت پر اسے پرائیوٹ کمرے میں منتقل کر دیا گیا تھا۔

شمامہ اور یوسف کے وقت پر نہ پہنچنے پر بسمہ اسے کال کرنے لگی، شمامہ کے جواب نہ دینے پر اسے یوسف سے بات کرنا پڑی۔ شمامہ کی بیماری کا سن کر وہ پریشان ہو گئی تھی۔

"فورا بولی۔" چچا جان! کس ہسپتال میں ہیں، میں آرہی ہوں۔

یوسف نے منع کیا۔ "ضرورت نہیں ہے بیٹی! تم یونیورسٹی جاؤ۔ شمامہ ویسے بھی سکون" اور دوا کے زیر اثر ہے۔

"وہ متفق ہوئی۔" ٹھیک ہے چچا جان! آپ پتا بتا دیں میں چھٹی کے وقت آؤں گی۔ یوسف نے ہسپتال کا پتا بتا کر رابطہ منقطع کر دیا۔ یونیورسٹی بس نکل گئی تھی۔ وہ رکشے میں یونیورسٹی پہنچی۔ جو بھی گیٹ میں داخل ہوئی اسے عقیل اپنی موٹر سائیکل مقفل کرتا نظر آیا۔ وہ پختہ روش پر آگے بڑھ گئی۔ عقیل نے اسے نہیں دیکھا تھا۔ یوں بھی پرچھائیں کی طرح ہر وقت شمامہ کے ساتھ گھومنے کی وجہ سے کالا نقاب اس کی بھی

PDF NOVL BANK

پہچان تھا۔ تبھی عقیل غریب بے خیالی میں اس کے پیچھے بڑھ گیا۔ اس کی محتاط نظریں سبزہ زار کے اس گوشے کی طرف متوجہ تھیں جہاں وہ شمامہ کے ساتھ بیٹھا کرتی تھی۔ دو تین گز آگے چلتی ہوئی بسمہ پر نظر نہیں پڑی تھی۔ بسمہ نے قدموں کی رفتار مزید آہستہ کی اور پھر ایک دم پیچھے گھومی۔

عقیل ان کے مخصوص گوشے کو خالی پا کر اطمینان بھرا سانس بھی نہیں لے پایا تھا کہ سر پر پہاڑ آن گرا، جسے دور سے تاڑنے کی کوشش کر رہا تھا وہ دو قدم کے فاصلے پر نہٹنے پھلائے کھڑی تھی۔ اس کے قدم زمین میں گر گئے تھے۔

"وہ غرائی۔" تو تم میرا پیچھا کر رہے تھے۔

وہ ہکلا گیا تھا۔ "قت.... قسم لے لیں مس.... مم.... مجھے.... میں نے آپ کو ابھی دیکھا ہے۔"

میں تو گویا تمہارے جھوٹ پر یقین کر لوں گی۔ "بسمہ نے آنکھیں نکالیں۔"

وہ بے چارگی سے بولا۔ "سس.... سچ کہہ رہا ہوں مس! آپ کک کوئی بھی قسم لے سکتی ہیں۔"

PDF NOVL BANK

اب تم میرے نام کی قسمیں کھاؤ گے، ایسی کوشش بھی کی تو زبان گدی سے کھینچ لوں گی۔" بسمہ نے بات کو من چاہا رخ دیا۔

اے.... اے.... ایسا میں نے کب کہا۔ "عقیل کی شکل روپنے والی ہو گئی تھی۔"

کہہ کر دیکھو.... سر نہ پھاڑ دوں، مجھے جلتے نہیں ہو۔ تم شریف لڑکیوں کو چھیرنے کے "عادی ہو گے، مگر اب بہت غلط جگہ ہاتھ ڈال دیا ہے۔"

یقین کرو مس! میں آپ کا پیچھا نہیں کر رہا تھا۔ بلکہ میں تو سبزہ زار کی طرف متوجہ تھا "کہہ اگر آپ وہاں بیٹھی ہوں تو میں تھوڑی دیر یہی رک جاؤں۔"

نکل آئی اصل بات، کر لیاناں اعتراف، تم روزانہ مجھے دور سے تاڑتے ہو، بدنام کرنا "چاہتے ہو۔ فکر نہ کرو، میں تم جیسوں کا علاج جانتی ہوں۔"

ایسا میں نے کب کہا۔ "عقیل کی شکل روپنے والی ہو گئی تھی۔" "میرے کہنے کا مطلب "..... تھا کہ میں احتیاط

ہاں.... ہاں جانتی ہوں۔ "اس نے قطع کلامی کرتے ہوئے دانت پیسے۔ "تم احتیاط ہی "سے گھورتے ہو، لیکن کسی لڑکی کو احتیاط سے گھورنے کی اجازت کون سی شریعت یا "قانون دیتا ہے۔"

PDF NOVL BANK

"اوہ زچ ہو کر بولا۔" آپ ہر بات کا الٹا مطلب لے رہی ہیں مس
آخری بار تنبیہ کر رہی ہوں، اگر اس کے بعد موقع دیا تو وی سی سے تو شکایت کروں گی"
ہی خود بھی تمہاری اچھی طرح خبر لوں گی۔" دھمکی آمیز لہجے میں کہہ کر وہ اس کا جواب
سنے بغیر چل دی۔

عقیل سر تھام کر پختہ روش کے کنارے لگی سنگی بینچ پر بیٹھ گیا تھا۔ وہ ایک عذاب ہی
میں گرفتار ہو گیا تھا۔ محبت کرنا اس نہیں آیا تھا۔ ذرا بھی اندازہ ہوتا کہ رشتا بھیجنے پر وہ
ہاتھ دھو کر پیچھے پڑ جائے گی تو کبھی غلطی نہ کرتا۔

اس کے کلاس روم میں داخل ہونے کے بعد ہی وہ آگے بڑھ سکا تھا۔ سر جھکائے
ہوئے وہ اپنی نشست کی طرف بڑھا۔ چہرے پر تیز نظروں کی تپش اسے یہ احساس دلانے
کے لیے کافی تھی کہ بسمہ اس پر نظر رکھے ہوئے تھی۔

میں نہیں دیکھ سکتا اور اسے گھورنے کی اجازت ہے۔ "دل ہی دل میں کڑھتے ہوئے وہ"
اپنی جگہ پر بیٹھ گیا۔ معاویہ کی نشست خالی پڑی تھی۔ دوران سبق اس نے ترچھی نظروں
سے دیکھا، مگر وہ سر جھکائے کچھ لکھنے میں مصروف تھی۔ اس کا آدھا چہرہ ہی نظر آ رہا تھا۔
ناک میں چمکنے والا کوکا، کانوں میں پہنا سفید نگینے والا ٹاپس، ہلکی سانولی رنگت کا داہنا

PDF NOVL BANK

گال، اسے بے خبر پا کر وہ انہماک سے گھورنے لگا۔ اسے معلوم نہیں تھا کہ وہ خوب صورت تھی یا نہیں، لیکن اسے اچھی لگتی تھی۔ اتنی کہ اس سے بہت زیادہ خوف کھانے کے باوجود اپنانا چاہتا تھا۔

وہ ایک دوسرے کے متوازی بیٹھے تھے جلد ہی بسمہ کو اس کے گھورنے کا احساس ہو گیا تھا۔ ایک دم اس نے سر گھمایا، عقیل وارفتگی سے ناک کے کوکے کو گھورتے ہوئے سوچ رہا تھا کہ اسے ثریا ستارے سے تشبیہ دے یا چودھویں کا چاند کہے۔ اور اگر کوکے کو چودھویں کا چاند سمجھے تو کان کے ٹاپس کو کیا کہے جس کا نگینہ کوکے سے بڑا تھا۔ بسمہ کے سر گھماتے ہی ان کی نظریں ملیں، بسمہ نے ہونٹ سکپڑتے ہوئے اسے گھر کی دی، وہ ہڑبڑا کر سامنے دیکھنے لگا۔ اس کے بعد کافی دیر تک اسے نظروں کی تپش محسوس ہوتی رہی مگر اس نے بسمہ کی طرف دیکھنے کی ہمت نہیں کی تھی۔

سبق ختم کر کے پروفیسر صاحب باہر نکلے، عقیل نے جلدی سے کتاب کھول کر نظریں جما لیں، ڈر تھا کہ بسمہ اس کا گریبان تھامنے ضرور اٹھے گی، مگر خیریت رہی اور اس نے صرف گھورنے پر اکتفا کیا تھا۔

PDF NOVL BANK

عقیل بھائی! کوئی اچھا سا شعر ہی ہو جائے۔" پروفیسر صاحب کی آمد میں دیر ہونے پر "شعیب نے آواز دی تھی۔ باقی طلبہ بھی اس کی جانب متوجہ ہو گئے تھے۔

کک.... کیسا شعر؟" وہ بوکھلا گیا تھا۔

اس دن آپ نے بہت پیاری نظم سنائی تھی۔ "شعیب کو یقیناً معلوم نہیں تھا کہ وہ "نظم کس طرح بے چارے کے گلے اٹکی ہوئی تھی۔

عقیل بھائی سنائیں ناں۔ "غزالہ نے لوچ دار لہجے میں کہا۔

"عقیل نے تھوک نگلتے ہوئے بے بسی ظاہر کی۔ "میں کوئی شاعر تو نہیں ہوں۔

"اختر نے با آواز بلند پکارا۔ "سنا دے یار، اتنی منتیں کیوں کروا رہا ہے۔

چل بھئی نخرے چھوڑ اور شروع ہو جا۔ "ایک اور آواز بلند ہوئی۔

اب سنا بھی دے یار! "تین چار لڑکوں نے کورس کی صورت آواز دی تھی۔ تبھی "پروفیسر ہاشم کلاس میں داخل ہوئے۔

کیا سننا چاہ رہے ہو اور کس سے سننا چاہ رہے ہو۔" پروفیسر ہاشم متنبہ ہوئے۔

PDF NOVL BANK

غزالہ بولی۔ "سر اس دن عقیل بھائی نے بہت اچھی نظم سنائی تھی، ابھی سارے کلاس والے درخواست کر رہے تھے کہ پروفیسر صاحب کے آنے تک دو تین اشعار ہی سنا "ہمنگر عقیل بھائی نخرے میں آئے ہوئے ہیں۔

پروفیسر ہاشم مزاحیہ لہجے میں بولے۔ "عقیل میاں! جب تمام کلاس فیلو درخواست کر رہے ہیں تو تمہیں انکار نہیں کرنا چاہیے۔ اٹھ جا بھائی تاکہ سبق کی ابتداء تمہاری شاعری سے ہو۔"

طلبہ نے تالیاں بجا کر پروفیسر صاحب کو داد دی تھی۔ عقیل جھپکتے ہوئے کھڑا ہوا۔ ترچھی نگاہ بسمہ پر ڈالی وہ قہر آلود نظروں سے گھور رہی تھی۔ حوصلہ مجتمع کرتے ہوئے وہ بولا۔

کس طرح سے صدا لگاؤ نکلے
میرے کاسے میں ڈال دے خود کو

واہ.... بہت خوب.... عمدہ.... "مختلف آوازیں بلند ہوئیں۔"

"پروفیسر ہاشم نے منہ بنایا۔ "بس ایک ہی شعر کے لیے اتنی منت زاری کروائی ہے۔"

"شعیب بولا۔ "اس دن والی نظم ہی سنا دے یار۔"

PDF NOVL BANK

عقیل کو خجالت محسوس ہوئی۔ ہمت مجتمع کرتے ہوئے اس نے کھنکار کر گلا صاف کیا۔
"عرض کیا ہے

کوئی ایسا جادو ٹونہ کر، مرے عشق میں وہ دیوانہ ہو
 یوں الٹ پلٹ کر گردش کی، میں شمع، وہ پروانہ ہو
 ذرا دیکھ کے چال ستاروں کی، کوئی زائچہ کھینچ قلندر سا
 کوئی ایسا جنتر منتر پڑھ، جو کر دے نخت سکندر سا
 کوئی چلہ ایسا کاٹ کہ پھر، کوئی اس کی کاٹ نہ کر پائے
 کوئی ایسا دے تعویذ مجھے، وہ مجھ پر عاشق ہو جائے
 کوئی فال نکال کر شمع گر، مری راہ میں پھول گلاب آئیں
 کوئی پانی پھوک کے دے ایسا، وہ پیے تو میرے خواب آئیں
 کوئی ایسا کالا جادو کر، جو جلمگ کر دے میرے دن
 وہ کسے مبارک جلدی آ، اب جیا نہ جائے تیرے بن
 کوئی ایسی راہ پہ ڈال مجھے، جس راہ سے وہ دلدار ملے
 کوئی تسبیح دم درود بتا، جسے پڑھوں تو میرا یار ملے

PDF NOVL BANK

کوئی قابو کر بے قابو جن، کوئی سانپ نکال پٹاری سے
 کوئی دھاگہ کھینچ پراندے کا، کوئی منکا اکشا دھاری سے
 کوئی ایسا بول سکھا دے نا، وہ سمجھے خوش گفتار ہوں میں
 کوئی ایسا عمل کرا مجھ سے، وہ جانے، جان نثار ہوں میں
 کوئی ڈھونڈ کے وہ کستوری لا، اسے لگے میں چاند کے جیسا ہوں
 جو مرضی میرے یار کی ہے، اسے لگے میں بالکل ویسا ہوں
 کوئی ایسا اسم اعظم پڑھ، جو اشک بہا دے سجدوں میں
 اور جیسے تیرا دعوا ہے، محبوب ہو میرے قدموں میں
 پر عامل رک، اک بات کہوں، یہ قدموں والی بات ہے کیا؟
 محبوب تو ہے سر آنکھوں پر، مجھ پتھر کی اوقات ہے کیا
 اور عامل سن یہ کام بدل، یہ کام بہت نقصان کا ہے
 سب دھاگے اس کے ہاتھ مینہیں، جو مالک کل جہان کا ہے

PDF NOVL BANK

زوردار تالیوں سے کلاس روم گونج اٹھا تھا، پروفیسر ہاشم نے انگوٹھا اٹھا کر اسے داد دی۔
 ”اب پڑھائی کا مزا بھی آئے گا۔ البتہ وہ خوش قسمت لڑکی ہے کون جس کے لیے جادو
 ”تعویذ اور چلّوں کی ضرورت پڑ گئی ہے۔

”زوردار قہقہہ بلند ہوا۔ شعیب نے کہا۔ ”سر! شاید وہ آج نہیں آئی۔

پروفیسر ہاشم نے افسوس بھرے انداز میں سر ہلایا۔ ”سارے ایک نقاب پوش کے پیچھے
 ”!ہی پڑے ہو یار

عقل نے تردید یا تائید نہیں کی تھی۔ تیز نظروں کی تپش تواتر سے چہرے پر محسوس ہو رہی
 تھی۔ مگر خود کو بے پروا ظاہر کرتے ہوئے وہ سبق کی طرف متوجہ رہا۔ پیریڈ کے اختتام
 پر پروفیسر صاحب کا رخ دروازے کی طرف ہوتے ہی اس نے اٹھنے کو پر تو لے، مگر بسمہ
 کو نشست چھوڑتے دیکھ کر وہ بیٹھ گیا تھا۔ یقیناً اس کے نظم سنانے پر وہ غصے میں بھری
 ہوئی تھی، کچھ بعید نہیں تھا کہ بے قابو ہو کر بھانڈا پھوڑ دیتی اور طلبہ کے ہاتھ نیا ڈراما
 لگ جاتا۔ دو تین منٹوں میں کلاس روم خالی ہو گیا تھا۔

اس نے بھی نشست چھوڑی اور دروازے کی طرف بڑھا اچانک بسمہ اندر داخل ہوئی، وہ
 اس کے اکیلے ہونے کا انتظار کر رہی تھی۔

PDF NOVL BANK

عقیل کے ہاتھ پاؤں پھول گئے تھے۔ اس نے راہ فرار تلاش کی مگر دروازے کے سامنے خوب صورت بلاکھڑی تھی اور کھڑکیوں میں جالی لگی تھی۔

وہ نیپے قدم رکھتے ہوئے قریب ہوئی، چہرے پر یتیمی طاری کرتے ہوئے عقیل نے اس کی شعلے اگلتی آنکھوں کی طرف دیکھا اور فوراً سر جھکا لیا۔

وہ پھاڑ کھانے والے لہجے میں بولی۔ "جادو ٹونہ کر کے مجھے دیوانہ کرو گے، چلہ کاٹ کے اپنے بس میں کرو گے، جنت منتر سے قابو میں کر کے اپنے عشق میں پاگل کرو گے.... یہ ارادے ہیں۔"

نن.... نہیں.... مم.... مس یہ تو فقط شاعری تھی۔ "وہ ہکلا گیا تھا۔"

اس نے دانت پیسے۔ "بچی نہیں ہوں، اچھی طرح جانتی ہوں کیا فرما رہے تھے اور مخاطب "کون تھا۔ تمہیں تو بس بہانہ چاہیے تھا۔"

"آ.... آپ کے سامنے ہی پروفیسر صاحب نے حکم دیا تھا۔"

تو حضرت اقبال کی شاعری سنا دیتے۔ حفیظ جالندھری کے شاہ نامہ اسلام سے کچھ پڑھ "جیتے، مسدس حالی بھی بہترین انتخاب تھا، مگر تمہیں تو شریف لڑکی کو تنگ کرنے کا بہانہ چاہیے تھا، جانتے تھے کہ بے چاری بے زبانوں کی طرح سر جھکائے بیٹھی رہے گی کہ

PDF NOVL BANK

بھری کلاس میں تم جیسوں کو آئینہ بھی نہیں دکھایا جا سکتا۔ البتہ تم یہ بھول گئے تھے کہ "یہ لڑکی اتنی بھی بھولی اور سیدھی نہیں ہے کہ جوابی کارروائی نہ کر سکے۔"

"آپ خواہ مخواہ شک کر رہی ہیں۔"

خواہ مخواہ شک نہیں کر رہی۔ اور اب میں تمہاری عاشقی نکلنے آئی ہوں بالکل ایسے ہی "جیسے عامل بابا جن نکلتے ہیں۔" آستینیں چڑھاتے ہوئے وہ جارحانہ انداز میں عقیل کی جانب بڑھی۔ وہ لٹے قدموں پیچھے بھاگا۔

دد... دیکھیں.... مم.... مس آپ زیادتی کر رہی ہیں۔ مجھے ہاتھ نہ لگانا ورنہ شور مچا دوں "

"گا۔"

ٹھوڑی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بسمہ نے شہادت کی انگلی دھمکی کے انداز میں اٹھائی۔ "شور تم نہیں میں مچاؤں گی۔ آج تو تمہیں وہ پھینٹی پڑاؤں گی کہ ساری عاشقی اور محبتیں بھول جائیں گی۔ صرف یونیورسٹی سے نہیں نکلو گے، سول جیل بھی ہوگی۔

پپ.... پلیز.... معاف کر دو.... قق.... قسم سے میرا ارادہ بالکل بھی ایسا نہیں تھا۔"

عقیل کے چہرے پر ہوائیاں اڑنے لگی تھیں، وہ مسلسل پیچھے ہٹ رہا تھا۔ جبکہ بسمہ بے باکی سے اس کی طرف بڑھ رہی تھی۔

PDF NOVL BANK

دیوار سے پشت ٹکراتے ہی، عقیل نے دو تین کرسیاں کھینچ کر بسمہ کی راہ میں رکھیں اور بھاگ کر دوسری قطار میں گھس گیا۔ بسمہ اس کے پیچھے لپکی، مگر اب دروازے تک کوئی رکاوٹ نہیں تھی۔ عقیل تیز رفتاری سے بھاگا اور دروازے سے نکلتے ہی تیز قدموں سے چلتے ہوئے کیفے ٹیریا کی طرف بڑھ گیا۔ اس کا دل بری طرح دھڑک رہا تھا۔ اگر بسمہ واقعی شور مچا دیتی تو اس کی پڑھائی تو کیا ضائع ہوتی حوالات کی سیر کا بھی خطرہ پیدا ہو جاتا۔

یا اللہ کس مصیبت میں پڑ گیا ہوں۔ "اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ کیسے بسمہ سے "جان چھڑاتا۔ وہ تو پیر تسمہ پا کی طرح پیچھے پڑ گئی تھی۔
 کونے کی میز پر بیٹھ کر وہ معاویہ کو گھنٹی کرنے لگا۔ "کہاں ہو یا ر!" کال وصول ہوتے ہی اس نے بے صبری سے پوچھا۔

"کل رات سے بہنوئی کی طبیعت خراب تھی انھی کے ساتھ ہسپتال میں ہوں۔"
 "آج تمہاری شمرانی بھی نہیں آئی اور اس کی سہیلی جان کو آئی ہوئی ہے۔"
 "معاویہ ہنسا۔ "پھر کیا ہوا؟"

PDF NOVL BANK

اس نے روہانے لہجے میں صبح اور کلاس کا واقعہ کہہ سنایا۔

لڑکی تم ہو یا وہ۔ "معاویہ نے حیرانی ظاہر کی۔"

شور مچانے کی دھمکی دے رہی تھی اور کلاس روم میں ہمارے علاوہ کوئی نہیں تھا۔ اگر "

"سچ میں شور مچا دیتی تو شاید اب تک وی سی نے پولیس بلالی ہوتی۔

وہ تمہیں تنگ کر رہی ہے اور بس۔ "معاویہ نے تسلی دی۔"

اسے تنگ کرنا نہیں اذیت دینا کہتے ہیں بھائی، اچھا بھلا اسے گھور لیتا تھا اب تو اسی تار "

میں رہتی ہے کہ کب نظریں اٹھاؤں اور اسے گھرکنے کا موقع ملے۔ یا را! جان چھڑانے کی

"ترکیب بتا دو ورنہ اس یونیورسٹی میں تعلیم جاری رکھنا مشکل ہو جائے گا۔

"معاویہ اطمینان سے بولا۔ "کسی دوسری لڑکی سے دوستی کر لو۔

عقل گہرے طنز سے بولا۔ "اچھا مشورہ ہے، پہلے والی سے جان چھڑانے کے لیے ایک

"اور بلا پیچھے لگا لوں۔

معاویہ نے وضاحت کی۔ "میں نے اظہار محبت کا نہیں، صرف گپ شپ کا کہا ہے۔ ایسا

"تعلق جو عموماً ہم جماعتوں کے بیچ ہوتا ہے۔

PDF NOVL BANK

وہ کیفے میں بھی پہنچ گئی ہے، اب دروازے پر کھڑی خالی نشست تاڑ رہی ہے.... ارے "

مارے گئے وہ اسی طرف آرہی ہے اور نظریں مجھ پر جمی ہیں۔ بعد میں بات کرتا ہوں۔" رابطہ منقطع کر کے وہ جگ اٹھا کر گلاس بھرنے لگا، اس کی ترچھی نظریں بسمہ کی طرف متوجہ تھیں جو نیپے تلے قدم رکھتے ہوئے آگے بڑھ رہی تھی۔ وہ اتنا بدحواس ہوا تھا کہ پہلے سے بھرے ہوئے گلاس کا دھیان بھی نہیں رکھ سکا تھا۔ لبریز گلاس سے پانی باہر گر رہا تھا اور اس کا دھیان بسمہ کی طرف تھا۔ میز سے بہہ کر پانی جب اس کی گود میں گرا تب وہ ہڑبڑا کر ہوش میں آیا اور اٹھ کر دامن جھاڑنے لگا۔

آوارہ نظریں جب شریف لڑکیوں پر گاڑ رکھی ہوں تو یہی ہوتا ہے۔ "قریب پہنچ کر وہ "پھاڑ کھانے والے لہجے میں بولی تھی۔

".... نن.... نہیں، مم.... میں نے تو نہیں دیکھا مس! میں تو.... میں تو"

نظر آ رہا ہے۔ "وہ دبے لہجے میں غرائی۔ "اور کونے کی میز لڑکیوں کے لیے ہوتی ہے۔ مگر"

تم جیسے یہاں اس لیے بیٹھتے ہیں کہ اطمینان سے "بھونڈی" کر سکیں۔" (بھونڈی کرنا یعنی اوباشی سے غیر لڑکیوں کو تاڑنا)

PDF NOVL BANK

آ...آپ بیٹھ جائیں مس! میں چلا جاتا ہوں۔" اسے وہاں سے بھاگنے کی سوچھی۔ بسمہ " اسے کڑے تیوروں سے گھورتی رہی۔

دائیں بائیں اسے کوئی خالی میز نظر نہیں آئی تھی۔ دو تین میزیں چھوڑ کر ان کی کلاس فیلو غزالہ بیٹھی تھی۔ باہر جانے کا ارادہ موخر کرتے ہوئے وہ خوش اخلاقی سے بولا۔ "مس "غزالہ اگر اجازت ہو تو یہاں بیٹھ جاؤں۔

پلیز بیٹھو نا۔" اس کے چہرے پر خوشگوار مسکراہٹ نمودار ہوئی۔

شکریہ مس غزالہ! آپ چائے پینا پسند کریں گی۔" بسمہ کی طرف پیٹھ کرتے ہوئے وہ "بیٹھ گیا تھا۔

"غزالہ نے نفی میں سر ہلایا۔ "شکریہ، میں نے ابھی جوس اور برگر لیا ہے۔

....وہ چائے کا بتانے لگا۔ غزالہ نے پوچھا

"آپ کا دوست نظر نہیں آرہا۔"

"اس کا بہنوئی ہسپتال میں داخل ہے اسی کے ساتھ ہے۔"

غزالہ معنی خیز لہجے میں بولی۔ "میں نے سوچا شاید ڈرائیور کی بیٹی کے ساتھ رنگ رلیاں منا

"رہا ہے، وہ بھی تو حاضر نہیں نا؟

PDF NOVL BANK

ایسا نہیں ہے۔ "عقیل نے نفی میں سر ہلایا۔"

سچ کہو، کیا شمامہ مجھ سے خوب صورت ہے۔ "غزالہ کا انداز ایسا تھا گویا وہ شمامہ کو اپنی " جوتی برابر بھی نہ سمجھتی ہو۔

آپ کہاں اور وہ کہاں۔ "عقیل نے گول مول انداز میں اس کی غلط فہمی کو شہہ دی " تھی۔

معاویہ کو اس میں کیا نظر آیا کہ یونیورسٹی کی خوب صورت ترین لڑکی کو بھی نظر انداز " کرنے پر تلا ہے۔ "غزالہ کے لہجے میں اپنی خوب صورتی کا زعم ابل رہا تھا۔

"عقیل نے جان چھڑائی۔ "کبھی پوچھنے کا موقع نہیں ملا۔

"اسے سمجھاؤ ناں، کیوں ایک گھٹیا کلاس کی لڑکی کے لیے خود کو بدنام کر رہا ہے۔"

"عقیل نے منہ بنایا۔ "مجھ غریب کی کون مانتا ہے۔

"غزالہ نے معنی خیز لہجے میں پوچھا۔ "کہیں تمہاری نظموں کا مخاطب میں تو نہیں ہوں۔

توبہ توبہ.... "عقیل نے کانوں کو ہاتھ لگایا۔ "مس غزالہ! بھلا ایسی جرات کر سکتا "

"ہوں۔ میں چادر دیکھ کر پاؤں پھیلاتا ہوں۔

PDF NOVL BANK

غزالہ کا نقرئی قہقہہ بلند ہوا۔ "خیر مجھ پر لٹو تو کئی لڑکے ہیں، مگر میری حیثیت دیکھ کر بے چارے اپنا سامنہ لے کر رہ جاتے ہیں۔ اور حقیقت تو یہ ہے کسی کو محبت کرنے سے "نہیں روکا جاسکتا۔ البتہ مجھے کوئی ایسا نظر نہیں آیا کہ اس کے بارے کچھ سوچ سکوں۔ معاویہ کے بارے کیا خیال ہے؟" بیرے سے چائے کی پیالی وصول کرتے ہوئے "عقیل نے تجاہل عارفانہ سے پوچھا۔

غزالہ تکبر سے بولی۔ "میرے معیار کا تو نہیں ہے، البتہ یونیورسٹی میں اس سے بہتر لڑکا "بھی نظر نہیں آ رہا۔ شاید اس کی دوستی کی درخواست کو قبول کر لوں۔ "عقیل نے مکھن لگایا۔ "ویسے آپ دونوں کی جوڑی بہت سچے گی۔

غزالہ کے چہرے پر خوشی ابھری۔ "آپ صرف چائے پی رہے ہیں، کچھ کھانے کو لیں "ناں؟" اس نے ہاتھ لہراتے ہوئے بیرے کو آواز دی۔ "ایک چکن برگر لانا۔

"!عقیل نے خفیف ہو کر کہا۔ "اس کی ضرورت نہیں تھی مس غزالہ

"وہ فخریہ لہجے میں بولی۔ "آپ غزالہ سلیم کے مہمان ہیں جناب۔

"عقیل ہنسا۔ "یہ نہ ہو میں آپ کو مستقل ہی میزبان بنا لوں۔

"اس نے بے نیازی سے کندھے اچکائے۔ "مجھے فرق نہیں پڑتا۔

PDF NOVL BANK

بیرے نے برگر عقیل کے سامنے رکھا۔ عقیل برگر سے انصاف کرتے ہوئے بولا۔ "مس غزالہ! حقیقت تو یہ ہے کہ معاویہ خود کو شمامہ کا مجرم سمجھتا ہے تبھی اسے منانے کی "سنگ و وو کر رہا ہے۔"

غزالہ نے منہ بنایا۔ "وقت ضائع کر رہا ہے، شمامہ کے چہرے سے نقاب تو میں نے "کھینچا تھا اسے کیا مسئلہ ہے۔"

یہی سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں، مگر کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہو رہا ہے۔ اس کی سوئی "شمامہ رانی پر اٹکی ہے۔"

آپ کے دوست کا علاج کسی خوب صورت لڑکی سے تعلق رکھنے پر ہوگا۔ اسے کسی "دوسری لڑکی کی طرف مائل کرو۔ کلاس کی کسی بھی خوب صورت لڑکی سے دوستی کرنے کا مشورہ دو، دیکھنا چند دن میں ساری ندامت اور ناکردہ گناہ کا احساس دماغ سے مٹ جائے گا۔"

"عقیل برگر حلال کرتے ہوئے بولا۔ "یہ کام تو بس آپ ہی کر سکتی ہیں۔"

اگر آپ اصرار کر رہے ہیں تو میں یہ ذمہ داری لینے کو تیار ہوں، لیکن معاویہ کو خود پیش "قدمی کرنا پڑے گی۔ پہلے بھی کلاس کے سامنے اس نے الزام تراشی کی اور ایک حادثے

PDF NOVL BANK

کو سازش قرار چنے پر تل گیا۔ "غزالہ نے راضی ہونے میں ایک لمحہ بھی ضائع نہیں کیا تھا۔

مس غزالہ! میرا کام اسے نصیحت کرنا اور بہتر مشورہ دینا ہے۔ اور ایسا میں ضرور کروں گا۔ اب اس کی مرضی کیا رد عمل ظاہر کرتا ہے۔

اور برگر منگواؤں۔ "غزالہ نے خوش دلی سے پیشکش کی۔"

شکریہ مس۔ "اس نے نفی میں سر ہلادیا۔"

وہ معنی خیز انداز میں ہنسی۔ "اور سنائیں.... آپ کے تعویذ وغیرہ کام کر رہے ہیں یا اب تک نہیں مانی۔

عقیل خفیف انداز میں مسکرا دیا تھا۔

"غزالہ نے فراخ دلی سے پیشکش کی۔ "میری مدد چاہیے ہو تو ضرور بتانا۔

"کبھی کبھار ہنس کر بات کر لیا کریں، اتنا ہی کافی ہے۔"

"غزالہ شوخی سے ہنسی۔ "خاصا خطرناک فقرہ ہے۔"

عقیل صاف گوئی سے بولا۔ "آپ نے مدد کی پیشکش کی ہے تو وہ یونہی ہو سکتی ہے کیوں

"کہ میری جان شکنجے میں آئی ہوئی ہے۔"

PDF NOVL BANK

کھل کر بتاؤ۔ "غزالہ کی آنکھوں میں الجھن ابھری۔"

زیادہ وضاحت نہیں کر سکتا۔ البتہ یقین دہانی کر سکتا ہوں کہ آپ میرے لیے بہنوں "جیسی ہیں۔"

غزالہ کے ہونٹوں پر جھینپی جھینپی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ "مجھے حیران کر دیا ہے عقیل "بھائی۔"

"عقیل نے قمقہ لگایا۔ "حیرانی کی خیر ہے، پریشان نہ ہونا۔"

غزالہ نے بیرے کو بلانے کا اشارہ کیا۔ "میرا خیال ہے آخری پیریڈ میں حاضری دے "یتے ہیں۔"

ضرور۔ "عقیل نے اثبات میں سر ہلادیا تھا۔ نشست چھوڑتے ہوئے اس نے نظر گھمائی۔" بسمہ اب تک وہیں بیٹھی اسے کڑے تیوروں سے گھور رہی تھی۔

چھٹی کے بعد وہ رکشا پکڑ کر شمامہ کے پاس پہنچ گئی تھی۔ اس کا بخار ہلکا ہوا تھا لیکن اتنا نہیں کہ ڈاکٹر جانے کی اجازت دے دیتا۔

کیا ہوا شمو رانی کو؟ "بسمہ نے ساتھ بیٹھتے ہوئے اس کا ہاتھ تھام لیا تھا۔"

PDF NOVL BANK

یوسف نے کہا۔ "رات ٹھیک ٹھاک سلایا، صبح جاگا تو بخار میں تپ رہی تھی۔ بے وقوف نے رات کو آواز ہی نہ دی۔"

اتنی لاغر ضی کیوں بھئی؟ "بسمہ نے اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھا۔"

"وہ خاموش لیٹی رہی۔ بسمہ نے پوچھا۔ "سر درد کر رہا ہے، دبا دوں۔"

اس نے نفی میں سر ہلا دیا تھا۔

"پچھا جان! آپ نے کہیں جانا ہے تو میں دو تین گھنٹے یہاں گزار سکتی ہوں۔"

"وہ دکھی دل سے بولا۔ "کہاں جاسکتا ہوں بیٹی! زندگی کا محور تو میری شہمورانی ہے۔"

شمامہ چوٹ کرتے ہوئے بولی۔ "خوش نہ ہوں اتنی جلدی آپ کی جان نہیں چھوٹنے والی۔"

"یوسف بولا۔ "بسمہ بیٹی! سن لیا۔"

ٹھیک ہی تو کہہ رہی ہے پچھا جان! "بسمہ نے شمامہ کا ساتھ دیا تھا۔"

"یوسف نے انکشاف کیا۔ "کل اس کی منگنی ہے اور یہ ہسپتال میں لیٹی ہے۔"

کیا.... "بسمہ حیرانی سے چیخی۔ "اتنی جلدی کیوں پچھا جان! شہمورانی بڑی تو نہیں ہوئی جو"

"آپ فکر مند ہوں۔"

PDF NOVL BANK

اچھے رشتے جلدی نہیں ملا کرتے بیٹی! باقی اس کی منگنی ہی کر رہا ہوں رخصت تو نہیں " "کر رہا۔

"بسمہ نے احتجاج کیا۔ "رخصتی بعد میں ہو سکتی ہے تو منگنی کیوں نہیں؟
"یوسف دھیرے سے بولا۔ "وجہ شمامہ کو پتا ہے۔

بسمہ نے دہائی دی۔ "وجہ میں پوچھ رہی ہوں چچا جان! اور یقیناً میں آپ کے فیصلے کے
"حق میں نہیں ہوں۔

"یوسف قطعیت سے بولا۔ "اگر میری جگہ آکر سوچو تو مطمئن ہو جاؤ گی۔
بسمہ روہانسی ہوئی۔ "آپ وضاحت تو کر سکتے ہیں نہ چچا جان! یا اپنا ذاتی مسئلہ کہہ کر مجھے
"خاموش رہنے کا حکم دیں گے۔

"شمامہ نے نحیف آواز میں ٹوکا۔ "بسمہ! بڑوں سے تکرار نہیں کرتے۔
"بسمہ نے جھڑکا۔ "خاموش رہو، تمہیں بڑوں کے بیچ بولنے کا کس نے کہا ہے۔
یوسف ناراضی سے بولا۔ "کیا میں اپنی بسمہ بیٹی کو دھونس و ہٹ دھرمی سے بات
"منوانے والا لگتا ہوں۔

"بسمہ صاف گوئی سے بولی۔ "چچا جان! آپ ایسے ہوتے تو مجھے تکرار کی ہمت نہ پڑتی۔

PDF NOVL BANK

چچا کی جان! بیٹیاں پر ایسا دھن ہوتی ہیں۔ اور جب تک اپنے گھر کی نہیں ہو جاتیں، ذمہ دار" کی نیندیں حرام رہتی ہیں۔ لیکن الحمد للہ مجھے کبھی یہ پریشانی نہیں رہی اور نہ شہمورانی مجھے بوجھ لگتی ہے۔ بلکہ اس کے بغیر زندگی بوجھ نظر آتی ہے۔ اور فکر ہے کہ میرے بعد شہمورانی کو زندگی کی مشکلات سے نبٹنے کے لیے کوئی مضبوط سہارا حاصل ہونا چاہیے۔ ایسا "تجہبی ممکن ہے جب یہ کسی کی امانت کے طور پر میرے پاس ہوگی۔

بسمہ ذو معنی لہجے میں بولی۔ "چچا جان! سعادت مند اور فرماں بردار بیٹیاں والد کی منشا پر اپنی ترجیحات قربان کر دیتی ہیں۔ ایسے حالات میں محبت کرنے والے باپ کی ذمہ داری "بنتی ہے کہ بیٹی کی خواہش و تمنا کو مد نظر رکھ کر فیصلہ کرے۔

بسمہ کے ذو معنی لہجے سے یوسف کو بین السطور مطلب تک پہنچنے میں دقت نہیں ہوئی تھی۔ وہ صفائی چینے لگا۔ "کل رات سیٹھ محمد علی صدیقی صاحب کی کال آئی تھی۔ بتا رہے تھے معاویہ کی بڑی بہن ثالثہ رشتا مانگنے آئے گی، مجھے چاہیے کہ اس کی خوب بے "عزتی کر کے واپس بھیجوں تاکہ اپنے بھائی کی طرف داری سے باز رہے۔

"بسمہ سرعت سے بولی۔ "آپ کو چاہیے ثالثہ کو ساری حقیقت بتا دیں۔

PDF NOVL BANK

یوسف اطمینان سے بولا۔ "کس لیے، جب سیٹھ صاحب اور میری سوچ ایک ہی نقطے پر مرتکز ہے، ہم اس رشتے کے نہ ہونے پر متفق ہیں، پھر کیوں اس کی راہ میں روڑے اٹکائیں۔"

"بسمہ معترض ہوئی۔" تو سیٹھ صاحب کی بات کو بہ طور دلیل کیوں پیش کیا؟ حقیقت بیان کی ہے، اپنی اور ان کی حیثیت کا فرق واضح کیا ہے اور تمہیں سمجھانے کی "کوشش کی ہے کہ اس رشتے میں رکاوٹ صرف معاویہ کا رویہ نہیں کچھ اور وجوہات بھی ہیں۔"

بسمہ اطمینان سے بولی۔ "پسند کی شادی کو ایسی رکاوٹوں سے واسطہ رہتا ہے۔"

"یوسف نے اس کی دلیل کا رد کیا۔" یک طرفہ پسندیدگی اس زمرے میں نہیں آتی۔"

شمو رانی کے دل کا حال جلتے ہیں۔ "بسمہ ڈٹ گئی تھی۔"

بسمہ! بلکہ اس کی ضرورت نہیں ہے۔ "شمامہ برہم ہوئی۔"

یوسف اسے خاموش رہنے کا اشارہ کرتے ہوئے بولے۔ "بسمہ بیٹی! دلوں کے حال سے"

صرف علیم و خبیر ذات واقف ہے۔ کمزور انسان حالات و واقعات کو مد نظر رکھ کر اندازہ

"لگاتے ہیں۔ اور حالات سے تم خوب واقف ہو۔"

PDF NOVL BANK

بیٹی کی بیماری کے بعد بھی شک میں پڑے ہیں۔ "بسمہ کھل کر سامنے آگئی تھی۔"
 بسمہ! چلی جاؤ، تمہیں کس نے بلایا تھا۔ "شمامہ سے چپ نہیں رہا گیا تھا۔"
 بسمہ اسے نظر انداز کیے یوسف کی جانب متوجہ رہی۔

یوسف قطعیت سے بولا۔ "شمورانی اپنے باپ سے اتنی محبت کرتی ہے کہ جدائی کی سوچ اس حال تک لے آئی۔ اس میں سیٹھ معاویہ علی صدیقی سے دوری کی وجہ شامل نہیں ہے۔ کیوں کہ شمورانی میری بیٹی بعد میں اور دوست پہلے ہے، اسے کچھ بھی چھپانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور تم جانتی ہو مجھ سے کچھ نہیں چھپاتی۔ البتہ تمہارے سامنے کچھ کہا ہے تو بتادو۔"

انسان اپنا ہر احساس نہیں بانٹا کرتا۔ کچھ حقائق کا سامنا وہ اس طرح کرتا ہے جیسے کبوتر، بلی کو دیکھ کر کرتا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ شمامہ میں اتنی ہمت ہی نہیں ہے کہ معاویہ کا سامنا تو کیا اس کا ذکر ہی سن سکے۔

شمامہ برہمی سے چلائی۔ "میں اسے نفرت کے قابل بھی نہیں سمجھتی۔ اور تم بکواس کرنے کے بجائے چلی جاؤ تو بہتر ہے۔"

PDF NOVL BANK

بسمہ نے آنکھیں نکالیں۔ "میں چچا جان سے بات کر رہی ہوں، بہتر ہوگا تم اپنی چونچ بند رکھو۔"

جانتی ہوں، تم میری غم خوار نہیں ہو، فقط سیٹھ صاحب کی وکالت کو آئی ہو۔ تم جیسی دوست سے دشمن بہتر ہوتے ہیں۔ "شمامہ پھٹ پڑی تھی۔ "اگر اتنا ہی اچھا لگتا ہے تو خود شادی کر لو، مجھے کیوں کانٹوں میں گھسیٹ رہی ہو۔"

یوسف نے شمامہ کو ڈانٹا۔ "کسی دوسرے سے نفرت کی آڑ میں اپنی سہیلی کے خلوص پر کیچڑ مت اچھا لو۔"

بسمہ نے بے پروائی ظاہر کی۔ "چچا جان! کھسیانی بلی کھمبا ہی نوچتی ہے۔ یوسف نے تحمل سے پوچھا۔ "کسی کا مسلسل انکار تمہارے نزدیک کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔"

دل و دماغ اگر زبان کا ساتھ نہ دیں تو انکار کسی اہمیت کا حامل نہیں رہتا۔ "بسمہ اپنے موقف سے ہٹنے پر تیار نہیں تھی۔

یوسف قطعیت سے بولا۔ "عمل اگر زبان کا ساتھ دے تو شک کی گنجائش باقی نہیں رہتی!"

PDF NOVL BANK

وہ لائنل بحث سے جان چھڑاتے ہوئے بولی۔ "پچا جان! یہ کیسا ہسپتال ہے کہ یہاں
"کوئی کنٹین وغیرہ ہی نہیں ہے۔
"یوسف ہنسا۔" کنٹین تو ہے۔

"پھر چائے کا کیوں نہیں پوچھا۔ آپ شمورانی کی طرح کھڑے تو نہ بنیں۔"
ابھی لایا۔ "خوش دلی سے کہتے ہوئے وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔"
میری شمورانی خفا ہے۔ "بسمہ اس کے ماتھے پر جھکی۔"

شمامہ گرمی اجنبیت سے بولی۔ "مجھے آپ سے واسطہ نہیں رکھنا، براہ مہربانی مخاطب نہ
"کیا کریں۔"

ایک شرط پر تعلق توڑ سکتی ہوں کہ تم پر اٹھا لانا نہیں چھوڑو گی۔ "اس کی ناراضی کو"
بسمہ نے ہنسی میں اڑایا۔

شمامہ بے مروتی سے لیٹی رہی۔

بسمہ اسے لپٹے ہوئے روہانسی ہوئی۔ "رو دوں گی، جانتی ہو نا تمہیں ناراض کر کے میں چند
"لمحے بھی نہیں گزار سکتی۔"

PDF NOVL BANK

شمامہ بے اعتنائی سے بولی۔ "تمہیں میرے احساسات کی پروا کب رہی ہے کہ تمہاری فکر کروں۔"

سچ کہو، ایسا ہی ہے۔ "بسمہ نے خفگی ظاہر کی۔"

جذباتی دھونس نہ جماؤ اور ہاں مجھے تم سے نفرت ہے۔ "شمامہ کی بانہوں نے بھی" اس کے بدن کا گھیراؤ کر لیا تھا۔

"بسمہ چمکی۔" جھوٹی، جانتی ہوں چلی جاتی تو تمہارے آنسو بہتے بہتے۔

"شمامہ شاکی ہوئی۔" تمہیں فرق پڑتا تو بکواس نہ کرتیں۔

"...تمہارے فائدے کا سوچا ہے"

"وہ قطع کلامی کرتے ہوئے چلائی۔" دوبارہ سے بکواس شروع نہ کر دینا۔

پتا ہے، آج اس کی کیسی کھینچا تانی کی ہے۔ "موضوع تبدیل کرتے ہوئے بسمہ اس کا" سر دبانے لگی۔

"شمامہ متبسم ہوئی۔" بے چارے کی جان کب چھوٹے گی؟

بسمہ نے منہ بنایا۔ "کمینے نے آج پھر نظم سنائی تھی۔ اور میرے حصول کے لیے جادو

"لٹونے، جنتر منتر، گنڈے تعویذ اور اسی طرح کی دوسری بکواس کر رہا تھا۔

PDF NOVL BANK

اتنی ہمت کیسے کر لی۔ "شمامہ نے حیرانی کا اظہار کیا۔"

بسمہ نے تفصیل بتائی۔ "چند طلبہ اسے نظم سنانے کا کہہ رہے تھے، پروفیسر ہاشم اچانک پہنچ گئے انہوں نے بھی دلچسپی ظاہر کی اور موصوف شروع ہو گئے۔ بعد میں میں نے "کلاس روم میں گھیر لیا۔ ہکلاتے ہوئے معافیاں مانگ رہا تھا، پھر بھاگ کر جان بچائی۔"

"شمامہ نے اشتیاق سے پوچھا۔ "تمہیں سچ میں برا لگتا ہے۔"

"منہ بناتے ہوئے بسمہ نے انکشاف کیا۔ "برا لگتا تو کہینے پر اتنا وقت ضائع کرتی۔"

کیا مطلب؟ "شمامہ حیرانی سے چیخ پڑی تھی۔"

بسمہ حیا آلود لہجے میں بولی۔ "حقیقت تو یہ ہے کہ جب اس نے پہلی بار نظم سنائی تھی، تب لگا تھا وہ میری شہسوارانی پر لٹو ہے۔ اور اس وقت میرے دل نے کہا تھا کاش کوئی میرے لیے بھی ایسے ہی اظہار کرتا، گھر پہنچی تو دعا قبول ہو چکی تھی۔ امی ابو کو رشتنا پسند آگیا، میں نے بھی ان کی رضامندی پر سر جھکا دیا البتہ اپنی ساسو ماں اور نند کو کہہ دیا تھا کہ فی الحال عقیل کو اصل بات سے آگاہ نہ کریں۔ اور انہوں نے میری بات مان لی۔"

PDF NOVL BANK

اور تم نے مجھے بھی بے خبر رکھا۔ مکار! کیسے غم و غصے کا اظہار کر رہی تھی۔ "شمامہ نے" اس کے پیٹ میں انگلی چبھوئی۔

بسمہ نے منہ بسورا۔ "زندگی میں پہلی بار تو کسی نے محبت کا اظہار کیا تھا اسے بھی گنوا دیتی، شمرانی جیسی خوب صورت تو نہیں ہوں کہ بیسیوں رشتوں میں انتخاب کا موقع ملے۔"

"خوش قسمت ہو ایسا سادہ لڑکا ملا ہے۔"

صحیح کہا۔ "بسمہ نے تردید نہیں کی تھی۔"

"بے چارے کو کب خوش خبری سنارہی ہو؟"

بسمہ نے دانت پیسے۔ "فی الحال تو اس پر سچ میں تپ چڑھا ہے۔ کمینے کی طبیعت صاف کرتی مگر موقع نہ مل سکا۔"

"کیا ہوا؟"

"میرے سامنے غزالہ سے گپیں ہانکتا رہا۔"

کیوں؟ "شمامہ نے حیرانی ظاہر کی۔"

PDF NOVL BANK

بسمہ نے تفصیل بتائی، شمامہ بے اختیار ہنس دی تھی۔ "اپنی غلطی بھی بے چارے کے کھاتے میں ڈال دو۔"

بسمہ نے وارفتگی سے اعتراف کیا۔ "وہ ایسا ہی ہے، میری ہر غلطی کا ذمہ لینے کو تیار، ناکردہ گناہوں پر شرمندہ، بے قصور سزا کھانے کو تیار۔۔۔ بہت اچھا ہے کمینہ، اتنا کہ "ہر وقت اسی کی کھوج میں رہنے لگی ہوں۔"

"مبارک ہو، تمہارا واسطہ کسی گھٹیا انسان سے نہیں پڑا۔"

یوسف چائے کے برتنوں کے ساتھ اندر آیا اور انھیں موضوع تبدیل کرنا پڑا۔ چائے پی کر یوسف، بسمہ کو گھر چھوڑنے خود چل پڑا تھا۔

سہ پہر کو ثالثہ نے باصرار معاویہ کو گھر بھیج دیا تھا۔ "فرحان کی ہسپتال سے چھٹی ہوتے ہی میں آجاؤں گی۔ اور فکر نہ کرو ان شاء اللہ تمہاری شمامہ رانی کو منوا کر ہی دم لوں گی۔"

میری باجی دنیا کی سب سے پیاری باجی ہے۔ "محبت بھرے لہجے میں کہتے ہوئے وہ "باہر نکل آیا۔"

PDF NOVL BANK

اگلی صبح وہ یونیورسٹی جانے کو تیار تھا۔ پارکنگ ہی میں عقیل سے ملاقات ہو گئی تھی۔

شکر ہے یار تمہارا تھوڑا دیکھا۔ "عقیل معانقہ کرتے ہوئے چمکا۔"

"معاویہ نے اس کے ہمراہ قدم بڑھائے۔" ایسا بھی کیا ہو گیا۔

"تمہارے سلمنے مرکھنی ہرنی قابو میں رہتی ہے۔"

"معاویہ نے قہقہہ لگایا "مرکھنی بھینس یا ہرنی....؟"

اگر دوبارہ میری بسمہ کو بے ہودہ نام سے پکارا تو..... "عقیل کی زبان رکی اور پھر وہ"

"ہکلا یا۔" وہ.... وہ راستے میں بیٹھی ہے۔

"معاویہ نے چڑایا۔ "کون ہرنی یا بھینس....؟"

عقیل رو ہانسا ہوا۔ "یار! بحث کو چھوڑو، جان چھڑانے کا طریقہ بتاؤ۔" وہ رک گیا تھا۔

آسان حل ہے، نظر انداز کر دو۔ "معاویہ نے اسے بازو سے پکڑ کر ساتھ گھسیٹا۔"

وہ مرے مرے قدم اٹھاتے ہوئے طنزیہ لہجے میں بولا۔ "تم بھی شمولانی کو نظر انداز کیا

"کرونا۔"

"وہ مجھ سے نفرت کرتی ہے اور بسمہ تمہیں چاہتی ہے۔"

PDF NOVL BANK

اپنے تجربات پاس ہی رکھو اور..... وہ آرہی ہے، پلیز سامنا کرو.... "عقیل نے" سہارے کے لیے معاویہ کا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔

بسمہ نے انہیں دور ہی سے دیکھ لیا تھا اور قریب آتے ہی آگے بڑھی۔ عقیل نے جلدی سے پیٹھ موڑ لی تھی۔ بسمہ کے ہونٹوں پر تبسم نمودار ہوا اور اس نے ہاتھ سے معاویہ کو جانے کا اشارہ کیا۔

معاویہ نے اثبات میں سر ہلایا اور لمبے ڈگ بھرتا ہوا دور جانے لگا۔ عقیل چونکتے ہوئے "بدکا اور جیسے ہی اس کے پیچھے قدم بڑھائے، بسمہ کی درشت آواز ابھری "ٹھہرو۔ عقیل کے قدم زمین میں گر گئے تھے۔

ادھر دیکھو۔ "اگلا حکم صادر ہوا۔"

عقیل اس کی طرف مڑا مگر اس نے سر جھکایا ہوا تھا۔

وہ درشتی سے بولی۔ "کل غزالہ کو تو گھور گھور کر دیکھ رہے تھے میری شکل سے گھن آرہی ہے۔" عقیل کی ششدر نظریں بلند ہوئیں، وہ خفا نظر آرہی تھی۔

"....مم.... میں سمجھا نہیں مس"

"بسمہ غرائی۔" تمہیں غزالہ کے ساتھ بیٹھنے کی جراثیم کیسے ہوئی۔

PDF NOVL BANK

عقیل نے ہمت مجتمع کرتے ہوئے کہا۔ "اب دوسری لڑکیوں سے کہیں کرنے کو مجھے
"آپ کی اجازت لینا پڑے گی۔"

"ہاں۔" وہ دھاڑی۔ "لینا پڑے گی اجازت۔"

"ٹھہ.... ٹھیک ہے.... ٹھیک ہے...." وہ گھبرا گیا تھا۔

"تم کسی لڑکی سے تعلق نہیں رکھو گے سمجھے۔"

"مگر کیوں...." اس نے پھر احتجاج کا حوصلہ کیا۔

"کیوں کہ ایسا میں چاہتی ہوں، تم صرف مجھے دیکھو گے اور وہ بھی چوری چوری۔"

عقیل کا دماغ بھک سے اڑ گیا تھا، اس کا منہ کھلا رہ گیا تھا، وہ پھٹی پھٹی نگاہوں سے
دیکھنے لگا۔

بسمہ نے ڈانٹا۔ "میں نے کہا چوری چوری دیکھا کرو یوں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے کو نہیں
"کہا۔"

عقیل بے یقینی سے ہکلا یا۔ "کک.... کیا مجھے تھپڑ مار سکتی ہو، تاکہ یقین ہو جائے میں
"خواب نہیں دیکھ رہا۔"

"بسمہ اس کا ہاتھ پکرتے ہوئے شرمائی۔ "اب یقین آگیا۔"

PDF NOVL BANK

"وہ کھوئے کھوئے لہجے میں بولا۔ "ہاں.... یقین آگیا ہے کہ سپنا دیکھ رہا ہوں۔ بدھو...." وہ اسے سبزہ زار کی طرف کھینچنے لگی۔ عقیل خوابیدہ سا ساتھ ہو لیا تھا۔ "سبزہ زار پر بیٹھ کر بسمہ نے اپنا دایاں اس کی آنکھوں کے سامنے لہرایا۔ "یہ انگوٹھی آپ کی امی جان پہنا کر گئی تھیں۔ منگیتیر ہوں آپ کی، کیا اتنا حق نہیں ہے کہ دوسری "لڑکیوں سے ملنے کو منع کر سکوں۔"

عقیل کھوئے کھوئے لہجے میں بولا۔ "یہ حق تو آپ کو بغیر کسی رشتے کے بھی حاصل ہے۔"

".... وہ حیا آلود لہجے میں بولی۔ "مجھے تم کہا کرو نانبا باناں۔" عقیل نے کانوں کو ہاتھ لگائے۔ "وہ دھاڑی۔ "جیسا کہوں اثبات میں سر ہلادیا کرو۔"

"جج.... جی.... جی.... جیسا آپ کہیں۔"

"پھر آپ....؟"

"وہ گڑبڑا گیا تھا۔ "تت.... تم.... تم.... تم۔"

PDF NOVL BANK

بسمہ کی شوخ ہنسی ابھری، عقیل محویت سے گھورنے لگا تھا۔ اس کی آنکھوں میں پھوٹی چاہت نے بسمہ کو سر جھکانے پر مجبور کر دیا تھا۔

"عقیل نے ہاتھ پکڑ کر انگوٹھی پر انگلیاں پھیریں۔ "سچ کہو، یہ میرے نام ہی کی ہے نا۔ وہ لجاتے ہوئے بولی۔ "ہاں، آپ کے جنتر منتر، جادو ٹونے، تعویذ گنڈے اور جلے کام آگئے ہیں۔"

پھر دو دن میرا خون کیوں خشک کیے رکھا۔ "عقیل شاکی ہوا۔"

"وہ مسکرائی۔ "تاکہ آپ کو پتہ چلے میں کتنے غصے والی ہوں۔"

"تمہارے غصے سے ڈر نہیں لگتا۔"

"قمقمہ بلند ہوا۔ "جانتی ہوں ڈرپوک بات بھی نہیں کر سکتے تھے، ہکلانے لگتے تھے۔"

"ناراضی سے ڈرتا تھا۔"

ناراضی کا ڈر ہوتا تو کل غزالہ سے گپیں نہ ہانکتے۔ "بسمہ نے منہ بسورا۔ "مجھے اتنی"

"تکلیف دی۔"

"عقیل نے بے اختیار اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے لجاجت سے کہا۔ "معاف کر دو۔"

"دوبارہ ایسا کرو گے۔"

PDF NOVL BANK

عقیل نے کان پکڑتے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔

"مجھے موٹر سائیکل پر لایا لے جایا کرو گے۔"

عقیل کے چہرے پر مسرت ابھری۔ بسمہ کے ہاتھ پر اس کی گرفت سخت ہوئی۔ "شاید

"میرے کان بج رہے ہیں۔ دوبارہ کہو۔"

"بسمہ نے تیکھے لہجے میں پوچھا۔ "اب منتیں کرواؤ گے۔"

"اپنی خوش نختی پر یقین نہیں آہا۔"

"مجھے چائے پینا ہے۔"

اٹھو، کیفے میں چلتے ہیں۔ "عقیل نے دعوت دی۔"

وہ بے تکلفی سے بولی۔ "نہیں کاغذی پیالیوں (ڈس پوز ایبل کپ) میں یہیں پر لے

"آؤ، ساتھ کچھ کھانے کو بھی لانا۔"

عقیل سر ہلاتے ہوئے کیفے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ برگر اور چائے لے آیا

تھا۔

PDF NOVL BANK

اس کے ہاتھ سے برگر لیتے ہوئے بسمہ کی آنکھوں میں نمی نمودار ہوئی۔ "جلنتے ہیں، ایک لڑکی، اپنی زندگی میں آنے والے کس رشتے سے پورے مان، حق اور اجارہ داری سے "فرمائش کر سکتی ہے۔" اس نے ذرا سا توقف کیا اور بولی۔ "شوہر سے۔"

عقیل نے چاہت سے پوچھا۔ "اور جانتی ہو کس کی فرمائشیں پوری کرتے ہوئے مرد "ساری زندگی کو لھو کا بیل بنا رہتا ہے؟"

".... بسمہ شوخی سے بولی۔ "محبوبہ کی"

عقیل نے چاہت سے کہا۔ "بیوی اور اس کے بچوں کی۔ اور جہاں تک محبوبہ کا تعلق ہے تو غیرت مند مرد کی محبوبہ اس کی بیوی ہی ہوتی ہے۔ جیسے میری۔ بستی ہمیشہ میری "محبوبہ رہے گی۔"

آپ کو کیسے پتا کہ گھروالے مجھے بستی کہتے ہیں۔ "اس نے حیرانی ظاہر کی۔"

"عقیل ہنسا۔ "اندازہ لگایا ہے کہ اتنی پیاری لڑکی کو بستی ہی کہا جا سکتا ہے۔"

سچ میں پیاری لگتی ہوں۔ "یہ کہتے ہوئے بسمہ کی ٹھوڑی سینے سے جا لگی تھی۔"

"کیسے یقین آئے گا۔"

PDF NOVL BANK

وہ بے یقینی سے بولی۔ "شمامہ، غزالہ، صنم اور اقراء جیسی خوب صورت و پرکشش لڑکیوں کی موجودی میں آپ نے مجھے کیوں چنا۔

"اختیار میں تھوڑی ہوتا ہے۔"

"سچ بولو۔"

"عقیل نے ٹھنڈا سانس بھرا۔ "کاش تم میری نظروں سے خود کو دیکھ سکتیں۔

اچھا جی۔ "وہ کھل کھلا کر ہنسی۔"

"عقیل سنجیدہ ہوا۔ "ایک بات مانو گی؟

"بسمہ وارفتگی سے بولی۔ "ساری منوالو۔

"سر پر اچھی طرح دوپٹا لیا کرو اور کسی بھی لڑکے سے ہنس کر بات نہ کرنا۔"

بسمہ نے فوراً گلے میں جھولتا دوپٹا سر پر جمایا اور لجاتے ہوئے بولی۔ "چاہیں تو نقاب اوڑھ

"لوں گی۔"

چاہتا تو ہوں، مگر پھر میری نظروں سے بھی یہ موہنا چہرہ او جھل ہو جائے گا، تو فی"

"الحال رہنے پتے ہیں۔"

PDF NOVL BANK

دھوپ تیز ہو گئی ہے، سائے میں بیٹھتے ہیں۔ "بسمہ نے نظریں چراتے ہوئے قریبی درخت کی طرف اشارہ کیا۔ عقیل نے سر ہلا دیا۔ وہ سائے کے نیچے ہو گئے تھے۔ وقت کا احساس انھیں بھول گیا تھا۔ خالی پیریڈ کے دوران طلبہ کو کیفے کا رخ کرتے دیکھ کر بسمہ نے پوچھا۔

"اگر اجازت دیں تو معاویہ بھائی کو ایک بات بتانا ہے۔"

.... عقیل نے چھیڑا۔ "اتنی سعادت مندی

وہ عزم سے بولی۔ "ہمیشہ ایسی ہی رہوں گی، سامنے بھی، پیٹھ پیچھے بھی۔ لیکن کسی لڑکی سے آپ کو بے تکلف ہوتا دیکھ لیا تو اپنا حشر دیکھنا۔"

میری اتنی ہمت کہاں۔ "اس نے اٹھنے کو پر تو لے۔"

کہاں جا رہے ہیں؟ "بسمہ نے حیرانی سے پوچھا۔"

"تم نے معاویہ سے بات کرنی ہے نا۔"

"اکیلے تھوڑی کرنی ہے بدھو، بیوی کا پہلا راز دار اس کا شوہر ہوتا ہے۔"

اچھا۔ "وہ خوش ہو کر بیٹھ گیا۔"

PDF NOVL BANK

یاد رکھنا آپ سے بڑھ کر قابل احترام، اپنا، قریبی اور پیارا مجھے کوئی نہیں ہے۔ "وارفتگی" سے کہہ کر وہ معاویہ کو پیغام بھیجنے لگی۔ وہ لمحہ بھر پہلے ہی اسے کیفے ٹیریا کی طرف جانا دکھائی دیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد معاویہ پہنچ گیا تھا۔

لگتا ہے صلح ہو گئی ہے۔ "عقیل کی پیٹھ میں دھپا مارتے ہوئے وہ بیٹھ گیا تھا۔" بسمہ دوپٹا درست کرتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں بولی۔ "معاویہ بھائی آپ کو زحمت دی کہ ضروری بات کرنا تھی۔"

سن رہا ہوں۔ "معاویہ کا دل ناخوش گوار انداز میں دھڑکنے لگا تھا۔" "بسمہ نے دھماکا کیا۔" شاید آج شمامہ کی منگنی ہو جائے۔

کک.... کیا مطلب؟ "معاویہ کا رنگ فق ہو گیا تھا۔" کل بخار کی وجہ سے ہسپتال میں داخل تھی، میں ملنے گئی تھی۔ یوسف چچا اس کی منگنی کا بتا رہے تھے۔ میں نے آپ کی وکالت کی، انھیں سمجھایا، مگر باپ بیٹی آپ سے رشتہ نہ جوڑنے پر متفق تھے۔ اگر آج وہ گھر آگئی تو شاید منگنی ہو جائے۔

PDF NOVL BANK

یہ نہیں ہو سکتا۔ "معاویہ کے چہرے پر ہوائیاں اڑنے لگیں۔ خوشگوار موڈ، پریشانی میں تبدیل ہوا، مسکراتے چہرے پر مایوسی نے ڈیرے ڈالے، آنکھوں کی شوخی، حسرت میں ڈھلی، اطمینان رخصت ہوا اور سوچنے سمجھنے کی صلاحیتیں ماؤف ہو گئی تھیں۔

ثالثہ کی امید بھی چھوڑ دیں۔ "بسمہ نے ایک اور تیر پھینکا۔"

"آ....آپ باجی کو کیسے جانتی ہیں۔"

یوسف چچا سے نام سنا ہے۔ آپ کے والد صاحب نے انہیں کال کر کے ثالثہ کی آمد سے باخبر کر دیا تھا اور حکم دیا کہ ثالثہ کو خوب کھری کھری سنائے۔

وہ منگنی پر راضی ہے۔ "اس کی آواز کسی گہرے کنویں سے آتی ہوئی محسوس ہوئی۔"

"بسمہ صاف گوئی سے بولی۔ "دل و جان سے۔"

"جھوٹ مت بولیں۔"

"وہ قطعیت سے بولی۔ "میں جھوٹ نہیں بولتی۔"

"وہ گھر پہنچ گئی ہے کہ نہیں۔"

بسمہ نے یوسف کے نمبر پر گھنٹی کی۔ "کیسی ہو بیٹی؟" اس نے کال وصول کرنے میں دیر نہیں لگائی تھی۔

PDF NOVL BANK

بسمہ سپیکر آن کرتے ہوئے بولی۔ "الحمد للہ ٹھیک ہوں چچا جان! شمو کی طبیعت کیسی ہے؟"

پہلے سے بہتر ہے، شاید تھوڑی دیر تک ڈاکٹر صاحب ہمیں جانے کی اجازت دے دے۔"

"اس کھٹور سے پوچھو، مجھے منگنی پر بلائے گی یا بن بلائے آنا پڑے گا۔"

"یوسف نے قہقہہ لگایا۔ "فی الحال تو منگنی موخر کر دی ہے۔"

شکریہ چچا جان! "بسمہ نے طمانیت ظاہر کی۔"

"موخر کی ہے بیٹی! منسوخ نہیں کی۔"

بسمہ لجاجت سے بولی۔ "چچا جان! دیر میں خیر ہوتی ہے۔ اللہ پاک آپ کا سایہ تادیر ہمارے سر پر برقرار رکھے، اتنی جلدی نہ کریں۔"

"یوسف قطعیت سے بولا۔ "کاش میں کہہ سکتا کہ سوچوں گا۔"

"اکتئی مہلت دے رہے ہیں چچا جان"

وہ صاف گوئی سے بولا۔ "زیادہ سے زیادہ ہفتہ۔ کیوں کہ لڑکے کو میں ہاں تو کر چکا ہوں، اب فقط رسمی کارروائی باقی ہے۔"

PDF NOVL BANK

"اچھا جان تھوڑی سی مہلت تو بڑھا دیں، میری شمو رانی کو"

یوسف معنی خیز انداز میں ہنسا۔ "جانتی ہونا شمو مجھ سے کچھ نہیں چھپاتی۔ اور تم شمو رانی سے سال بھر چھوٹی ہی ہو۔" یقیناً شمامہ اسے بسمہ کی منگنی کا بتا چکی تھی۔

اچھا جان! ہم دونوں تو ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں، جبکہ شمامہ کو آپ ایک انجان "شخص کے حوالے کر رہے ہیں۔"

"اس کی مرضی شامل ہے۔"

اچھا جان اسے مزید سوچنے کا موقع دے دیں۔ میں بھی آپ کی بیٹی ہوں۔ شمو مجھے بھی "تو بہنوں کی طرح عزیز ہے۔"

تمہارے خلوص میں رتی بھر بھی شک نہیں ہے لیکن جو سوچ رہی ہو وہ ناممکن "ہے۔"

"وہ روہانسی ہوئی۔" میں صرف شمو کا فائدہ سوچ رہی ہوں۔

شمو کا فائدہ اسی میں ہے کہ وہ کسی نفسیاتی مریض کی شریک حیات نہ بنے۔ نہ میں "اسے امراء کا تختہ مشق بننے دوں گا۔ اس لیے میں صرف منگنی پر اکتفا نہیں کروں گا ان شاء اللہ منگنی اور نکاح اکٹھا ہی ہوگا البتہ رخصتی بعد میں ہو جائے گی۔"

PDF NOVL BANK

بسمہ لجاجت سے بولی۔ "پچھا جان! آپ اعلیٰ ظرف ہیں، معافی بھی دے چکے ہیں، اتنی سختی نہ کریں، اسے اپنا خلوص ثابت کرنے کا ایک موقع تو دے سکتے ہیں۔"

ڈاکٹر صاحب آگیا ہے، فون بند کر رہا ہوں اور ہم دوبارہ اس موضوع پر بات نہیں کریں گے۔ "حتمی لہجے میں کہتے ہوئے اس نے رابطہ منقطع کر دیا۔ بسمہ کو اس کے لہجے میں ہلکی سی رکھائی اور درشتی محسوس ہوئی تھی۔ یوسف جیسے نرم مزاج اور اعلا ظرف کو اس نہج تک لانے والی وہ خود تھی۔ اسے ایک دم الہام جیسا ہوا کہ یوسف تجاہل عارفانہ سے کام لے رہا تھا، یقیناً وہ شمامہ کے معاویہ کے ساتھ شادی کے حق میں بالکل نہیں تھا۔

تینوں نے گفتگو سن لی تھی۔ اور اب ایک دوسرے کو سوالیہ نظروں سے گھور رہے تھے۔ معاویہ نے زبان کھولی۔

شکریہ بسمہ بہن! "اور اٹھ گیا۔"

"عقیل نے پوچھا۔" کہاں جا رہے ہو؟

پتا نہیں۔ "خالی الذہنی سے کہتے ہوئے وہ پارکنگ کی طرف بڑھ گیا۔"

شاید ناراض ہو گیا ہے۔ "بسمہ نے اندازہ لگایا۔"

PDF NOVL BANK

"عقیل نے نفی میں سر ہلایا۔" پریشان ہے۔

"بسمہ بولی۔" میں نے تو پوری کوشش کی ہے۔

عقیل اسے سمجھانے لگا۔ "بیشی! بحث و تکرار سے گریز کیا کرو، ہر کسی کی ترجیحات، سود و

زیاں اور فائدہ و نقصان علاحدہ ہوتا ہے۔ تم انھیں قائل کرنے کے بجائے اپنی مرضی

مسلط کر رہی تھیں اور یقیناً یہ پہلی بار نہیں تھا۔ شاید تمھیں نصیحت اور مشورے میں

فرق رکھنا نہیں آیا۔ مشورے میں تکرار نہیں ہوتی۔ اور نصیحت چھوٹوں کو کی جاتی ہے۔ اور

"کسی مخصوص موضوع پر مخاطب کی ناپسندیدگی جلنے کے بعد کرید سے گریز کیا کرو۔

"وہ دھیرے سے بولی۔" معاویہ سے زیادہ میرے مد نظر ان کا فائدہ تھا۔

"عقیل نے منہ بنایا۔" وہ ایسا نہیں سمجھتے۔

غلطی ہو گئی۔ "اس نے ندامت سے سر جھکا لیا تھا۔"

عقیل نے اس کا ہاتھ پکڑ کر پیار سے سہلایا۔ "اسے غلطی نہیں خلوص کہتے ہیں

.... ہیں، شاعر کہتا ہے نا

عدم خلوص کے بندوں میں ایک خامی ہے

سقم ظریف بڑے جلد باز ہوتے ہیں

PDF NOVL BANK

"میری بستی بھی ایسی ہی ہے۔

بسمہ کے چہرے پر حیا کی لالی قوس قزح کی طرح پھیل گئی تھی۔ "آپ مجھے ڈانٹتے کیوں نہیں۔"

"عقیل نے مسمی شکل بنائی۔" اتنا بہادر کب سے ہو گیا۔

بسمہ قہقہہ لگا کر ہنس پڑی تھی۔

کیا ہوا میرے شہزادے کو۔ "معاویہ کے چہرے پر وحشت و آزر دگی دیکھ کر ثالثہ پریشان ہو گئی تھی۔"

خیر تو ہے معاویہ؟ "اس کے بہنوئی نے بھی فکر مندی ظاہر کی۔"

"وہ رنکھے لہجے میں بولا۔ "اس کا نکاح ہونے والا ہے۔"

"ثالثہ بے قراری سے مستفسر ہوئی۔ "کب؟.... اور تمہیں کیسے پتا چلا؟"

اس کی دوست نے بتایا ہے۔ شاید ایک ہفتے کے اندر نکاح ہو جائے، لڑکے سے اس

کے باپ کی غیر رسمی بات ہو چکی ہے بس اب نکاح رہتا ہے۔ اور باجی! وہ مشرقی لڑکی

"ہے، والد کے فیصلے پر سر جھکانے کے علاوہ کوئی رد عمل ظاہر نہیں کر سکتی۔"

PDF NOVL BANK

".....آج شام تک شاید فرحان کو چھٹی مل جائے، کل ان شاء اللہ"

میں بھیا کا خیال رکھوں گا۔" معاویہ نے قطع کلامی کی۔"

"فرحان نے کہا۔" تم ہو آؤ ثالثہ! دو تین گھنٹے مجھے کچھ نہیں ہوگا۔

"وہ بھائی کی طرف متوجہ ہوئی۔" کس وقت جانا ہوگا؟

"شام تک وہ گھر چلی جائے گی۔"

تم گھر جا کر آرام کرو، میں شام کو چلی جاؤں گی۔ اور پریشان نہ ہونا۔" ثالثہ نے شفقت

سے اس کے ملتھے پر بوسہ دیا۔

معاویہ بوجھل قدموں سے باہر نکل آیا۔ گھر تک جانے وہ کیسے پہنچا تھا۔ خواب گاہ میں گھستے ہی وہ اوندھے منہ بستر پر گر پڑا۔ دل پر مسلسل کند چھری کے وار جاری تھے۔ وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ شامہ اتنی سنگ دل و بے نیاز نکلے گی۔ اور اس کی حماقتوں و زیادتیوں کو معاف کرنے پر تیار نہیں ہوگی۔ وہ اس کی زندگی میں آنے والی تمام لڑکیوں سے معصوم، بھولی بھالی اور سیدھی سادھی تھی۔ نرم مزاج، نرم دل، نرم گفتار، مخلص اور وفادار۔ مگر بدلہ لینے پر آئی تو دل کو پتھر کر لیا تھا۔ معاویہ کو اس کی وارفتگی و

PDF NOVL BANK

چاہت بھولی نہیں تھی۔ معاویہ کی ناراضی پر اس کا مضطرب ہو کر کلاس روم سے نکل جانا، پریشانی و اداسی کا اظہار فوراً اسے والد صاحب ملانے لے جانا، سب ذرا یاد تھا۔ اس نے معاویہ کو تھپڑ مارنے کی ہمت بھی کی تھی اور معاویہ کے غضب ناک ہونے پر کیسے کانپ رہی تھی، معاویہ کی آنکھوں میں وہ منظر تازہ ہوا اور اس کے دل کو کوئی مٹھی میں لے کر بھیجنے لگا۔

کاش وہ وقت واپس لوٹ آتا۔ کتنا گھٹیا، سنگ دل و ظالم تھا میں۔ کیسے کانپ رہی تھی " بے چاری۔ کتنا ڈری ہوئی تھی، خوف زدہ، متوحش اور ششدر.... " بالوں میں انگلیاں گھسا کر معاویہ نے دیوانوں کی طرح جھٹکے پینے لگا۔

شمامہ! بے شک معاف نہ کرو، مگر اتنی کڑی سزا بھی نہ دو۔ قصور وار ہوں، خطا " کار ہوں، مجرم ہوں۔ لیکن توبہ بھی کر چکا ہوں۔ معاف نہیں کر سکتیں سزا میں تو رعیت کر سکتی ہو۔ بے شک مجھے دھتکارو، بات نہ کرو، نفرت کرو، مگر کسی اور سے تو رشتا نہ جوڑو۔ بس ایک درخواست مان لو، یہی التجا قبول کر لو اور کچھ نہیں مانگتا پلیز..... " وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دیا۔

PDF NOVL BANK

ثالثہ کو ایک نظر دیکھتے ہی یوسف پہچان گیا تھا کہ وہ کون ہو سکتی ہے۔ رستا چیتے ہوئے
 "بولا۔ "آؤ بیٹی۔"

شکریہ چچا جان! "اس نے قدم بڑھا دیے۔ لمحہ بھر بعد وہ آمنے سامنے بیٹھے تھے۔"
 "چائے پانی کا پوچھ کر یوسف براہ راست مدعا پر آیا۔ "کیا خدمت کر سکتا ہوں۔"

"ثالثہ نے تعارف کرایا۔ "میں معاویہ علی صدیقی کی بڑی بہن ہوں۔"

"یوسف کے لبوں پر دھیمی مسکراہٹ ابھری۔ "دیکھتے ہی پہچان لیا تھا۔"

پھر میری آمد کا مقصد بھی جانتے ہوں گے۔ "موبائل فون میز پر رکھ کر اس نے ٹیک لگا
 لی تھی۔"

"آپ تصدیق کر دیں تو زیادہ بہتر رہے گا۔"

میرے بھائی میں کیا کمی ہے۔ "ثالثہ بہ ظاہر شاکی ہوئی۔"

"یوسف نے جان چھڑانا چاہی۔ "میری بیٹی میں تو ہے نا۔"

"وہ اتنی آسانی سے جان چھوڑے والی نہیں تھی۔ "ہوتی تو ہم بار بار چل کر آتے۔"

"ہم آپ کی لاعلمی سے فائدہ نہیں اٹھانا چاہتے۔"

"ثالثہ متبسم ہوئی۔ "تو ہمیں مطلع کر دیں کیا کمی ہے؟"

PDF NOVL BANK

"یوسف نے بحث سمیٹنا چاہی۔" آپ کے والد صاحب کو تفصیل سے بتا چکا ہوں۔ وہ تو بیٹے کو مطمئن نہ کر سکے، آپ مجھے بتائیں تاکہ بھائی کو سمجھا سکوں۔" ثالثہ خالی لوٹنے کے ارادے سے نہیں آئی تھی۔

یوسف نے پرانے اعتراض نئے الفاظ میں دہرائے۔ "ہماری اور آپ کی حیثیت میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ ایک مفلس لڑکی، بڑے گھر کی ذمہ داریاں سنبھالنے کے قابل نہیں ہوتی۔ نہ اونچے طبقے کے ماحول میں پنپ سکتی ہے، بے چاری ساری زندگی احساس کمتری اور خوف کا شکار رہتی ہے۔"

ثالثہ اطمینان سے بولی۔ "یہ انکار کے بہانے ہیں چچا جان! آپ اصل بات سے پردہ اٹھائیں۔"

کفو، یعنی رشتے میں برابری کا حکم شریعت دیتی ہے۔ "یوسف نے اسے لاجواب کرنا" چاہا۔

ثالثہ اعتماد سے بولی۔ "لڑکے کو لڑکی کے برابر یا حیثیت میں بڑھ کر ہونا چاہیے۔ لڑکی کے لیے ایسی کوئی شرط نہیں ہے۔ اور والدین کی رضامندی کے بعد تو اس کی اہمیت بھی باقی نہیں رہتی۔"

PDF NOVL BANK

"کیا لڑکی کی مرضی کے بغیر والد اس کا رشتا کر سکتا ہے؟"

"نہیں، لیکن آپ اپنی رضامندی تو ظاہر کریں تاکہ میں لڑکی سے وجہ پوچھ سکوں۔"

یوسف رکھائی سے بولا۔ "کیا میں بیٹی کے لیے آنے والے تمام ناپسندیدہ رشتوں کو وضاحت دے کر مسترد کرنے کا پابند ہوں۔"

"مثلاً نے نفی میں سر ہلایا۔ "ایسا تو نہیں کہا۔"

آپ کے والدین کو وضاحت دی، بھائی کو صفائی دی، اب آپ آگئیں، پھر کسی اور کو بھیج دینا۔ ایسا تو نہیں ہوتا بیگم صاحبہ۔ "یوسف نے خفگی ظاہر کی۔"

ثالثہ نے صفائی دی۔ "معذرت خواہ ہوں چچا جان! لیکن ہماری بار بار آمد کا مقصد آپ کو تنگ کرنا نہیں رشتے پر راضی کرنا ہے۔ حاجت مند کی متواتر آمد کو اس کی مجبوری سمجھنا چاہیے نہ کہ ہٹ دھرمی یا ضد۔ مسترد کرنا آسان اور ہونا نہایت اذیت ناک ہوتا ہے۔ اگر ہمیں خاندانی لحاظ سے خود سے بہتر جانتے ہیں تو ہمارا حیران ہونا بنتا ہے۔ کیوں کہ انکار کمتر کو کیا جاتا ہے برتر کو نہیں۔ تکلیف دہ تنزیلی ہوتی ہے ترقی نہیں۔ اور بڑے خاندان کے طور طریقے الجبراء کے دقیق سوالات نہیں کہ شمامہ کو سیکھنے میں دقت ہوگی۔ ہر لڑکی کو دوسرے خاندان میں جا کر انھی کے طور طریقے سیکھنا پڑتے ہیں۔ اور اللہ پاک

PDF NOVL BANK

نے عورت ذات کی فطرت ہی ایسی بنائی ہے کہ کسی بھی ماحول میں ڈھلنے کے لیے اسے زیادہ محنت نہیں کرنا پڑتی۔ باقی آپ کے تحفظات ہیں تو بیان کریں، مطالبے ہیں تو پیش کریں، اندیشے ہیں تو واضح کریں۔ کھلی اجازت ہے حق مہر دس، پندرہ، بیس کروڑ لکھوائیں، رخصتی سے پہلے شمامہ کے اکاؤنٹ میں منتقل کر دیے جائیں گے۔ زیورات، مکان یا جائیداد کچھ بھی چاہیے ہونکاح سے پہلے آپ کے حوالے کیا جائے گا۔ اب ”بھی انکار کیا تو زیادتی کریں گے۔“

”یوسف طنزیہ بولا۔ ”میری بیٹی خریدنے آئی ہو۔“

ثالثہ نے نفی میں سر ہلایا۔ ”شمامہ کی قیمت نہیں لگائی، اپنی تمنا واضح کی ہے، آپ کی ”رضامندی کی متلاشی ہوں۔ کیوں کہ شمامہ مجھے ہر صورت اپنی بھابی بنانی ہے۔“

پانی میں مدھانی مار رہی ہو۔ ”یوسف نے واضح انداز میں اپنا ارادہ ظاہر کیا۔“

ثالثہ مصر ہوئی۔ ”چچا جان! مجھے انکار کی وجہ جاننا ہے۔ جب ہر ضمانت چنے کو تیار ہوں ”تو مجھے مایوس نہ لوٹائیں۔“

یوسف نے کہا۔ ”شادی میں طرفین کی پسند اہمیت رکھتی ہے۔ یک طرفہ محبت کوئی معنی ”نہیں رکھتی۔“

PDF NOVL BANK

کیا شمامہ کسی اور کو چاہتی ہے؟ "ثالثہ کے چہرے پر تفکر ابھرا۔"

"یوسف رکھائی سے بولا۔ "یہ جاننا آپ کے لیے ضروری نہیں ہے۔"

شمامہ کو مل سکتی ہوں۔ "ثالثہ نے ہار نہیں مانی تھی۔"

یوسف نے نفی میں سر ہلایا۔ "اس طبیعت ٹھیک نہیں ہے شاید آپ کی گفتگو اسے بے سکون کر دے۔"

ثالثہ برہم ہوئی۔ "اولاد خصوصاً بیٹی کی خواہشات کو اپنی انا اور مرضی کی بھینٹ چڑھانا ظلم ہے۔"

یوسف کے چہرے پر سرخی جھلکی۔ گہرا سانس لے کر اس نے غصے پر قابو پایا۔ "کبھی کبھی لاعلمی باعث راحت ہوتی ہے۔ کسی کے ظرف کو اتنا بھی نہیں آزمانا چاہیے کہ راز رکھنا اسے کارِ دار لگے۔"

وہ تلخی سے بولی۔ "ظرف جب تہمت کا باعث بننے لگے تو اپنے دامن کی فکر اولین ترجیح ہونا چاہیے۔"

دائیں ہاتھ شمامہ کی خواب گاہ ہے۔ "وہ اپنی خواب گاہ کی طرف بڑھ گیا۔"

PDF NOVL BANK

ثالثہ کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ ابھری۔ "شکریہ چچا جان! کچھ برا لگا ہو تو معذرت
"خواہ ہوں۔"

قدم روکتے ہوئے وہ بے پروائی سے بولا۔ "جس کے پاس جارہی ہو وہ حساب برابر کر
"دے گی۔"

ثالثہ کو ہلکی سی حیرانی ہوئی، مگر پھر سر جھٹک کر شمامہ کی خواب گاہ کی طرف بڑھ گئی۔
یوسف اپنے کمرے میں گھس گیا تھا۔ خواب گاہ کا دروازہ کھلا تھا، وہ کمر تک کمبل اوڑھے
لیٹی تھی۔ نظریں چھت پر گاڑے جانے کن سوچوں میں کھوئی تھی۔ ثالثہ نے دروازہ بجا کر
متوجہ کیا۔

"اندر آسکتی ہوں؟"

شمامہ کے چہرے حیرانی ابھری۔ اثبات میں سر ہلا کر وہ نقاہت سے اٹھنے لگی۔
لیٹی رہو.... لیٹی رہو.... "سرعت سے کہتے ہوئے وہ اندر آئی۔ شمامہ کے اٹھنے سے
پہلے قریب آکر کندھوں سے تمھارا اسے واپس لٹا دیا۔

کتنی پیاری بھابی ڈھونڈی ہے میرے چھوٹے بھائی نے۔ "ہاتھوں کے پیالے میں"
اس کا موہنا چہرہ پکڑ کر ثالثہ ملتے پر جھک گئی۔

PDF NOVL BANK

شمامہ کے زرد چہرے پر حیا آلود سرخی پھیل گئی تھی۔ "آپ غالباً ثالثہ ہیں۔" اس کا حلیہ معاویہ سے اتنا مماثل تھا کہ شمامہ کو پہچاننے میں دقت نہیں ہوئی تھی۔ ثالثہ نے کرسی چارپائی کے نزدیک گھسیٹی اور نشست سنبھال کر کہنے لگی۔ "شکر ہے تم نے پہچان لیا۔"

"شمامہ خاموش رہی۔ ثالثہ نے پوچھا۔ "میرا تم کہنا برا تو نہیں لگا۔"

"شمامہ انکساری سے بولی۔ "اتنی حیثیت نہیں ہے کہ من چاہے مخاطب کا تقاضا کروں۔"

"ثالثہ مسکرائی۔ "سیٹھ محمد علی صدیقی کی ہونے والی بہو کو ایسا کہنا نہیں بچتا۔"

آپ چائے پیئیں گی۔ "شمامہ نے ناگواری چھپانے کی کوشش نہیں کی تھی۔"

ثالثہ شفقت سے بولی۔ "میں چائے پینے نہیں معاویہ اور تمہارے بچ ناراضی ختم کرنے آئی ہوں۔"

"میرے بابا جان سے ملاقات نہیں ہوئی۔"

ثالثہ فخریہ لہجے میں بولی۔ "اچھی خاصی تکرار ہوئی ہے، چچا جان لا جواب ہونے لگے تو گیند تمہارے کورٹ میں پھینک دی۔"

PDF NOVL BANK

ایسا بس آپ سمجھتی ہیں۔ "شمامہ نے کہنیوں پر زور دے کر پیٹھ چارپائی کی ٹیک سے لگالی۔

احساس کمتری کا شکار ہونے کی چنداں ضرورت نہیں، صدیقی خاندان تمہیں کھلے دل سے خوش آمدید کہے گا۔ اور یہی بات میں نے چچا جان کو بھی سمجھا دی ہے۔ وہ تمہاری "مرضی میں رکاوٹ نہیں ڈالینگے۔

شمامہ تیکھے لہجے میں بولی۔ "اور یہ غلط فہمی آپ کو کیوں کر ہوئی کہ میں احساس کمتری کا شکار ہوں۔

ثالثہ نے دلیل دی۔ "اوپنچے خاندان اور اعلیٰ حسب و نسب کے لڑکے سے شادی سے انکار کی وجہ اور کیا ہو سکتی ہے۔

"شمامہ مستفسر ہوئی۔ "آپ ان جان ہیں یا بن رہی ہیں؟

کیا مطلب؟ "ثالثہ متعجب ہوئی۔

کس نے کہا کہ شادی میں رکاوٹ حیثیت کا تفاوت ہے۔ "شمامہ نے کھل کر سامنے آنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

PDF NOVL BANK

پاپا یہی بتا رہے تھے اور اب چچا جان نے بھی اپنی مفلسی اور ہمارے اعلیٰ حسب نسب " کو اس شادی میں سب سے بڑی رکاوٹ قرار دیا ہے۔

اعلیٰ حسب نسب کی پیمائش اگر دولت سے کی جاتی تو آپ کی بات سے انکار ممکن نہیں " تھا۔ مگر افسوس حسب نسب کا تعین دولت نہیں کرتی۔ کائنات میں اعلیٰ ترین حسب نسب کے مالک اہل بیت ہیں تو کیا تمام سید دولت مند اور امیر ہیں۔

کہنا کیا چاہتی ہو؟ "نائلہ کے چہرے پر انقباض ظاہر ہوا۔ "

شمامہ اطمینان سے بولی۔ "ہمارے بچ مفلسی اور امارت کا فرق ضرور ہے، لیکن حسب نسب الحمد للہ میرا بہت اچھا ہے۔

"نائلہ پھینکی مسکراہٹ سے بولی۔ "میں بھی تمہیں یہی باور کرانا چاہتی تھی۔

"شمامہ بہ ظاہر مزاحیہ لہجے میں بولی۔ "تو خوش ہو جائیں، آپ زحمت سے بچ گئیں۔

"نائلہ مطلب کی جانب بڑھی۔ "خوشی تب ہوگی جب میری بھابی بنوگی۔

"آپ نے بھائی سے ہمارے انکار کی وجہ نہیں پوچھی۔ "

PDF NOVL BANK

پوچھی تھی، مگر تمہارا محبت سے بڑھا ہوا ہاتھ جھٹکنے کی وجہ تمہاری مفلسی نہیں تھی۔"

محبت شکل و صورت دیکھ کر ہی ہوتی ہے، بے چارے کو کیا پتا تھا جسے وہ دھتکار رہا ہے وہ اتنی پیاری ہوگی۔" ثالثہ نے معنی خیز نظروں سے گھورا۔

شمامہ نے جھجکتے ہوئے پوچھا۔ "آپ اپنے بھائی کے بارے کتنا جانتی ہیں؟ میرا مطلب کیا اس کی تمام سرگرمیوں سے واقف ہیں۔"

وہ اطمینان سے بولی۔ "اسے چھوٹا بھائی نہیں بیٹا سمجھتی ہوں۔ اور جو سرگرمیاں تمہیں معیوب لگ رہی ہیں، وہ ہمارے طبقے کے نوجوانوں کے مشاغل ہوتے ہیں، جو عملی زندگی میں قدم رکھتے ہی ختم ہو جاتے ہیں۔"

"شمامہ تلخی سے بولی۔ "بے راہ روی کو مشاغل کا نام دینا آپ ہی کا حوصلہ ہے۔"

ثالثہ نے منہ بنایا۔ "کبھی کبھار چند گھونٹ پی لینا پیتے کھیل لینا اتنی بڑی لعنت بھی نہیں ہے کہ اسے بے راہ روی کا نام دیا جائے۔ اور اگر تمہارے انکار کی وجہ یہی ہے تو وعدہ کرتی ہوں معاویہ یہ سب چھوڑ دے گا۔"

PDF NOVL BANK

شمامہ کے چہرے پر اذیت جھلکی۔ "بھائی نے بہن کو اندھیرے میں رکھا ہے۔ شراب نوشی اور جواء میری نظر میں موجب لعنت ہونے کے باوجود ہمارے جھگڑے کی وجہ "میں شامل نہیں ہیں، کیوں کہ معاویہ کے دامن پر ان سے بھی بڑے داغ ثبت ہیں۔" ثالثہ نے للکارا۔ "شاید ثابت نہ کرو سکو۔"

وہ اطمینان سے بولی۔ "ضرورت ہی محسوس نہیں کرتی۔ سیانے کہتے ہیں جس گاؤں نہ "جانا ہو اس کی راہ پوچھنا حماقت ہے۔"

ثالثہ درشتی سے بولی۔ "ایک بہن کے سامنے اس کے بھائی پر بغیر ثبوت کیچڑ اچھالنا "شرفاء کا شیوہ نہیں۔"

شمامہ بغیر لگی لپٹے رکھے بولی۔ "مجھے اپنی شرافت ثابت کرنے کو آپ کی ضمانت کی ضرورت قطعاً نہیں ہے۔ البتہ سننے کا حوصلہ ہے تو معاویہ کے بارے آپ کی معلومات "میں اضافہ ضرور کر سکتی ہوں۔"

"ثالثہ تلخی سے بولی۔ "حوصلہ ہے تو اپنے بھائی کی کردار کشتی پر بھی چپ ہوں۔"

PDF NOVL BANK

آپ کا بھائی امیر لڑکیوں کو محبت کے جال کے میں پھانس کر نہ صرف انہیں میلا کر " تاہے بلکہ ان لمحات کو فلما کر بعد میں بلیک میل کر کے بڑی بڑی رقوم بھی بھڑتا ہے۔"

یہ ناممکن ہے۔ "ثالثہ نے بے یقینی سے سر ہلایا۔ "بہتان۔ تراشی آسان ہوتی ہے اور "منابت کرنا مشکل۔"

شمامہ کے ہونٹوں پر استہزائی ہنسی نمودار ہوئی۔ "اپنے بھائی سے پوچھنا، اگر انکار کر دے تو "میں آپ کے پاؤں پر گر معافی مانگ لوں گی۔"

گہری نیلی اور کالی آنکھوں میں تصادم ہوا۔ ایک طرف بے یقینی اور دوسری جانب للکار تھی۔ دو تین لمحوں بعد ثالثہ اعتماد سے بولی۔

یہ نہیں ہو سکتا۔ اور بالفرض ہوا بھی تو معاویہ تمہارے سامنے توبہ کرے گا، اپنی غلطی کا "ازالہ کرے گا اور آئندہ نہ کرنے کا حلف دے گا۔ ثالثہ فرحان صدیقی تمہیں زبان دیتی ہے۔"

شمامہ بے پروائی سے بولی۔ "آپ کے کہنے سے پہلے وہ توبہ کا دعوے دار ہے۔ اور اس کے تیئں وہ ازالے کی کوشش بھی کر رہا ہے۔ مگر میرے انکار کے پس پردہ کوئی اور وجہ

PDF NOVL BANK

ہے۔ وہ بھی بھائی سے سن لینا، جب کھل کر گفتگو کروگی تو تمام وجوہات سامنے آجائیں گی۔

”ثالثہ نے پوچھا۔ ”اگر تمہارے منہ سے سننا چاہوں؟“
گہرا سانس لے کر شمامہ نے آنکھیں بند کیں، اذیت ناک مناظر فلم کی طرح تصور میں چلنے لگے۔ اور پھر اس کی رقت بھری آواز بلند ہوئی۔ ”ہاں میں نے اس سے محبت کی تھی، کیوں کہ بے اختیار ہو گئی تھی.....“ وہ تفصیل سے ثالثہ کو تمام واقعات بتانے لگی۔ اسے معلوم ہی نہ ہوا کہ دکھوں کو کریدنے سے آنکھوں کا چشمہ رواں ہو گیا تھا۔ اپنی توہین و تذلیل کے مناظر سے پردہ اٹھاتے ہوئے اس نے کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہیں کیا تھا۔ اپنے بابا جانی کی بے حرمتی و ہتک کھول کھول کر بیان کی تھی۔ تضحیک کے نشتر اور استہزاء کے تیروں نے کیسے اس کا سینہ چھلنی کیا تھا اس نے وضاحت سے بتاتا تھا۔ ثالثہ کی آنکھیں بھی نم ہو گئی تھیں۔ آخر میں وہ پوچھ رہی تھی۔ ”میری جگہ ہوتیں“ تو آپ کیا کرتیں ثالثہ باجی۔

ثالثہ چند لمحے سر جھکا کر بیٹھی رہی۔ اور پھر اٹھ کر شمامہ کے دونوں گالوں اور ماتھے پر بوسا دیا۔ ”اپنا خیال رکھنا گڑیا! اور چچا جان کو کہنا ثالثہ شرمندہ تھی اس لیے مل کر نہ جاسکی۔“

بہن کا چہرہ دیکھتے ہی معاویہ کا دل ناخوشگوار انداز میں دھڑکنے لگا تھا۔ وہ دروازہ کھٹکھٹائے بغیر خواب گاہ میں داخل ہوئی تھی۔ معاویہ ہکلیا۔

"بب.... باجی خیریت....؟"

"نالائشہ براہ راست مستفسر ہوئی۔" کیا شمامہ نے جو کچھ کہا وہ سچ ہے۔

"معاویہ نے سر جھکایا۔" وہ جھوٹ نہیں بولتی۔

"نالائشہ کے لہجے میں بیگانگی در آئی تھی۔" اور کتنی لڑکیاں تمہاری درنگی کا نشانہ بنی ہیں۔

".....تت.... توبہ کر لی ہے باجی.... اور تمام سے معافی مانگ لی"

نالائشہ کا ہاتھ گھوما، بات پوری ہونے سے پہلے چٹاخ کی آواز سے خواب گاہ گونج اٹھی تھی۔

اس نے ایک تمپھڑ پر اکتفا نہیں کیا تھا۔ تین چار تمپھڑ تو اتر سے معاویہ کے گالوں پر رسید

".... کرتے ہوئے وہ دھاڑی۔" بے غیرت، بے حیا

معاویہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے اپنی سب سے بڑی طرف دار کو دیکھ رہا تھا۔

نالائشہ کا چہرہ غصے سے لال بھبکا ہو گیا تھا۔ "آج کے بعد مجھے اپنی منحوس شکل نہ

دکھانا۔" وہ ایک جھٹکے سے مڑی اور خواب گاہ سے نکل آئی۔ اس کی بلند آواز سیٹھ محمد

PDF NOVL BANK

علی صدیقی کے کانوں تک بھی پہنچی تھی۔ وہ کمرے سے باہر نکلے، عالیہ بھی اس کے پیچھے تھی۔

”اس نے حیرانی سے پوچھا۔“ کیا ہوا ثالثہ

وہ ڈرائنگ روم کے دروازے تک پہنچ گئی تھی۔ قدم روک کر بھرائی ہوئی آواز میں بولی۔
”پاپا! آپ ٹھیک کہتے تھے، وہاں شادی مناسب نہیں ہے۔ فی الحال جلدی میں ہوں بعد میں بات کریں گے۔“ وہ تیزی سے باہر نکل گئی۔

میاں بیوی نے تعجب سے ایک دوسرے کو دیکھا، دونوں کے ہونٹوں پر معنی خیز تبسم نمودار ہوا اور وہ واپس خواب گاہ میں گھس گئے۔

ثالثہ کے جانے کے بعد وہ کافی دیر ہکا بکا کھڑا رہا۔ دماغ میں ہزاروں شکوے اور گلہ کرتی سوچیں بکھر گئی تھیں۔

ہے کون میرا، کس سے بولوں کہ میرے حق میں وہ آ کے بولے
جہاں بھی جاؤں جسے بھی دیکھوں وہ اس ستم گر کا ترجمان ہے
نہ جانے کیسی خطا ہوئی ہے کہ اک شکنجے میں میری جاں ہے

PDF NOVL BANK

لمحات ساعتوں میں تبدیل ہوئے، ٹانگوں نے بدن کا وزن اٹھانے سے معذوری ظاہر کی اور وہ بیڈ پر ڈھے گیا۔ خواب گاہ کی فضا اے سی کی وجہ سے نہایت خوشگوار تھی لیکن دل میں بھڑکتے شعلوں پر ٹھنڈے ماحول کا کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا۔ شمامہ کے حصول کے خواب خوش فہمی ثابت ہوئے تھے۔ اس کی امیدیں دم توڑ گئی تھیں۔ سوچا تھا اس کا غصہ اتر جائے گا، وہ مان جائے گی۔ مگر شمامہ اتنی سنگ دل اور منتقم المزاج نکلی تھی کہ اس کی ساری خوش فہمیاں دھری رہ گئی تھیں۔

بقیہ رات وہ بے قراری سے کروٹیں تبدیل کرتا رہا۔ شمامہ کو منانے اور پانے کی تمام تجاویز ناکام ہو گئی تھیں۔ ثالثہ باجی اس کی آخری امید تھی۔ اور اب وہ بھی ٹوٹ گئی تھی۔ شمامہ کے ساتھ شفیق باجی بھی خفا ہو گئی تھی۔ اسے اب تک یقین نہیں آ رہا تھا کہ ثالثہ نے اس کے چہرے پر تھپڑ رسید کیے ہیں۔ لگ رہا تھا کوئی بھیانک سپنا دیکھ رہا ہے۔ وہ تو اس کی سب سے بڑی طرف دار تھی۔ معاویہ کی غلطیوں اور لغزشوں کا ہمیشہ دفاع کرتی تھی۔ وہ سب سے زیادہ اپنی، آج اتنی بیگانی لگی تھی کہ معاویہ کی سوچیں ماؤف ہو گئی تھیں۔

PDF NOVL BANK

ناشتے کے وقت اسے ملازمہ بلانے آئی۔ مگر وہ آنکھیں موندے خاموش لیٹا رہا۔ ملازمہ ایک دو آوازیں دے کر باہر نکل گئی تھی۔ گھنٹا ڈیڑھ بعد عالیہ بیگم خود اندر داخل ہوئی۔ ساتھ بیٹھتے ہوئے اس نے معاویہ کے بالوں میں انگلیاں پھیریں۔

"ناشتا لے آؤں بیٹا"

وہ خاموش لیٹا رہا۔

بتاؤ ناں۔ "عالیہ مصر ہوئی۔"

بھوک نہیں ہے ماں۔ "کروٹ تبدیل کر کے اس نے چہرہ بازوؤں میں چھپا لیا تھا۔"

ثالثہ کیوں غصہ تھی؟ "عالیہ نے اس کے زخموں کو کریدا۔"

وہ بھرائی ہوئی آواز میں بولا۔ "اپنی بیٹی سے پوچھ لیں ماما! میں تو یوں بھی ایک مجرم و "آوارہ شخص ہوں۔"

آوارہ و مجرم ہیں تمہارے دشمن۔ "عالیہ بیگم تڑپ اٹھی تھی۔"

آوارہ ہوں تو ایک شریف لڑکی مجھے اپنے قابل نہیں سمجھتی ناں۔ "وہ چیختے ہوئے اٹھ بیٹھا تھا۔"

PDF NOVL BANK

عالیہ نے اسے بہلایا۔ "وہ تمہارے قابل نہیں ہے تبھی انکار کر رہی ہے۔ ورنہ کہاں ایک "ڈرائیور کی بیٹی اور کہاں میرا اعلا نسب بیٹا۔

"وہ تلخی سے بولا۔ "ایسا بس آپ سوچتی ہیں۔

اچھا اٹھو، نہادھو کر اپنا حلیہ درست کرو۔ آج تمہاری خالہ سعدیہ کے ہاں چلتے ہیں۔ کب "کا تمہیں یاد کر رہی ہیں۔ نادیہ بھی کئی بار تمہارا پوچھ چکی ہے۔

معاویہ قطعیت سے بولا۔ "اپنی توانائیاں بے فائدہ ضائع کر رہی ہیں۔ نہ مجھے نادیہ میں کوئی دلچسپی ہے اور نہ کسی دوسری تیسری میں۔ شادی کروں گا تو شمامہ رانی سے ورنہ ساری زندگی کنوارا رہوں گا۔ اللہ پاک کی قسم یہ حقیقت ہے۔ فی الحال آپ میرے اصرار کو بے جاذب و ہٹ دھرمی کا نام دے کر مستقبل کے اندیشوں سے نظریں "چرا لیں، لیکن ایک وقت آئے گا جب آپ کے پاس صرف پچھتاوے ہوں گے۔ آرام کرو بعد میں بات کریں گے۔ "عالیہ گھبرا کر باہر نکل گئی تھی۔ "

انتظار کرنا، آج یونیورسٹی آؤں گی۔ "شمامہ نے صبح سویرے ہی بسمہ کو مطلع کرنا "ضروری سمجھا تھا۔

PDF NOVL BANK

"بسمہ بولی۔" یونیورسٹی ہی میں ملاقات ہوگی۔

"خفا ہو۔"

"بسمہ ہنسی۔" مجھے بھوکا رہنے کا کوئی شوق نہیں ہے۔

"پھر ہمارے ساتھ یونیورسٹی جانے سے اعراض کیوں؟"

بسمہ اداسی سے بولی۔ "اتنی قیمتی کار کی عادی نہیں ہونا چاہتی، یقین مانو دو دن تم بیمار
"تمہیں رکشے میں جانا اتنا مشکل لگا کہ بتا نہیں سکتی۔

بہلاؤ مت، میں جانتی ہوں کل بابا جانی نے تمہیں ڈانٹا تھا۔" شمامہ کھل کر سامنے آگئی
تمہی۔

بسمہ نے جھڑکا۔ "عقل کل بننے کی ضرورت نہیں، تمہارے والد صاحب میرے چچا جان
"ہیں اور ان کا ڈانٹنا کیا پٹائی کرنا بھی مجھے برا نہیں لگے گا۔

"شمامہ مصر ہوئی۔" تم ہمارے ساتھ چلو گی۔

"بسمہ حیا آلود لہجے میں بولی۔" وہ خفا ہو جائے گا۔

"کیا... کیا... کیا؟" شمامہ چیخی۔ "ایک دن میں بات یہاں تک پہنچ گئی ہے۔"

PDF NOVL BANK

اب میری آمدورفت کی ذمہ داری اسی کی ہے۔ کل بھی اس کے ساتھ ہی لوٹی تھی، "یقین مانو اس کے ساتھ موٹر سائیکل پر بیٹھنا مجھے مر سڈیز کی سواری سے بھی اچھا لگا۔" شمامہ نے حسرت بھرے لہجے میں کہا۔ "خوش قسمت ہو بسمہ۔"

"بسمہ معترف ہوئی۔" اب مجھے بھی یہی لگتا ہے۔

یونیورسٹی میں ملتے ہیں۔ "شمامہ نے رابطہ منقطع کر دیا تھا۔"

ماں کے جانے کے بعد بھی اسے بستر سے نکلنے کی توفیق نہیں ہوئی تھی۔ رات کو عالیہ بیگم کمرے ہی میں کھانا لے آئی تھی۔ ماں کے دکھانے کو اس نے چند نوالے زہر مار کیے اور پھر لیٹ گیا۔ گزشتہ رات سے مسلسل جاگ رہا تھا، لیکن نیند ہنوز آنکھوں سے دور تھی۔ رات گئے ہلکی سی غنودگی آئی، خواب میں بھی پریشان کن خیالات نے پیچھا نہیں چھوڑا تھا۔

صبح وہ یونیورسٹی جانے کو تیار تھا۔ اس نے شمامہ سے حتمی بات کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ کلاس میں سب سے پہلے داخل ہونے والا طالب علم وہی تھا۔ طلبہ کی آمد شروع ہوئی اس کی منتظر آنکھیں دروازے کی طرف متوجہ رہیں۔ عقیل اور بسمہ اکٹھے ہی داخل

PDF NOVL BANK

ہوئے تھے۔ ان کے چہروں پر مثبت خوشی معاویہ کے اداس ہونٹوں پر پھسکی سی مسکراہٹ لے آئی تھی۔

بسمہ نے خوشگوار مسکراہٹ سے اسے سلام کہا اور اپنی نشست پر بیٹھ گئی۔ عقیل نے "مصافحہ کرتے ہوئے پوچھا۔" کل کیوں نہیں آئے تھے۔

بسمہ بہن بہت اچھی لڑکی ہے۔ "معاویہ اس کا استفسار گول کر گیا تھا۔"

"وہ برجستہ بولا۔" اچھے برے کا تو معلوم نہیں پیاری بہت لگتی ہے۔

بسمہ نے انہی کی باتوں پر کان دھرے تھے۔ کچھ عقیل کی آواز بھی بلند تھی تبھی ان کی "جانب رخ موڑتے ہوئے شوخ لہجے میں بولی۔" میں نے سن لیا ہے۔

"عقیل نے گھبرا کر پوچھا۔" کچھ غلط کہہ دیا کیا؟

"اس نے آنکھیں نکالیں۔" میری اچھائی تسلیم نہیں ہے، خالی پیریڈ میں خبر لیتی ہوں۔

"وہ بے پروائی سے بولا۔" ڈرتا نہیں ہوں۔

"بسمہ شاکی ہوئی۔" معاویہ بھائی! سن لیا۔

PDF NOVL BANK

شمامہ کلاس روم میں داخل ہوئی۔ معاویہ کو جواب دیا بھول گیا تھا۔ وہ سبک قدموں سے چلتے ہوئے بسمہ کے قریب آکر بیٹھ گئی تھی۔ بسمہ حال احوال پوچھنے لگی۔ معاویہ کی نگاہیں کالے لبادے میں الجھ گئی تھیں۔

"عقیل نے کہنی سے ٹھوکا دے کر متوجہ کیا۔ "تالشہ باجی کیا جواب لائی تھی؟ وہ اداسی سے بولا۔ "باجی خفا ہیں، پرسوں شمامہ کے گھر سے لوٹتے ہوئے انہوں نے مجھے "غصے سے ڈانٹا اور تھپڑ مار کر چلی گئیں۔

ایسا کیوں؟" عقیل ششدر رہ گیا تھا۔"

شگفتہ نے بسمہ کو میرے داغ دار ماضی کے بارے کچھ بتایا تھا شمامہ تک بھی خبر پہنچ "گئی ہوگی، پرسوں غالباً اس نے باجی کو یہی طعنے دیے ہوں گے تبھی باجی آگ بگولا ہو "کر لوٹیں۔

پروفیسر صاحب کلاس روم میں داخل ہوا اور عقیل کو خاموش ہونا پڑا۔
تیسرا پیریڈ خالی تھا۔ شمامہ اور بسمہ کلاس روم سے باہر نکل گئیں۔

PDF NOVL BANK

معاویہ لجاجت سے بولا۔ "وہ کیفے ٹیریا کی طرف نہیں جاتی، بسمہ بہن ہی اس کے لیے چائے لاتی ہے۔ تم کیفے ٹیریا میں تیار رہنا جو ننھی بسمہ بہن آئے منت سماجت کر کے "روک لینا میں اکیلے میں اسے ملنا چاہتا ہوں۔"

عقیل صاف گوئی سے بولا۔ "میں بسمہ کو حقیقت بتا دوں گا، اگر رکنے پر آمادہ نہ ہوئی تو "تمہاری قسمت۔"

"معاویہ شاکی ہوا۔ "میری خاطر اتنا نہیں کر سکتے۔"

"عقیل نے دہائی دی۔ "اگر وہ خفا ہو گئی تو مجھے منانا بھی نہیں آتا۔"

ٹھیک ہے بتا دینا کہ میں شمامہ سے اکیلے میں ملنا چاہتا ہوں، امید ہے ایک بھائی کی "التجا کو نہیں ٹھکرائے گی۔" معاویہ تکرار کیے بغیر اٹھ گیا تھا۔

خفا ہو۔ "عقیل نے اس کے ساتھ قدم بڑھا دیے۔"

"معاویہ دکھی دل سے بولا۔ "اپنے مقدر سے۔"

"عقیل اعتماد سے بولا۔ "اچھا فکر نہ کرو، بسمہ میری بات نہیں ٹالے گی۔"

جانتا ہوں۔ "برآمدے سے نکل کر معاویہ کا رخ سبزہ زار کی طرف ہو گیا تھا۔ دونوں اپنے "پسندیدہ گوشے میں نظر آرہی تھیں۔ شمامہ سنگی بینچ سے ٹیک لگائے اطمینان سے بیٹھی۔

PDF NOVL BANK

تھی۔ معاویہ مناسب فاصلہ رکھ کر بیٹھ گیا۔ جلد ہی اس کی مراد بر آئی تھی۔ بسمہ کو کیفے ٹیریا کا رخ کرتے دیکھ کر وہ دھڑکتے دل سے شمامہ کی طرف بڑھ گیا۔ راستے کی طرف پیٹھ کیے اس نے نقاب اٹھایا ہوا تھا۔ قدموں کی چاپ پر نقاب چہرے پر گراتے ہوئے وہ پیچھے مڑی، معاویہ کو دیکھ کر اس نے فوراً پرس سنبھالا اور اٹھنے کو پر تو لے۔

”وہ لجاجت سے بولا۔ ”شمامہ پلیز میری التجا سن لو۔

غیر متوقع طور پر اس نے پرس واپس سنگی بیچ پر رکھا اور اٹھنے کا ارادہ ملتوی کر دیا۔ گویا بہ.... زبان خاموشی کہا۔ ”فرماؤ

معاویہ نے امید بھری نظریں اٹھائیں، وہ گھنٹوں پر ٹھوڑی ٹیکے گھاس کو گھور رہی تھی۔ معاویہ کا ذہن سفید کاغذ کی طرح صاف ہو گیا تھا، تمام تہیدیں اور نکات بھول گئے تھے۔ سر جھٹک کر یاد کرنے کی کوشش کی کہ اسے شمامہ کو کیا کہنا تھا۔ بڑی مشکل سے لبوں سے نکلا۔

”کیا چاہتی ہو؟“

معاویہ کے کانوں میں جلت رنگ بجے۔ ”میں یا تم۔“ اسے امید نہیں تھی جواب ملے گا۔

PDF NOVL BANK

اس نے دہائی دی۔ "کتنی بار معذرت کرنا پڑے گی، کس کس کے سامنے گناہوں کا
 "اعتراف کرنا پڑے گا، کون کون سی سزا کاٹنا باقی ہے اور کب معافی ملے گی؟
 "شمامہ کی طنزیہ آواز ابھری۔ "مطالبہ کس نے کیا ہے۔
 وہ روہانسا ہوا۔ "کوئی تو وجہ ہے ناکہ بار بار میرا رشتہ ٹھکرایا جا رہا ہے۔ میرے والدین
 "آئے، باجی بھی آئیں میں خود بھی ہاتھ پھیلائے آیا تھا۔
 "وہ تلخی سے بولی۔ "کوئی عقل میں آنے والی بات کرو۔
 "معاویہ نے احتجاج کیا۔ "رشتہ بھیجنا بے عقلی ہے۔
 شمامہ نے نفی میں سر ہلایا۔ "نہیں، مگر لڑکی والوں کے انکار پر خود کو گناہ گار سمجھنا اور
 "اسے اپنی سزا گردانا ضرور حماقت ہے۔
 "معاویہ ملتجی ہوا۔ "تمہارے بغیر جی نہیں پاؤں گا۔
 "وہ رکھائی سے بولی۔ "یہ تمہارا مسئلہ ہے۔
 کبھی تم بھی چاہت کی دعوے دار تھیں۔ "معاویہ نے سہانے ماضی کو کریدا۔
 "وہ بے نیازی سے بولی۔ "اگر تمہاری بات ختم ہو گئی ہے تو جا سکتے ہو۔
 "مجھے اپنے کیے کی سزا مل گئی ہے شمامہ! میں نے غلط کیا تھا، تم وہی غلطی نہ دہراؤ۔"

PDF NOVL BANK

مسٹر معاویہ! میں ایسی واہیات اور بے ہودہ باتوں پر یقین نہیں رکھتی۔ ایک مشرقی لڑکی کا سرپرست والد ہوتا ہے، تمہارا رشتہ باباجان نے رد کیا ہے۔ بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ خود تمہارے والدین بھی اس رشتے پر راضی نہیں ہیں، مجھے بھی دلچسپی نہیں ہے۔

"صرف تمہارے چلنے سے تو یہ شادی نہیں ہو سکتی۔"

"معاویہ بے یقینی سے بولا۔ "ایمان داری سے بولو کیا دل سے کہہ رہی ہو؟

تمہاری اطلاع کو عرض ہے کہ سوچا دماغ سے جاتا ہے اور بہتر ہوگا خوش فہمیوں سے

"نکل کر زندہ رہنا سیکھو۔"

معاویہ کو امید نہیں تھی کہ شرم و حیا کی پتلی اور چھوٹی موٹی شمامہ اسے یوں لاجواب کر دے گی۔ "جھوٹ بول رہی ہو...." وہ بے تابی سے چلایا۔

ثابت نہیں کر سکو گے۔ "اس کے اطمینان میں فرق نہیں آیا تھا۔"

تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔ "وہ منت پر اتر آیا تھا۔"

وہ استزائی لہجے میں بولی۔ "ہمارے ہاں خود لڑکے کا رشتہ مانگنا کب سے رواج پا گیا ہے۔"

"وعدہ کرتا ہوں تمہیں خوش رکھوں گا جو اعتبار چاہیے ہو چنے کو تیار ہوں۔"

PDF NOVL BANK

"فضول میں توانائی ضائع کر رہے ہو۔"

ٹھیک ہے شادی پر ہامی نہ بھرو، مجھے دھتکارتی رہو، کوئی واسطہ تعلق نہ رکھو.... لیکن " کسی اور سے بھی شادی نہ کرو۔ میں بھی نہیں کروں گا۔ تمہیں کسی اور کا بنتے دیکھنا یقیناً "مجھ سے برداشت نہیں ہوگا

"وہ زہر خند ہوئی۔ "تمہیں کسی اچھے ماہر نفسیات کی ضرورت ہے۔

"معاویہ نے وحشت بھرے لہجے میں پوچھا۔ "کیا چاہتی ہو مر جاؤں؟

"کسی اجنبی کے بارے میں ایسا کیوں چاہوں گی۔"

تمہارے والد صاحب کی توہین کی، تمہیں اذیت پہنچائی، تضحیک کی مذاق اڑایا میری ان "زیاتیوں کو معاف کر سکتی ہو۔

"خود کو مجرم ملنے ہو تو اللہ پاک سے توبہ کرو میں کون ہوتی ہوں معافی چینے والی۔"

"معاویہ لجاجت سے بولا۔ "کہہ تو سکتی ہوناں تم نے مجھے معاف کیا۔

مسٹر معاویہ! امید کرتی ہوں تمہیں اپنے سوالات کا خاطر خواہ جواب مل گیا ہوگا۔ میں ایک "

ڈرائیور کی بیٹی ہوں اور اس یونیورسٹی میں سیٹھ صاحب کی مہربانی سے داخلہ ہو پایا

ہے، اگر فیل ہو گئی تو باباجان، سیٹھ صاحب سے آنکھیں نہیں ملا پائیں گے۔ اگر مہربانی

PDF NOVL BANK

کر سکتے ہو تو میرا پیچھا چھوڑ دو، نہیں تو مجھے یونیورسٹی چھوڑنا پڑے گی۔ "لمحہ بھر توقف کر کے اس کی طنزیہ آواز ابھری۔ "اور یہ درخواست ہے۔" اپنا پرس اٹھا کر اس نے کندھے پر لٹکایا اور کلاس روم کی طرف بڑھ گئی۔

معاویہ کی احتجاجی آواز ابھری۔ "اتنی سنگ دل ہو گئی ہو کہ معاف بھی نہیں کر سکتیں۔" شمامہ ان سنا کرتے ہوئے کلاس روم کی طرف بڑھتی رہی۔

معاویہ حسرت بھری نظروں سے گھورتا رہ گیا۔

کیا رہا؟ "کانوں میں عقیل کی آواز گونجی۔ وہ اور بسمہ دور سے ان پر نظر رکھے ہوئے تھے، شمامہ کے جاتے ہی قریب آگئے تھے۔

"معاویہ کا دکھی لہجہ ابھرا۔ "سمجھتا تھا مجھ سے سنگ دل کوئی نہیں ہو سکتا۔

"!بسمہ نے اشتیاق سے پوچھا۔ "کیا باتیں ہوئیں تفصیل بتاؤ ناں معاویہ بھائی

شمامہ سے پوچھ لینا۔ "دل گرفتگی سے کہتے ہوئے وہ پارکنگ کی طرف بڑھ گیا۔ دونوں "سوالیہ نظروں سے ایک دوسرے کو گھورنے لگے۔

PDF NOVL BANK

پروفیسر صاحب کے کلاس روم سے نکلتے ہی بسمہ اس کی جانب متوجہ ہوئی۔ "کیا بات
"چیت ہوئی تھی۔"

شمامہ نے عام لہجے میں تفصیل دہرا دی۔ بسمہ کا خیال تھا وہ اس کے نہ لوٹنے پر شاک کی
ہوگی، مگر شمامہ نے اس کا ذکر بھی نہیں کیا تھا۔

"بسمہ اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے ملتجی ہوئی۔ "تو اسے معاف نہیں کرو گی۔"

فضول بحث نہ کیا کرو۔ "ناگواری سے کہتے ہوئے شمامہ نے ہاتھ چھڑا لیا تھا۔"

شمامہ! وہ معافی مانگ رہا ہے، اسے اپنی غلطی تسلیم ہے، وہ سزا کٹنے کو تیار ہے اور کیا
"چاہتی ہو؟"

شکر گزار ہوں اس کی اور اس کی بہن کی۔ "تلخی سے کہتے ہوئے شمامہ نے نوٹس کھول
لیے تھے۔"

اب زیادتی کی مرتکب تم ہو رہی ہو۔ "بسمہ باز نہیں آئی تھی۔"

شمامہ نے نوٹس بند کر کے اپنی کتابیں اٹھائیں اور آخری نشست پر اقراء کے ساتھ
جا بیٹھی۔

PDF NOVL BANK

بسمہ نے اسے کڑی نظروں سے گھورا مگر وہ اقراء کی طرف متوجہ تھی۔ بسمہ کا بگڑا موڈ دیکھتے ہی عقیل نشست چھوڑ کر اس کے پاس بیٹھ گیا۔

مجھے ڈانٹ لو۔ "اس نے مسمے لہجے میں بسمہ کے کان میں سرگوشی کی۔"

بسمہ کے ہونٹوں پر دل آویز مسکراہٹ ابھری۔ "آپ کو کیسے پتا چلا میں غصے میں ہوں۔"

"اپنی بستی کو اچھی طرح جانتا ہوں۔"

شمامہ زیادتی کر رہی ہے۔ "بسمہ شاکی ہوئی۔"

تو۔ "عقیل نے اس کی آنکھوں میں جھانکا۔" کبھی عقیل غریب کا بھی پوچھا ہے کہ بستی"

"اسے کتنا ستاتی ہے۔"

"بسمہ شوخی سے ہنسی۔ "اب تو نہیں ستاتی۔"

عقیل نے گلہ کیا۔ "صبح سے میرا حال ہی نہیں پوچھا اور پورا پیرید گزر گیا ہے مجھے نظر بھر

"کر نہیں دیکھا۔"

"بسمہ نے آنکھیں نکالیں۔ "کیفے ٹیریا میں اتنی دیر تو گپیں ہانکی ہیں۔"

".... عقیل نے منہ بسورا۔ "صرف معاویہ اور شمامہ کے مسئلے پر شروع رہی ہو"

PDF NOVL BANK

”اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے وہ ندامت سے بولی۔ ”سوری، آئندہ ایسا نہیں ہوگا۔

خفا تو نہیں ہوں۔“ عقیل نے تسلی دی۔“

”خفا ہو کر تو دکھائیں، اپنی اور آپ کی جان ایک کر دوں گی۔“

عقیل متنبہ ہو کر پروفیسر صاحب کی طرف متوجہ ہوا جو دیر ہونے پر معذرت کر رہا تھا۔

بسمہ بھی ناز سے مسکرا دی تھی۔

وہ یونیورسٹی سے سیدھا باجی کے ہاں چلا گیا تھا۔ چوکیدار نے اسے پہچانتے ہی دروازہ کھول

دیا تھا۔ گاڑی صحن میں روک کر وہ اندرونی عمارت کی طرف بڑھا۔

ثالثہ ڈرائینگ روم میں بیٹھی تھی۔ کار کی آواز پر نظریں اس طرف متوجہ ہوئیں، معاویہ کو

دیکھتے ہی وہ اپنی خواب گاہ کی طرف بڑھ گئی۔ ڈرائینگ روم میں داخل ہوتے معاویہ کو وہ

خواب گاہ میں گھستی نظر آگئی تھی۔ وہ خواب گاہ کی طرف بڑھا۔ اتنی دیر میں ثالثہ نے

دروازہ بند کر دیا تھا۔

PDF NOVL BANK

معاویہ نے دروازہ دھکیلا اور بند پا کر دستک پینے لگا۔ "با جی! بات تو سنیں.... دروازہ کھولیں...." اس نے تین چار بار دستک دی مگر ثالثہ نے نہ تو دروازہ کھولا اور نہ کوئی جواب دیا۔

با جی پلینز، مجھے صفائی کا موقع تو دیں.... دروازہ کھولیں با جی.... "وہ وحشت زدہ سا" دستک دیتا رہا۔ مگر دروازہ نہ کھلا۔

با جی! صرف ایک بار میری بات تو سن لیں، پلینز مجھے ایک موقع تو دیں.... با جی...." با جی.... "وہ منت بھرے انداز میں پکارتا رہا مگر ثالثہ کا دل نہ پسچا۔

دس پندرہ منٹ مسلسل دہائیاں پینے کے بعد وہ دل گرفتہ ہو کر ڈرائینگ روم سے باہر نکلا اور پھر کوٹھی سے بھی نکل آیا۔ اپنی کار وہیں چھوڑ دی تھی۔ اس کے قدم ان جانی راہوں کی طرف اٹھنے لگے۔ سوچنے سمجھنے کی صلاحیتیں جواب دے گئی تھیں۔ ماں باپ کی شفقت پر سے اعتبار اٹھ گیا تھا۔ بہن کی محبت سے ناامید ہو گیا تھا۔

مایوسی، ناکامی، نامرادی، دکھ، غم اور اذیت نے دماغ کو ماؤف کر دیا تھا۔ وہ منزل کا تعین کیے بغیر چلتا رہا، راستے کی طوالت کا احساس ذہن سے محو ہو گیا تھا۔ اور ماحول کا ادراک اسے نہیں ہو رہا تھا۔

PDF NOVL BANK

مسلسل بچنے والے تیز ہارن نے متوجہ کیا، مڑ کر دیکھنے پر ایک ادھیڑ عمر شخص پر نظر پڑی جو لال بھبکا ہو کر کار سے نکل آیا تھا۔

”اوبھائی! خودکشی کرنے کو تمہیں میری ہی کار ملی ہے۔“

اس نے خالی خالی نظروں سے بزرگ کو گھورا اور سر جھٹکتے ہوئے فٹ پاتھ پر چڑھ گیا۔ اس کے قدم تسلسل سے اٹھتے رہے۔ مسافت کی طوالت کا خیال منزل سے نٹھی ہوتا ہے اور منزل رہی نہیں تھی کہ پہچان کرتا، وقت کی شناخت بھول چکی تھی، تھکن کا احساس رہا نہیں تھا، فاصلے کا تعین کرنا بے فائدہ تھا۔ وہ چلتا رہا.... چلتا رہا.... چلتا رہا۔ اندھیرا چھا گیا تھا، سڑک کنارے بتیاں روشن ہو چکی تھیں، لیکن تاریکی کا مسافر روشنی کی غیر موجودی سے بے بہرہ ہوتا ہے۔ نامعلوم کتنی سڑکیں عبور کیں، کتنی بار حادثے سے بچا، کتنی گالیاں اسے بکی گئیں، کتنا کوسا گیا یہ حساب کتاب اس کا دماغ نہیں رکھ سکا تھا۔ یہاں تک کہ ٹانگوں نے بے دم ہو کر جسم کا وزن اٹھانے سے معذوری ظاہر کی اور وہ جگہ کا تعین کیے بغیر گرنے کے انداز میں لمبا پڑ گیا۔ وہ پارک کی دیوار تھی، چند اور بھکاری بھی لیٹے تھے۔ ایک نئے وجود کو انھوں نے دھتکارے بغیر قبول کر لیا تھا۔ کہ وہ قبضے اور ملکیت جیسے احساسات سے مبرا تھے۔

PDF NOVL BANK

معاویہ مسلسل حرکت کرنے سے پسینے میں شرابور ہو گیا تھا نیچے بیٹھتے ہی قیمتی لباس خاک آلود ہو گیا۔ اسے صفائی وغیرہ کا ہوش نہیں تھا نہ جانے کیسی حالت تھی کہ ہر قسم کی سوچیں اور احساسات رخصت ہو گئے۔ شاید وہ کچھ سوچنا ہی نہیں چاہتا تھا۔ خود اذیتی کی ایسی کیفیت تھی کہ بد حالی میں سکون مل رہا تھا۔

تم یہی چاہتی تھی نا لوگ مجھ پر ہنسیں، دنیا کے لیے عبرت کا نمونہ بن جاؤں، اپنے کیے " کا پورا پورا بدلہ ملے، جیسے تمہیں دکھ پہنچایا ویسے مجھے بھی پہنچے.... لو خوش ہو جاؤ شمو رانی، معاویہ اس مقام پر پہنچ گیا ہے۔

ثالثہ نے اپنے شوہر فرحان کی آواز سن کر دروازہ کھولا تھا۔ میں نے سوچا معاویہ سے گپیں ہانک رہی ہو.... اور یہ آنکھوں میں سرخی کیسی ہے؟ " بات کرتے ہوئے اس کی توجہ ثالثہ کی آنکھوں کی طرح مبذول ہوئی اور وہ پریشان ہو گیا۔

کچھ نہیں ایسے ہی.... "ثالثہ نے ٹلنے کی کوشش کرتے ہوئے اس کے ہاتھ سے بیگ " لے لیا۔

PDF NOVL BANK

بیگم! "فرحان نے بازوؤں سے پکڑ کر اس کا رخ اپنی جانب موڑا۔ "کیا ہوا؟ معاویہ نے" "کچھ کہا ہے۔"

"وہ ہکلائی۔ "نن.... نہیں تو.... اور آپ کو کیسے پتا معاویہ آیا تھا۔"

"اس کی کار صحن میں کھڑی ہے۔"

آیا تھا، مگر ملاقات کیے بغیر چلا گیا شاید لوٹ آئے۔ "بازو اس کی گرفت سے چھڑا کر وہ" بیگ رکھنے الماری کی طرف بڑھ گئی۔

"فرحان گھبراہٹ سے بولا۔ "ثالثہ مجھے پریشانی ہو رہی ہے۔"

تازہ دم ہو جاؤ۔ "وہ اس کے گھریلو استعمال کے کپڑے نکال کر غسل خانے کی طرف" بڑھی۔

فرحان نے لپک کر پکڑا اور زبردستی بانہوں میں بھرتے ہوئے چاہت سے بولا۔ "بتاؤ گی" نہیں، کیا مجھ سے کوئی غلطی ہوئی ہے۔"

ثالثہ نے نم آلود آنکھوں سے گھورا اور نفی میں سر ہلاتے ہوئے اس کی چھاتی پر سر رکھ دیا۔

"بیگم صاحبہ! قسم سے تمہیں پریشان دیکھ کر میرا سانس رکنے لگتا ہے۔"

PDF NOVL BANK

معاویہ ملنے آیا تھا، میں خواب گاہ میں بند ہو گئی، وہ منتیں کرتا رہا، میں نے دروازہ نہ کھولا۔ وہ مجھے بہت پیارا ہے مگر مجھ سے اس کی بے راہ روی برداشت نہیں ہو پا رہی۔

اسے سینے سے لگائے وہ بیڈ پر بیٹھ گیا۔ "میری جان، نوجوانی میں ایسی بے وقوفیاں ہو جاتی ہیں۔ تمہارے شوہر نے بھی جانے کیسے کیسے گل کھلائے ہیں، یہاں تک کہ تم "میری زندگی میں آگئیں، اب حماقتوں کو یاد کر کے ہی پیشانی عرق آلود ہو جاتی ہے۔" ثالثہ نے سسکی بھری۔ "میں نے پرسوں اسے تمھیں مارے تھے، سوچا پکا خفا ہو جائے گا" مگر وہ ایک دن بعد ہی معافی مانگنے چلا آیا اور میں نے اسے دھتکار دیا۔

اس کا سر سہلاتے ہوئے فرحان نے مشورہ دیا۔ "اسے کال کر کے بلا لیتا ہوں، جب اتنا پیارا لگتا ہے تو معافی چنے میں تردد کیسا اور پھر اپنی غلطیوں کا اعتراف کرتے ہوئے "آئندہ نہ کرنے کا وعدہ کر رہا ہے۔"

کال کرنے کی ضرورت نہیں ہے، جب کار کھڑی ہے تو یقیناً خود لوٹ آئے گا۔ آپ تازہ دم ہوں، میں بالکل ٹھیک ہوں۔ "گود سے سر اٹھاتے ہوئے وہ اٹھ بیٹھی۔"

PDF NOVL BANK

فرحان نے ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھ کر اس کا جھکا ہوا سر اٹھایا۔ "سارا غصہ مجھ پر نکال لیا کرو، آپ کا فرماں بردار شوہر سب کچھ برداشت کر سکتا ہے اپنی بیگم صاحبہ کو اداس "نہیں دیکھ سکتا۔"

"ثالثہ کے ہونٹوں پر پھیکا تبسم نمودار ہوا۔ "یہ مسخریاں چھوڑیں اور اٹھ جائیں۔ وہ رومانوی لہجے میں بولا۔ "تمہاری مسکراہٹ دیکھ کر لگتا ہے چاند نے گھنی بدلیوں کے "عقب سے جھانکا ہے۔"

"ثالثہ کھل کھلا کر ہنسی۔ "کبھی سنجیدہ بھی ہو جایا کریں۔"

"فرحان مصنوعی خفگی سے بولا۔ "میرا محبت جتنا تمہیں مذاق لگتا ہے؟"

".....ثالثہ نے آنکھیں نکالیں۔ "آپ اٹھتے ہیں یا"

اور فرحان کان دباتے ہوئے غسل خانے کی طرف بڑھ گیا۔

رات کے کھانے تک بھی معاویہ نہیں آیا تھا۔ ثالثہ کے کہنے پر فرحان اسے گھنٹی کرنے لگا، مگر اس نے کال وصول نہیں کی تھی۔ اسی وقت انٹرکام کی گھنٹی بجی، فرحان نے رسیور اٹھایا وہ چوکیدار تھا۔

PDF NOVL BANK

صاحب! معاویہ بابو اپنا موبائل فون کار میں چھوڑ گئے ہیں پتا نہیں کس کی گھنٹیاں آرہی ہیں۔

"میں کر رہا تھا۔ اور جو بھی معاویہ آتا ہے اسے کہنا مجھ سے مل کر جائے۔"

چوکیدار کی۔ "ٹھیک ہے صاحب۔" سنتے ہی اس نے رسیور رکھا اور ثالثہ کی طرف متوجہ ہوا۔ "وہ اپنا فون کار میں چھوڑ گیا ہے۔"

مجھے گھبراہٹ ہو رہی ہے۔ "ثالثہ نے پریشانی ظاہر کی۔"

سب ٹھیک ہو جائے گا۔ "اس کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے فرحان نے تسلی دی۔"

مجھے اس کی بات سن لینا چاہیے تھی۔ "ثالثہ کی پریشانی ختم ہونے میں نہیں آرہی تھی۔"

چھٹی حس بار بار کسی خطرے کی نشان دہی کرتی اور اس کا دل بیٹھتا جاتا۔

"گھنٹی کر کے پوچھ لو گھر نہ چلا گیا ہو۔"

ثالثہ باپ کا فون نمبر ملانے لگی۔ "پاپا کی جان!" سیٹھ محمد علی نے کال وصول کرنے میں دیر نہیں کی تھی۔

"اس نے پوچھا۔" پاپا! معاویہ گھر پہنچ گیا ہے؟

"جب آوارہ گردی کرنے نکلتا ہے تو اتنی جلد نہیں لوٹتا۔ اور تم کیوں پوچھ رہی ہو؟"

PDF NOVL BANK

دوپہر کو آیا تھا۔ کار کھڑی کر کے جانے کہاں نکل گیا۔ موبائل فون بھی کار میں چھوڑ گیا۔
ہے۔ "اس نے فکر مندی ظاہر کی۔

سیٹھ محمد علی بے پروائی سے بولا۔ "اسے اپنے حال پر چھوڑ دو، چند دن یونہی الٹی سیدھی
"حرکتیں کرے گا اور پھر ٹھیک ہو جائے گا۔

وہ روہانسی ہوئی۔ "پاپا! وہ مجھ سے بات کرنا چاہتا تھا، مگر میں نے ملنے سے انکار کر دیا۔
"اب ڈر رہی ہوں کوئی غلط قدم نہ اٹھا لے۔

"سیٹھ محمد علی نے اطمینان سے کہا۔ "گھبراؤ مت، ایسا کچھ بھی نہیں ہوگا۔

پاپا! جیسے ہی لوٹے میرا بتانا کہ بلا رہی ہوں۔ "لہجے میں طمانیت در آئی تھی۔"

"سیٹھ محمد علی ہنسا۔ "چاہے رات کے دو تین بجے لوٹے؟

"وہ مصر ہوئی۔ "صبح یونیورسٹی جانے سے پہلے تو آسکتا ہے نا۔

"ٹھیک ہے بیٹا! بتا دوں گا۔ اب آرام کرو۔"

سیٹھ محمد علی نے بیٹی کو تو ٹال دیا تھا البتہ خود اسے معاویہ کا رویہ روزمرہ سے مختلف
لگا تھا۔ اس نے پہلی فرصت میں کلب میں کال کر کے سن گن لی مگر معلوم ہوا کہ

PDF NOVL BANK

معاویہ وہاں کافی دنوں سے نہیں آ رہا تھا۔ مایوس ہو کر اس نے معاویہ کے قریبی دوست عقیل کو کال کی، اسے بھی کچھ معلوم نہیں تھا۔

"پچھا جان! وہ تو چھٹی ہونے سے پہلے ہی یونیورسٹی سے چلا گیا تھا۔"

"سیٹھ محمد علی نے پوچھا۔" یونیورسٹی میں کوئی خاص واقعہ تو نہیں ہوا تھا۔

"عقیل محتاط لہجے میں بولا۔" اس نے شمامہ سے ملاقات کی تھی۔

"سیٹھ محمد علی نے بے صبری ظاہر کی۔" کچھ معلوم ہے کیا بات چیت ہوئی؟

شمامہ کی سہیلی میری منگیتر ہے، اس نے شمامہ سے استفسار کیا تھا.... "عقیل نے" اجمالاً معاویہ اور شمامہ کی گفتگو دہرا دی۔

شکریہ بیٹا! "سیٹھ محمد علی نے رابطہ منقطع کر دیا۔"

عالیہ بیگم اندر آئیں۔ وہ کھانا کھانے کے بعد کال پر اپنی سہیلی سے گپیں ہانکنے لگی تھی۔

معاویہ صبح سے غائب ہے۔ "اس نے سرسری لہجے میں شوہر کو مطلع کیا۔"

سیٹھ محمد علی پھیلی مسکراہٹ سے بولا۔ "رات رات بھر غائب رہتا ہے ابھی تو دس

بھی نہیں بچے۔" وہ بیٹی اور بیوی کو تودلا سے دے رہا تھا لیکن خود اپنا دل بے چین تھا۔

چھٹی حس بار بار کسی انہونی کی خبر دے رہی تھی۔

PDF NOVL BANK

"ہاں، مگر آج تو یونیورسٹی ہی سے نہیں لوٹا۔"

"یونیورسٹی سے اپنی باجی کے پاس گیا تھا۔"

"عالیہ متنبم ہوئی۔" ختم ہو گیا جھگڑا، ثالثہ صاحبہ اوپر اوپر سے تو بڑا رویہ دکھا رہی تھی۔

"وہ بچپن ہی سے اس کا لاڈلا ہے۔"

عالیہ نے منہ بنایا۔ "بس شادی کے معاملے میں طرف داری نہ کرے باقی اسے بھائی سمجھتی ہے یا بیٹا مجھے کوئی اعتراض نہیں۔"

آرام کرو۔ "وہ بیوی کے دکھاوے کو لیٹ گیا تھا۔"

کافی دیر سوچوں کے گرادب میں غوطے لگانے کے بعد ہی اسے نیند آسکی تھی۔ دیر تک جاگنے کے باوجود وہ صبح تڑکے جاگ گیا تھا۔ آنکھ کھلتے ہی اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر چوکیدار سے معاویہ کی آمد کا پوچھا۔ اور چوکیدار کا.... "اب تک نہیں لوٹا صاحب۔" سن کر اس کی پریشانی سوا ہو گئی تھی۔ کسی موہوم امید کے سہارے وہ بستر چھوڑ کر معاویہ کی خواب گاہ کی طرف بڑھ گیا، مگر بے شکن بستر منہ چڑا رہا تھا۔ وہ ثالثہ کو گھنٹی کرنے لگا۔ جی پاپا! "اس کی خمار آلو داواز سنائی دی۔"

"اس نے دھڑکتے دل سے پوچھا۔" معاویہ کس وقت لوٹا تھا۔

PDF NOVL BANK

وہ متوحش ہوئی۔ "بی....یہاں تو نہیں آیا پاپا! میں نے چوکیدار کو بتا دیا تھا کہ جس وقت بھی پہنچے مجھے ضرور اطلاع دے۔"

چوکیدار سے پوچھ تو لو ہو سکتا ہے اس نے خود بتانے سے منع کیا ہو۔ "سیٹھ محمد علی" نے دامنِ امید دراز کیا۔

ایک منٹ ہو لڑ کریں! "وہ انٹرکام کارسیور اٹھا کر چوکیدار سے پوچھنے لگی۔ چوکیدار کا...." "اب تک تو نہیں لوٹا بیگم صاحبہ!" سن کر اس کے دل کی دھڑکن تیز ہو گئی تھی۔ "پاپا!" "یہاں تو نہیں آیا، آپ اس کی خواب گاہ میں دیکھینو سکتا ہے لوٹ آیا ہو۔ دیکھ چکا ہوں۔" سیٹھ محمد علی کی آواز میں مایوسی بھری تھی۔

پاپا! مجھے ڈر لگ رہا ہے۔ "مثالثہ رونے پر تیار تھی۔"

پریشان نہیں ہوتے بیٹا! یقیناً وہ ناراض ہو کر کسی دوست کے ہاں چلا گیا ہوگا۔ "بیٹی کو" تسلی دیتے ہوئے بھی وہ اپنی آواز میں شامل دکھ نہیں چھپا سکا تھا۔

"اس کے دوستوں کو کال کر کے معلوم کر لیتے۔"

کرتا ہوں کچھ، تم آرام کرو۔ "سیٹھ محمد علی اپنی کوششوں کا ذکر کر کے اسے مزید پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا۔

PDF NOVL BANK

پاپا! میں آپ کے پاس آرہی ہوں۔" جواب سننے بغیر اس نے رابطہ منقطع کر دیا تھا۔"

شام تک سیٹھ محمد علی ہر اس شخص کو کال کر چکا تھا جس سے معاویہ کے بارے ذرا سی بھی سن گن مل سکتی تھی۔ اس نے یوسف کو بھی کال کی تھی لیکن ہر جگہ سے مایوسی بھرا جواب ہی موصول ہوا تھا۔

تمہیں اس کی بات سننا چاہیے تھی۔" عالیہ نے بیسویں بار ثالثہ کو کہا تھا۔ ہر دفعہ ماں کے کہنے پر اس کی پشیمانی میں اضافہ ہو جاتا تھا۔

ہمیشہ لاڈ اٹھاتی آئی ہو، اب ایسی کون سی قیامت ٹوٹ پڑی تھی کہ تمہیں اس کی بات "سننا بھی گوارا نہیں تھا۔

"عالیہ بیگم! بس بھی کرو، تم سارا الزام ثالثہ کے سر منڈھ رہی ہو۔"

کیا غلط کر رہی ہوں۔" وہ شوہر پر الٹ پڑی۔ "بے جا لاڈ پیار سے پہلے اسے بگاڑا اور"

"اب ایک دم اس کی اصلاح کا شوق چڑھ گیا۔

ثالثہ آنکھیں نم کیے خاموش بیٹھی رہی۔

PDF NOVL BANK

اچھا تھوڑی دیر ان شکوؤں کو بہنے دو۔ "عالیہ کو جھڑک کر وہ ایس پی کو کال کرنے لگے۔ وہ اس کے پرانے واقف کار تھے۔ مسئلہ سن کر ایس پی نے تسلی دی اور وعدہ کیا کہ وہ دو تین تھانے داروں کے سپرد معاویہ کی تلاش کا کام کرتا ہے۔

فرحان بھی رات کو وہیں پہنچ گیا تھا۔ تمام کافی دیر تک ڈرائیونگ روم میں بیٹھے کسی اچھی خبر کے منتظر رہے۔ یہاں تک کہ سیٹھ محمد علی نے آرام کا مشورہ دیا۔ بستر پر لیٹ کر بھی نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔ ثالثہ تو گاہے گاہے سسکیاں بھر کر رونے لگتی۔ فرحان، ساتھ لپٹا کر اسے تسلی دیتا رہا۔

معاویہ بھائی کا کچھ پتا چلا؟ "عقیل کے پیچھے نشست سنبھالتے ہوئے بسمہ مستفسر ہوئی۔" عقیل نے رات کو گھنٹی ہی پر اسے معاویہ کے غائب ہونے کی اطلاع دی تھی۔ "عقیل نے لاعلمی ظاہر کی۔" پتا نہیں، یونیورسٹی پہنچ کر اس کے والد کو کال کرتا ہوں۔ یونیورسٹی تک وہ اسی موضوع پر بات کرتے رہے۔ پارکنگ سے نکل کر وہ پختہ روش پر چڑھے، تبھی سیٹھ عبدالکریم صلح کی خوب صورت مرسدیز یونیورسٹی میں داخل ہوئی۔

PDF NOVL BANK

بسمہ تجاہل عارفانہ سے کام لے کر آگے بڑھ گئی، عقیل کی نظر ادھر اٹھی۔ اس نے بسمہ کو مطلع کرنے میں دیر نہیں کی تھی۔

"تمھاری شمو رانی پہنچ گئی ہے۔"

خاموشی سے چلتے رہیں۔ "بسمہ کے لہجے میں ناگواری چھپی تھی۔"

"عقیل ہنسا۔" اب تک خفا ہو۔

"وہ بیزاری سے بولی۔" اس موضوع کو نہ چھیڑنا بہتر رہے گا۔

"جانے بھی دو یار! اتنی سنگ دلی اچھی نہیں ہوتی۔"

"بسمہ بھنا کر بولی۔" جائیں، اس کی دل جوئی کریں۔

وہ بے چارگی سے بولا۔ "ایسا کھٹور لہجہ میری حرکت قلب بند ہونے کا سبب بھی بن سکتا ہے۔"

تو پھر صرف اپنی باتیں کریں۔ "بسمہ کے لہجے میں نرمی در آئی تھی۔"

بسمہ بسمہ "شمامہ تیز قدموں سے چلتے ہوئے عقب میں پکار رہی تھی۔"

"اسے زبردستی روکتے ہوئے عقیل نے دے لہجے میں کہا۔" میری بستی بہت اچھی ہے۔

بسمہ نے آنکھیں نکالیں، مگر شمامہ قریب پہنچ گئی تھی اسے کچھ کہنے کا موقع نہیں ملا تھا۔

PDF NOVL BANK

"وہ آتے ساتھ بولی۔" عقیل بھائی! ہم آرہی ہیں۔

عقیل خوش دلی سے سر ہلاتا ہوا کلاس روم کی طرف بڑھ گیا۔ بسمہ بے اعتنائی سے کھڑی رہی۔

"اس کے ہاتھ تھمتے ہوئے شمامہ نے پوچھا۔" خفا ہو؟

کس رشتے سے۔ "بسمہ سچ میں خفا تھی۔"

شمامہ ملتجی ہوئی۔ "تمہارے خلوص اور محبت پر اترا کر زیادتی کی مرتکب ہو جاتی ہوں۔
"مجھے معاف کر دو۔"

بسمہ ہاتھ چھڑا کر آگے بڑھ گئی۔

"ساتھ قدم بڑھاتے ہوئے شمامہ لجاجت سے بولی۔" معاف نہیں کرو گی۔

میں کون ہوتی ہوں معاف کرنے والی۔ "بے اعتنائی سے کہتے ہوئے وہ آگے بڑھتی رہی۔

"شمامہ روہانسی ہوئی۔" معافی مانگ تو رہی ہوں، کہتی ہو تو پاؤں کو ہاتھ لگا دیتی ہوں۔
"بسمہ طنزیہ لہجے میں بولی۔" شکریہ۔"

PDF NOVL BANK

گہرا سانس لیتے ہوئے شمامہ نے قدم روکے اور اس گوشے کی طرف بڑھ گئی جہاں وہ روزانہ بیٹھا کرتی تھیں۔ بسمہ بے نیازی سے چلتی رہی۔ برآمدے میں قدم رکھتے ہی اس نے بے اختیار مڑ کر دیکھا، شمامہ سنگی بیچ سے ٹیک لگائے گھٹنوں پر ٹھوڑی ٹیک کر بیٹھ گئی تھی۔ اس کا رخ مخالف سمت کو تھا۔ بسمہ کے ہونٹوں پر تبسم نمودار ہوا اور وہ اس کی جانب بڑھ گئی۔

پراٹھا لایا ہے یا بھول گئی ہو۔ "قریب پہنچتے ہی اس نے بہ ظاہر روکھے لہجے میں پوچھا "تھا۔

شمامہ کے ہونٹوں سے دبی دبی سسکی برآمد ہوئی۔ وہ مَن ± ڈک ± رُمی (گھٹنوں میں سر دے کر بیٹھنا) بیٹھی تھی۔

ساتھ بیٹھ کر بسمہ کے بازوؤں نے اس کا گھیراؤ کیا اور اس کا شوخی بھرا قہقہہ "گو نجا۔" اپنی شمو رانی سے بھلا خفا ہو سکتی ہوں۔

چھوڑو مجھے اور جاؤ اپنے عقیل کے پاس۔ "شمامہ نے کسمساتے ہوئے اس کے " بازوؤں سے نکلنے کی کوشش کی۔

PDF NOVL BANK

یہ نہ ہو میرے ہاتھوں ماری جاؤ۔" اسے آزاد کرتے ہوئے بسمہ نے اس کی پیٹھ پر "دھپا رسید کیا۔

مجھے بات نہیں کرنا۔" شمامہ نے خفگی کا مظاہرہ کیا۔

بسمہ نے آنکھیں نکالیں۔ "نواب زادی صاحبہ! خفا میں ہوں اور منانا تم نے ہے، اس لیے جلدی سے شروع ہو جاؤ۔

شمامہ چپ سادھے بیٹھی رہی۔

"بسمہ نے دھمکی دی۔" معافی مانگنی ہے کہ چلی جاؤں۔

شمامہ روہانسی ہوئی۔ "تم اس کی طرف داری کیوں کرتی ہو، مجھے غصہ آجاتا ہے اور الٹی "سیدھی حرکتیں کرنے لگتی ہوں۔

بسمہ درشتی سے بولی۔ "وضاحتیں نہیں، معافی مانگنے اور آئندہ ایسی بے ہودہ حرکت سے "توبہ کرنے کا کہا ہے۔

شمامہ بے چارگی سے بولی۔ "یونیورسٹی میں تمہارے سوا میرا کوئی بھی نہیں ہے۔ مجھے "معاف کر دو بسمہ! آئندہ کوشش کروں گی کہ تمہیں ناراضی کا موقع نہ دوں۔

PDF NOVL BANK

بسمہ کی جان۔ "بسمہ نے فرط جذبات میں اسے لپٹا لیا تھا۔" میں بالکل بھی خفا نہیں " ہوں، بس تھوڑا سا تنگ کر رہی تھی کیا پتا تھا تم اتنی قنوطی ہو جاؤ گی۔ اور کچھ بھی "کہو، کچھ بھی کرو میں تم سے خفا نہیں ہو سکتی۔

آئندہ ایسا کرو گی۔ "شمامہ نے لاڈ سے پوچھا۔"

بسمہ نے منہ بنایا۔ "کیا ہے یار، اب تمہاری غلط حرکتوں پر احتجاج بھی نہیں کیا جا سکتا۔"

"شمامہ چمکی۔" پٹائی کر لیا کرو یا سختی سے ڈانٹ دیا کرو، خفا ہونا ضروری ہوتا ہے۔ بسمہ فلسفیانہ لہجے میں بولی۔ "صحیح کہا، چاہنے والوں کو محبوب کی ناراضی ہر سزا سے بڑھ کر "معلوم ہوتی ہے۔"

"شمامہ تلملائی۔" اب اگر اس کا ذکر کیا تو سر پھاڑ دوں گی تمہارا۔

کل سے بتائے بغیر غائب ہے۔ اس کے گھر والے سخت پریشان ہیں۔ "بسمہ نے "عقیل سے سنی معلومات اس کے گوش گزار کرنے میں دیر نہیں کی تھی۔

"شمامہ نے اٹھتے ہوئے کہا۔" چلیں، پیریڈ شروع ہونے میں منٹ ادھ ہی رہ گیا ہے۔ بسمہ ملامت بھری نظروں سے اسے گھورتے ہوئے کھڑی ہو گئی۔

خالی پیریڈ میں کلاس روم سے باہر نکلتے ہوئے عقیل نے بسمہ کو معاویہ کے نہ ملنے کے بارے بتا دیا تھا۔

"وہ لجاجت سے بولی۔ "دوپیلی چائے تو لا دو۔

"عقیل بے نیازی سے بولا۔ "نوکر نہیں ہوں تمہارا۔

نہیں۔ "بسمہ نے آنکھیں نکالیں۔ "

"عقیل نے مسمیٰ شکل بنائی۔ "تو یوں کہو ناں، منت کیوں کرتی ہو۔

قمقہ لگاتے ہوئے وہ شمامہ کے ساتھ ہوئی۔

سنگی بیچ سے ٹیک لگاتے ہوئے شمامہ مسکرائی۔ "شادی سے پہلے ہی غریب کو ڈرایا ہوا ہے۔"

"بسمہ وارفتگی سے بولی۔ "ڈرتا نہیں، محبت کرتا ہے۔

"شمامہ پر خلوص لہجے دعا گو ہوئی۔ "اللہ پاک ہمیشہ تمہاری جوڑی سلامت رکھے۔

"بسمہ فوراً بولی۔ "آمین.... اور تمہاری بھی۔

"شمامہ بدکی۔ "مجھے اس کا نام سننا گوارا نہیں اور تم ہماری جوڑی بنانے پر تلی ہو۔

PDF NOVL BANK

"بسمہ متبسم ہوئی۔" میں نے تو معاویہ بھائی کا نام نہیں لیا۔
شمامہ نے موضوع تبدیل کرتے ہوئے اس کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھا۔ "پراٹھا کھانا ہے کہ نہیں۔"

نکالو ناں۔ "بسمہ اس کے شولڈر بیگ پر جھپٹی۔"

شمامہ کا مترنم قہقہہ بلند ہوا۔ لچ بکس اس کے حوالے کرتے ہوئے وہ تاکید سے بولی۔
"صرف اپنے پرائٹھے کو ہاتھ لگانا۔"

بسمہ نے لچ بکس سامنے رکھ کر کیفے ٹیریا کی طرف دیکھا، عقیل پلاسٹک کی ٹرے میں دو
"اپیالیاں رکھے قریب آ رہا تھا۔ پاس آکر اس نے ٹرے نیچے رکھی۔ "کوئی اور حکم بیگم صاحبہ
بسمہ نے ایک پراٹھا لے کر لچ بکس اس کی طرف بڑھایا۔ "سرتاج، سبزی کا پراٹھا بنایا
"ہے، کیفے ٹیریا مینارام سے بیٹھ کر کھاؤ اور لچ بکس وہیں نہ چھوڑ دینا۔"

عقیل بھائی! جھوٹ بول رہی ہے۔ پراٹھا آپ کی بہن نے بنایا ہے، یہ ہڈ حرام صرف
"کھانا جانتی ہے۔"

عقیل مسکین لہجے میں بولا۔ "جانتا ہوں بہن! اسی لیے تو آج کل امی جان سے روٹی بنانا
"سیکھ رہا ہوں۔"

PDF NOVL BANK

بسمہ کھل کھلائی، شمامہ کی بھی ہنسی چھوٹ گئی تھی۔

عقیل محبت بھری نظریں بسمہ کے ملیج چہرے پر ڈال کر کیفے ٹیریا کی طرف مڑ گیا۔

"وہ تفاخر سے بولی۔" سن لیا۔

جانتی ہوں تم سا خوش قسمت شاید ہی کوئی ہو۔ "شمامہ اداس ہو گئی تھی۔"

"بسمہ چائے کی پیالی اٹھاتے ہوئے بولی۔" یقین مانو وہ بدل گیا ہے۔

اپنا پراٹھا، سرتاج کے حوالے کر کے میرے حصے پر تو ہاتھ صاف نہ کرو۔ "شمامہ نے"

پراٹھا لینے کو ہاتھ بڑھایا۔

میرا سرتاج ابھی نہیں بنا، تمہارے بھائی کو دیا ہے۔ "بسمہ نے آدھا پراٹھا اسے"

"پکڑایا، لمحہ بھر توقف کے بعد بولی۔" پتا تو چل گیا ہے نا، وہ اب تک نہیں ملا۔

شمامہ چائے کی پیالی اٹھاتے ہوئے بے نیازی سے بولی۔ "میرا تعلق محکمہ سراغ رسانی

"سے ہے، نہ میں تمہانے دار ہوں۔"

اس نے صرف معافی ہی تو مانگی ہے، ترس نہیں کھا سکتیں۔ "بسمہ اسے مطعون"

کرنے لگی۔

"شمامہ ترکی بہ ترکی بولی۔" اسے ترس آیا تھا۔

PDF NOVL BANK

"بسمہ مستفسر ہوئی۔" تو بدلہ لے رہی ہو۔

"شمامہ نے نفی میں سر ہلایا۔" نظر انداز کر رہی ہوں۔

"بسمہ مصر ہوئی۔" معاف نہ کرنا، بدلہ لینا ہی کہلاتا ہے۔

"شمامہ زچ ہوتے ہوئے بولی۔" کیا مجھے ناراض کرنے میں مزا آتا ہے؟

تمہاری بھلائی کا سوچ رہی ہوں، وہ تمہیں محبوب ہے اور اسی لیے معافی نہیں دے " رہیں کہ پھر سے ہارنا نہیں چاہتیں۔

"شمامہ تلملائی۔" بسمہ کے بے ہودہ تجزیے۔

اسے مار بیٹھوگی اور زندگی بھر کا چین کھو دوگی۔" بسمہ نے کوشش جاری رکھی تھی۔

تمہارا کام تمہا نصیحت کرنا اور مشورہ دینا۔ خدا را اپنی نصیحت کو قرآن و حدیث کا مقام نہ

"دو کہ جس کو مانے بغیر چارہ نہ ہو۔ اور مشورہ دیا جاتا ہے مسلط نہیں کیا جاتا۔

شمامہ دکھی دل سے مستفسر ہوئی۔" میرے خلوص پر شک ہے یا خیر خواہی میں کوئی

"شبہ؟

اس کا ہاتھ پکڑ کر شمامہ نے بوسا دیا۔" ایسا کچھ سوچنے سے پہلے میں مر جانا پسند کروں

"گی۔ البتہ تمہیں عقلِ کل نہیں سمجھتی۔

PDF NOVL BANK

چلیں۔ "بسمہ نے گھڑی پر نگاہ دوڑا کر اٹھنے کو پر تو لے۔"
 شمامہ اس کے چہرے ناراضی تلاشنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے کھڑی ہو گئی۔ شاید وہ
 لاجواب ہو گئی تھی، شاید بحث کرنے کی ہمت نہیں رہی تھی، شاید شمامہ کو اس کے
 حال پر چھوڑنے کا فیصلہ کر لیا تھا، شاید بد دل ہو گئی تھی۔

سیٹھ محمد علی اور عالیہ بیگم کی آمد یوسف کے لیے حیرانی کا باعث بنی تھی۔
 میرا بیٹا کل سے غائب ہے۔ "ڈرائنگ روم میں داخل ہوتے ہی عالیہ بیگم نے"
 بپھرتے ہوئے پوچھا تھا۔

یوسف کی حیرانی سوا ہوئی۔ "اللہ پاک خیر کرے گا بیگم صاحبہ! ویسے آپ اطلاع پنے آئے
 "ہیں یا تفتیش کرنے۔"

"عالیہ تند لہجے میں بولی۔ "اپنی بیٹی سے پوچھو اسے معاویہ کا ٹھکانہ ضرور معلوم ہو گا۔"

"یوسف تلخ ہوا۔ "میری بیٹی اس کی سفرچی (سیکرٹری) تو نہیں ہے۔"

"عالیہ دھاڑی۔ "میرے بیٹے کو ذرا بھی نقصان پہنچا تو باپ بیٹی کو نتیجہ بھگتنا پڑے گا۔"

PDF NOVL BANK

سیٹھ محمد علی صدیقی ٹھنڈے لہجے میں بولا۔ "عالیہ! پلیز غصہ کرنے سے مسئلے الجھتے ہیں۔ تم براہ مہربانی خاموش رہو اور مجھے بات کرنے دو۔"

یوسف ہونٹ کھٹتے ہوئے خاموش رہا۔ وہ میاں بیوی کو بیٹھنے کی دعوت بھی نہیں دے سکا تھا۔ سیٹھ محمد علی صدیقی نے بیوی کا ہاتھ پکڑ کر زبردستی بٹھایا اور اس کے ساتھ نشست سنبھالتا ہوا بولا۔ "یوسف بھائی! یقیناً آپ ایک ماں کی جذباتی باتوں کو دل پر نہیں لائیں گے۔"

یوسف نے گہرا سانس لے کر غصے پر قابو پایا اور زبردستی کی مسکراہٹ ہونٹوں پر بکھیر کر بہ ظاہر خوش دلی سے بولا۔ "کوئی بات نہیں، آپ حکم کریں کیا خدمت کر سکتا ہوں؟"

سیٹھ محمد علی تحمل سے بولا۔ "معاویہ کل صبح سے غائب ہے، اس کے دوست احباب سے رابطہ کیا، پولیس میں رپورٹ درج کرائی، تمام رشتہ داروں سے معلوم کیا مگر اس کا پتا نہ چلا۔ اب ایک آس لے کر آئے ہیں، شاید آپ ہمارا مسئلہ حل کر سکیں۔"

یوسف نے حیرانی سے کندھے اچکائے۔ "میری سمجھ میں اب بھی نہیں آرہا اس ضمن میں کیا کر سکتا ہوں؟"

PDF NOVL BANK

سیٹھ محمد علی بولا۔ "اگر آپ کی اجازت ہو تو میں شمامہ بیٹی سے دو باتیں پوچھنا چاہتا ہوں۔"

اس معاملے کا میری بیٹی سے کیا تعلق؟ "یوسف معترض ہوا۔"

"سیٹھ محمد علی شاکی ہوا۔ "کیا آپ نہیں جانتے؟"

"یوسف اکتائے ہوئے انداز میں بولا۔ "آپ کے بیٹے کایک طرفہ جنون ہے۔"

سیٹھ محمد علی نے للکاری نظروں سے گھورا۔ "تجاہل عارفانہ سے کام لے رہے ہو یا بے خبر ہو۔"

جی چچا جان! پوچھیں۔ "اچانک دروازے سے چاند طلوع ہوا۔ اس کے موہنے چہرے پر"

چھایا حزن و ملال باریک بین نگاہوں سے او جھل نہیں ہو سکتا تھا۔

شاید تمہیں ہماری آمد بری لگی۔ "صدیقی صاحب نے اٹھ کر اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔"

محمد یوسف نے بیٹی کی آمد پر کسی رد عمل کا اظہار نہیں کیا تھا۔

"وہ صاف گوئی سے بولی۔ "آمد پر تو نہیں، الزام سن کر دکھ ضرور ہوا ہے۔"

صدیقی صاحب نے رسمی ندامت ظاہر کی۔ "معذرت خواہ ہوں بیٹی! لیکن اکیلے بیٹے کی

"گمشدگی نے ہمیں تلخ کر دیا ہے۔"

PDF NOVL BANK

"شمامہ شاکی ہوئی۔" ہمارا قصور؟

لڑکی! اتنی بھولی نہ بنو، تم سب جانتی ہو۔ "عالیہ بیگم غضب ناک ہوئی۔"

"سیٹھ محمد علی نے برہمی ظاہر کی۔ "تمہاری زبان چند لمحے سکون نہیں لے سکتی۔

وہ قرآلود نظروں سے شمامہ کو گھورتے ہوئے خاموش ہو گئی۔

"سیٹھ محمد علی مدعے پر آیا۔" کل تمہارے درمیان کیا گفتگو ہوئی تھی۔

اپنی زیادتیوں کی معافی تلافی کو آیا تھا اور میرے رشتے سے انکار کی وجہ پوچھ رہا تھا، میں " نے کہہ دیا، باباجان راضی ہیں، نہ اس کے والدین کی مرضی شامل حال ہے اور نہ مجھے " یہ رشتہ قبول ہے۔

تم کون سی تور پری ہو کہ میرے بیٹے کا رشتہ ٹھکرا رہی ہو۔ "عالیہ سے خاموش نہیں " رہا گیا تھا۔ "میرا بیٹا تم سے ہزار گنا زیادہ خوب صورت اور پیارا ہے۔

"شمامہ کے ہونٹوں پر پھیکا تبسم نمودار ہوا۔ "خالہ جان! یہ دعویٰ کس نے کیا ہے۔

عالیہ تلخی سے بولی۔ "تم میرے بیٹے کو ٹھکرانے کا ذکر یوں کر رہی ہو جیسے وہ گیا گزرا "لڑکا ہو۔

"شمامہ ترکی بہ ترکی بولی۔ "یہی تو آپ کا حکم تھا۔

PDF NOVL BANK

"وہ چیختی۔" میں نے ایسا کب کہا؟

چچا جان اور آپ پہلی بار کس لیے تشریف لائے تھے؟ "شمامہ نے حقیقت اگلنے میں لمحہ " بھی ضائع نہیں کیا تھا۔

ہم تو ہم تو "عالیہ سے بات نہیں بن پڑی تھی۔"

"شمامہ نے اگلا وار کیا۔" کل وہ انکار کی وجہ پوچھ رہا تھا آپ بتائیں کیا کہتی۔

عالیہ بغلیں جھانکنے لگی۔

"سیٹھ محمد علی نے طنزیہ انداز میں پوچھا۔" ہو گئی تسلی؟

عالیہ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے سر جھکا لیا۔ سیٹھ محمد علی، شمامہ کی طرف متوجہ ہوا۔

"تم نے ٹھیک کہا بیٹی! بس یہ بتادو تمہارا انکار سن کر اس نے کیا کہا؟

شمامہ کے چہرے پر حیا کی سرخی نمودار ہوئی۔ سر جھکاتے ہوئے دھیمے لہجے میں بولی۔

"ک... کہہ رہا تھا میرے بغیر جی نہیں سکتا۔ اور پوچھ رہا تھا کیا میرے انکار کا مقصد

اسے جان سے مارنا ہے۔ میں نے کہا کسی اجنبی کی موت کی خواہش میں کیوں کرنے

لگی۔ اور پھر میں نے اسے درخواست کی کہ میرا پیچھا چھوڑ دے کیوں کہ اس کی وجہ سے

نہ صرف میں بدنام ہو رہی ہوں بلکہ میری پڑھائی کا بھی حرج ہو رہا ہے۔ اور اس اعلیٰ

PDF NOVL BANK

یونیورسٹی میں سیٹھ عبدالکریم صاحب کی مہربانی سے میرا داخلہ ہو پایا ہے۔ فیل ہونے کی صورت میں باباجان کو سیٹھ صاحب کے سامنے شرمندگی اٹھانا پڑے گی۔

"عالیہ پھر درمیان میں کودی۔" پہلے محبت کا کھیل رچایا اور اب میرا بیٹا اجنبی ہو گیا ہے۔

"ہاں۔" شمامہ نے بے باکی سے سر ہلایا۔ "کیوں کہ ایسا اس کے والدین چاہتے ہیں۔"

سیٹھ محمد علی نے خشمگین نظروں سے بیوی کو گھورا اور شمامہ کو مخاطب ہوئے۔ "بیٹی !

"معاویہ کی تلاش میں ہماری مدد کر سکتی ہو۔

"شمامہ کے لہجے میں حیرانی تھی۔ "مجھے کیا کرنا ہوگا؟

سیٹھ محمد علی نے دامنِ امید دراز کیا۔ "تم دونوں اتنے قریب تھے، کیا اندازہ نہیں ہے وہ

"کہاں چھپ سکتا ہے؟

ہماری رفاقت کی طوالت دو دنوں پر مشتمل ہے۔ پہلے دن اس نے اظہار کیا اور اگلے

دن میں نے اسے باباجان سے ملا دیا۔ جب اسے پتا چلا کہ میں ڈرائیور کی بیٹی ہوں تو

باباجان کی توہین اور میری تذلیل کر کے چلا گیا۔ اب آپ ہی بتائیں اتنی طویل رفاقت

"میں اسے کتنا جان سکی ہوں گی۔"

PDF NOVL BANK

عالیہ تفاخر سے کھل کھلائی۔ "بلاشبہ سیٹھ محمد علی کے اعلیٰ نسب بیٹے کو ایک ڈرائیور اور "اس کی بیٹی سے متنفر تو ہونا چاہیے تھا۔

شمامہ کی طنزیہ نظریں اس کی جانب اٹھیں، مگر اس نے کچھ کہنے سے گریز کیا تھا۔ سیٹھ محمد علی بھی ملامتی نظروں سے بیوی کو گھورنے لگے جو مسلسل اوٹ پٹانگ باتوں سے اسے شرمندہ کر رہی تھی۔

چچا جان! مجھے اجازت ہے۔ "غصے کی حالت میں بھی شمامہ کو اخلاقیات نہیں بھولے" تھے۔

سیٹھ محمد علی ملتجی ہوا۔ "بیٹی! وعدہ کرو، معاویہ کے بارے کچھ بھی معلوم ہونے پر فوراً اطلاع دو گی۔

بے فکر رہیں۔ "اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

ایک آخری درخواست.... "سیٹھ محمد علی نے اسے امید بھری نظروں سے گھورا۔ "شمامہ پھسکی مسکراہٹ سے بولی۔ "بڑے درخواست کرتے نہیں، حکم پیتے اچھے لگتے ہیں "اچھا جان

PDF NOVL BANK

جیتی رہو بیٹی! مگر اس معاملہ میں براہ راست تمہارا سود و زیاں مضمحل (فائدہ و نقصان) "چھپا" ہے اس لیے حکم نہیں دیا جاسکتا۔

شمامہ کچھ کہے بغیر سوالیہ نظروں سے جانب متوجہ رہی۔

وہ لمحہ بھر توقف کر کے بولا۔ "اگر میں کہوں کچھ عرصہ کے لیے نکاح موخر کر دو تو کیا جواب ملے گا۔"

وہ اطمینان سے بولی۔ "چچا جان! جس معاملے میں میرا اختیار صفر فیصد ہو اس میں مجھے نہ گھسیٹیں۔"

سیٹھ محمد علی تیقن سے بولا۔ "مجھے نہیں لگتا یوسف بھائی تمہاری مرضی کے خلاف کچھ کر سکتے ہیں۔"

شمامہ کے ہونٹوں پر خوب صورت تبسم ابھرا۔ "اٹا بول گئے ہیں چچا جان! باقی آپ کی اطلاع کو عرض ہے کہ یہ باباجانی کا فیصلہ ہے۔ اور قرآن و حدیث کے بعد میرے لیے باباجان کا فیصلہ ماننا فرض ہے۔"

"سیٹھ محمد علی نے کہا۔" اس معاملے میں اختلاف کا حق تمہیں شریعت دیتی ہے بیٹی

PDF NOVL BANK

جو حق آپ اپنے بیٹے کے لیے تسلیم نہیں کرتے اس کے حصول پر مجھے آکسانا چھتا نہیں " ہے چچا جان! " شمامہ کے لہجے میں تو نہیں البتہ الفاظ میں ہلکی سی تلخی چھپی تھی۔ بد تمیزی نہیں کرتے شمامہ۔ "یوسف نے فوراً ہی ڈانٹ دیا تھا۔" وہ گلوگیر ہوئی۔ "غلطی ہو گئی، معذرت خواہ ہوں چچا جان!" اور سر جھکائے باہر نکل گئی۔

"سیٹھ محمد علی نے یوسف کو ٹوکا۔" بچی نے غلط نہیں کہا، اسے ڈانٹنا نہیں چاہیے تھا۔ بڑوں کی غلطیاں اجاگر کرنا بد تمیزی کہلاتا ہے۔ اور اپنی بیٹی کو میں بد تمیزی کی اجازت " نہیں دے سکتا۔

سیٹھ محمد علی مدّے پر آیا۔ "شمامہ نے خود کو بے اختیار ثابت کرتے ہوئے گیند آپ کی "جانب پھینک دی ہے۔

شمامہ کا میرے علاوہ کوئی نہیں ہے۔ زندگی کا کوئی بھروسا نہیں کب الوداع کہنے پر تمل جائے۔ اس لیے جتنا جلدی ہو سکے اس ذمہ داری سے سبک دوش ہو جاؤں تو بہتر "ہوگا۔"

PDF NOVL BANK

سیٹھ محمد علی معترض ہوا۔ "ایک تو وہ اتنی بڑی نہیں ہوئی کہ آپ خود ساختہ پریشانیاں پلتے رہیں۔ دوسرا موت تو کسی کو بھی آسکتی ہے۔ ضروری نہیں کہ بڑے ہی کی باری پہلے آئے۔ خاتم بدہن (میرے منہ میں خاک) شمامہ یا اس کے ہونے والے شوہر کی "باری آپ سے پہلے آجائے پھر؟

سیٹھ صاحب! آپ سے متفق ہونے کے باوجود میرا فیصلہ برقرار ہے، کیوں کہ میرے "مد نظر اپنی بیٹی کی بھلائی ہے۔ ایسا اچھا رشتہ دوبارہ نہیں ملے گا اس لیے معذرت خواہ ہوں۔"

"سیٹھ محمد علی لجاجت سے بولا۔ "آپ سے سیٹھ نہیں ایک مجبور باپ مخاطب ہے۔ یوسف نے حیرانی ظاہر کی۔ "شمامہ اور معاویہ کی شادی کے حق میں آپ ہیں نہ "میں، پھر ایسا مطالبہ کرنا میری سمجھ سے باہر ہے۔"

وہ شمامہ کے نکاح کا سن کر برا فروختہ ہوا ہے۔ اگر اسے معلوم ہو گیا کہ شمامہ کا نکاح "فی الحال نہیں ہو رہا تو یقیناً لوٹ آئے گا۔"

"یوسف نے نکتہ اٹھایا۔ "اور جب دوبارہ شمامہ کا نکاح ہو گا تب کیا؟

PDF NOVL BANK

کسی بھی قیمت، کسی بھی حالت میں آپ کم از کم مجھے دو سال کی مہلت دیں۔ خدا کو "حاضر و ناظر جان کر کہتا ہوں اس دوران خدا نخواستہ آپ کو کچھ بھی ہو گیا، شمامہ بیٹی میری ذمہ داری ہوگی۔ کوئی کمی نہیں آنے دوں گا۔ سگی بیٹی سمجھ کر رخصتی کراؤں گا۔" چاہیں تو پکی تحریر لے لیں۔

"یوسف طنزیہ لہجے میں بولا۔ "گویا آپ میرے جذبات کو خرید رہے ہیں۔

بہ خدا ایسا نہیں ہے۔ میں صرف اپنے بیٹے کو بچانے کی فکر میں ہوں۔ اس نے شمامہ کے ساتھ زیادتی کی ہے آپ کی شان میں گستاخی کی ہے۔ سب تسلیم کرنے کے باوجود میں اسے نقصان پہنچتے نہیں دیکھ سکتا۔ یہ بھی جانتا ہوں کہ اب شمامہ کبھی بھی اس سے شادی پر تیار نہیں ہوگی، نہ آپ یہ گوارا کریں گے۔ البتہ شمامہ کی منگنی موخ خر کر کے آپ مجھ پر احسان کر سکتے ہیں۔

آپ ناجائز مطالبہ کر رہے ہیں، میں بیٹی کی زندگی کے فائدہ نقصان کو کسی دوسرے پر "قربان نہیں کر سکتا۔

میں قسم کھا کر کہتا ہوں آپ یا شمامہ بیٹی نقصان میں نہیں رہیں گے۔ اللہ پاک آپ کو "صحت و ایمان والی لمبی زندگی دے، دو سال کا عرصہ اتنا طویل نہیں ہوتا۔ اگر خدا نخواستہ

PDF NOVL BANK

آپ کو کچھ ہو گیا تو شمامہ کی شادی اس کی مرضی سے اور اچھے خاندان میں ہو گی۔ ان شاء اللہ آپ کی کمی اسے محسوس نہیں ہونے دوں گا۔ اور یہ بھی وعدہ کرتا ہوں شادی کے بعد بھی اس سے غافل نہیں رہوں گا۔ بالفرض میں بھی نہ رہا تو یہ ذمہ داری میری بیٹی ثالثہ نبھائے گی۔ وہ وعدے کی پکی اور زبان کی کھری ہے۔ براہ مہربانی میری درخواست کو نہ ٹھکرائیں۔ جوان خون اتنی جلدی نہیں مانتا لیکن امید ہے دو اڑھائی سال میں سنبھل جائے گا۔

یوسف نے گہرا سانس لیتے ہوئے ہتھیلیوں پر ماتھا ٹیکا۔ چند لمحوں کے توقف کے بعد وہ بولا۔ "بیٹی سے مشورہ کیے بغیر جواب نہیں دے سکتا۔

سیٹھ محمد علی وثوق سے بولا۔ "اس کی تربیت جس منہج پر ہوئی ہے، یقیناً ایک بوڑھے باپ کی التجا کو نہیں ٹھکرائے گی۔

"ہمیں سوچنے کو چند دن کی مہلت دیں۔"

جواب کا منتظر رہونگا۔ "سیٹھ محمد علی صدیقی جانے کے ارادے سے کھڑا ہو گیا۔ عالیہ نے بھی نشست چھوڑ دی تھی۔

PDF NOVL BANK

باتوں کے شغل میں مہمان نوازی کے تقاضے نہیں نبھا سکا۔ "یوسف کے لہجے میں" ندامت تھی۔

مجھے یاد تھا باباجان! "شمامہ چائے کے برتنوں کے ساتھ اندر داخل ہوئی۔"

"! محمد یوسف نے یاد دلایا۔ "کھانے کا وقت تھا بیٹی

چائے بہتر ہے۔" خوش دلی سے کہتے ہوئے محمد علی نے دوبارہ نشست سنبھال لی۔ "شمامہ نے چینی پوچھ کر میاں بیوی کو چائے بنا کر دی، باپ کے حوالے تیسری پیالی کر کے وہ باہر نکل گئی۔ یوسف کو بیٹی کے چہرے پر خوشی کی واضح چمک نظر آرہی تھی۔

شمو رانی کو خوش دیکھ کر جو سکون مجھے ملتا ہے اس کا مقابلہ کوئی خوشی نہیں کر سکتی۔ "کھانا کھاتے ہوئے یوسف اعتراف کیے بغیر نہیں رہ سکا تھا۔

آپ کو خوش لگ رہی ہوں۔ "شمامہ نے حیرانی ظاہر کی۔"

"بہت زیادہ، البتہ وجہ معلوم نہیں ہے۔"

"شمامہ نے موضوع تبدیل کیا۔ "سیٹھ صاحب کو کیا جواب چنے کا ارادہ ہے؟

"یوسف ہنسا۔ "پکی سنگو (وہ عورت جو چھپ چھپ کر دوسروں کی باتیں سنے) ہو۔"

PDF NOVL BANK

"شمامہ نے منہ بنایا۔" ایسا پہلی بار تو نہیں ہوا جو حیران ہو رہے ہیں۔

"یوسف نے چھیڑنا جاری رکھا۔" پھر بھی معیوب تو ہے نا۔

شمامہ روہانسی ہوئی۔ "چائے بنا رہی تھی باباجانی! اور باورچی خانہ ڈرائینگ روم سے کتنا کچھ دور ہے۔"

یوسف اس کی جان بخشی کرتا ہوا بولا۔ "تم سے مشورہ کر کے ہی سیٹھ صاحب کو جواب دے سکوں گا۔"

"وہ فوراً بولی۔" مجھے معاف رکھیں۔

"یوسف مصر ہوا۔" بتانا تو پڑے گا۔

"شمامہ ہنسی۔" مجھے لگتا ہے سیٹھ صاحب آپ کو قائل کرنے میں کامیاب رہے ہیں۔

"چلو ایسا ہی ہے، اب سچ بتاؤ کیوں خوش ہو۔"

وہ عقیدت بھری نظروں سے باپ کے مشفق چہرے کو دیکھتے ہوئے بولی۔ "جس لڑکی کو دو سال باپ کے سائے میں رہنے کی خوش خبری مل جائے اس سے زیادہ خوش کون ہو سکتا ہے۔"

"یوسف نے منہ بنایا۔" پہلے بھی تمہاری شادی تو نہیں کر رہا تھا۔

PDF NOVL BANK

"وہ صاف گوئی سے بولی۔ "کسی کی منکوحہ بننے کے بعد احساسِ آزادی چھن جاتا ہے۔
"یوسف شاکی ہوا۔ "تم انکار کا حق رکھتی تھیں۔"

شمامہ وارفتگی سے بولی۔ "کیا لگتا ہے آپ کی تمنا پر سر جھکانے کے علاوہ بھی کوئی
رد عمل ظاہر کر سکتی ہوں۔ بہ خدا آپ ابھی کسی خانہ بدوش کو میرا ہاتھ پکڑا دیں تو چوں
"بھی نہیں سنیں گے۔"

"یوسف تفاخر سے بولا۔ "مجھے شمو رانی پر فخر ہے۔"

"شمامہ نے اشتیاق ظاہر کیا۔ "اچھا بتائیں ناں ، سیٹھ صاحب کو کیا جواب دیں گے۔
"تمہاری خوشی دیکھنے کے بعد بھلا کیا جواب دے سکتا ہوں۔"

شمامہ وسیع قلبی سے بولی۔ "اگر آپ کو کوئی قباحت نظر آرہی ہے تو میری خوشی سے زیادہ
"اہمیت میرے فائدے کی ہے۔ خوب دیکھ بھال کے فیصلہ کریں۔"

اگر سیٹھ صاحب زبان کا پکا ہے تو میں اس سے اتفاق کرتے ہوئے کبھی پچھتاوا
محسوس نہیں کروں گا۔ ایک باپ اس سے بڑھ کر کیا چاہے گا کہ اپنی موت کے بعد بیٹی
"کے لیے ایسا سہارا چھوڑ جائے جو اس کے اچھے مستقبل کا ضامن ہو۔"

PDF NOVL BANK

مرنے کی بات کر کے مجھے پریشان تو نہ کیا کریں۔ "وہ باپ کے کندھے پر سر رکھتے" ہوئے رنکھی ہوئی۔

مرنا تو ہر ذی روح نے ہے۔ "وہ اس کے سر پر دستِ شفقت پھیرنے لگا۔"

سیٹھ عبدالکریم صلح کی کوٹھی سے نکلتے ہی عالیہ بیگم پھٹ پڑی۔ "پہلے اس کلمو ہی کے نکاح پر خوش ہو رہے تھے اور اب مہلت مانگ کر ننکی تلوار کو سر پر لٹکا رہے ہیں۔"

صدیقی صاحب نے اسے جھڑکا۔ "احمق نہ بنو عالیہ بیگم! کیا خیال ہے معاویہ کیوں غائب ہوا۔"

"کچھ بھی ہے میں ایک ڈرائیور کی بیٹی کو بہو نہیں بنا سکتی۔"

ڈرائیور کی بیٹی کو بھی تمھاری بہو بننے میں دلچسپی نہیں ہے۔ البتہ تمھارا بیٹا اس کے پیچھے پاگل ہوا ہے۔ اس کے علاج کا کچھ سوچوں یا اکلوتے بیٹے کو ضایع کر دوں۔ "سیٹھ محمد علی طیش میں آگیا تھا۔"

PDF NOVL BANK

عالیہ تیقن سے بولی۔ "جب تک اس ڈائن کی شادی نہیں ہوگی معاویہ نہیں سنبھلے گا۔"

پہلا مرحلہ معاویہ کی واپسی کا ہے، یقین مانو جو ننھی اسے شمامہ کے نکاح نہ ہونے کی "بابت معلوم ہوگا وہ کسی خوش فہمی کے سہارے ضرور واپس لوٹے گا۔"

"عالیہ نے مایوسی ظاہر کی۔ "اور واپسی کے ساتھ وہ پھر غلط امیدیں باندھ لے گا۔ پہلے ہم نے اسے موقع نہیں دیا اور سمجھا کہ لڑکی کا نکاح ہونے پر وہ اس کا خیال چھوڑ دے گا، مگر ہمارا گمان ٹھیک نہیں تھا۔ اگر یوسف بیٹی کے نکاح میں جلد بازی سے کام نہ لیتا تو معاویہ کو پاگل پن کا دورہ نہ پڑتا۔ اور سال دو کا طویل عرصہ اسے سنبھلنے میں مدد دے سکتا تھا۔ ممکن تھا اس دوران اسے کوئی دوسری لڑکی پسند آجاتی۔ یہ بھی ہو سکتا تھا شمامہ کی مسلسل بے اعتنائی اس کا جی کھٹا کر دیتی۔"

"عالیہ رنکھی ہوئی۔ "نہ جانے میرا شہزادہ کہاں خوار ہوتا پھر رہا ہوگا۔"

صبر کرو بیگم، امید ہے جلد ہی لوٹ آئے گا۔ دعا کرتا ہوں اس تک شمامہ کے نکاح نہ ہونے کی خبر جلد سے جلد پہنچ جائے، پھر بھاگ کر واپس آئے گا۔"

پتا نہیں ڈائن نے کیسا جادو کیا ہے میرے بچے پر۔ "وہ شمامہ کو کوسنے لگی۔"

PDF NOVL BANK

سیٹھ محمد علی نے ناراضی ظاہر کی۔ "شمامہ بہت سلجھی ہوئی، تمیز دار اور اعلیٰ اخلاق کی مالک ہے۔"

بھاڑ میں جائے چمامہ۔ (جوتا) "عالیہ اس کا نام بگاڑتے ہوئے برہم ہوئی۔ سیٹھ محمد علی مایوسی سے سر ہلا کر رہ گئے تھے۔"

ثالثہ بے صبری سے ان کی منتظر تھی۔ کھانے کی میز پر سیٹھ محمد علی نے اسے یوسف سے ملاقات کی تفصیل بتائی اور چند نوالے زہر مار کر کے خواب گاہ کی طرف بڑھ گیا۔ عالیہ بیگم نے ایک نوالہ لینے کی ضرورت بھی محسوس نہ کی اور خواب گاہ میں جا کر لیٹ گئی۔

بستر پر لیٹتے ہی سیٹھ محمد علی کو یوسف کی کال موصول ہوئی۔ رسمی کلمات دہرا کر وہ "بولا۔" سیٹھ صاحب! مجھے آپ کی پیش کش قبول ہے۔

شکریہ یوسف بھائی! مجھے آپ سے یہی امید تھی۔ اور بے فکر رہو، سیٹھ محمد علی صدیقی "میں ہزاروں خرابیاں ہو سکتی ہیں لیکن زبان کا کھرا اور وعدے کا پکا ہے۔ خدا نخواستہ تمہیں کچھ بھی ہوا میں یہی سمجھوں گا کہ ثالثہ میری اکلوتی بیٹی نہیں ہے۔ اور میری عمر

PDF NOVL BANK

نے بھی وفانہ کی تو ثالثہ اس کا چھوٹی بہن کی طرح خیال رکھے گی۔ اگر چاہتے ہو تو اسٹام پیپر لکھ کر بھی دے سکتا ہوں۔

یوسف اداسی سے بولا۔ "وعدہ خلافی کرنے والے کو ایک کاغذ پر درج چند الفاظ روک نہیں سکتے۔"

"مطمئن رہو، وقت آنے پر سیٹھ محمد علی صدیقی کو یاد دہانی نہیں کرانا پڑے گی۔" اجازت چاہوں گا سیٹھ صاحب! بس یہی اطلاع پینے کو کال کی تھی۔ "یوسف نے رابطہ منقطع کر دیا۔

"عالیہ بیگم نے مغرورانہ لہجے میں پوچھا۔ "مان گیا ہے۔"

ہاں۔ "سیٹھ محمد علی عجیب سے لہجے میں بولا۔ "نیک بخت ایک بار پھر احسان مند کر گیا۔"

کہیں تم اس ڈائن کو بہو بنانے کا تو نہیں سوچ رہے۔ "عالیہ چونک کر اٹھ بیٹھی تھی۔" سیٹھ محمد علی کے ہونٹوں پر پھسکی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ "اگر تمہارے بیٹے کی طرح وہ بھی اسی شدت سے رشتہ جوڑنا چاہتی تو شاید میرا جواب ہاں میں ہوتا۔ مگر وہ اس سے نفرت کرتی ہے۔"

PDF NOVL BANK

عالیہ مغرورانہ لہجے میں بولی۔ "وہ معاویہ کو ٹھکرائے گی، اسے اپنے بیٹے کے جوتوں کی صفائی بھی نہ کرنے دوں۔"

محمد علی صاف گوئی سے بولا۔ "وہ ٹھکرا چکی ہے عالیہ بیگم! ہر غریب کو لالچی یا روپے پیسے کا بھوکا سمجھنا تمہاری حماقت ہے۔ دو بار تم باپ بیٹی سے مل چکی ہو کبھی لگا کہ "انہیں تمہاری دولت سے ذرا سی بھی دلچسپی ہے۔"

"عالیہ تلخ ہوئی۔ "اور آپ اپنے بیٹے کو دھتکارنے والی کے گن گارہے ہیں۔"

سیٹھ محمد علی کے ہونٹوں پر استہزائی تبسم ابھرا۔ "تمہارا خیال ہے اسے معاویہ کو اپنا لینا چاہیے تھا۔"

وہ گڑبڑائی۔ "نن.... نہیں، میرا مطلب ہے اسے شادی کو ہاں نہیں کرنا چاہیے تھی "لیکن ایسا ہمارے کہنے پر کرتی۔"

اگر وہ معاویہ سے محبت کرتی تو تمہارا کہنا کس خوشی میں مانتی۔ آسان حل تھا معاویہ "سے عدالتی شادی (کورٹ میرج) کر لیتی۔ ہم کب تک اکلوتے بیٹے سے خفا رہتے، جلد یا بدیر اسے چھاتی سے لگا لیتے۔"

"عالیہ طیش میں آئی۔ "خون نہ پی جاتی ڈائن کا۔"

PDF NOVL BANK

ڈائن تو خیر وہ نہیں ہے، بلکہ سچ تو یہ ہے کہ اسے دیکھنے سے پہلے یہی سمجھتا رہا میری۔"
 "بیگم کی طرح خوب صورت شاید اللہ پاک نے بنائی ہی نہیں ہے۔"
 "عالیہ کے چہرے پر حیا آلود تبسم نمودار ہوا۔ "بوڑھے ہو کر بھی جھوٹ بولنا نہ چھوڑا۔"
 محمد علی رومانوی لہجے میں بولا۔ "سچ کہو، کیا شمامہ بیٹی تمہاری طرح خوب صورت نہیں ہے۔"

"عالیہ نے منہ بنایا۔ "صرف خوب صورتی ہی تو سب کچھ نہیں ہوتی۔"
 "محمد علی نے ٹھنڈا سانس بھرا۔ "ہاں، یہیں مار کھا گئی ہے بے چاری۔"
 چھوڑیں فضول باتوں کو اور ایس پی صاحب سے بات کریں، شاید انھیں کوئی سراغ مل"
 "گیا ہو۔"

محمد علی اثبات میں سر ہلا کر ایس پی صاحب کو کال کرنے لگا۔

"بسمہ چمکی۔ "مبارک ہو۔"

کس بات کی۔ "شمامہ برہم ہوئی۔"

"یہی کہ تمہاری دلی مراد بھی پوری ہوئی اور کسی کو شک بھی نہیں ہوا۔"

PDF NOVL BANK

اس بکو اس کا مطلب؟ "شمامہ سچ میں تپ گئی تھی۔"
"بسمہ معنی خیز لہجے میں بولی۔" مطلب بھی مجھے بتانا پڑے گا۔
"شمامہ نے منہ بنایا۔" واہیات گفتگو چھوڑو اور چائے لے آؤ۔
"کب تک غلط فہمیوں میں رہو گی۔"

یقیناً تم اس قابل نہیں رہیں کہ کوئی بات بانٹی جائے۔ "شمامہ نے پہلی ہی فرصت"
میں اسے معاویہ کے والدین سے ہونے والی گفتگو بیان کی تھی۔ اور جو نتیجہ بسمہ نے اخذ
کیا تھا اس سے شمامہ جھلا گئی تھی۔

"بسمہ ہنسی۔" یہ الزام تراشی کیوں؟

شمامہ بگڑ کر بولی۔ "تمہاری بے ہودہ گفتگو سن کر اس کے علاوہ بھی کچھ سوچا بھی نہیں
"جاسکتا۔"

بسمہ نے عقیل کا نمبر ملا کر موبائل فون کان سے لگا لیا۔ "اپنی لیشی کی آواز سننے کو کان
ترس گئے تھے۔" کال وصول کرتے ہی وہ وارفتگی سے بولا تھا۔
"وہ منہ بسورتے ہوئے بولی۔" اور آپ کی لیشی چائے کو ترس رہی ہے۔

PDF NOVL BANK

ابھی لایا، اس بہانے دیدار بھی کر لوں گا، کہ سماعتوں کے ساتھ بصارتوں کا واویلا بھی " جاری ہے۔

مسخریاں چھوڑو، شمامہ کے ساتھ بیٹھی ہوں۔ "دبے لہجے میں اسے ڈانٹ کر بسمہ نے " رابطہ منقطع کر دیا تھا۔

شمامہ منہ پھلائے بیٹھی تھی۔ بسمہ اطمینان سے بولی۔ "فضول میں ناراض ہو رہی ہو۔ میں نے اپنے محسوسات بیان کیے تھے، ہو سکتا ہے میں غلطی پر ہوں، تمہارا انکار میں سر "ہلا دینا کافی رہتا، بو تمہا سجانے سے کیا ہوگا۔

"شمامہ چڑ کر بولی۔ "کیا میری شکل نظر آرہی ہے؟

"بسمہ ہنسی۔ "انداز تو دکھ رہا ہے نا۔

"شمامہ تلخ ہوئی۔ "ویسے، تمہیں بے ہودگی کے علاوہ بھی کچھ سو جھتا ہے یا نہیں۔

فی الحال اپنی چونچ بند رکھو۔ "عقیل کو قریب آتا دیکھ کر اس نے شمامہ کو جھڑکا۔

عقیل نے پاس آکر چائے کی پیالیاں ان کے سامنے رکھ دی تھیں۔

پراٹھا کھاؤ گے؟ "بسمہ نے خوش دلی سے پوچھا۔

PDF NOVL BANK

بہنے دو، بہن کے ہاتھ کے پراٹھے کھا کر ہی گھر سے نکلتا ہوں۔ "نفی میں سر ہلا کر وہ " واپس مڑ گیا۔

"وہ بھناتے ہوئے بولی۔ "چیونٹی کے بھی پر نکل آئے ہیں۔

لچ بکس درمیان میں رکھتے ہوئے شمامہ نے چائے کی پیالی اٹھائی۔ "مجھے کوس رہی ہو یا "عقیل بھائی پر غصے ہو۔

"بسمہ نے دانت پیسے۔ "سنا نہیں کیا الٹی سیدھی ہانک رہا تھا۔

"شمامہ نے حیرانی ظاہر کی۔ "میرا نہیں خیال اس نے کوئی ایسی بات کی ہے۔

بسمہ طنزیہ لہجے میں بولی۔ "صدقے جاؤں، وہ میرے ہاتھ کے بنے پراٹھے کھانے کی خواہش

"ظاہر کر کے گیا ہے۔ بے شرم جانتا نہیں کہ میں نے کبھی اپنے لیے بھی پیرا نہیں بنایا۔

ایسا کچھ تو نہیں کہا۔ "شمامہ کی حیرانی رفع نہیں ہوئی تھی۔ "

بدھو! بہن کے ہاتھ کے بنے پراٹھوں کو ٹھکرانا اور جتلانا کہ وہ گھر سے بہن کے ہاتھ کے

پراٹھے کھا کر ہی نکلتا ہے۔ کیا اتنا کمنا کافی نہیں ہے۔ میرے سر پر لٹھ مارنے سے تو

"رہا۔

PDF NOVL BANK

تو غصہ کیوں ہو رہی ہو؟ جب تمہیں چولہے کے قریب ہی نہیں جانا تو موڈ بگاڑنے کا "مطلب۔" الجھن آمیز لہجے میں کہتے ہوئے وہ چشمہ اتار کر شیشے صاف کرنے لگی۔

"بسمہ تلخ ہوئی۔" اسی لیے تو غصہ ہوں کہ، بنانا پڑیں گے۔

کیا مطلب؟ "شمامہ ششدر ہی تو رہ گئی تھی۔"

"بسمہ نے بے بسی کا اظہار کیا۔" اس کی خواہش ٹھکرا سکتی ہوں کیا۔

کیا.... کیا.... کیا۔ "شمامہ چیخ پڑی۔" کمینی! اتنے نخرے دکھانے کے بعد نتیجہ یہ نکلا کہ "اپنے اصول توڑ دو گی۔"

بسمہ نے بے شرمی سے دانت نکالے۔ "اصولوں پر ڈٹی رہی تو اس کا دل ٹوٹ جائے گا۔ ویسے بھی اس کی کوئی خواہش ٹھکرا نہیں سکتی۔"

پھر بک بک کا مقصد۔ "شمامہ نے آنکھیں نکالیں۔"

"اس کی وجہ سے صبح صبح چولہے کے سامنے کھڑا ہونا پڑے گا اور غصہ بھی نہ کروں۔"

"شمامہ اکتاتے ہوئے بولی۔" نرالی منطق ہے۔

بسمہ چھیڑنے لگی۔ "تمہیں کیا معلوم، پریم پنچھیوں کے طریقے جدا، انداز الگ اور مزاج

"عام لوگوں سے کتنے مختلف ہوتے ہیں۔"

PDF NOVL BANK

"شمامہ سرد مہری سے بولی۔ "مہربانی، مجھے جاننے کا شوق بھی نہیں ہے۔
 بسمہ نے زوردار قہقہہ بلند کیا۔ "مذاق کر رہی تھی، ورنہ سچ تو یہ ہے اس میدان میں
 "تمہارے سامنے بچی ہی ہوں۔
 "شمامہ ملا متی انداز میں بولی۔ "بلکہ اس بند کرو۔
 یاد ہے دوسرے ہی دن پراٹھا بنا کر لے آئی تھیں اور کیا کہا تھا کہ وہ پراٹھا بنانے والی
 کے جسم و جان کا مالک ہے۔ "بسمہ چھوڑنے سے باز نہیں آئی تھی۔
 پیریڈ شروع ہونے والا ہے۔ "اس نے چائے کی خالی پیالی نیچے رکھی اور آنکھوں پر چشمہ
 لگا کر شوڈر بیگ کندھے پر لٹکا لیا۔ بسمہ کے لبوں پر معنی خیز مسکراہٹ ابھری، مگر کچھ
 کہے بغیر تقلید میں اٹھ گئی۔

وقت گزرنے کا پتا ہی نہیں چلتا دیکھتے ہی دیکھتے ڈیڑھ ماہ گزر گیا تھا۔ شروع میں مختلف
 پروفیسروں نے معاویہ کی مسلسل غیر حاضری پر حیرانی کا اظہار کرتے ہوئے وجہ
 دریافت کی، ساتھی طلبہ کی گفتگو میں اس کے بارے استفسار ہوئے، حیرانی ظاہر کی
 گئی، معنی خیز گفتگو ہوئی، شمامہ کے ساتھ اس کی زیادتی اور پریم کہانی موضوع سخن بنی

PDF NOVL BANK

لیکن رفتہ رفتہ وہ قصہء پارینہ بنتا گیا۔ کئی بار کے جھگڑوں کے بعد بسمہ نے بھی معاویہ کی طرف داری بلکہ ذکر کرنا چھوڑ دیا تھا۔ عقیل اور بسمہ ایک دن اس کی ماں اور باپ سے افسوس کرا لئے تھے۔ انھوں نے شمامہ کو بھی دعوت دی تھی مگر اس نے انکار میں سر ہلا دیا تھا۔

شمامہ شروع دن سے خاموش طبع اور کم گو تھی، لیکن بسمہ کی صحبت میں رہ کر اس کی زبان کی گرہ اچھی خاصی ڈھیلی پڑ گئی تھی۔ اور مختلف موضوعات پر بسمہ کے ساتھ لمبی بحث و تکرار کرنا اس کی عادت بن گئی تھی۔ اب چند دنوں سے بسمہ محسوس کر رہی تھی کہ وہ پھر اپنے خول میں سمٹنے لگی تھی۔ باتیں کرتے کرتے کسی گہری سوچ میں گم ہو جاتی یا بسمہ کی گفتگو پر غائب دماغی کا عمدہ مظاہرہ کر کے اس کے کوسنے سنتی۔ ایک دن اچانک ہی بسمہ نے پوچھا۔

"پچھتا رہی ہو۔"

ہونہہ! "وہ سوالیہ نظروں سے بسمہ کو دیکھنے لگی۔"

"بسمہ سنجیدگی سے بولی۔ "یاد آتا ہے یا بھول چکی ہو۔"

کبھی سوچا نہیں۔ "خلاف توقع وہ بھرکی نہیں تھی۔"

PDF NOVL BANK

بسمہ نے افسوس کا اظہار کیا۔ "جانے زندہ ہوگا، یا مر گیا ہے۔" شمامہ خاموش رہی۔

"بے چارے کو معاف ہی کر دیتیں۔"

شمامہ دکھی دل سے بولی۔ "میں کیا اور میری معافی کیا، معاف کرنے والی تو وہ پاک ذات

"ہے جسے ساری بڑائیاں سزوار ہیں۔"

"زبان سے کہہ تو سکتی ہوناں اسے معاف کیا۔"

"شمامہ نے انکشاف کیا۔" تبھی کر دیا تھا جب اس نے پہلے دن معافی مانگی تھی۔

"بسمہ شاکی ہوئی۔" کبھی اظہار تو نہیں کیا۔

کیوں کہ میں نہیں چاہتی تھی وہ غلط فہمی پالے۔ اور کسی کو معاف کر چنے کا مطلب "

"اس سے تعلقات بڑھانا نہیں ہوتا۔"

"بسمہ نے افسوس ظاہر کیا۔" سنا ہے اس کی ماں کی حالت کافی خراب ہے۔

شمامہ کے دل سے دعا نکلی۔ "اللہ پاک صبر دے اور ان کی دعاؤں کو شرف قبولیت

"بخشنے۔"

"بسمہ نے ترغیب دی۔" افسوس کرنے ہی چلی جاتیں۔

PDF NOVL BANK

شمامہ آزدگی سے بولی۔ "مجھے قصور وار سمجھ رہی ہیں، یقیناً اپنے گھر میں دیکھنا گوارا نہیں کریں گی۔"

"بسمہ متعجب ہوئی۔ "اس میں تمہارا کیا قصور؟"

شمامہ صاف گوئی سے بولی۔ "قصور کا تو معلوم نہیں، البتہ اس کی گم شدگی کی وجہ تو میں ہی بنی ہوں۔"

بسمہ نے نفی میں سر ہلایا۔ "وجہ تو اس کے اپنے والدین ہیں۔ کیوں کہ رشتے سے انکار صرف تمہاری طرف سے نہیں ہوا تھا، اس کے والدین بھی رشتہ مانگنے میں سنجیدہ نہیں تھے۔ اس کی آخری امید ثالثہ باجی تھی، مگر وہ بھی ناکام رہی۔ تم سے ملنے کے بعد اس نے گھر جاتے ہی تمہیڑوں سے معاویہ کی خبر لی تھی۔ اگلے دن تمہارے نکاح کا سن کر وہ دوبارہ بہن کے گھر پہنچ گیا، مگر ثالثہ نے خواب گاہ میں گھس کر اس کی بات سننے سے انکار کر دیا اور اس کے بعد سے وہ لپٹتا ہے۔"

شمامہ چپ بیٹھی پاؤں کے انگوٹھے سے گھاس کریدتی رہی۔ لمحہ بھر توقف کر کے بسمہ نے پوچھا۔

"اب لوٹ آیا تو ہاں کر دو گی۔"

PDF NOVL BANK

میں اس کے والدین کے دکھ پر افسردہ ہوں اور بد قسمتی سے اس کی گم شدگی میں کسی " نہ کسی طرح میری ذات بھی ملوث ہو رہی ہے اس لیے پریشان ہوں۔ تم اسے کوئی اور "نام نہ دو تو بہتر ہوگا۔

"بسمہ ہنسی۔ "تو پھر کب منگنی، بلکہ نکاح کر رہی ہو؟

"شمامہ خفگی سے بولی۔ "بتایا تو تمہا صدیقی چچا نے دو سال کی مہلت مانگی ہے۔

دو سال کی مہلت تو اس صورت میں مانگی تھی کہ معاویہ لوٹ آئے گا، اب تو وہ لپٹا

"ہے، شاید زندہ ہی نہ بچا ہو۔

شمامہ طمانیت سے بولی۔ "اس سے فرق نہیں پڑتا، میں تو دو سال سکون سے گزارنا چاہتی

"ہوں۔ یقین کرو شادی کے نام سے ہی وحشت ہونے لگی ہے۔

"لازمًا محبت کسی اور سے اور شادی کسی اور سے نہیں ہو سکتی۔"

شمامہ اکتاتے ہوئے بولی۔ "حیران تھی کہ کافی دنوں سے تمہاری بے ہودہ گفتگو سنائی

نہیں دے رہی۔ "بسمہ بلند بانگ قہقہہ لگا کر ہنس پڑی تھی۔

PDF NOVL BANK

اللہ پاک نے انسان کی فطرت میں بھولنے کا مادہ وافر میں رکھا ہے۔ مگر ماں ایسا رشتہ ہے جو اولاد کو بھول نہیں پاتی۔ اس معاملے میں ماں کی ہستی میں مخلوق ہو کر بھی خالق کی خصوصیت در آئی ہے۔ ایک حدیث کا مفہوم ہے، اللہ پاک کمی بیشی معاف فرمائے کہ رب کائنات اپنی مخلوق سے مخاطب ہو کر فرماتا ہے: "اے میرے بندے، تو مجھے یاد رکھتا ہے، میں تجھے یاد رکھتا ہوں۔ اور تو مجھے بھول جاتا ہے میں تجھے نہیں بھولتا۔"

ماں بھی نہیں بھولتی، فوت شدہ اولاد کو یاد رکھتی ہے تو پچھڑی ہوئی اولاد کا تو معاملہ ہی جدا ہے۔ سیٹھ محمد علی صدیقی مرد تھا، اکلوتے بیٹے کا غم اس کے لیے بھی سوہان روح تھا، دکھ نے اس کی کمر بھی توڑ دی تھی، اذیت اسے بھی چین لینے نہیں دے رہی تھی لیکن اسے برداشت کا مظاہرہ کرنا پڑا۔ اگر وہ ہمت ہار دیتا تو عالیہ اور ثالثہ کو کون سنبھالتا۔ ثالثہ بہن تھی لیکن اس کا حال بھی ماں سے جدا نہیں تھا، پچھتاوے اور پشیمانی نے غم کے ساتھ احساس گناہ میں بھی مبتلا کر دیا تھا۔ اسے ذرا بھی شبہ ہوتا کہ معاویہ یوں غائب ہو جائے گا تو وہ کبھی ملنے سے انکار نہ کرتی۔ بہنوں کو بھائی پیارے ہوتے ہیں مگر اس کی معاویہ سے محبت ایک بہن سے بڑھ کر تھی۔ سب سے برا حال عالیہ کا تھا اس کی معاشرتی زندگی بھی اس غم سے متاثر ہوئی تھی۔ دوست احباب سے

PDF NOVL BANK

میل ملاقات، تقریبات میں شرکت اور روزمرہ کے کام میں اس کی دلچسپی ختم ہو چکی تھی۔ دن میں درجنوں مرتبہ وہ ایس پی صاحب کو کال کر کے معاویہ کا پوچھتی، متعلقہ تھانیداروں کو بھی کال کر کے کبھی منت اور کبھی غصے کا اظہار کرتی رہتی۔ پولیس اتنی فارغ نہیں تھی کہ صرف معاویہ کی تلاش ہی کو مطمح نظر بنائے رکھتی۔ ہر تھانے میں روزانہ: قتل، ڈکیتی، چوری، جھگڑا، اغواء برائے تاوان، خواتین کے ساتھ زیادتی اور گھریلو مسائل کے درجنوں کیس درج ہوتے ہیں۔ ہر کیس حل کرنے کو پولیس شروع شروع میں تندہی اور دلچسپی سے کام کرتی ہے۔ کیس حل ہو جائے تو بہتر ورنہ جوں جوں کیس پرانا ہوتا جاتا ہے پولیس توجہ کم ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ اب ایس پی اور تھانیدار بھی عالیہ کے ہر وقت کے واپس سے تنگ آگئے تھے۔ دس کالوں کے بعد ایک کال وصول کرتے اور رسمی تسلی دے کر رابطہ منقطع کر دیتے۔ یہاں تک کہ عالیہ صبر جواب دے گیا اور بدتمیزی و گالی گولچ پر اتر آئی۔ پولیس آفسیرز نے سیٹھ محمد علی صدیقی سے شکایت کر کے، عالیہ کی کال سننے سے معذرت کر لی۔ اس بارے پولیس کا موقف برحق تھا۔ سیٹھ محمد علی صدیقی بیوی کو پہلے بھی سمجھاتا رہتا تھا اور صبر کی تلقین کرتا، مگر وہ ماں ہی کیا جسے اولاد کی جدائی پر صبر آجائے۔ پہلے تو وہ ثالثہ کو مطعون کرتی اور

PDF NOVL BANK

معاویہ کی گمشدگی کا سارا ملبہ اس غریب کے سر ڈالتی رہی، مگر رفتہ رفتہ اس کی ذہنی رو بہک گئی اور وہ خود کو اور شوہر کو مورد الزام ٹھہرانے لگی۔

ہمیں اکلوتے بیٹے کی ضد پوری کرنا چاہیے تھی.... جب وہ بار بار کہہ رہا تھا تو اتنی سنگ " دلی دکھانا کہاں کی عقل مندی تھی.... اگر شادی کامیاب نہ ہوتی تو بعد میں طلاق بھی ہو سکتی تھی.... وہ لڑکی نہیں تھا کہ اپنی مرضی مسلط کرتے۔ " ایسے فقرے وہ دن میں کئی بار دہراتی۔ مگر حقیقت تو یہ ہے کہ پچھتاوے اور پشیمانیاں دکھ بڑھانے اور آنسو بہانے کا موقع چینے کے علاوہ کچھ نہیں کر سکتے۔

چوتھے دورانیے (فورتمہ سمسٹر) کے امتحان کے بعد وہ نتائج کا انتظار کر رہی تھی۔ باپ کے جانے کے بعد سارا دن کمرے میں گھسی مطالعہ کرتی رہتی۔ اور محمد یوسف کے واپس آنے پر خاموشی کا روزہ افطار کرتی۔ اس کی زبان بغیر رکے شروع ہو جاتی اور محمد یوسف متنبہم ہو کر جان سے پیاری بیٹی کی باتیں سنتے رہتے۔ اس دن ثالثہ کی کال آگئی تھی۔ عالیہ بیگم کی صحت کا جان کر اسے افسوس ہوا تھا۔ یوسف کو واپسی میں دیر ہو گئی تھی۔ اس کے تازہ دم ہوتے ہی شمامہ نے دسترخوان لگا دیا تھا۔

PDF NOVL BANK

شمورانی پریشان نظر آرہی ہے؟ "شمامہ کا بے دلی سے کھانا کھانا یوسف کے مشاہدے " میں آگیا تھا۔

وہ مغموم لہجے میں بولی۔ "تالٹہ صدیقی سے بات ہوئی تھی باباجان! بیٹے کی جدائی میں ماں کی حالت بہت خراب ہو گئی ہے۔ لگتا ہے جلد ہی ذہنی توازن کھودے گی۔ یوسف دعائیہ لہجے میں بولا۔ "چھ ماہ بہت بڑا عرصہ ہے، اللہ پاک اسے صبر دے اور بیٹے سے ملا دے۔"

شمامہ نے خلوص دل سے "آمین۔" کہا۔

"یوسف نے نپے تلے انداز میں تبصرہ کیا۔ "تم شاید خود کو قصور وار ٹھہرا رہی ہو۔"

"شمامہ نے نفی میں سر ہلایا۔ "فقط ایک ماں کے دکھ کا احساس ہے۔"

اولاد کی خواہشات کو اپنی انا اور تہ کی بھینٹ چڑھانے والے والدین کو عموماً ایسے " حالات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ معاویہ کو ہمارے انکار سے زیادہ والدین کے گریز سے دکھ پہنچا۔ اور تمہیں جی جلانے کی ضرورت نہیں، عالیہ بیگم پہلی ماں نہیں ہے جسے اولاد کی "جدائی کا دکھ اٹھانا پڑا ہو۔"

ایسا کچھ نہیں ہے باباجانی۔ "شمامہ نے ہنسنے کی ناکام کوشش کی۔"

PDF NOVL BANK

صدیقی صاحب سے بات ہوئی تھی، وہ تمام مردہ خانے، ہسپتال اور پولیس حوالات " کھنگال چکے ہیں، لگتا یہی ہے کہ وہ شہر سے باہر چلا گیا ہے۔ " لمحہ بھر توقف کے بعد وہ بولا۔ " ملک سے باہر بھی جا سکتا ہے لیکن پاسپورٹ گھر میں چھوڑ گیا ہے تو اس کا احتمال کم ہی ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کسی حادثے کا شکار ہو گیا ہو۔ اور کچھ لاوارث " لاشیں بغیر مردہ خانوں تک پہنچائے زمین یا سمندر برد کر دی جاتی ہیں۔

" شمامہ نے ناک بھوں چڑھائی۔ " مجھے اس کے متعلق جاننے کا کوئی شوق نہیں ہے۔ یوسف نے اسے چھیڑا۔ " ایک طرف اس کے ملنے کی دعائیں مانگ رہی ہو اور دوسری " جانب بے نیازی کا ڈراما۔

" شمامہ برہم ہوئی۔ " یقیناً کافی دنوں سے لڑائی نہیں ہوئی۔

" ایک تو شمو رانی خفا بہت جلدی ہو جاتی ہے۔ "

" اس نے منہ بنایا۔ " آپ ہی کو اکلوتی بیٹی کو خفا کرنے کا شوق کچھ زیادہ ہی ہے۔

" یوسف مزاحیہ انداز میں بولا۔ " جس دن میں خفا ہوا، لگ پتا جائے گا۔

آپ کو طریقہ ہی نہیں آتا۔ " اطمینان۔ بھرے انداز میں کہتے ہوئے وہ برتن سمیٹنے لگی۔ "

PDF NOVL BANK

مگر یہ اس کی بھول تھی کہ یوسف کو خفا ہونا نہیں آتا تھا۔ اگلے دن وہ عام روزمرہ کے مطابق رخصت ہوا اور آدھے گھنٹے بعد خبر آئی کہ کار حادثے میں سیٹھ عبدالکریم صالح اور ڈرائیور محمد یوسف کام آگئے ہیں۔ یہ خبر ماسی خیراں نے پھولے ہوئے سانسوں کے ساتھ اس تک پہنچائی تھی۔ ایک لمحے کو اسے سماعتوں پر دھوکے کا گمان ہوا، پھر لگا کوئی بھیانک خواب دیکھ رہی ہے۔ اسے پھٹی پھٹی نگاہوں سے گھورتا پا کر ماسی خیراں نے دوبارہ اس کی سماعتوں میں زہر اندیلا اور وہ لہراتے ہوئے زمین بوس ہو گئی۔

ماسی خیراں گھبرا کر اسے ہوش میں لانے کی کوشش کرنے لگی۔ ناکام ہو کر وہ دوسری ملازمہ کو بلا لائی۔ دونوں نے اسے چارپائی پر منتقل کیا، ہاتھ پاؤں کی مالش کی، چہرے پر پانی چھڑکا اور شمامہ نے کسماتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ چند لمحے انھیں خالی خالی نظروں سے گھورنے کے بعد اس کے چہرے پر اذیت ابھری۔

خالہ ہلک.... کیا ہوا ہے مجھے؟ "دل میں خوش فہمی کو جگہ دیتے ہوئے اس نے باپ کے متعلق پوچھنے سے گریز کیا تھا۔

ماسی خیراں آہ بھرتے ہوئے بولی۔ "صبر کرو میری بچی، ہر ذی روح نے سوئے اللہ کو جان دینا ہے۔ آج سیٹھ صاحب اور یوسف بھائی چلے گئے تو کل ہماری باری ہے۔"

PDF NOVL BANK

نن.... نہیں.... نہیں.... ایسا نہیں ہو سکتا۔ خالہ! آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ بابا جانی " نہیں جا سکتے ، وہ.... وہ.... کیسے جا سکتے ہیں ، اپنی شمو رانی کو اکیلا چھوڑ کر کبھی نہیں جائیں گے۔ آپ دوبارہ گھنٹی کر کے پوچھیں۔ " وہ یوں گرگڑائی جیسے یوسف کی زندگی ماسی خیراں کے بس ہی میں تو ہو۔

صبر کرو بیٹی۔ "دوسری ملازمہ اس کا ہاتھ پکڑ کر سہلانے لگی۔ "

سکینہ خالہ! کک.... کیا ہو گیا ہے.... کیوں مجھے صبر کی تلقین کر رہی ہیں.... اور جائیں " مجھے کھانا تیار کرنا ہے ، بابا جانی دن کو بھی کھانا نہیں کھاتے ، بھوک لگی ہوتی ہے انھیں.... شاید آپ چاہتی ہیں بابا جانی مجھ سے خفا ہو جائیں۔ " حالاں کہ صبح کا وقت تھا اور یوسف تھوڑی دیر پہلے ہی ناشتا کر کے نکلے تھے۔ لیکن وقت کا تعین شمامہ کے دماغ سے محو ہو چکا تھا۔

کاش ایسا ہی ہوتا۔ "سکینہ آبدیدہ ہو گئی تھی۔ "

ایسا ہی ہے خالہ! "شمامہ قہقہہ لگا کر ہنسی۔ "رات بابا جانی! دھمکی دے رہے تھے کہ جس " دن وہ خفا ہوئے تب مجھے پتا چلے گا۔ جانتی ہوں ڈراما کر رہے ہیں۔ آنے دیں انھیں ، ایسا موڈ بناؤں گی کھانا پینا بھول جائیں گے۔ اپنی شمو رانی کو بہت پیار کرتے

PDF NOVL BANK

ہیں۔ ہاہاہا.... آپ دیکھنا خالہ کیسے منتیں کرتے ہیں اور آئندہ ایسا نہ کرنے کی قسمیں کھاتے ہیں۔ وہ جانتے نہیں جب شمو رانی کو غصہ آجائے تو کیا کر سکتی ہے۔

سب ٹھیک ہو جائے گا میری بچی۔ "خیراں۔ ماسی اس کے سر پر شفقت بھرا ہاتھ"

پھیرنے لگی۔

خالہ آپ جائیں، مجھے کافی کام کرنے ہیں۔ "وہ ذہنی طور پر تسلیم کرنے کو تیار ہی نہیں"

تھی کہ اس کے باباجانی مر بھی سکتے تھے۔

سکینہ سسکی۔ "تمہارے باباجان نہیں رہے بیٹی!.... کار حادثے میں ان کا انتقال ہو گیا ہے۔ ان کی بخشش کی دعا کرو۔"

خالہ! شرم نہیں آتی مذاق کرتے، کہہ رہی ہوں ناں انھیں کچھ نہیں ہوا وہ ٹھیک"

ٹھاک ہیں.... وہ بس آتے ہی ہوں گے.... مم.... مجھے دیکھنے دیں شاید آ بھی چکے ہوں۔ "وہ غصے سے چلاتے ہوئے اٹھی۔"

ماسی خیراں اور سکینہ نے اسے جلدی سے پکڑ لیا تھا۔

PDF NOVL BANK

وہ حلق کے بل دھاڑی۔ "چھوڑیں مجھے.... میں کہہ رہی ہوں چھوڑ دو مجھے...." وہ مچلتے ہوئے چلائی۔ "آپ میرے باباجانی کی دشمن ہیں، آپ انھیں مارنا چاہتی ہیں، مگر میری موجودی میں کوئی ان کا بال بھی ہانکا نہیں کر سکتا۔

ماسی خیراں گلوگیر لہجے میں بولی۔ "اگر تم یوں چیخو گی تو کتنی تکلیف ہوگی تمہارے باباجانی کی روح کو.... صبر کرو بیٹی.... اللہ پاک صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

چیخوں گی، چلاؤں گی، غصہ بھی کروں گی.... مجھے نہیں پروا، انھیں تکلیف ہوتی ہے یا" نہیں.... کیوں چھوڑ کر گئے ہیں، بغیر اجازت کیسے جا سکتے ہیں.... یونہی بغیر کسی وجہ، بغیر جھگڑے، بغیر کسی تکرار کے وہ ناراض کیسے ہو سکتے ہیں۔ مم.... میں نے تو کوئی ناجائز مطالبہ ہی نہیں کیا پھر کیسے خفا ہو سکتے ہیں...." شمامہ کے ہونٹوں سے تیز سسکی نکلی اور ماسی خیراں سے لپٹ کر وہ بلک بلک کر رونے لگی۔

انھیں معاف تو نہیں کروں گی، کبھی نہیں.... کسی صورت نہیں...." شمامہ کی چیخوں سے کوارٹر گونج اٹھا تھا۔ سکینہ اور خیراں نم آنکھوں سے دلاسہ دیتی رہیں۔ مگر تسلی و دلاسوں سے تو پہاڑ جیسے غم کا مداوا نہیں ہوتا۔ سیٹھ عبدالکریم صلح کی تعزیت کو رشتہ داروں، دوست احباب اور واقف کاروں سے کوٹھی بھر گئی تھی۔ لیکن ایک ڈرائیور بے

PDF NOVL BANK

چارے کو کون جانتا تھا۔ مالی کی بیوی، ماسی خیراں اور سکینہ ہی اس یتیم کے پاس رسم پوری کرنے کو بیٹھی رہیں۔ سیٹھ کے گھر سے کوئی نہ آیا کہ وہ خود سیٹھ صاحب کی آخری رسومات کی تیاری میں مصروف تھے۔

سیٹھ صاحب کے پسماندگان کافی تھے بیٹے، بیٹی، بہوئیں، بیوی، پوتے پوتیاں وغیرہ۔ ان کے لیے سیٹھ صاحب کی موت کسی خاص اہمیت کی حامل نہیں تھی۔ وہ رسمی سوگ منا رہے تھے ورنہ انھیں سیٹھ صاحب کی زندگی سے زیادہ ان کی موت فائدہ مند تھی۔ جبکہ شمامہ کی تو زندگی ہی لٹ گئی تھی۔ اس کا پیارا دوست، مخلص سہیلی، ماں، باپ، رازدار، سچا خیر خواہ سب کچھ یوسف ہی تو تھا۔ اس کے بعد ہر جانب اندھیرا اور تاریکی نظر آرہی تھی۔ باپ کی لاش گھر میں آئی اور وہ اس سے لپٹ کر حواس کھو بیٹھی۔ نہ معلوم کون کون سی الٹی سیدھی باتیں منہ سے نکالتی رہی۔ دن کی ابتداء باپ کی صورت دیکھ کر ہوتی اور رات کو آنکھیں بند کرنے سے پہلے آخری نظارا بھی والد کی مقدس شکل ہی ہوتی تھی۔ اب یہ سعادت بھی چھن گئی تھی۔

PDF NOVL BANK

جنازہ اٹھایا گیا اور وہ غش کھا کر گر پڑی، مگر کسی کے غم اور دکھ سے جانے والے نہیں رکا کرتے۔ اور یوسف تو جس سفر پر روانہ تھا اس میں مسافر کی مرضی کا ذرا بھر عمل دخل نہیں ہوتا۔

ماسی خیراں اور سکینہ نے اسے چارپائی پر لٹایا اور ساتھ بیٹھ گئیں۔ یتیم لڑکی کی حالت دیکھ کر دونوں کا دل رو رہا تھا۔ غریبوں کے پاس صرف خلوص و ہمدردی ہی تو ہوتی ہے اور وہی شمامہ پر نچھاور کر رہی تھیں۔ ہوش میں آکر وہ گھٹنوں میں سر چسے بیٹھ گئی اور بے آواز رونے لگی۔

شام کو مالی چچا اپنے کوارٹر سے کھانا لے آیا تھا مگر چکھنا تو درکنار اس نے کھانے کی جانب دیکھا بھی نہیں تھا۔ ماسی خیراں اور سکینہ منتیں کرتی رہیں مگر وہ گھٹنوں میں سر چسے خاموش بیٹھی رہی۔

یونہی بیٹھے بیٹھے اونگھ آئی، یوسف کا مہربان و متبسم چہرہ آنکھوں کے سامنے آیا اور وہ۔
 "باباجانی.... باباجانی...." کہتے چیخ اٹھی تھی۔ آنکھیں کھلتے ہی ماسی خیراں کی پریشان کن صورت پر نظر پڑی اور اس نے سسکتے ہوئے دوبارہ گھٹنوں پر سر رکھ لیا تھا۔

PDF NOVL BANK

دو تین بعد ہی اسے بسمہ کو اطلاع دینے کا خیال آیا تھا۔ کراچی ایسے شہر میں پڑوسی کی خیر خبر نہیں ہوتی اس کا تو گھر ہی کافی دور تھا۔ شمامہ کا دکھڑا سنتے ہی وہ بھاگی چلی آئی۔ اور مسلسل دو تین دن تعزیت کو آتی رہی۔

خوشی کی طرح غم بھی دیر پا نہیں ہوتا۔ دکھ کا بوٹا بھی سدا ہرا بھرا نہیں رہتا، درد کا "علاج نہ بھی ہو پائے تو روگی عادی ضرور ہو جاتا ہے، اذیت و تکلیف مستقل ساتھی نہیں ان کا آنا جانا تو لگا رہتا ہے۔ سب سے بڑا مرہم وقت ہے، دے پاؤں گزر جاتا ہے اور جانے والوں کی یادوں کو بھی دھندلا دیتا ہے۔ اس کے بعد مسائل و ضروریات کا نمبر آتا ہے، کسی کے جانے سے پسماندگان کو صرف اس کی کمی سے واسطہ نہیں پڑتا، اس کے افعال و فوائد سے بھی ہاتھ دھونا پڑتے ہیں۔

ہفتے بھر بعد خیراں ماسی نے شمامہ کو سیٹھ صاحب کی بڑی بہنویشین سرمد عبدالکریم کا حکم سنایا کہ اسے کوٹھی کی صفائی اور جھاڑ پوچھ کا کام سنبھالنا پڑے گا۔ اس نے آہ بھرنے پر اکتفا کیا تھا۔ یونیورسٹی میں جانا تو اب ممکن ہی نہیں رہا تھا کہ یونیورسٹی کی فیسیں اور آمدورفت کا بندوبست کیسے کرتی۔ سیٹھ صاحب تو باقی نہیں رہا تھا اس کے بیٹے

PDF NOVL BANK

کب کسی یتیم کی اعلیٰ تعلیم کے ضامن بن سکتے تھے۔ باپ نے جو تھوڑی بہت جمع پونجی چھوڑی تھی وہ اتنی زیادہ نہیں تھی کہ اپنے تمام خرچ خود اٹھا سکتی۔ خالہ! بیگم صاحبہ سے بات کروں تو کیا مجھے تعلیم جاری رکھنے کی اجازت دے دیں گی۔"" اس نے ماسی خیراں سے مشورہ مانگا۔

ماسی خیراں دکھی دل سے بولی۔ "وہ غریب تو کب کی چارپائی کی مستقل مہمان ہے۔ گھر کا سارا انتظام چھوٹی مالکن نوشین اور اس کی بہن افشاں کے ہاتھ میں ہے۔" دونوں سگی بہنیں اور بیگم صاحبہ کی بھانجیاں تھیں۔

"وہ مستفسر ہوئی۔ "کیا نوشین باجی کو کہنا پڑے گا؟

ماسی خیراں نے گلوگیر ہوتے ہوئے تلخ حقائق سے پردہ ہٹایا۔ "نوشین سے کہو یا افشاں سے فائدہ نہیں ہوگا بیٹی! دونوں پہلے بھی کئی مرتبہ اپنے سسر کی رحم دلی پر تنقید کر چکی ہیں۔ ان کے خیال میں ایک ڈرائیور کی بیٹی کو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ اسی وجہ سے دونوں بہنوں نے یوسف بھائی کا چالیسواں گزرنے کا بھی انتظار نہیں کیا اور تمہیں کام پر بلا بھیجا۔ یہ کواٹر بھی وہ چوکیدار کے حوالے کرنے والی ہیں۔" "اشمامہ ہکلائی۔ "مم.... مگر میں کہاں جاؤں گی خالہ

PDF NOVL BANK

"وہ آبدیدہ ہوئی۔" یہ تمہارا مسئلہ ہے بیٹی

میں راحیلہ باجی سے بات کروں گی۔" اس نے امید ظاہر کرتے ہوئے سیٹھ کی بیٹی کا ذکر کیا۔

شادی شدہ لڑکی گھر کے معاملات میں دخل اندازی نہیں کر سکتی بیٹی! چھوٹے " صاحب بھی تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتے کیوں کہ گھر کے معاملات کو عورتیں دیکھتی ہیں۔ اور پھر تمہاری صورت لاکھوں کروڑوں میں ایک ہے۔ سیٹھ زادوں کی ذرا سے اظہار ہمدردی پر بھی ان کی بیگمات نے آسمان سر پر اٹھا لینا ہے۔ ان کا تو کچھ نہیں بگڑے گا تمہی بدنام ہو جاؤ گی۔

خالہ ایسے حالات میں کیا کرنا چاہیے، میں اپنی تعلیم جاری رکھنا چاہتی ہوں۔ ساری زندگی "کوٹھی کی جھاڑ پونچھ یا برتن مانجھنے کا کام میری منزل نہیں ہے۔ بیٹی میرے چھوٹے سے گھر میں کافی افراد ہیں لیکن وہاں تمہارے رہنے کی گنجائش نکل "سکتی ہے۔ البتہ تمہاری فیس ادا کرنا میرے بس سے باہر ہے۔ وہ دھیرے سے بولی۔ "شکریہ خالہ! اللہ پاک آپ کو عزت دے۔"

PDF NOVL BANK

خیراں کے سمجھانے کے باوجود اس نے اگلے دن نو شین سرمد کو اپنا مسئلہ بیان کر دیا تھا۔

بی بی، گھر کے کافی کام ہوتے ہیں انھیں نبٹانے پر توجہ دو۔ پڑھائی وڑھائی کے چونچلے " رہنے دو۔ سیٹھ صاحب کے انتقال کے بعد کاروبار کے حالات وہ نہیں ہیں کہ ہم غریب " غرباء کے تعلیمی اخراجات کی مد میں اڑاتے رہیں۔

وہ ملتجی ہوئی۔ "بیگم صاحبہ! ادھار تو دے سکتی ہیں نا، دو سمسٹر ہتے ہیں، مکمل کرتے ہی "میں ساری رقم واپس کر دوں گی۔

وہ نخوت سے بولی۔ "ایک تو ٹی وی ڈراموں اور فلموں نے لوگوں کا دماغ خراب کر دیا ہے۔ ہر مفلس بڑی نوکری اور کار کوٹھی کے خواب دیکھ رہا ہے۔ بی بی! لنگوٹی میں پھاگ نہیں کھیلے جاتے۔ (مفلسی میں شوق نہیں نبھا ہے جاتے) یہ اتنا آسان بھی نہیں ہے۔ اب زیادہ سر نہ کھاؤ اور گھر کی صفائی پر دھیان دو۔ صاحب کے دو تین لباس بھی "میلے پڑے ہیں انھیں بھی دھو دینا۔

مگر بیگم صاحبہ..... "اس نے احتجاج کرنا چاہا۔"

PDF NOVL BANK

خاموش۔ "وہ قطع کلامی کرتے ہوئے دھاڑی۔ "تمہارے والد کی وجہ سے سیٹھ صاحب" جان سے گئے ہیں، میری مہربانی سمجھو کہ تمہیں کام پر لگا رہی ہوں۔ اگر منظور نہیں ہے "تو جہاں جانا چاہو آزاد ہو۔"

نوشین کا اکھر لہجہ سنتے ہی شمامہ کو مزید بحث کا حوصلہ نہیں ہوا تھا۔ دکھی دل سے وہ صفائی میں جُت گئی۔ کام اتنے زیادہ تھے کہ بہ مشکل سہ پہر کو فارغ ہوئی تھی۔ اسے چھٹی دینے سے پہلے نوشین نے ایک دو دن میں کوارٹر خالی کرنے کا مرثدہ بھی سنا دیا تھا۔ کوارٹر میں داخل ہوتے ہی وہ بلک بلک کر رو پڑی تھی۔ باپ کا سایہ سر سے کیا اٹھا تھا وہ تو آسمان سے زمین پر آگری تھی۔ بابا کی رانی، بابا کی لاڈلی، ننھی پری، شہزادی، بابا جانی کے رخصت ہوتے ہی گھٹیا درجے کی ملازمہ کے درجے پر آگئی تھی۔ اور اب اس سے وہ ٹھکانہ بھی چھینا جا رہا تھا جہاں چار سو بابا جانی کی یادیں بکھری تھیں۔ رات کو وہ سسکتے آہیں بھرتے بسمہ کو ساری کہانی سن رہی تھی۔

اس نے پوچھا۔ "چچا جان نے اتنی جمع پونجی بھی نہیں چھوڑی کہ ایک سمسٹر کی فیس دی جاسکے۔"

PDF NOVL BANK

اتنی رقم تو ہو جائے گی، مگر مسئلہ صرف داخلہ تو نہیں ہے ناں۔ رہائش اور کھانے پینے کا " "بھی مسئلہ ہو گا۔

لڑکیوں کے ہاسٹل میں داخل ہو کر اس مسئلے سے بھی جان چھڑائی جا سکتی ہے۔ " "بسمہ نے چٹکی بجاتے ہوئے مسئلے کا حل سوچا۔

وہ دل گرفتگی سے بولی۔ "ہاسٹل، دارالامان نہیں ہے۔ ادھر بھی فیس ادا کرنا پڑے گی، کھانے پینے کا علیحدہ بل دینا پڑتا ہے، آمد و رفت کا کرایہ اور پھر آخری سمسٹر کی فیس "کہاں سے لوں گی۔

"بسمہ نے محتاط انداز میں پوچھا۔ "ایک مشورہ دوں برا تو نہیں مانو گی۔

سیٹھ محمد علی صدیقی نے میری شادی کرانے کا ذمہ اٹھایا تھا تعلیم کا نہیں۔ دوسرا "انہوں نے باباجان کی وفات پر تعزیت کو آنا گوارا نہ کیا تو ان سے مزید کیا امید رکھ سکتی ہوں۔ "بسمہ کے انداز سے وہ سمجھ گئی تھی کہ کیا مشورہ دینے والی ہے۔

"کیا انہیں چچا جان کے انتقال کی خبر ہے؟ میرا مطلب کیا تم انہیں مطلع کر چکی ہو۔ " "وہ تلخ ہوئی۔ "کیا تمہیں لگتا ہے میں ایسا کر سکتی ہوں۔

PDF NOVL BANK

بسمہ نے ماتھا پیٹا۔ "پچھا جان کے انتقال کا مجھے معلوم نہیں تھا تو انھیں کیسے پتا ہوگا۔
"اللہ کی بندی انھیں آگاہ تو کر دینا تھا۔"

"وہ ہٹ دھرمی سے بولی۔ "مجھے بھیک میں ملی مدد نہیں چاہیے۔"

بسمہ مصر ہوئی۔ "یہ بھیک نہیں تمہارا حق ہے، سیٹھ صاحب نے وعدہ کیا تھا۔ احسان نہیں کرے گا تمہاری مدد کر کے۔ اور نہیں کچھ رقم ادھار تو دے ہی دے گا۔ تعلیم سے فارغ ہوتے ہی لوٹا دینا۔"

"کسی سیٹھ کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلا سکتی۔"

"بسمہ طنزیہ لہجے میں بولی۔ "اور نوشین بیگم کے سامنے جو گڑگڑا رہی تھیں۔"

طعنے دے سکتی ہو۔ "اذیت بھری سسکی بھرتے ہوئے اس نے رابطہ منقطع کر دیا۔"

تھا۔ بسمہ نے فوراً کال کی مگر اس نے موبائل بند کر کے میز پر رکھ دیا اور خود یوسف کی چارپائی پر جا کر لیٹ گئی۔ عشاء کی آذان سن کر وہ نڈھال بدن کو گھسیٹتی وضو کرنے غسل خانے میں گھس گئی تھی۔

PDF NOVL BANK

نماز پڑھ کر بہ مشکل فارغ ہوئی تھی کہ دروازے پر دستک ہوئی۔ اس وقت کسی کی آمد نے اسے حیران کر دیا تھا۔ البتہ کوارٹر کو ٹھہری کے اندر بننا تھا اس لیے ڈرنے کی بات نہیں تھی۔

"اس نے دروازے پر جا کر پوچھا" کون؟

شمامہ بیٹی! دروازہ کھولو۔" سیٹھ محمد علی صدیقی کی آواز نے اسے چونکا دیا تھا۔"

اس نے لرزتے ہاتھوں سے کنڈی کھولی۔ اندر داخل ہوتے ہی سیٹھ محمد علی صدیقی

"نے اس کا سر چھاتی سے لگا لیا تھا۔" مجھے کال کیوں نہیں کی؟

شمامہ کی سسکیاں بندھ گئی تھیں۔ وہ اتنا اپنا تو نہیں تھا کہ یوں جذباتی ہو جاتی مگر نامعلوم اس کے لہجے میں کون سی مٹھاس بھری تھی شمامہ پگھل گئی تھی۔ اور جذبات کی شدت میں کچھ بولنے کے قابل ہی نہ رہی۔

ملتھے پر بوسا دے کر سیٹھ صدیقی نے اس کے کندھے پر بازو رکھا اور سہارا دیتے ہوئے کمرے میں لے آیا۔ وہ سسکیاں بھرتے آنسو بہاتی رہی۔

PDF NOVL BANK

سیٹھ محمد علی جذباتی انداز میں بولا۔ "ابھی بسمہ بیٹی نے خبر دی اور میں فوراً بھاگ پڑا۔ ان سیٹھوں کی جراثیم کہ میری بیٹی سے گھر کا کام لیں، میں ان کا پورا کاروبار اور گھر بار "خرید سکتا ہوں۔

وہ بس روتی رہی، اپنی حماقت پر، خود ساختہ غیرت پر، بے وقوفی و نادانی پر اسے پشیمانی ہو رہی تھی۔ بغیر صدیقی صاحب کو اطلاع دیے اس نے سب کچھ خود سے فرض کر لیا تھا۔ یوسف بھائی سے وعدہ کیا تھا کہ انھیں کچھ ہو گیا تو میں ثالثہ اور شمامہ میں فرق روا " نہیں رکھوں گا۔ اگر ان سے وعدہ نہ کیا ہوتا تب بھی تمھیں اکیلا نہ چھوڑتا۔ اتنی غیرت نہیں برتنا چاہیے تھی، تمھارا جھگڑا تو معاویہ کے ساتھ تھا، میں تو تمھارا چچا ہوں۔ اور "میرے پاس جو کچھ ہے وہ میری ذاتی کمائی ہے۔

چچا جان! بابا جانی نے مجھے دھوکا دیا، بتائے بغیر چلے گئے، یہ بھی نہ سوچا ان کی شمو کیسے " زندہ رہے گی، اکیلی، تنہا، بے سہارا، بے یار و مددگار.... اتنا بھی خیال نہ کیا دنیا کے لوگ کتنے ظالم ہیں.... " اس کی سسکیاں بلند ہوئیں اور وہ صدیقی صاحب کے کندھے پر سر رکھ کر بلکنے لگی۔

PDF NOVL BANK

ہے ناپاگل، اکیلی کیوں ہو، بے یار و مددگار ہوں تمہارے دشمن، بے سہارا ہوں تمہارا برا" چاہنے والے۔ تمہارا چچا اب تک زندہ ہے۔ "اس کے سر پر شفقت بھرا ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ بولے۔ "اب اٹھوپنے گھر چلیں۔"

نن.... نہیں چچا جان.... وہاں نہیں۔ آپ مجھے عورتوں کے ہاسٹل میں داخل کرا دیں" اور میری یونیورسٹی فیس جمع کرا دیں، اتنی مہربانی کافی ہوگی۔ "صدیقی صاحب نے شفقت بھرے لہجے میں ڈانٹا۔ "لگتا ہے تم پٹنے والی ہو۔ چچا جان۔" وہ روہانسی ہوئی۔"

اس کی کوئی خیر خبر نہیں ملی بیٹی! اور وعدہ کرتا ہوں اگر وہ واپس لوٹ آیا تو تمہیں "ہاسٹل میں داخل کر داؤنگا۔"

وہ ہچکچاتے ہوئے بولی۔ "خالہ جان مجھے پسند نہیں کرتیں چچا جان۔ یہ نہ ہو مجھے دیکھے کر ان کی طبیعت مزید خراب ہو جائے۔"

تمہیں دیکھ کر ان کی طبیعت سنبھل جائے گی، بس یہ احتیاط کرنا کہ وہ کچھ بھی کہیں" "اعتراض نہ کرنا۔"

"شمامہ ہکلائی۔" کک.... کیا مطلب؟

PDF NOVL BANK

ڈرو مت، وہ کچھ ایسا ویسا نہیں کہیں گی۔ بلکہ یقین دلاتا ہوں وہ تمہیں مجھ سے زیادہ "توجہ دیں گی۔"

"پچھا جان! یہاں میرا سامان پڑا ہے۔"

"صدیقی صاحب نے اطمینان دلایا۔ "کل آکر لے جائیں گے۔"

اور وہ اثبات میں سر ہلاتے ہوئے نقاب اوڑھنے لگی۔

کار سے اتر کر وہ ہچکچاتے ہوئے صدیقی صاحب کی معیت میں چل پڑی۔ عالی شان کوٹھی کو دیکھ کر اسے اتنی حیرانی نہیں ہوئی تھی کہ وہ صدیقی صاحب کی حیثیت جانتی تھی۔ ڈرائینگ روم میں داخل ہوتے ہی عالیہ بیگم بے چینی سے ٹہلتی نظر آئی۔ اس پر نظر پڑتے ہی وہ تیر کی طرف آگے بڑھی۔

لے آئے میری۔ بہو کو.... "قریب آتے ہی اس نے وارفتگی سے شمامہ کو لپٹا لیا تھا۔" اس کی بات سن کر شمامہ ہوش اڑ گئے تھے۔

میک اپ کیوں نہیں کرایا اور دولہن کے زیور کہاں ہیں، آپ بچے ہیں، جانتے نہیں "دولہن کو کیسے سجایا جاتا ہے۔" وہ شوہر پر برس پڑی تھی۔

PDF NOVL BANK

صدیقی صاحب نے نرم لہجے میں تسلی دی۔ "معاویہ کے آنے تک یہ سب بھی ہو جائے گا۔"

کتنی پیاری ہے میری بچی، رستے میں کوئی تکلیف تو نہیں ہوئی۔ "عالیہ نے شمامہ کی ٹھوڑی کے نیچے انگلی رکھ کر ماتھا چوما۔

شمامہ محبوب ہو گئی تھی۔ عالیہ بیگم کی توجہ ہی بدلی ہوئی تھی۔ کہاں تو شعلے برساتی آنکھیں، ملتھے پر تیوریاں، نفرت سے سکڑے ہونٹ، تلخ و تند لہجہ، زہریلے الفاظ اور کہاں مامتا کا روپ دھارے، آنکھوں میں وارفتگی و محبت کے دیپ جلائے، نرم گفتار و شیریں لہجے میں بولنے والی۔

اب اسے یہیں کھڑا رکھو گی۔ "صدیقی صاحب نے توجہ دلائی۔"

نن.... نہیں.... نہیں.... اپنی بہو کا کمرہ میں نے تیار کرا لیا ہے۔ اسے بازوؤں کے گھیرے میں لے کر وہ ایک جانب چل پڑیں۔ شمامہ نے گردن موڑ کر صدیقی صاحب کو دیکھا۔ اس نے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر خاموش ہونے کا اشارہ کر دیا تھا۔

خواب گاہ میں داخل ہوتے ہی شمامہ ششدر رہ گئی تھی۔ اتنی پر تعیش خواب گاہ تو اس نے کبھی سہنے میں بھی نہیں دیکھی تھی۔

PDF NOVL BANK

تم جلدی سے تازہ دم ہو جاؤ، میں کھانا لگواتی ہوں۔ "شمامہ کے گال تھپتھپا کر وہ" جھپا کے سے باہر نکل گئی۔ وہ خواب گاہ کے وسط میں متحیر کھڑی رہ گئی تھی۔

فرش پر پچھلکے آسمانی رنگ کا دبیز قالین، جہازی۔ حجم کا بیڈ، اس کے متوازی رکھا قیمتی صوفہ سیٹ، شیشے کی خوب صورت میز، مٹھلیں پردے، بیڈ کے سامنے کی دیوار میں لگی بڑی ایل ای ڈی، پشت کی دیوار میں لگائے سی جو دیوار میں اس خوب صورتی سے نصب کیا گیا تھا کہ جالی کے سوراخوں کے علاوہ کوئی ابھار نظر نہیں آ رہا تھا۔

دیواریں، پردے اور چھت آسمانی رنگ ہی میں رنگی تھیں۔ چھت کو دیکھ کر آسمان اور اس میں جڑی بتیوں پر تاروں کا گمان ہوتا تھا، بیڈ کے دائیں جانب دیوار کے ساتھ کتابوں کا ریک رکھا تھا، جس کے صرف اوپری خانے میں ترتیب سے چند کتابیں پڑی تھیں۔ تپائی پر انٹرکام پڑا تھا۔ اس کے قریب فریم کی ہوئی تصویر رکھی تھی جسے دیکھ کر شمامہ کا دل ناخوش گوار انداز میں دھڑکنے لگا، وہ اس کی اپنی تصویر تھی۔ اور جس موقع پر کھینچی گئی تھی وہ لمحے باوجود کوشش کے نہیں بھلا پائی تھی۔ دوسرے فریم میں ثالثہ و معاویہ کی تصویر تھی۔ وہ صوفے پر بیٹھی تھی اور معاویہ نے قالین پر بیٹھ کر اس کی گود میں سر رکھا ہوا تھا۔ بیڈ کے ساتھ مراد نہ سلیر دیکھتے ہی اس کا شک، گمان سے نکل کر

PDF NOVL BANK

یقین کی حدود کو چھونے لگا تھا۔ قدم بڑھا کر اس نے "ڈریسنگ روم" کا پردہ ہٹایا۔ خوب صورت الماریوں میں لٹکے بیسیوں مردانہ لباس اعلان کر رہے تھے کہ وہ معاویہ کی خواب گاہ ہے۔

غسل خانے میں جھانکنے پر اسے واش بیسن کے اوپر مردانہ استعمال کی اشیاء نظر آئیں۔ ایک دم وہ اپنے آپ میں سمٹ گئی تھی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے معاویہ کی آنکھیں اسے گھور رہی ہوں۔ غسل خانے سے نکل کر واپس خواب گاہ میں داخل ہوئی اور پریشان سی صوفے پر ٹک گئی۔ وہاں رہنا ناممکن تھا۔ اس نے ارادہ کر لیا کہ پہلی فرصت میں صدیقی صاحب کو اپنے ارادے سے آگاہ کرے گی۔

شاید اس کے خیال اڑ کر صدیقی صاحب تک پہنچ گئے تھے کہ وہ دروازہ کھٹکھٹا کر اندر داخل ہوا۔

"چچا جان!...." وہ بے تابی سے کھڑی ہوئی، ہونٹ احتجاج کو لرزے، مگر صدیقی صاحب نے ہاتھ اٹھا کر روک دیا تھا۔ قریب پہنچ کر اسے بازو سے تھاما اور ساتھ بٹھا کر شفقت بھرے لہجے میں بولا۔

PDF NOVL BANK

جانتا ہو نیبیٹی! تمہارا احتجاج بالکل بجا ہے۔ یہ خواب گاہ تمہارے قابل نہیں ہے۔ ایک قابلِ نفرت شخص کا بستر، غسل خانہ، خواب گاہ استعمال کرنا کسی شریف لڑکی کے لیے کہاں ممکن ہو سکتا ہے۔" لگ رہا تھا اس نے شمامہ کی سوچیں پڑھ لی ہیں۔

جی چچا جان۔ "وہ سر جھکاتے ہوئے دھیرے سے بولی۔ گو اس کا اثبات میں سر ہلانا" ایک باپ کو یہ باور کرانا تھا کہ بلاشبہ اس کا بیٹا قابلِ نفرت اور گھٹیا تھا، وہ چاہ کر بھی خوش اخلاقی کا مظاہرہ نہیں کر پائی تھی۔

میں تمہیں ہاسٹل میں بھی رکھوا سکتا تھا، علیحدہ اپارٹمنٹ بلکہ گھر بھی خرید کر دے سکتا" تھا، مگر جانتی ہو ایسا کیوں نہیں کیا.... "ہلکا سا توقف کر کے وہ دکھی دل سے بولا۔ "کیوں کہ فی الحال اس گھر میں تمہاری اشد ضرورت ہے۔ عالیہ کی حالت تم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لی ہے۔ احساسِ ندامت میں گرفتار ہو کر وہ ذہنی توازن کھوتی جا رہی ہے۔ شاید تمہیں پتا نہ ہو گزشتہ تین چار ماہ سے وہ تمہیں گھر لانے کی ضد پکڑے ہوئے تھی۔ اتنے عرصے بعد آج میں نے اسے کچھ نارمل گفتگو کرتے دیکھا ہے، اس کے چہرے پر خوشی کی چمک اور آنکھوں میں زندگی کی رمق دکھائی دی ہے۔ تمہیں اس کمرے میں رہنے پر مجبور کرنا ایسی خود غرضی ہے جس سے تمہارا پہلے بھی پالا پڑتا رہا ہے۔ تم نے پہلے ایک

PDF NOVL BANK

اجنبی سیٹھ کی منشا پر سر جھکا کر اعلیٰ ظرفی اور بلند حوصلگی کا مظاہرہ کیا ہے اب اپنے چچا اور خالہ کے لیے یہ کڑوا گھونٹ بھرنا پڑے گا۔ یہ گھر تو کیا اگر تم نے یہ کمرہ بھی چھوڑا تو عالیہ مکمل طور پر بکھر جائے گی۔ اسے گمان بھی نہیں ہے کہ تم اس کے بیٹے سے کتنی نفرت کرتی ہو۔ یاد ہے ہم دونوں میاں بیوی کو تم بہ طور بہو قبول نہیں تھیں۔ اور اب دونوں تمہیں اپنانے کو سعادت سمجھتے ہیں۔ خدا نخواستہ میرے کہنے کا مطلب یہ نہ سمجھنا کہ تمہیں معاویہ کو قبول کرنے پر مجبور کر رہا ہوں۔ ایسا بالکل بھی نہیں ہے میری بچی! میں فقط یہ استدعا کر رہا ہوں کہ جب تک وہ مل نہیں جاتا تمہیں ایک ماں کی خاطر خود پر جبر کرنا ہوگا۔ تم وسیع ظرف اور کشادہ دل کی مالک ہو، یقیناً اس خود غرضی کو میری مجبوری جان کر درگزر کرو گی۔ "اس کی آنکھوں میں نمی نمودار ہوئی شمامہ کو آس بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے وہ ملتجی ہوا۔ "کیا یہ ممکن ہے۔

شمامہ نے سر جھکا کر چپ سادھ لی تھی۔

"شاید تمہارے ظرف سے زیادہ مطالبہ کر بیٹھا ہوں۔"

"اس نے اذیت بھرے لہجے میں پوچھا۔ "کیا میرے پاس انکار کی گنجائش موجود ہے؟

ہاں۔ "سیٹھ محمد علی نے دکھی دل سے سر ہلایا۔"

PDF NOVL BANK

"شمامہ سسکی۔" مجھے معاف کر دینا چچا جان۔

گہرا سانس لیتے ہوئے سیٹھ محمد علی کے لبوں پر پھسکی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ "کوئی

بات نہیں بیٹی! اور جانتا ہوں میں یوسف بھائی کی جگہ نہیں لے سکتا۔ البتہ پوری

"کوشش کروں گا کہ اس جتنی توجہ، اتنا پیار اور ویسی اہمیت تمہیں دے پاؤں۔

"عالیہ بیگم دروازے پر نمودار ہوئی۔ "کھانا لگ چکا ہے بھئی، لے آؤ ناں میری بہو کو۔

چلیں۔" اس نے نشست چھوڑ دی۔

کھانے کی میز پر عالیہ پکوان اٹھا اٹھا کر اس کی جانب بڑھاتی رہی۔ وہ یوں ناز اٹھا رہی

تھی گویا سچ مچ پسند کی بہو گھر لے آئی ہو۔ رہ رہ کر شمامہ کے موہنے چہرے کو گھورتے

ہوئے وہ شفقت و چاہت سے مسکرا دیتی۔

کھانا کھا کر صدیقی صاحب اپنی خواب گاہ کی طرف بڑھ گیا گویا انکار کی ذمہ داری شمامہ کے

ناتواں کندھوں پر ڈال دی تھی۔

عالیہ نے اس کا ہاتھ تھام کر چاہت بھرے لہجے میں کہا۔ "چلو تمہیں کمرے تک چھوڑ

آؤں، معاویہ بیٹا بھی آتا ہی ہوگا۔ خفا ہو رہا تھا کہ جب تک اس کی شمرانی نہیں آئے گی

PDF NOVL BANK

وہ نہیں لوٹے گا۔ اب تو ضرور آئے گا، آجائے گا ناں؟“ اس نے معصومانہ لہجے میں تصدیق چاہی۔

”وہ خلوص دل سے بولی۔“ ان شاء اللہ خالہ جان! ضرور آئے گا۔

خواب گاہ تو پسند آئی ہے نا، کل بازار چلیں گے، تمہارے لیے بہت سا سامان خریدوں گی۔ ثالثہ کو بھی ساتھ لے جائیں گے۔ اپنی بھابی کو دیکھ کر وہ ششدر رہ جائے گی۔ ہاہاہا....“ عالیہ نے مسرت بھرا قہقہہ بلند کیا۔

شمامہ کے ہونٹ انکار کو لرزے، مگر عالیہ کے مسرت بھرے چہرے پر نظر پڑتے ہی اس کی ہمت جواب دے گئی۔ وہ مضطرب قدموں سے خواب گاہ کی طرف بڑھ گئی۔ اندر جا کر بھی عالیہ بیگم کافی دیر اس سے گپ شپ کرتی رہی۔ اچانک اسے یوسف کا انتقال یاد آیا اور وہ شمامہ کو لپٹا کر دل جوئی میں لگ گئی۔ اس کے رخصت ہونے کے بعد وہ بھی کمرے سے نکلی اور سیڑھیوں کے ذریعے دوسری منزل پر اور وہاں سے چھت پر پہنچ گئی۔ مگر اس سے زیادہ دیر باہر نہ رہا گیا۔ گرم شال بھی سردی کا مقابلہ نہیں کر پا رہی تھی۔ مجبوراً اسے کمرے میں آنا پڑا۔ وہ بیڈ کا رخ نہ کر سکی کہ لگ رہا تھا اب تک معاویہ کا وجود اوپر پڑا ہو۔ وہ سکڑ سمٹ کر صوفے ہی پر لیٹ گئی تھی، مگر شال، لحاف کی ضرورت تو

PDF NOVL BANK

پوری نہیں کرتی تھی۔ وہ زیادہ دیر سردی برداشت نہ کر سکی اور ہچکچاتے ہوئے بیڈ کی طرف بڑھی، جہاں خوب صورت ملائم کورین کمبل دھرا تھا۔ کمبل کو ہاتھ لگاتے ہی وہ.... کانپ گئی تھی، لگا معاویہ کے جسم کو چھو رہی ہے۔ دماغ میں معاویہ کا ملتجی لہجہ گونجا "تمہارے بغیر جی نہیں پاؤں گا.... وعدہ کرتا ہوں تمہیں خوش رکھوں گا جو اعتبار چاہیے" ہوچینے کو تیار ہوں.... کہہ تو سکتی ہوں تم نے مجھے معاف کیا.... اتنی سنگ دل ہو گئی "ہو کہ کسی کو معاف بھی نہیں کر سکتیں۔"

اس نے جھجکتے ہوئے بیڈ پر نشست سنبھالی یوں لگا معاویہ کی گود میں بیٹھ گئی ہو۔ وہ.... ایک دم کھڑی ہو گئی۔ معاویہ کا برہم لہجہ سماعتوں میں گونجا

بھاڑ میں جاؤ تم اور تمہارے ڈرائیور بابا، حد ہوتی ہے بے شرمی و بے حیائی کی۔ اور" بڑھے تم اپنی بیٹی کو لگام نہیں دے سکتے۔ اس بد شکل کو برقع پہنا کر امیر لڑکوں کو پھانسنے پر لگایا ہوا ہے۔" وہ فوراً صوفے کی جانب مڑ گئی تھی.... گرنے کے انداز میں بیٹھتے ہوئے اس نے سر تھام لیا تھا۔ اب معاویہ کی ندامت بھری آواز سماعتوں میں.... گونجنے لگی

PDF NOVL BANK

تمام سن لیں، میں معاویہ علی صدیقی، مس شمامہ رانی سے معذرت کر رہا ہوں، مجھے "اپنی زیادتی کا اعتراف ہے۔ میرا طرز عمل نہ صرف نامناسب بلکہ بے ہودہ تھا۔...." وہ باواز بلند بڑبڑائی۔ "بے ہودہ نہیں گھٹیا، واہیات، لچر اور نفرت انگیز تھا معاویہ کا ملتجی۔ لہجہ سنائی دیا۔...." کتنی بار معذرت کرنا پڑے گی، کس کس کے سامنے گناہوں کا اعتراف کرنا پڑے گا، کون کون سی سزا کاٹنا باقی ہے اور کب معافی ملے گی؟ مجھے اپنے کیے کی سزا مل گئی ہے شمامہ! میں نے غلط کیا تھا، تم وہی غلطی نہ دہراؤ۔"

وہ درشتی سے چلائی۔ "تمہیں ہمیشہ معافی مانگنا پڑے گی، پوری دنیا کے سامنے اعتراف گناہ کرنا پڑے گا۔.... سزا تمہیں ملی کب ہے، بہت سی سزا کاٹنا باقی ہے مسٹر!.... بے شک تم نے غلط نہیں بہت غلط کیا تھا اور میں غلطی نہیں دہرا رہی فقط تمہیں دھتکار رہی ہوں اور ہمیشہ ایسا کرتی رہوں گی۔"

اس نے دہائی دی۔ "اب تو میں نے تمام کے سامنے اپنی غلطی کا اعتراف کر لیا ہے، آپ کے والد محترم سے بھی معافی مانگ لی ہے، آپ سے پہلے بھی معذرت کی ہے، پھر اپنی زیادتیوں پر شرمندگی کا اظہار کرتا ہوں، پلیز مجھے نہ ٹھکراؤ۔ مجھے ہر سزا منظور

PDF NOVL BANK

ہے، بس تم صلح کر لو۔ دوستی وغیرہ کی بات نہیں کر رہا میں آپ سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔

وہ چلائی.... "تم سے شادی کرتی ہے میری۔ جوتی اور تمہیں شرمندہ ہونا چاہیے۔ ایک بار نہیں بار بار.... اور میں تمہیں ٹھکراتی رہوں گی.... دھتکارتی رہوں گی، کیوں کہ تم اسی.... قابل ہو

وہ لجاجت سے بولا۔ "جب غصہ اتر جائے، جب میری زیادتیوں کو معاف کرنے پر تیار ہو جاؤ، جب لگے میری سزا پوری ہو گئی ہے، جب خیال آئے میری اذیتوں کا اختتام ہو جانا چاہیے، جب جان جاؤ میرے پچھتاوے حقیقت ہیں، جب محسوس ہو میرے دکھوں کا پلڑا آپ سے ہونے والی زیادتی سے بھاری ہو گیا ہے، جب سمجھو میری محبت میں کھوٹ نہیں ہے، جب یقین آجائے مجھ سے بہتر آپ کا خیال کوئی نہیں رکھ سکتا، تو اشارہ کرنا، میں منتظر ہوں گا، میری جھولی ہمیشہ پھیلی رہے گی، میری مناجات تمہیں طلب کرتی رہیں گی، میری امیدوں اور زندگی کا اختتام ایک ساتھ ہوگا۔

مجھے تمہارے جھوٹوں پر اعتبار نہیں ہے۔ دور ہو جاؤ میری نظروں سے.... "ٹانگیں" سمیٹ کر اس نے صوفے پر رکھیں اور گھٹنوں کے گرد بازو لپیٹ لیے۔ سردی بڑھ گئی

PDF NOVL BANK

تھی۔ کسی کو ہیٹر آن کرنے کا خیال نہیں آیا تھا ورنہ اتنی سردی محسوس نہ ہوتی۔ چند لمحے یونہی بیٹھنے کے بعد وہ جھلاتے ہوئے کھڑی ہوئی اور بے جھجک ملائم کمبل میں.... رینگ گئی۔ کانوں میں معاویہ کا مسرت بھرا قہقہہ گونجا

وہ دانت پیستے ہوئے بڑبڑائی۔ "تم سے راضی نہیں ہوئی، صرف سردی کی وجہ سے گندے کمبل میں لیٹی ہوں، ایک ماں کے جذبات کا خیال نہ ہوتا تو اس کمرے پر تھوکنا بھی پسند نہ کرتی۔" معاویہ خاموش رہا تھا، یقیناً شمامہ کی وضاحت نے اسے آئینہ دکھا دیا تھا۔

چند لمحے کمبل کا لمس اسے کراہیت آمیز اور وحشت خیز لگتا رہا، مگر جلد ہی خوش گوار حدت نے دل سے یہ احساس زائل کر دیا تھا۔ اس کے پپوٹے وزنی ہونے لگے تھوڑی دیر میں بھاری سانس گہری نیند کا اعلان کر رہے تھے۔

چہرے پر تشکر کا احساس لیے وہ قریب آیا۔ "شکریہ، تم نے میرے کمبل کو اپنے پاکیزہ قرب کی سعادت بخشی۔"

تمہیں جرات کیسے ہوئی قریب آنے اور مجھے چھونے کی۔ "اس کا ہاتھ ناگواری سے پیچھے ہٹاتے ہوئے وہ برہم ہوئی۔"

PDF NOVL BANK

اس نے گھبرا کر وضاحت دی۔ "بیڈ پر نہیں بیچے بیٹھا ہوں اور تمہیں نہیں کمرے میں کھنکھو رہا ہے۔"

"وہ درشتی سے بولی۔" تمہیں میری اجازت کے بغیر کمرے میں نہیں آنا چاہیے تھا۔
 "وہ دھیرے سے مسکرایا۔" یہ ہم دونوں کی خواب گاہ ہے ناں۔

"شمارہ نے انکار میں سر ہلایا۔" نہیں یہ صرف میری ہے۔

ٹھیک ہے، مگر اب اٹھو اور نماز پڑھ لو کہیں قضا نہ ہو جائے... "پلکیں وا ہوئیں اور"
 نظریں دیوار پر ٹنگی گھڑی پر پڑیں، سوئیاں اعلان کر رہی تھیں کہ طلوع آفتاب میں بہ
 مشکل ادھ گھنٹا باقی تھا۔ اس کا اپنا کمرہ ایسا تھا کہ آذان اندر سنائی دیتی تھی، مگر یہ
 پر تعیش خواب تو "ساؤنڈ پروف" لگتی تھی۔ وہ بستر چھوڑ کر غسل خانے کی طرف بڑھ
 گئی۔

نماز پڑھ کر اس نے کتابوں کی الماری میں قرآن مجید ڈھونڈنے کی کوشش کی مگر ناکامی
 ہوئی۔ وہ دوسری کتابیں دیکھنے لگی۔ دو تین انگلش ناول، چند نصابی کتابیں درجن بھر
 فیشن میگزین اور ایک خوب صورت جلد والی ڈائری۔ ڈائری آدھے سے زیادہ بھری ہوئی
 تھی۔ متجسس ہو کر اس نے پہلا صفحہ کھولا، مگر ایک دم بے چینی محسوس ہوئی، بغیر

PDF NOVL BANK

اجازت کسی کی ذاتی زندگی میں جھانکنا اسے کسی صورت زیب نہیں دیتا تھا۔ اس نے گھبرا کر ڈائری تپائی پر رکھی اور کمبل اوڑھ کر بیڈ کراؤن سے ٹیک لگالی۔

زندگی عجیب موڑ پر لے آئی تھی۔ جس شخص کا نام سننا گوارا نہیں تھا اس کے بستر پر لیٹنا، کمبل اوڑھنا، اس کا بیت الخلا و غسل خانہ استعمال کرنا چنبھے میں ڈلنے والا ہی تو تھا۔ سیٹھ محمد علی صدیقی اور عالیہ بیگم کی شخصیات اس کے لیے کبھی بھی پسندیدہ اور قابلِ احترام نہیں رہی تھیں۔ انھیں اپنے باپ کے انتقال کی خبر دینا بھی اسے گوارا نہیں ہوا تھا۔ مگر کل صدیقی صاحب نے جس ہمدردی، محبت اور اپنائیت کا مظاہرہ کیا تھا وہ ایک دم اجنبیت سے نکل کر بہت قریبی اور اپنوں کے دائرے میں آگیا تھا۔ ایسے برتاؤ کا تو اس نے تصور بھی نہیں کیا تھا۔

موبائل فون کی گھنٹی نے اسے خیالات سے باہر نکالا۔ سکرین پر بسمہ کا نام چمک رہا تھا۔ اسلام علیکم! "اس نے کال وصول کی۔"

وعلیکم السلام.... اب تک خفا ہو؟ "اس نے محتاط انداز میں پوچھا۔"

"بھلا اپنی بہن سے خفا رہ سکتی ہوں۔"

PDF NOVL BANK

لبسمہ نے طمانیت بھرا سانس لیا۔ "شکر ہے، میں تو سہمی ہوئی تھی کہ شمو رانی کو منانے کو جانے کتنی منتیں کرنا پڑیں گی۔"

"وہ آبدیدہ ہوئی۔" تم اتنی اچھی کیوں ہو؟

ہا۔۔۔۔۔ہا۔۔۔۔۔ہا۔ "لبسمہ کا قہقہہ گونجا۔" یہ تو تمہارے عقیل بھیا بھی پوچھتے رہتے ہیں اور ما"

"بدولت کا جواب ہوتا ہے ہمیں اللہ پاک نے اتنا اچھا پیارا اور پرکشش بنایا ہے۔"

"شمامہ جذباتی ہوئی۔" سچ میں عقیل بھائی خوش قسمت ہیں کہ انھیں تم ملی ہو۔"

زیادہ خوشامد کی ضرورت نہیں اور یہ بتاؤ صدیقی صاحب نے خیر خبر لی کہ نہیں۔ کل"

"اسی وقت انھیں کال کر کے چچا جان کے انتقال کا اور تمہاری حالت کا بتا دیا تھا۔"

"وہ شوخی سے ہنسی۔" پتا ہے اس وقت کہاں لیٹی ہوں؟

یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے۔ پوچھا ہے صدیقی صاحب نے داخلے وغیرہ کے"

"بارے کوئی یقین دہانی کرائی ہے یا نہیں۔"

اس نے ندامت بھرے لہجے میں اعتراف کیا۔ "صدیقی چچا کو باباجانی کے انتقال کی"

اطلاع نہ دینا بہت بڑی غلطی تھی۔ انھیں آزمائے بغیر مجھے بدگمانی کرنا زیب نہیں دیتا"

تھا۔"

PDF NOVL BANK

بسمہ احساسِ تشکر سے بولی۔ "شکر ہے تمہاری غلط فہمی دور ہوئی۔ اب بتاؤ کیا کہہ رہے تھے؟"

"شمامہ نے انکشاف کیا۔" ان کے دل ہی نہیں، کوٹھی میں بھی جگہ مل گئی ہے۔
"کیا۔" بسمہ تعجب سے چیخنی۔ "عالیہ بیگم تو معترض نہیں ہوئیں۔"

شمامہ طمانیت سے بولی۔ "تم سوچ بھی نہیں سکتی ہو کہ انھوں نے کسی وارفتگی اور
"محبت سے مجھے خوش آمدید کہا ہے، بس ایک پریشانی ہے۔"

"بسمہ نے بے صبری ظاہر کی۔ "بجھارتیں نہیں محترمہ! سب کچھ جلدی سے پھوٹ دو۔
"وہ نجالت سے بولی۔ "سونے کو معاویہ کی خواب گاہ ملی ہے۔"

بسمہ کا مسرت بھرا قہقہہ گونجا۔ "ہا....ہا....ہا.... بہت اچھا ہوا۔ کم از کم معاویہ بھائی کی
"روح کو تو سکون ملے گا۔"

اللہ نہ کرے انھیں کچھ ہو.... "ایک دم احساس ہوا کہ بے اختیاری میں غلط بول گئی"
ہے۔ فوراً تصحیح کرنے لگی۔ "میرا مطلب اسے کچھ ہو گیا تو خالہ جان اور چچا جان پر کیا
"گزرے گی۔"

....چچا غالب نے فرمایا تھا "

PDF NOVL BANK

بک رہا ہوں جنون میں کیا کچھ
کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

"شمامہ نے گھبرا کر دھمکی دی۔" میں گھنٹی کاٹ دوں گی۔

"بسمہ ہنسی۔" اچھا نیند تو آگئی تھی یا ساری رات بیٹھ کر گزاری ہے۔

وہ صاف گوئی سے بولی۔ "صوفے پر لیٹی رہی، آدھی رات کو سردی برداشت سے باہر
"ہوئی اور کمبل میں گھس کر سمجھوتہ کرنا پڑا۔

"معذرت کر دیتیں، یقیناً صدیقی صاحب تمہیں مجبور نہ کرتے۔"

"اس نے انکشاف کیا۔" مسئلہ ان کا نہیں عالیہ خالہ کا ہے۔

کیا مطلب....؟ "بسمہ نے وضاحت چاہی اور شمامہ نے شرع سے آخر تک تمام
تفصیل بیان کر دی۔

بسمہ اسے سراہتے ہوئے بولی۔ "بہت اچھا کیا جو ایک دکھی ماں کا دل نہیں توڑا۔ اس کی
خواب گاہ استعمال کرنے کا مطلب یہ نہیں کہ اسے تم پر اجارہ داری حاصل ہوگئی۔ الٹا

PDF NOVL BANK

تمہارا اس پر احسان ہے۔ اللہ کرے وہ لوٹ آئے، ایسا ہونے کی صورت میں عالیہ بیگم ٹھیک ہو جائیں گی اور تم آگے کا لائحہ عمل طے کر لینا۔ صدیقی صاحب کی وساطت سے "اچھی نوکری کا حصول بھی مشکل نہ ہو گا۔ پسند کی شادی کر لینا اور سکون ہی سکون۔" وہ اعتماد سے بولی۔ "شادی نہیں کروں گی۔"

بسمہ وثوق سے بولی۔ "جانتی ہوں، اس کی محبت تسلیم کرنے میں تمہاری انا و خودداری "رکاوٹ ڈال رہی ہے اور اس کے علاوہ کسی کو تمہارا دل تسلیم نہیں کرتا۔" شمامہ نے دانت پیسے۔ "بسمہ اور بکواس نہ کرے، کیسے ممکن ہے۔"

امید ہے جلد ہی وہ شمو رانی کے سپنوں تک رسائی پالے گا.... اور پھر آہستہ آہستہ "دل کے قفل پر ضربیں لگانا شروع کر دے گا۔ کیوں کہ بغیر چابی کے تالے کا علاج "توڑ دینا ہوتا ہے۔"

وہ ناراضی سے بولی۔ "تم اچھی طرح جانتی ہو میرے پیش نظر صرف دکھی ماں کے جذبات ہیں۔"

شمو رانی میری جان! میرے مذاق کی عادت سے اچھی طرح واقف ہو، پھر بھی خفا "ہونے میں دیر نہیں لگاتی ہو.... نہ جانے کیلئے گا اس بچارے کا جو تم سے شادی کی

PDF NOVL BANK

غلطی کرے گا۔ یقیناً روز کے چوبیس میں سے پچیس گھنٹے تم خفگی میں گزار دوگی اور اس "غریب کا صرف ایک ہی مشغلہ ہوگا کہ ہر وقت شمرانی کو مناتا رہے۔
منانا تو اسے پڑے گا، مگر چوبیس میں پچیس گھنٹے کیسے ممکن ہیں۔" شمامہ بے ساختہ "ہنس پڑی تھی۔

وہ بے پروائی سے بولی۔ "دن رات منتیں بٹنے والے کو چوبیس گھنٹے، پچیس نہیں
"اڑتا لیس گھنٹے لگیں گے۔"

"شمامہ نے موضوع تبدیل کیا۔ "کلاسیں کب شروع ہو رہی ہیں؟
"سوموار سے شروع ہیں۔"

دستک ہوئی اور اس نے۔ "بعد میں بات کرتے ہیں۔" کہہ کر رابطہ منقطع کر لیا۔
دروازے پر عالیہ بیگم کا مسکراتا چہرہ نمودار ہوا۔ "اٹھ گئی ہے میری بہو۔" چاہت بھرے
"لہجے میں کہتے ہوئے وہ اندر آئیں۔ "ارے کتنی سردی ہے، تم نے ہیٹر نہیں جلایا۔
خیال ہی نہیں آیا خالہ۔" وہ کھڑی ہو گئی۔

چلو آئندہ ملازمہ دھیان رکھے گی۔ "وہ اسے ساتھ لیے باہر نکل آئی۔"

PDF NOVL BANK

صدیقی صاحب ان کے منتظر تھے۔ "اسلام علیکم چچا جان!" شمامہ نے ادب سے سلام کہا۔

وعلیکم السلام۔ شکریہ بیٹی! "یقیناً اظہارِ تشکر شمامہ کے سلام ڈالنے پر نہیں کیا جا رہا تھا۔" شمامہ کے ہونٹوں پر خفیف تبسم ابھرا اور وہ کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی۔

ناشتے کے لوازمات سے میز بھری ہوئی تھی۔ اتنی نعمتیں دیکھ کر جہاں اس کا دل اللہ پاک کے حضور شکر گزاری کے احساس سے بھر گیا تھا وہیں عجیب قسم کا حجاب بھی محسوس ہو رہا تھا۔ دو اجنبی ایک دم اپنے نہیں بہت اپنے بن گئے تھے۔ صدیقی صاحب، یوسف کی جگہ نہیں لے سکتا تھا مگر اس کی کمی پوری کرنے کی بھرپور کوشش ضرور کر رہا تھا۔ اور خلوص و محبت سے کی ہوئی کوششیں کم ہی رایگاں جاتی ہیں۔

صدیقی صاحب نے کہا۔ "بیٹا! گھر سے ضروری اشیاء کے علاوہ کچھ لانے کی ضرورت نہیں۔"

"چچا جان اپنے کپڑے، کتابیں اور بابا جان کی دو تین چیزیں لاؤں گی۔" عالیہ نے لقمہ دیا۔ "پرانے کپڑے کسی ملازمہ کو دیتی آنا، تمہارے لیے میں خود شاپنگ کروں گی۔"

PDF NOVL BANK

خالہ جان.....؟" اس نے اعتراض کرنا چاہا۔

"عالیہ بیگم ہلکی سی سختی سے بولی۔ "بہو! مجھے بحث سننا بالکل پسند نہیں ہے۔

شمامہ کی نظریں صدیقی صاحب کی طرف اٹھیں اور اس نے سر کی ہلکی سی جنبش سے اسے تکرار سے روک دیا تھا۔

ناشتے کے بعد صدیقی صاحب تو دفتر کو تیار ہونے لگے اور شمامہ کو ڈرائیور کے ساتھ سامان لینے بھیج دیا۔ اسے اپنے کوارٹر میں داخل ہوئے تھوڑی دیر ہوئی تھی کہ ماسی خیراں ہانپتی کانپتی پہنچ گئی۔

شمو بیٹی! رات بھر کہاں غائب تھیں۔ صبح سے دو تین مرتبہ بیگم صاحبہ تمہارے بارے "دریافت کر چکی ہیں۔ سخت غصے میں ہیں جلدی چلو یہ نہ ہو یہیں پہنچ جائیں۔

شمامہ کے ہونٹوں پر تبسم ابھرا اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے وہ محبت بھری عقیدت سے بولی۔ "خالہ جان! تمہاری بیٹی لاوارث نہیں ہے۔ باباجان نے آنکھیں بند "کرنے سے پہلے اپنی شمو رانی کی دیکھ بھال کا بندوبست کر دیا تھا۔

"وہ گڑبڑائی۔ "مم.... میں سمجھی نہیں بیٹی۔

"خالہ جان میں ہمیشہ کے لیے جا رہی ہوں، اپنا بہت بہت خیال رکھنا۔"

PDF NOVL BANK

"مگر کہاں؟.... اور یوں ایک دم کیسے؟"

اپنے چچا جان کے گھر۔ اور اب میرے ساتھ سامان اکٹھا کروائیں۔ اس نے اپنی کتابیں، والد صاحب کی چند چیزیں اور دو تین جوڑے کپڑے کار کی عقبی سیٹ اور ڈگی میں رکھوائے اور باقی سامان ماسی خیراں کے حوالے کر کے وہاں سے نکل آئی۔ اس نے کسی اور کو ملنے کی زحمت نہیں کی تھی۔ نہ کوٹھی والوں کا رویہ اس قابل تھا کہ وہ اجازت لینے یا انھیں مطلع کرنے کی زحمت کرتی۔

اپنی ساری کتابیں اس نے خالی الماری میں سجادی تھیں۔ سب سے اوپر اس نے اپنا قرآن مجید رکھا تھا۔ بقیہ دن اسے عالیہ بیگم کے ساتھ شاپنگ کرتے ہوئے گزارنا پڑا۔ شمامہ کی "ناں ناں" کے باوجود اس نے ڈھیروں لباس، جوتے، میک اپ کا سامان اور زنانہ استعمال کی دوسری چیزیں خرید لی تھیں۔ سہ پہر ڈھلے وہ سامان سے لدی پھندی واپس پہنچیں۔ ثالثہ انھیں ڈرائنگ روم میں بے چینی سے منتظر نظر آئی۔ شمامہ کو دیکھتے ہی وہ بے تابی سے آگے بڑھی اور اسے لپٹا لیا۔

"کیسی ہو؟"

PDF NOVL BANK

"ٹھیک ہوں باجی۔"

خریداری ہو رہی تھی۔ "ملازم کے ہاتھ سامان دیکھتے ہوئے وہ مسکرائی۔"

"خالہ جان کا حکم تھا۔"

تم اپنی بھابی کا سامان دیکھو، میں ذرا تازہ دم ہو جاؤں۔ "عالیہ بیگم خواب گاہ کی طرف بڑھ گئی۔"

شکریہ شمامہ۔ "نالٹہ اس کا ہاتھ تھامے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔"

وہ اداسی سے بولی۔ "شکریہ کیسا باجی! کئی پتنگ کا دھاگا جس کے ہاتھ لگے وہی مالک کہلاتا ہے۔"

ایسا نہیں کہتے پاگل، تم کئی پتنگ ہونہ ہم مالک۔ یہ تمہاری وسیع الظرفی و کشادہ دلی "ہے کہ ایک ماں کے جذبات کا اتنا خیال رکھ رہی ہو۔"

"وہ پھیلکی مسکراہٹ سے بولی۔ "میری لڑائی خالہ جان کے ساتھ تو نہیں تھی۔"

"نالٹہ نے چاہت جتلائی۔ "سچ کہوں تو تم بہت پیاری اور بہت ہی زیادہ اچھی ہو۔"

باجی آپ سوچ بھی نہیں سکتیں کہ چچا جان نے کس چاہت و خلوص سے مجھے سنبھالا"

ہے۔ باباجانی کے انتقال کے بعد سیٹھ صاحب کے ورثاء نے غیر تو کیا دشمنوں کا سا

PDF NOVL BANK

برتاؤ شروع کر دیا تھا۔ تعلیم کی تکمیل کو مجھے چچا جان کو کال کرنا پڑی اور چچا جان نے
"اپنی شفقت بھری آغوش میرے لیے وا کر دی۔"

آپ کے والد صاحب کے جانے کا بہت دکھ ہوا۔ بلاشبہ ان کا خلا کبھی پر نہیں ہو سکے گا۔
البتہ ہماری کوشش ہوگی کہ تمہیں ان کی کمی محسوس نہ ہونے دیں۔ اور امی جان کی
باتیں دل پر نہ لانا۔ اللہ کرے معاویہ لوٹ آئے۔ تمہاری مرضی کے خلاف کچھ بھی نہیں
"کیا جائے گا۔"

جانتی ہوں۔ "شمامہ دھیرے سے بولی تھی۔"

ثالثہ نے معاویہ کی ایک الماری اس کے لیے خالی کر دی تھی۔ شمامہ نے نئے و پرانے
لباس اس میں لٹکا دیے تھے۔

اس کی ڈائری پڑھ رہی ہو۔ "وہ جو ننھی ڈریسنگ روم سے نکل کر خواب گاہ میں آئیں"
ثالثہ کی نظر تپائی پر رکھی ڈائری پر پڑی۔

نن.... نہیں باجی! "وہ ہکلا گئی تھی۔" غلطی سے کھولی تھی مگر کچھ پڑھا نہیں کیوں کہ
"بغیر اجازت کسی کی ذاتی زندگی میں جھانکنا شرعی و معاشرتی ہر لحاظ سے ناپسندیدہ ہے۔"

PDF NOVL BANK

ثالثہ عجیب سے لہجے میں بولی۔ "پڑھنا چاہو تو میں اجازت دیتی ہوں۔ اس کا لیپ ٹاپ بھی استعمال کر سکتی ہو۔ اور سچ کہوں تو وہ خود بھی تمہیں منع نہ کرتا۔"

نن.... نہیں باجی.... میں.... "شمامہ نے مجب کر سر جھکا لیا تھا۔"

ثالثہ صوفے چھوڑ کر قریب ہوئی، اس کا چہرہ پکڑ کر ملتھے پر بوسا دیا۔ "پڑھ لو گڑیا، ہو سکتا ہے کچھ ایسا پڑھنے کو مل جائے جس سے تم اسے معاف کرنے کا سوچ سکو۔ اور یاد رکھنا غلطیاں، کوتاہیاں، حماقتیں اور گناہ انسان ہی کا خاصا ہیں۔ معصوم عن الخطاء فرشتے و انبیاء ہوتے ہیں۔"

شمامہ نے سر جھکا لیا تھا۔ ثالثہ دروازے کا رخ کرتے ہوئے بولی۔ "مجھے پکا پتا تو نہیں مگر اندازہ ہے کہ اس کے لیپ ٹاپ کا پاس ورڈ تمہارا نام ہی ہوگا۔"

رات کے کھانے کے بعد بھی ثالثہ کافی دیر بیٹھی رہی۔ اسی دوران بسمہ کی گھنٹی بھی آئی تھی۔ ثالثہ اشارے سے اسے بسمہ سے گپ شپ کرنے کا کہہ کر باہر نکل گئی۔ وہ بسمہ کو صدیقی صاحب، عالیہ بیگم اور ثالثہ کے بہترین برتاؤ کا بتانے لگی۔ بسمہ نے بہت

PDF NOVL BANK

خوشی محسوس کی تھی۔ اور اگلے دن داخلے کے سلسلے میں یونیورسٹی آنے کا بتا کر اس نے کال بند کر دی۔

فون تپائی پر رکھتے ہوئے اس کی نظر ڈائری پر پڑی اور اس نے جھجکتے ہوئے اٹھالی۔ ابتدائی صفحات میں ثالثہ کی رخصتی کا تذکرہ تھا۔ غالباً ثالثہ کی شادی کے وقت ہی اس نے ڈائری خریدی تھی۔ ان صفحات کو پڑھ کر اندازہ ہوا کہ وہ اپنی باجی کو کتنا چاہتا تھا۔ اس سے کتنی عقیدت رکھتا تھا اور اس کی شادی کا اسے کتنا دکھ ہوا تھا۔ ثالثہ کو کھانے میں کیا پسند تھا، پہننے میں کیا اچھا لگتا تھا، غصے کا اظہار کیسے کرتی تھی، ہنستی روتی کیسے تھی اور معاویہ کا کتنا خیال رکھتی تھی۔ ان صفحات کو پڑھتے ہوئے شمامہ کے دل میں حسرت پیدا ہوئی کہ کاش اس سے بھی اتنی محبت کرنے والا کوئی بھائی ہوتا۔ ثالثہ کے شوہر فرحان کے متعلق بھی اس نے اپنے خیالات کا اظہار کیا تھا۔ وہ فرحان کا شکر گزار تھا کہ اس کی باجی کو اتنی ہی محبت دی تھی جتنے کی وہ حق دار تھی۔ عالیہ بیگم اور صدیقی صاحب کے بھی ایک دو واقعات درج تھے جن میں والدین کی اس کے ساتھ محبت کا پتا چلتا تھا۔ ایک صفحے پر کسی پروین نامی لڑکی کا ذکر درج تھا۔ اس کے حسن کا نقشہ کھینچ کر لکھا تھا وہ پہلی لڑکی تھی جسے دیکھ کر اس کے دل میں شادی کرنے کی تمنا جاگی تھی۔

PDF NOVL BANK

دوسرے صفحے پر درج تھا کہ پروین کے نکاح کا پتا چلتے ہی اس پر کیا گزری۔ مگر اس کی اداسی ایک دو دن کے اندر ختم ہو گئی تھی کہ پروین اسے پسند آئی تھی اس سے عشق نہیں ہوا تھا۔ آگے چند لڑکیوں کا سرسری سا تذکرہ تھا۔ بہ ظاہر اس نے انہیں اپنا دوست لکھا تھا۔ اور یہ فخر کہ معاویہ کی دوستی کو انہوں نے کتنی جلدی سے قبول کیا تھا۔ ہر لڑکی سے قطع تعلق اور نئی لڑکی سے دوستی کا اس ذکر اس نے ایسے انداز میں کیا تھا جس میں مزاح کا پہلو نکلنے کے ساتھ اپنی اہمیت کا احساس بھی کوٹ کوٹ کر بھرا تھا۔ ایک جگہ لکھا تھا۔

”ثمینہ تو سستی ساوتری نکلی، محترمہ کی سوئی شادی پر ایسے اٹکی ہے گویا معاویہ غریب کو اور“ کوئی کام ہی نہ ہو۔ خیر جانے دیں کم از کم سونیا بے چاری کی تمنا تو باآور ہوئی۔ جانے کب ”کی معاویہ کے لیے اتاولی ہو رہی تھی۔

صبا بی بی بھی کتنی سادہ ہے۔ رقم کی واپسی کا مطالبہ یوں کر رہی تھی گویا میں نے ”ادھار لیا ہو۔ ویسے معاویہ سے دوستی کرنے والیوں کو جب کنجوسی کرتے دیکھتا ہوں تو بہت دل دکھتا ہے۔ یقین نہیں آتا کوئی لڑکی اتنی ناشکری بھی ہو سکتی ہے۔ خیر کوئی

PDF NOVL BANK

بات نہیں صبا بی بی، تو نہیں اور سہی اور نہیں اور سہی۔ معاویہ کو کمی تھوڑی ہے
"چاہنے والیوں کی۔"

شگفتہ نے آنکھیں ماتھے پر لگالی ہیں، لیکن کالے گاؤن والی کو دیکھ کر تسلی ہو گئی ہے " کہ شگفتہ کو آئینہ دکھانے کا وقت آگیا ہے۔

شمامہ کو معلوم ہو گیا تھا کہ کالے گاؤن والی سے کون مراد ہے۔ وہ سنبھل کر بیٹھ گئی کہ آگے اسی کا تذکرہ ہو رہا تھا۔

کسی مترنم آواز والی بد صورت کو دیکھ کر انسان پر کیا گزرتی ہے، اس کا تجربہ پہلی بار ہو رہا ہے۔ مگر کیا کروں کہ اس کی مرسیڈیز اور عالیشان کوٹھی دیکھ کر مابدولت کو کڑوا "گھونٹ بھرنا پڑے گا۔"

عقیل بے چارے کے اندازے دھرے کے دھرے رہ گئے، موصوف کو شمامہ رانی " دوسروں سے الگ اور انوکھی لگ رہی تھی۔ بے وقوف یہ نہیں جانتا معاویہ علی صدیقی "لڑکیوں کے لیے کیا کشش رکھتا ہے۔"

میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اتنی بڑی حماقت کا ارتکاب کر دوں گا، موصوفہ ایک "ڈرائیور کی بیٹی ہے۔" "دُفٹے منہ۔" کھودا پہاڑ اور مری ہوئی چوہیا بھی نہ نکلی۔ کمینی کی

PDF NOVL BANK

جراخت دیکھو کہ معاویہ پر ہاتھ اٹھانے کی ہمت کر ڈالی۔ اسے مزہ تو چکھاتا مگر احمق عقیل آڑے آگیا۔ بہ ہر حال اسے چھوڑوں گا تو نہیں.... یہ لیں محترمہ کو یاد کیا اور پیغام بھی پہنچ گیا۔ کیا شان دار بکواس کی ہے۔ بابا جان سے معذرت کر لینا اور مجھ سے معافی مانگنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ گویا میں تو صبح سویرے محترمہ کے پاؤں پڑنے کی تیاری میں ہوں۔

آج سینے میں جلتی آگ پر کچھ پانی پڑا ہے۔ بد شکل کو منہ چھپانے کی جگہ نہیں مل رہی۔" تھی۔ حقیقت تو یہی ہے کہ کچھ لوگوں کو دیکھ کر خواہ مخواہ غصہ آتا ہے اور ان میں ایک شمامہ رانی بھی ہے۔ ویسے محترمہ کا نام شمو نوکرانی ہونا چاہیے تھا۔ خیر دیکھتے ہیں غزالہ "کیا کر پاتی ہے۔ ارادہ تو یہی ہے محترمہ کے برقع کی دھجیاں بکھیر دوں گا۔" عقیل کی بات مان لینا چاہیے تھی۔ بہت غلط ہو گیا۔ مجھے اندازہ ہی نہ ہوا وہ ایسی ہوگی۔" بہ ہر حال معافی تو میں نہیں مانگ سکتا البتہ اب اسے چھیڑوں گا نہیں۔ اپنے حال پر "چھوڑ دوں۔"

آگے پولیس کے ہاتھوں گرفتاری اور اذیتیں جھیلنے کی لمبی تفصیل درج تھی۔ اور اس کے پس پردہ شمامہ کی بد دعا کا ذکر تھا۔ ساتھ ہی یہ اعتراف کہ اسے شمامہ رانی سے

PDF NOVL BANK

محبت ہو گئی تھی۔ اس کے بعد شمامہ سے اس کے والد سے معافی مانگنے کی لمبی تفصیل شمامہ کی بے اعتنائی کے طویل گلے شکوے اور اس کے حسن کا ایسا نقشہ کھینچا ہوا تھا کہ شمامہ پڑھ کر خود سے شرمانے لگی۔ اس کے چہرے کو ہر زاویے سے پرکھا تھا۔ آنکھیں، پلکیں، بھنویں، ناک، نتھنے، کان، ٹھوڑی، ہونٹ، گال، بال، گردن، چہرے کے تل، زیور.... اتنی باریک بینی سے تو وہ خود کبھی اپنا جائزہ نہیں لے سکی تھی۔ پھر اس کی قامت کا بیان، بدن کے ہر زاویے کو یوں بیان کیا تھا کہ پڑھتے ہوئے شمامہ کی پیشانی عرق آلود ہو گئی تھی۔ لگتا تھا فیتہ لے کر اس نے شمامہ کا انگ انگ ناپ لیا ہو۔ مگر کسی بھی جگہ اس کے الفاظ سے یہ گمان نہیں ہوتا تھا کہ اس تفصیل کے پس پردہ کوئی مذموم خواہش یا تمنا چھپی ہے۔ شمامہ کے لیے ہر جگہ پاکیزہ و مقدس رانی کے الفاظ استعمال کیے تھے۔ اپنے سابقہ رویے کو جا بہ بجا گھٹیا، بے ہودہ، واہیات و احمقانہ تسلیم کیا تھا۔ شمامہ کے رویے پر وہ افسردہ، پریشان و غمگین تو تھا لیکن کہیں بھی گلہ شکوہ یا شمامہ کو زیادتی کا مرتکب نہیں لکھا تھا۔ ہر جگہ خود کو قصور وار ٹھہرا کر شمامہ کے رویے کو حق بہ جانب لکھا تھا۔

PDF NOVL BANK

ایک جگہ تحریر تھا۔۔۔ میں اس کے قابل ہی کہاں ہوں۔ وہ صاف و شفاف، شبہم کے دھلے ہوئے قطرے کی مانند اور میں بدبودار جوہر کا کیچڑ۔ وہ گلاب کے پھول جیسی اور میں بھول کا کانٹا۔ وہ شہد کی طرح شیریں اور میں اندراین (ٹمہ) جیسا۔ وہ تازہ ہوا کا خوشبودار جھونکا اور میں تپتی لو، وہ شرم و حیا کا پیکر اور میں سراپا بے حیائی، وہ دین دار و مستقی اور میں گم راہ و بدکردار۔

کس طرح سے دور ہوتیں بچ اپنے دوریاں
میں سراپا جہل و ظلمت وہ لطافت کی کرن

آدھی سے زیادہ ڈائری میں شمامہ کا ذکر تھا۔ آخری صفحات میں اپنی جان سے پیاری باجی کی برہمی و درشت رویے پر حیرانی و پریشانی کا اظہار کرتے ہوئے لکھا تھا۔ سب سے بڑی طرف دار بھی شمامہ کی حامی نکلی۔ آخری امید باجی جان کا شفیق سہارا تھا وہ بھی ہاتھ سے گیا۔ کل اسے منانے جاؤں گا یقیناً اپنے لاڈلے سے زیادہ دیر ناراض نہیں

PDF NOVL BANK

رہ سکے گی۔ مائیں کب اولاد سے خفا رہ سکتی ہیں اور باجی میرے لیے ماں جیسی ہی تو ہے۔

اس کے بعد کے چند صفحات خالی تھے۔ ڈائری تپائی پر رکھ کر وہ کمبل میں گھس گئی۔ گھڑی کی سوئیاں دو بجے کے ہند سے کو عبور کر چکی تھیں۔ لیکن نیند آنکھوں سے دور تھی۔ دماغ میں کبھی معاویہ کا گھٹیا رویہ گونجنے لگتا اور کبھی اس بجابت بھری آواز سنائی دینے لگتی۔ "اتنی سنگ دل ہو گئی ہو کہ معاف بھی نہیں کر سکتی۔"

اس کے لبوں سے بے ساختہ پھسلا۔ "کر تو دیا ہے معاف۔ اب لوٹ آؤ تاکہ خالہ جان اور چچا جان کے دکھوں کا اختتام ہو۔"

اگر میں واپس لوٹا تو یقیناً یہ خواب گاہ ایک پاکیزہ و مقدس وجود کے قرب سے محروم ہو جائے گی۔ اس لیے واپس نہیں آسکتا۔ البتہ وعدہ کرو کہ یہیں رہو گی تو لوٹ آؤں گا۔ "وہ بڑبڑائی۔ "تمہیں معاف کر دیا ہے یہ کافی سمجھو، زیادہ کی امید نہ رکھنا۔"

ثالثہ نے اس کے ساتھ ڈرائیور بھیجنے کے بجائے خود جانا پسند کیا تھا۔ بسمہ و عقیل خوش اخلاقی و محبت کے ساتھ ثالثہ سے ملے تھے۔ یونیورسٹی آمد و رفت شروع ہوئی، مصروفیت

PDF NOVL BANK

نے جہاں باباجانی کی یاد سے دوری کے مواقع دیے وہیں اذیت ناک سوچوں سے بھی اطمینان بخشا۔ بسمہ کی شوخی و شرارتیں پہلے سے بڑھ گئی تھیں۔ شمامہ کو لانے، لے جانے کی ذمہ داری تو ایک بوڑھے ڈرائیور کے سپرد ہوئی تھی۔ البتہ سہ پہر کے وقت ثالثہ اسے ڈرائیونگ سکھانے لے جاتی۔ پہلے پہل تو شمامہ کو خفت محسوس ہوئی اور اس نے ثالثہ کو منع کرنا چاہا، مگر ثالثہ نے پیار بھرے لہجے میں ڈانٹ پلا دی تھی۔ مجبوراً اسے خاموش ہونا پڑا۔ ایک ماہ کے اندر وہ ٹھیک ٹھاک ڈرائیونگ کرنے لگی تھی۔ ثالثہ نے اس کے لائسنس کے حصول کی درخواست بھی جمع کرا دی تھی۔

وہ گھر میں ہوتی تو عالیہ بیگم کی دل جوئی میں لگی رہتی۔ شمامہ کی آمد سے اسے بہت تقویت ملی تھی۔ رات کو وہ خود اس کے لیے دودھ لے جاتی اور گھنٹا ڈیڑھ پاس بیٹھ کر گپ شپ کرتی۔ اس دوران کبھی تو اس کی ٹانگیں دبانا شروع کر دیتی اور کبھی سر میں تیل کی مالش کر دیتی۔ عالیہ بیگم کے لیے مسغوض ترین لڑکی اب محبوب ترین لڑکی تھی۔ صدیقی صاحب کا رویہ سکے چچا سے کم نہیں تھا۔ بے کسے اور جتلائے اس کی ہر خواہش و تمنا پوری کی جاتی تھی۔ بلکہ توقع سے زیادہ پذیرائی ہو رہی تھی۔ گھروالوں کے ساتھ اجنبیت اور پر اپنا پن تو ابتدائی چند دنوں ہی میں ہوا ہو گیا تھا۔ معاویہ کی خواب گاہ سے وہ

PDF NOVL BANK

اتنی ہی مانوس ہو گئی تھی جیسی اپنی خواب گاہ ہو۔ باباجانی اسے بہت دفعہ خواب میں ملے تھے اور اس کی خوشی میں بھرپور خوش تھے۔ کبھی کبھار معاویہ بھی خواب میں دکھائی دے جاتا۔ ہر بار وہ شمامہ کا شکر گزار و احسان مند نظر آتا۔ لیکن اس دن عجیب خواب نظر آیا۔ وہ بستر پر لیٹی تھی کہ کانوں میں تلاوت کی آواز پڑی۔ کوئی بہت خوب صورت اور دل سوز آواز میں سورہ رحمن پڑھ رہا تھا۔ اتنی پیاری آواز کہ وہ تڑپ کر اٹھی اور آواز کی سمت کھنچتی چلی گئی۔ مگر کمرے سے باہر جانے پر اسے تلاوت کرنے والا نظر نہ آیا، وہ بھاگ کر دوسری منزل پر پہنچی، مگر وہاں بھی کوئی موجود نہیں تھا البتہ آواز تو اتر سے آرہی تھی۔ "فَبَاغِیْ آلَاءِ رَبِّکُمَا تَکْذِبَانِ" کی تکرار سنتے ہوئے وہ بھاگ کر چھت پر چڑھی۔ سانس پھول رہا تھا۔ چھت پر بھی کسی کو موجود نہ پا کر اس نے قدم روکتے ہوئے آواز کے مقام کا تعین کرنے کی کوشش کی۔ اب لگ رہا تھا آواز نیچے سے آرہی ہے۔ وہ سیڑھیاں اترتے ہوئے نیچے پہنچی، ڈرائینگ میں پہنچتے ہی لگا آواز اس کی اپنی خواب گاہ سے بلند ہو رہی ہے۔ وہ بے صبری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اندر داخل ہوئی۔ اپنے بیڈ پر اجنبی مرد کو دیکھتے ہی دل خوف سے دھڑکنے لگا تھا۔ قبلہ رخ ہونے کی وجہ سے اس کی دروازے کی طرف پیٹھ تھی۔ دل سوز آواز نے زیادہ دیر خوف زدہ نہیں رہنے دیا تھا۔ محتاط انداز میں سرکتے ہوئے

PDF NOVL BANK

وہ بیڈ کی پائنٹی سے گھوم کر اسے دیکھنے کو سامنے ہونے لگی تھی کہ اچانک موبائل فون کی گھنٹی نے اسے متوجہ کیا۔ دل سوز تلاوت کے مقابل فون کی ٹون اسے نہایت کرمہ لگی تھی۔ وہ موبائل فون بند کرنے تیپائی کی طرف لپکی۔ تبھی وہ تلاوت روکتے ہوئے اس کی جانب مڑا۔ اور ایک دم آنکھ کھل گئی۔ وہ اس کی شکل نہیں دیکھ پائی تھی۔ موبائل فون کا الارم تسلسل سے بج رہا تھا۔ اور اس کا دل یوں دھک دھک کر رہا تھا گویا سینے کا پنجرہ توڑ کر باہر آگرے گا۔ الارم بند کر کے وہ کئی لمحوں تک بستر نہ چھوڑ سکی۔ اتنی پیاری تلاوت اس نے زندگی میں پہلی بار سنی تھی۔

نماز پڑھ کر وہ خود تلاوت کرنے بیٹھی۔ اور بے اختیار ہو کر سورہ رحمن کی تلاوت کرنے لگی۔ وہ دلکش وہ دل سوز لہجہ اب تک سماعتوں میں گونج رہا تھا۔ نجانے کیوں ایسا لگ رہا تھا کہ وہ آواز پہلے بھی سن چکی ہے۔ مگر بہت زیادہ سر کھپانے پر بھی اسے یاد نہ آیا۔ اس کے موبائل میں سیکڑوں قاریوں اور قاریات کی تلاوتیں محفوظ تھیں۔ دن بھر وہ اس قاری کی آواز کو کھوجتی رہی۔ اپنے پاس موجود ذخیرہ کھنگالنے کے بعد وہ "یوٹیوب" پر سورہ رحمن کی تلاوت کے ذیل تلاوتوں کو کھوجنے لگی۔ سیکڑوں دلکش و خوش کن آوازیں سننے کے بعد بھی اس کی تمنا باآور ثابت نہیں ہوئی تھی۔ ہر آواز کی اپنی مٹھاس، اپنی چاشنی اور

PDF NOVL BANK

علیحدہ لذت تھی، لیکن جو تلاوت سہنے میں سنی تھی اس جیسی سرور آور، پرسوز اور بیٹھی آواز کسی کی بھی نہیں لگ رہی تھی۔ ایک انجانی، انوکھی اور پر کیف کیفیت تھی جس نے اسے شکنجے میں جکڑ لیا تھا۔ اگلے تین چار دن وہ اسی آواز کے زیر اثر رہی۔ اس خواب کا ذکر اس نے کسی سے نہیں کیا تھا۔ ٹھیک ہفتے کے بعد وہ دوبارہ نظر آیا۔ اس مرتبہ وہ کسی اور سورہ کی تلاوت کر رہا تھا۔ سورہ کی پہچان اسے نہیں ہوئی تھی البتہ پرسوز و گداز بھرا لہجہ سنتے ہی اس کے دل کی دھڑکن تیز ہو گئی تھی۔ وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی جبکہ اجنبی جائے نماز پر پلٹتی مارے بیٹھا تھا۔ شاید نماز پڑھ کر فارغ ہوا تھا اور اب تلاوت کرتے ہوئے اس کا بالائی بدن ایک تسلسل سے ہل رہا تھا۔ اچانک شمامہ کے ہونٹوں سے نکلا.... "سورہ مریم کا دوسرا رکوع پڑھو ناں۔" اس کے لہجے میں اپنائیت و بے تکلفی تھی۔ یوں جیسے کسی بہت زیادہ قریبی کو مخاطب ہوئی ہو۔ سورہ مریم کے دوسرے رکوع میں سیدہ مریمؑ کا واقعہ بیان ہوا ہے۔ قرآن اس نے اپنی ماں سے پڑھا تھا اور سورہ مریم کے دوسرے رکوع کا ترجمہ اس نے بہت محبت و عقیدت سے پڑھایا تھا۔ ماں کے جانے کے بعد بھی اس نے اتنی دفعہ وہ رکوع پڑھا تھا کہ زبانی یاد

PDF NOVL BANK

ہو گیا تھا۔ بہت سی قاریوں کی زبانی بھی اس رکوع کی تلاوت سن چکی تھی۔ اسی وجہ سے سینے میں بھی اپنی پسند کے اظہار میں ہونٹوں سے سورہ مریم ہی ادا ہوا تھا۔ اس نے مڑے بغیر نفی میں سر ہلایا اور تلاوت کرتا رہا۔

آپ سے بات ہی نہیں کرتی۔ "لاڈ بھری ناراضی سے کہہ کر اس نے پیٹھ موڑ لی تھی۔" ایک دم تلاوت کی آواز رکی اور اسے اپنے گالوں پر ٹھنڈے ہاتھ کا لمس محسوس ہوا۔ اس نے گردن موڑی اور ایک دم آنکھ کھل گئی۔ نجانے کتنی دیر وہ اس سینے کے زیر اثر رہی۔ گالوں پر ٹھنڈے ہاتھوں کا لمس اب تک محسوس ہو رہا تھا۔ اس کی ذرا سی خفگی بھی وہ برداشت نہیں کر سکا تھا۔

پانچ دن بعد اسے دوبارہ تلاوت کرتا نظر آیا۔ اس مرتبہ وہ بیڈ پر بیٹھا تھا اور شمامہ عقب میں یوں تکیے پر سر رکھ کر لیٹی تھی کہ ہاتھ اس کی کمر سے لپٹ کر پیٹ پر جکڑے تھے۔ سورہ مریم کا دوسرا رکوع پڑھیں ناں۔ "جو بھی وقف کیا شمامہ نے ناز بھرے انداز" میں فرمائش کی۔ اس نے پیچھے دیکھ بغیر اثبات میں سر ہلایا اور تعوذ و تسمیہ پڑھ کر سورہ مریم کے دوسرے رکوع کی تلاوت شروع کر دی۔ وہ پوری توجہ سے تلاوت سننے لگی۔ پرسوزو، پرتاثیر اور دلکش آواز سماعتوں کے رستے دل کے نہاں خانوں تک اتر رہی

PDF NOVL BANK

تھی۔ وہ اس وقت بس تلاوت سننے کی طرف متوجہ تھی اور یہ سوچ اس کے دماغ سے
 مچو ہو چکی تھی کہ وہ اس کا کیا لگتا ہے۔ مگر جس طرح اس سے لپٹی تھی، ایسا سوائے
 شوہر کے کسی کے ساتھ نہیں لپٹا جاتا۔ تلاوت ختم کر کے وہ مڑا شمامہ آنکھیں موندے
 لیٹی تھی۔ اچانک چہرے پر اس کے گرم سانسوں کی پھوار محسوس ہوئی، ناک نے دل
 پسند مہکار کو سونگھا اور اس نے متبسم ہو کر آنکھیں وا کیں، مگر اس کا چہرہ اتنا قریب تھا کہ
 وہ صورت نہ دیکھ سکی۔ دوری کی طرح بہت زیادہ نزدیکی بھی پہچان میں رکاوٹ بنتی
 ہے۔ اچانک اپنے ماتھے پر دھکتے ہونٹوں کا لمس پا کر وہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی۔ دل زور زور سے
 دھڑک رہا تھا۔ ماتھے پر ہاتھ پھیر کر اس نے ہونٹوں کی نمی محسوس کرنے کی کوشش کی،
 نمی تو نہیں تھی البتہ اس کے ہونٹوں کا ذائقہ اچھی طرح محسوس ہو رہا تھا۔ گھڑی کو دیکھا
 تو تین بج رہے تھے۔

وہ باواز بلند بڑبڑائی۔ "کون ہو تم؟.... حقیقت ہو یا سایہ؟.... حقیقت ہو تو سامنے کیوں
 نہیں آتے، خالی پرچھائیں ہو تو خدا را پیچھا چھوڑ دو.... مجھ میں مزید ٹوٹنے، بکھرنے کی ہمت
 نہیں ہے۔" اس کے بعد وہ صبح کی آذان تک سو نہیں سکی تھی۔

PDF NOVL BANK

اس کا ڈرائیونگ لائسنس تیار ہو گیا تھا۔ اس سے اگلی صبح سویرے ہی ثالثہ اسے اپنے گھر لے گئی تھی۔ اتوار تھی۔ شمامہ پہلی مرتبہ اس کے گھر گئی تھی۔ چائے وغیرہ سے تواضع کر کے وہ اسے ساتھ لیے گیراج میں پہنچی۔ سرخ رنگ کی قیمتی سپورٹس کار دیکھتے ہی شمامہ چونک گئی تھی۔ معاویہ کی کار کو پہچاننے میں ذرا بھی دیر نہیں لگی تھی۔ ثالثہ نے.... پرس سے کار کی چابی نکالتے ہوئے اس کی طرف بڑھائی

"یہ کھڑے کھڑے خراب ہو رہی ہے۔ اور اب اسے سنبھالنا تمہاری ذمہ داری ہے۔"

نن.... نہیں باجی!.... ایسا نہیں ہو سکتا۔ "شمامہ نے انکار میں سر ہلایا۔"

"اس کا کمرہ آباد کیا ہوا ہے، کار کی دیکھ بھال کر لو گی تو کیا فرق پڑے گا۔"

"شمامہ رو ہانسی ہوئی۔ "وہ تو خالہ جان کی خاطر مجبور ہونا پڑا۔"

"ثالثہ بے پروائی سے بولی۔ "تو اب باجی کی خاطر کڑوا گھونٹ بھر لو۔"

"شمامہ نے نفی میں سر ہلایا۔ "باجی! معذرت خواہ ہوں۔"

گہرا سانس لیتے ہوئے ثالثہ ایک جھٹکے سے مڑی۔ "صادق چچا! مس شمامہ کو گھر چھوڑ دیں۔" چہرے پر گہری خفگی چھائی تھی۔

بب.... باجی.... پلیز.... "شمامہ نے بھاگ کر اس کا ہاتھ پکڑا۔"

PDF NOVL BANK

ثالثہ پلیٹ، آنکھوں میں تیرتی نمی واضح نظر آرہی تھی۔ بھرائی ہوئی آواز میں بولی۔ "شمامہ وہ میرا بھائی ہے۔ تمہیں اندازہ ہی نہیں ہے مجھے کتنا عزیز اور پیارا ہے۔ مانتی ہوں زیادتی کی ہے، تسلیم کرتی ہوں اس کا سلوک نہایت بے ہودہ اور غلط تھا۔ یہ بھی پتا ہے تمہیں سخت اذیت پہنچی۔ مگر اس نے معافی بھی تو مانگ لی تھی۔ تم سے بھی چچا جان سے بھی، اکیلے میں بھی اور بھری کلاس کے سامنے بھی۔ چچا جان نے اسے معاف کر دیا تھا۔ تم نے بھی معاف کر دیا پھر اس قدر نفرت کا کیا مطلب۔ تمہیں اس سے شادی کرنے پر کوئی مجبور نہیں کر رہا، مگر ایک بہن کی چھوٹی سی خواہش پوری کرنا تم پر "گراں گزر رہا ہے تو ٹھیک ہے جاؤ، میرا تم پر زور ہے اور نہ کوئی حق۔

معاف کر دو باجی! "شمامہ سسکتے ہوئے لپٹ گئی۔ "میرا مقصد آپ کی دل آزاری " نہیں تھا۔ بس اتنی قیمتی کار کے قابل خود کو نہیں سمجھ رہی تھی اور.... اور.... پہلے بھی آپ لوگوں کے اتنے احسان ہیں جن کے بارتلے روز بہ روز دہتی چلی جا رہی ہوں۔ ایک "مفلس لڑکی کو چادر دیکھ کر پاؤں پھیلانا چاہئیں۔

جانتی ہو، معاویہ کی وجہ سے ہمارا پورا کنبہ پشیمانی اور احساس ندامت کا شکار ہے۔ تمام کو " احساسِ جرم سے نجات کی ایک ہی صورت نظر آرہی ہے کہ اسے خوش کریں، اس کی

PDF NOVL BANK

دیکھ بھال کریں جو معاویہ کو پیاری و عزیز ہے۔ یقیناً خود غرضی ہے کہ تمہارے ناز نخرے اٹھانے کے پس پردہ معاویہ کو خوش کرنے کا جذبہ کارفرما ہے۔ لیکن اس سے تمہارا کوئی نقصان تو نہیں ہو رہا ناں۔ پاپا نے چچا یوسف سے جو وعدہ کیا تھا کہ ان کے بعد کسی اچھی جگہ تمہارا رشتہ کریں گے، شادی کا خرچ اٹھائیں گے اور شادی ہونے تک تمہاری دیکھ بھال کریں گے۔ اگر ہم اس سے کچھ زیادہ کرنا چاہیں تو تمہارا اعتراض کرنا نہیں بنتا۔ اور تمہیں نادم بھی نہیں ہونا چاہیے، کہ ہم احسان نہیں کر رہے۔ اس میں ہماری غرض بھی پوشیدہ ہے۔ تمہاری وجہ سے امی جان کافی حد تک سنبھل گئی ہیں، ورنہ پہلے تو دیوانوں کی سی حرکتیں کرنے لگی تھیں۔ اسی طرح یہ کار بھی تمہارے "حوالے کرنے کی کوئی وجہ ہے۔"

شمامہ ادا سی سے بولی۔ "جانتی ہوں باجی! مگر یہ پتا نہیں کہ میرے اس کار کو استعمال کرنے میں کیا حکمت ہے؟"

سب جانتے ہیں وہ خفا ہو کر اور اپنی مرضی سے ہمیں چھوڑ کر گیا ہے۔ ہو سکتا ہے " کسی دن تمہیں اپنی کار میں دیکھ لے۔ اور یقیناً اپنی کار پہچانتے ہوئے اسے دقت نہیں ہو گی۔ اور تمہیں اس کار میں دیکھ کر وہ واپسی میں ایک لمحہ بھی نہیں لگائے گا کیوں کہ تم

PDF NOVL BANK

اسے اپنی ثالثہ باجی سے بھی زیادہ پیاری ہو۔" اس نے لمحہ بھر توقف کیا اور پھر شوخی سے بولی۔ "اور سچ تو یہ ہے کہ مجھے بھی بہت پیاری ہو۔ تمہیں ملنے سے پہلے میں سمجھتی تھی کہ مجھ سے خوب صورت لڑکی کم از کم کراچی میں نہیں ہے۔

شمامہ نے مجبب ہو کر سر جھکایا۔ "آپ کی خوب صورتی میں کسی اندھے ہی کو شک ہو سکتا ہے۔"

"ثالثہ شرارت سے مسکرائی۔ "اور اس کی، وہ بھی تو بالکل میرے جیسا ہی ہے۔

شمامہ خاموش رہی۔

"خفانہ ہو تو ایک بات کہوں۔"

جی باجی۔ "شمامہ نے سوالہ نظریں اٹھائیں۔"

تم اسے ہی نہیں خود کو بھی سزا دے رہی ہو۔ بے شک تسلیم نہ کرو، ہزار بار انکار کرو، خود کو کتنی ہی تسلیاں اور دلا سے دو، مگر حقیقت تو یہ ہے تم اسے دل سے نکلنے میں ناکام رہی ہو۔ تبھی ہر بار سخت رد عمل ظاہر کرتی ہو، خود کو ڈانتی ہو اور اس سے کھل کر "نفرت کا اظہار کرتی ہو۔"

PDF NOVL BANK

نن.... نہیں باجی.... میں نفرت کا اظہار تو نہیں کرتی.... میں تو.... مینتو...." اس سے "

کوئی بات نہیں بن پڑی تھی۔ انھی لمحات میں تلاوت کی پرسوز آواز سماعتوں میں ابھری۔ شاید اس کا دل دو حصوں میں تقسیم ہو گیا تھا۔

جانتی ہوں چندا! کسی بہت اپنے کو معاف کرنا بھی مشکل ہوتا ہے۔ انسان خود کو سزا "

"..... دے کر اسے تکلیف دینے کے عمل سے گزرتا ہے

شمامہ نے قطع کلامی کرتے ہوئے منہ بسورا۔ "آپ چاہتی ہیں اس کار میں نہ

"بیٹھوں ؟

میں کہہ رہی ہوں سزا اس کے جرم سے بہت زیادہ بڑھ چکی ہے، اب اسے معاف کر "

"دو۔

"وہ روہانسی ہوئی۔ "کر تو دیا ہے معاف، کتنی بار اعتراف کرانا چاہتی ہیں۔

ثالثہ گلوگیر ہوئی۔ "کبھی سوچا ہے، اگر وہ بالکل نہ آیا تو کیا کرو گی۔ شاید ہم اسے خفا سمجھ

رہے ہوں اور وہ بے چار اکب کا اپنے اعمال کے ساتھ اللہ پاک کے پاس پہنچ

"..... چکا ہو

PDF NOVL BANK

شمامہ نے جلدی سے چشمہ پہنا، مگر ثالثہ نے فوراً ہی اس کی آنکھوں سے چشمہ کھینچ لیا۔
 "آنسو چھپانے سے کام نہیں چلے گا چندا! اس سچ سے بھی آنکھیں ملاؤ.... ہمیشہ وہ نہیں
 "ہوتا جو انسان سوچ کر منصوبہ بنائے ہوتا ہے۔"

وہ ہکلائی۔ "بب.... باجی!.... چابی مجھے دیں۔" ثالثہ کے ہاتھ سے چابی لے کر وہ کار کی
 طرف پلٹی۔ جبکہ ثالثہ مسکراتے ہوئے اپنی خواب کی جانب بڑھ گئی تھی۔
 ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے شمامہ کو تھوڑا عجیب لگا تھا۔ اسٹیرنگ ویل پر ہاتھ رکھ کر
 اس نے سر سیٹ کے ساتھ ٹیکا اور آنکھیں بند کر لیں۔ لگا ساتھ والی سیٹ پر یوسف
 بیٹھا ہے۔ وہ دھیمے لہجے میں بولی۔

"باباجانی! کیا سمجھتے ہیں میں نے زندگی میں آپ سے کبھی کچھ نہیں چھپایا؟"
 وہ متنبسم ہوا۔ "جانتا ہوں شمو رانی! اور میری بھی کوشش تھی کہ اس راز کا سامنا نہ کرنا
 "پڑے۔"

آپ کو معلوم تھا۔ "وہ نادم ہوئی۔"

"کیا اپنی جان سے پیاری شمو رانی کے دل کے حال سے بے خبر رہنا ممکن تھا۔"
 "اشرمندہ ہوں باباجانی"

PDF NOVL BANK

یوسف کا قہقہہ بلند ہوا۔ "سچ بتاؤ چھپایا کیوں؟ کیا میرے نزدیک تمہاری چاہت کسی اہمیت کی حامل نہ ہوتی۔"

اس نے آپ کی توہین کی تھی باباجانی! بس یہی وجہ اسے معاف کرنے کی اجازت نہیں دیتی۔"

"پہلے شہمورانی جھوٹ نہیں بولتی تھی۔"

"اب بھی نہیں بولتی۔"

اس نے ایک بار نہیں کئی بار معافی طلب کی اور میں نے اسے خلوص دل سے معاف کر دیا تھا۔"

مگر میں نہ کر سکی، بہت کوشش کی مگر اسے معاف کرنے پر دل راضی نہ ہوا۔ اب وہ "غائب ہوا ہے تو سوچا زندگی موت کا کوئی پتا نہیں اتنی سختی کرنا درست نہ ہوگا۔"

"صدیقی صاحب سے معاملہ کر کے میں نے گھاٹے کا سودا تو نہیں کیا تھا؟"

صدیقی چچا بہت اچھے ہیں۔ اب تو خالہ جان بھی میرا بہت زیادہ خیال رکھتی ہیں اور "منالہ باجی کی تو بات ہی الگ ہے۔"

"تمہیں خوش دیکھ کر اپنے فیصلے پر پرسکون ہوں۔"

PDF NOVL BANK

صرف آپ کے جانے کا دکھ، دل و دماغ سے محو نہیں ہو رہا اور کوئی پریشانی باقی نہیں رہی۔

”یوسف شوخی سے ہنسا۔ ”کچھ چھپا رہی ہو....؟“

”باباجانی! اسے جانتی ہی نہیں تو چھپانا کیسا۔“

”معاویہ سے بھی اچھا لگ رہا ہے؟“

”وہ محبوب ہوئی۔“ معاویہ سے تو خفا ہوں نا۔

مجھے لگ رہا ہے اس کے بارے میں اندازہ غلط تھا۔ اس کی محبت میں کھوٹ نظر نہیں

”آ رہا۔ اور اب تو اس کے والدین بھی میری شمو رانی کے دیوانے ہو گئے ہیں۔

باباجانی، مجھے آپ بہت زیادہ یاد آتے ہیں۔ آپ کو جانے کی اتنی جلدی نہیں کرنا چاہیے۔“

”کب دور ہوا ہونا اپنی شمو رانی سے! پاس ہی تو ہوں اور ہمیشہ رہوں گا۔“

اس نے آنکھیں کھولیں، رومال سے آنسو خشک کیے اور کار اسٹارٹ کر کے باہر نکل آئی۔

اس کا رخ بسمہ کے گھر کی طرف تھا۔ تھوڑی دور جاتے ہی خوب صورت دھن سے کار کی

.... فضا گونج اٹھی تھی

PDF NOVL BANK

درد دلوں کے کم ہو جاتے

میں اور تم گر، ہم ہو جاتے

اس نے حیرانی سے ڈیش بورڈ کھولا۔ ایک قیمتی موبائل فون اسے حیران کر گیا تھا۔ سکریں پر اسے ثالثہ کی مسکراتی تصویر نظر آئی تھی۔ گویا ثالثہ کی کال آرہی تھی۔ اس نے کال وصول کی۔

چندا! موبائل فون کو بھی سنبھال لینا۔ کیوں اس کی تمام اشیاء کو سنبھالنے کی ذمہ داری "قدرت نے تمہارے حوالے کر دی ہے۔

باجی! "وہ روہانسی ہوئی۔"

ثالثہ کا قہقہہ بلند ہوا۔ "سچ کہہ رہی ہوں، اس کی ماں، باپ، باجی، خواب گاہ، گاڑی کو

"سنبھال رہی ہو تو موبائل فون بے چارے کا کیا قصور ہے۔

"اس نے دھکی دی۔" اب کے جھگڑا ہو جانا ہے۔

ثالثہ چاہت سے بولی۔ "اللہ پاک چچا یوسف کے درجات بلند فرمائے، اس نے تمہیں جھگڑا

"کرنا تو سکھایا ہی نہیں ہے۔

"شمامہ معترض ہوئی۔ "سب سے زیادہ انھی سے جھگڑتی تھی۔

PDF NOVL BANK

"نالٹہ سنجیدہ ہوئی۔" ایک حقیقت بتلاؤں؟

"استفسار کی ضرورت غیروں میں پیش آتی ہے۔"

اگر سوچتی ہو معاویہ کے آنے کے بعد جان چھڑا لوگی تو یہ خوش فہمی ذہن سے نکال " دو۔

وہ محجوب ہوئی۔ "باجی ڈرائیونگ کر رہی ہوں۔" اور جان چھڑاتے ہوئے رابطہ منقطع کر دیا۔ نہ جانے کیوں اب معاویہ کے ذکر کے ساتھ ہی ایک اجنبی قاری کی شبیہ بھی آنکھوں میں لہرانے لگی تھی۔

بسمہ کو کال کرنے کو اس نے بٹن دبایا اور موبائل پاس ورڈ مانگنے لگا۔ اس نے شہمورانی لکھا جو موبائل فون نے فوراً قبول کر لیا تھا۔ اس کے لیپ ٹاپ پر بھی یہی پاس ورڈ لگا تھا تبھی اسے تنگ و دو نہیں کرنا پڑی تھی۔

مم.... معاویہ بھائی.... "بسمہ کی ہکلاتی آواز نے اسے محظوظ کیا تھا۔"

وہ اطمینان سے بولی۔ "جی نہیں، شمو غریب بول رہی ہے، بھول گئیں وہ موبائل فون "نالٹہ باجی کے گھر چھوڑ گیا تھا۔

PDF NOVL BANK

کیا شہمورانی کو اتوار کو بھی آرام نہیں آتا۔ "نجات چھپاتے ہوئے اس نے زوردار جمائی" لی۔

"اب تک بستر میں ہو۔" شمامہ حیرت سے چیخ پڑی تھی۔ "بارہ بج رہے ہیں کم بخت۔" "تو...." بسمہ پھاڑ کھانے کو دوڑی۔ "سوئی بھی تو صبح کی نماز پڑھ کر تھی۔" کیوں؟ "شمامہ کی حیرانی سوا ہوئی۔"

"بسمہ برہمی سے بولی۔ "اپنے بھائی سے پوچھو، دماغ خراب کر دیا ہے کمینے نے۔" شمامہ ہنسی۔ "بہتر ہوگا کہ تمھی پھوٹ دو۔"

وہ دانت پیستے ہوئے بولی۔ "اسے نیند نہیں آرہی تھی، لوری سنتا رہا ہے بسمہ لطیف سے۔"

"بے شرم، تم گھنٹی بند کر دیتیں۔ پیٹھ پیچھے غصہ دکھانے کا کیا فائدہ۔"

"پیٹھ پیچھے غصہ دکھاتی ہوں اور سامنے ہو تو پٹائی سے بھی باز نہیں آتی۔"

شمامہ نے مطعون کیا۔ "ڈینگیں مارنے کے بجائے یہ بتاؤ اسے کھری کھری سنا کر گھنٹی بند کیوں نہ کر دی۔"

PDF NOVL BANK

بسمہ تلملائی۔ "خفا ہو جاتا ہے کمینہ! اور میں شہورانی کے علاوہ کسی کو منانے کو منتیں نہیں کر سکتی۔"

شمامہ کا قمقہ بلند ہوا۔ "عجیب منطق ہے، اس کی خاطر رات بھر جاگ کر گپیں بھی ہانکتی ہو اور غصہ بھی ہوتی ہو۔"

بسمہ مسمے لہجے میں بولی۔ "اس کی خاطر جاگتی ہے میری جوتی، میرا اپنا دل سیر نہیں ہو رہا تھا کم بخت کی باتوں سے۔ اتنی میٹھی میٹھی چاپلوسی بھری باتیں، میرے حسن کی تعریف، خوبیوں کا اعتراف، میری پسند ناپسند کا ذکر، ساتھ نبھانے کے وعدے، میری خاطر جان چنے کی قسمیں اور ڈانٹ کھا کر منتوں کی بارش، روٹھنے کی دھمکی پر حقیقی "واویلا، اللہ رسول کے واسطے.... تمھی بتاؤ کیا کرتی۔"

شمامہ بگڑ کر بولی۔ "تم سا بے شرم و بے حیا شاید ہی کوئی ہو.... مظلوم لڑکا ہاتھ چڑھ گیا ہے، بے چارے کو کھٹ پتلی بنایا ہوا ہے۔"

"اے، دوبارہ میرے عقیل کو کھٹ پتلی کہا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔"

تمہارے گھر کے سامنے پہنچنے والی ہوں، دس منٹ میں تیار ہو کر نکل آؤ، باقی بکواس "کسی ہوٹل میں بیٹھ کر سن لوں گی۔"

PDF NOVL BANK

"بسمہ نے بوکھلاتے ہوئے پوچھا۔ "کیا.... کیوں؟

فضول سوالوں سے گریز کرو۔ "شمامہ نے رابطہ منقطع کر کے موبائل فون ڈیش بورڈ" میں رکھ دیا تھا۔

بسمہ کے سٹاپ سے اس نے کار گلی میں موڑی۔ چند مکان چھوڑ کر بسمہ کا گھر تھا۔ ہارن بجا کر اس نے دوبارہ معاویہ کا موبائل اٹھالیا۔ وال پیپر پر اس کی تصویر لگی تھی۔ بلکہ پورا موبائل فون اس کی تصاویر سے بھرا تھا۔ اپنی نقاب میں چھپی تصاویر دیکھ کر اس کے لبوں پر دھیمی مسکراہٹ دوڑ گئی تھی۔ معاویہ کے پاس اس کے چہرے کی صرف وہ تصاویر تھیں جو اس نے وڈیو سے سکرین شارٹس لے کر بنائی تھیں۔ کلاس روم کی کافی وڈیوز بنی تھیں، خاص کر جب شمامہ نے کلاس پروفیسر سے کوئی سوال پوچھا تھا یا بسمہ سے گپ شپ کی تھی۔ شاید کلاس روم میں اس کے علاوہ کوئی کام نہیں ہوتا تھا۔ دروازے پر دستک سن کر وہ چونک گئی تھی۔ بسمہ ششدر سی کھڑکی کا شیشہ بجا رہی تھی۔ اس نے دروازہ غیر مقفل کیا۔

"یہ کار تو....؟"

معاویہ کی ہے۔ "شمامہ نے اطمینان سے فقرہ مکمل کیا۔"

PDF NOVL BANK

بسمہ بھناتے ہوئے بولی۔ "مجھے تو چھوٹی چھوٹی باتوں پر مطعون کرتی ہو اپنے افعال پر بھی "نظر کر لیا کرو۔"

وہ اطمینان سے بولی۔ "مثلاً باجی نے مجبور کیا ہے کہ کار فضول کھڑی خراب ہو رہی ہے اور اگر میں اس کے ماں باپ، باجی، خواب گاہ۔ لیپ ٹاپ کو سنبھال رہی ہوں تو کار اور "موبائل فون کیا قصور ہے۔"

"بسمہ نے منہ بنایا۔ "اور شمرانی کو تو صرف بہانہ چاہیے تھا۔"

تو.... "بے نیازی سے کندھے اچکاتے ہوئے اس نے کار آگے بڑھا دی۔" تو یہ کہ فضول قسم کی مکالمہ بازی، نقلی غیرت اور معاویہ سے نفرت کے ڈرامے کم از "کم میرے سامنے تو نہ کیا کرو۔"

شمامہ اسے ملامت بھری نظروں سے گھورتے ہوئے بولی۔ "ایمان داری سے بتاؤ، آج "تک تمہارے سامنے کبھی کہا ہو کہ میں معاویہ سے نفرت کرتی ہوں۔"

کیا.... "بسمہ حیرت سے چیخی۔ "تم کہتی تھیں کہ اسے نفرت کے قابل بھی نہیں "سمجھتیں، کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو نفرت کے قابل بھی نہیں رہتے.... اور کلاس روم "کا واقعہ بھول گیا ہے جو چیخ چیخ کر دہائیاں دے رہی تھیں۔"

PDF NOVL BANK

شمامہ مسکرائی۔ "کلاس روم میں براہ راست معاویہ کو کہا تھا، البتہ تمہارے سامنے ہمیشہ
 "یہی کہا ہے کہ اسے نفرت کے لائق نہیں سمجھتی.... اب بھی قائم ہوں۔
 بسمہ نے دانت پیسے۔ "نفرت کے قابل بھی نہیں سمجھتی کا مطلب ہے وہ اس قابل
 "بھی نہیں کہ اس سے نفرت کی جائے کجا محبت؟
 ہاں ناں۔ "شمامہ نے شرارتی قہقہہ بلند کیا۔ "وہ واقعی ایسا نہیں ہے کہ اس سے"
 "نفرت کی جائے۔
 "بسمہ بگڑی۔ "سر پھاڑ دوں گی تمہارا۔
 "بشی میری جان! غصہ تھو کو، تمہیں نہیں پتا کیوں ایسا کر رہی ہوں؟"
 "غصہ اس لیے ہوں کہ یہ اعتراف میرے سامنے کیوں نہ کیا۔"
 شمامہ نے متبسم ہو کر وضاحت دی۔ "یار! تمہیں تنگ کر رہی ہوں۔ اور یقین مانو میرا
 انکار سن کر ثالثہ باجی اتنی سخت ناراض ہو گئی تمہیں کہ بتا نہیں سکتی۔۔ ان کا ماننا ہے
 اگر میں اس کار میں مسلسل گھوموں تو ممکن ہے کبھی معاویہ کی نظر پڑ جائے اور اپنی
 "کار میں مجھے دیکھتے ہی وہ لوٹنے کی کرے گا۔"

PDF NOVL BANK

بسمہ نے موشگافی کی۔ "اس کے گھر والوں نے جس طرح تمہیں سر آنکھوں پر بٹھایا ہوا ہے، لگتا ہے اس کا واپس نہ آنا ہی فائدہ مند رہے گا۔"

شمامہ سرعت سے بولی۔ "پاگل تو نہیں ہوئی ہو؟ اللہ پاک نہ کرے ایسا ہو۔ میرا مطلب "اس کے بوڑھے والدین کے دکھوں ہی کا سوچ لو۔"

لگتا ہے اسے سچے دل سے معاف کر چکی ہو۔ "ہوٹل کی پارکنگ میں کار روک کر وہ نیچے " اتر آئی تھیں۔

فیملی کیبن کا رخ کرتے ہوئے وہ صاف گوئی سے بولی۔ "دعا کرتی ہوں کہ جلد لوٹ آئے۔ تاکہ عالیہ خالہ، صدیقی چچا اور ثالثہ باجی کو ان کی خوشیاں واپس مل جائیں۔ باقی صدیقی چچا نے وعدہ کیا ہے اس کے لوٹنے پر مجھے کسی بہترین ہاسٹل میں داخل کروا دیں گے اور اگر چاہوں تو علیحدہ اپارٹمنٹ لے دیں گے۔"

سچ تو یہ ہے کہ تم بہت اچھی ہو۔ "نشست سنبھالتے ہوئے بسمہ نے کھلے دل سے " اعتراف کیا تھا۔

"شمامہ نے قہقہہ لگایا۔ "کتنی بھی چاپلوسی کر لو، بل میں نہیں چنے والی۔"

"کیا...." بسمہ نے آنکھیں نکالیں۔ "یہاں لایا کون ہے؟"

PDF NOVL BANK

شمامہ نے بے نیازی ظاہر کی۔ "تو لانے کا مطلب گپ شپ کرنا ہے نہ کہ تمہارا لپیٹ
"بھرنا۔"

ٹھیک ہے پھر پانی پی کر لوٹتی ہیں کہ میرے پاس تو چائے کی پیالی کے بھی پیسے "
"نہیں ہیں۔"

"شمامہ اطمینان سے بولی۔ "چائے میں پلا دیتی ہوں۔
اسی وقت بیرا حکم لینے اندر آیا۔"

بسمہ نے فرسٹ پکوان (مینیو کارڈ) اٹھا کر کہا۔ "کابلی پلاؤ، نصف کلو تلی ہوئی مچھلی، شامی
کباب، دو پیس چکن روسٹ اور نان۔ میٹھے میں کسٹرڈ، ساتھ سیون اپ کی ڈیڑھ لیٹر والی
بوتل۔ سلاڈ، چٹنی اور، سادہ دہی علیحدہ سے، آخر میں دودھ پتی۔ اور جب تک یہ تیار نہیں
"ہوتے چکن سوپ لے آؤ۔"

.... جی مادام! "بیرا سر جھکا کر مڑ گیا"

"شمامہ کھل کھلائی.... "کچھ رہ تو نہیں گیا....؟"

"بسمہ نے دانت نکالے۔ "مشکل سے تو مسز سیٹھ معاویہ علی صدیقی پھنسی ہے۔"

ایک مشکل میں پھنسی ہوں.... "شمامہ سنجیدہ ہو گئی تھی۔"

PDF NOVL BANK

خیریت.... "بسمہ کے کھنڈرے چہرے پر پریشانی در آئی۔"
شمامہ کے چہرے پر پھینکی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ "پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔"

کچھ پھوٹو بھی.... "بسمہ اس کی تسلی سے مطمئن نہیں ہوئی تھی۔"
شمامہ اپنے خواب سنانے لگی، آخر میں کہہ رہی تھی.... "سمجھ میں نہیں آ رہا میرا دل اس قاری کی طرف کیوں کھنچا جا رہا ہے۔ یہ پہلی مرتبہ ہے کہ معاویہ کے مقابل کوئی ایسا لگا ہے جسے میں زندگی کا ساتھی چن سکوں۔ وہ اتنا اپنا لگتا ہے کہ بتا نہیں سکتی۔ کوئی ایسا جس کی تلاش میں کب سے بھٹک رہی تھی۔ میں نے اللہ پاک سے ہمیشہ ایسا شریک حیات مانگا جو دین دار، مستقی اور ہدایت یافتہ ہو۔ اور وہ ایسا ہی لگتا ہے۔ اس کا میری خواب گاہ میں بے تکلفی سے عبادت کرنا ظاہر کرتا ہے وہ میرا سب کچھ ہے۔ یا شاید مجھے اسے اپنانے کی ہدایت کی جا رہی ہے، شاید مجھے اپنی دعاؤں کی تعبیر دکھائی جا رہی ہے، شاید وہ میری تمنائوں کی مجسم شکل بن کر خیالوں سے سپینوں کی شکل میں ڈھل گیا ہے، شاید وہ صرف سپنا ہی ہے اور میرے لاشعور سے نکل کر سامنے آ گیا ہے۔ میں کھلے دل سے اعتراف کرتی ہوں کہ معاویہ سے لڑنے کے بعد، شدید نفرت کے اظہار

PDF NOVL BANK

کے باوجود اسے دل سے نہ نکال پائی۔ تمہارا ہر اندازہ، قیاس، تخمینہ اور خیال درست تھا۔ لیکن میں نے خود پر جبر کیے رکھا۔ حالاں کہ کبھی کسی کو جھوٹ نہیں بولا، دھوکا نہیں دیا۔ مگر اپنے لیے راست گو نہ بن سکی۔ خود کو جان بوجھ کر دھوکا دیتی رہی۔ معاویہ اور میرے درمیان جو کچھ ہو چکا تھا اس کے بعد تعلق کی بحالی پر ضمیر مطمئن نہیں ہو رہا تھا۔ لیکن دل، ضمیر کی راہ میں کب سے سینہ تانے کھڑا تھا۔ اپنی بہنوں جیسی سہیلی اور پیارے بابا جانی کو بھی میں اس راز میں شریک نہ کر سکی۔ بابا جانی تجاہل عارفانہ سے کام لیتے رہے ورنہ وہ میری حالت اچھی طرح جان گئے تھے، تم بغیر لگی لپٹی رکھے حقیقت اگلتی رہیں اور میں ڈھٹائی سے انکار پر ڈٹی رہی۔ لیکن اب مجھے معاویہ کا متبادل تو کیا اس سے بہتر دکھا دیا گیا ہے۔ نامعلوم وہ حقیقت ہے یا خواب، جسم ہے یا سایہ، ہستی ہے یا پرچھائیں، اس کا کوئی وجود ہے یا میری ذہنی اختراع ہے۔ کچھ نہیں جانتی لیکن اس کی وجہ سے معاویہ کو چھوڑنے کی ہمت کر سکتی ہوں۔ پہلے جو کچھ خود پر جبر کر کے کہتی تھی، اب بغیر کسی کھوٹ کے کہہ سکتی ہوں کہ میں معاویہ سے شادی نہیں کرنا چاہتی۔ البتہ اس کی واپسی تک عالیہ خالہ اور چچا جان کا خلوص دل سے خیال رکھوں گی۔ اس کے بعد اپنی راہ لوں گی۔ اللہ کرے وہ جلد اور خیریت سے لوٹ آئے۔

PDF NOVL BANK

”بسمہ نے منہ بنایا۔ ”خواب کی حقیقت ہی کیا ہوتی ہے یار؟

شمامہ سنجیدگی سے بولی.... ”حدیث پاک کا مفہوم ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: [جب زمانہ (قرب قیامت) قریب آجائے گا تو مسلمان کا خواب جھوٹا نہیں ہوگا۔ سب سے سچا خواب اس شخص کا ہوگا جو سب سے زیادہ سچا ہوگا۔ مسلمان کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک ہے۔ پھر فرمایا خواب تین قسم کے ہیں اچھا خواب اللہ پاک کی طرف سے خوش خبری ہے۔ اور ایک قسم کے خواب شیطان کی طرف سے غم زدہ کرنے والے ہوتے ہیں اور (تیسرا) خواب انسان کے ذہن میں سمائے ہوئے خیالات ہوتے ہیں، وہی خواب بن جاتے ہیں۔ تو جب تم میں سے کوئی شخص ایسا خواب دیکھے جو اسے ناپسند ہو تو وہ کسی بھی شخص کو خواب بیان نہ کرے۔ اور اٹھ کر نماز پڑھے.....] ایک اور مقام پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا.... [جب تم میں سے کوئی شخص ایسا خواب دیکھے جو اسے پسند ہو تو وہ اس کا ذکر کرے اور اس کی تعبیر بتائے۔ اور جب کوئی ایسا خواب دیکھے جو اسے برا لگے تو نہ اس کا ذکر کرے اور نہ اس کی تعبیر بیان کرے] یونہی آپ ﷺ کا یہ بھی ارشاد ہے کہ: [میرے بعد نبوت میں سے سچے خواب کے علاوہ کچھ نہیں بچا]

PDF NOVL BANK

"بسمہ ہنسی۔" خواب دیکھتے ہی شاید اسی تحقیق میں جُت گئیں۔

شمامہ نے اثبات میں سر ہلانے میں تساہل نہیں برتا تھا۔

اس دوران بیرا سوپ پیش کر گیا تھا۔ بسمہ نے سوپ کی کٹوری (باؤل) خالی کر کے ایک جانب رکھی اور اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے متبسم ہوئی۔ "سچ میں معاویہ بھائی کی جگہ انجان پر چھائیں نے سنبھال لی ہے یا یہ بھی تمہاری پہلی غلط فہمیوں کی کڑی ہے۔"

"تمہیں شک نہیں ہونا چاہیے۔"

"بسمہ مشکوک ہوئی۔" یہ یقین تو تم پہلے بھی دلاتی رہی ہو۔

"شمامہ تیقن سے بولی۔" اب اعتراف کر لیا ہے نا؟

چلیں مان لیتی ہوں، مگر تمہارا اجنبی قاری ملے گا کہاں؟ اب تک سپنے میں بھی اس کی

"شکل نہیں دیکھ سکی ہو، اگر غلطی سے سامنے آگیا تو پہچانو گی کیسے؟

دو بیرے کھانے کے برتنوں کے ساتھ اندر آئے۔ اور لوازمات ان کے سامنے چن کر باہر نکل گئے۔

"اس کی قرات سن کر لاکھوں کے مجمع میں بھی شناخت کر لوں گی۔"

PDF NOVL BANK

بسمہ نے کابلی پلاؤ پر ہاتھ صاف کرتے ہوئے قہقہہ اچھالا۔ "قاری۔ حضرات سڑکوں پر تو تلاوت کرتے نہیں پھرتے یا جس داڑھی والے کو دیکھو گی تلاوت کی فرمائش کر دو گی۔ یقین کرو پہلے تو اکیلا معاویہ تھا، پھر کثیر تعداد میں مولوی حضرات بھی دل پر ہاتھ رکھے "صدیقی صاحب کی کوٹھی کا طواف شروع کر دیں گے۔

شمامہ اطمینان سے بولی۔ "مجھے یقین ہے جسے میرے سپنوں تک رسائی ملی ہے وہ سچ "میں بھی ضرور ملے گا۔ برعکس ہونے کی صورت میں لذت انتظار تو کہیں نہیں گئی۔ "بسمہ ہنسی۔ "اگر وہ معاویہ کی آمد سے پہلے مل گیا؟

اس نے عزم ظاہر کیا۔ "چچا جان کے ساتھ دو سال کا معاہدہ ہوا تھا، سال۔ بیت گیا ہے۔ متعین مدت سے پہلے وہ مل گیا تو یقیناً اپنی شمو کے لیے چند ماہ کا انتظار کر لے گا۔ وگرنہ "شمو تو بقیہ زندگی انتظار میں گزارنے پر تیار ہے۔

بسمہ نے خیال ظاہر کیا۔ "اسے تم نے معاویہ کی خواب گاہ میں دیکھا ہے۔ اگر تمہارے سپنے کو حقیقت سمجھا جائے تو وہ معاویہ ہی ہو سکتا ہے کیوں کہ کسی دوسرے سے "شادی ہونے کی صورت تمہیں اس خواب گاہ میں تو کسی نے نہیں رہنے دینا۔

PDF NOVL BANK

شمامہ نے منہ بنایا۔ "وہ درست تلفظ سے بسم اللہ تو پڑھ نہیں سکتا تھا قواعدِ تجوید کا اتنا لحاظ کیسے رکھے گا۔"

"بسمہ" سچ میں تمہارا دل ایک گم شکل اجنبی کو معاویہ پر ترجیح دے رہا ہے۔

.... شمامہ چپ رہی

".... بسمہ مصر ہوئی۔" جواب دو

شمامہ صاف گوئی سے بولی۔ "سنگ دل بہت گہرائی تک دل میں اتر گیا تھا، لیکن اب "امید ہو گئی ہے۔ اجنبی، ان دیکھا، انجانا سہی، مگر اس ظالم کی محبت کا توڑ تو ہے۔"

"بسمہ نے خفگی ظاہر کی۔ "گویا اب تک بے چارے کو معاف نہیں کیا۔"

شمامہ نے نفی میں سر ہلایا۔ "خلوص دل سے معاف کر دیا ہے۔ لیکن اس کا مزاج و طبیعت میرے آئیڈیل کے تصور کے بالکل منافی ہے۔ مجھے بہت پیارا لگتا ہے، لیکن صرف شکل و صورت ہی سب کچھ نہیں ہوتی۔ مرد کو اگر نیک و شریف لڑکی کی چاہ ہوتی ہے تو شریف و متقی مرد بھی عورت کی پہلی ترجیح ہونا چاہیے۔ مانتی ہوں معاویہ مجھے بے پناہ چاہتا ہے۔ اس کی ڈائری پڑھی ہے ایک ایک لفظ سے میری محبت یوں ٹپک رہی ہے جیسی کٹی ہوئی شریان خون اگلتی ہے۔ اس کا گھر بار، والدین، پیاری باجی اور عیش

PDF NOVL BANK

وآرام کی زندگی چھوڑ کر بھاگ جانا بھی واضح کر رہا ہے کہ شمرانی اسے کتنی عزیز ہے۔ مگر وہ سلیم الفطرت نہیں ہے۔ اس کے اندر تعمیر سے زیادہ تخریب کا مادہ بھرا ہے۔ میری شکل و صورت کی وجہ سے وہ فریفتہ ہوا ہے اور یہ شکل و صورت کب تک ایسی ہی رہے گی۔ بدن کی شادابی کو ڈھلتے دیر تو نہیں لگتی، ممکن ہے مجھ سے خوب صورت لڑکی ملنے پر جناب کی محبت کا دھارا ادھر کو مڑ جائے۔ ایسے کئی احتمالات اس کا ہونے کی ہمت چھین لیتے ہیں۔ اور یہی وجوہات تھیں جن کی وجہ سے پایا جانی میرے دل کی حالت جاننے کے "باوجود اس سے شادی سے انکار پر مطمئن تھے۔"

بسمہ، معاویہ کی طرف داری پر اتر آئی۔ "اتنی کھٹور نہ بنو شمو! جو شخص تمہاری محبت میں ہر آسائش کو ٹھوکر مار سکتا ہے، اپنا مستقبل تباہ کر سکتا ہے وہ تمہیں خوش کیوں کر نہیں رکھ سکے گا۔ اور کسی خوب صورت لڑکی کی وجہ سے تمہیں نظر انداز کیسے کرے گا؟ تم پہلی خوب صورت لڑکی نہیں ہو جو اس کی زندگی میں آئی ہو۔ بات ذرا گھٹیا ہے، مگر سچ ہے کہ وہ تم جیسی کئی لڑکیاں برت چکا ہے، بغیر نکاح کے ساری حدود و قیود پھلانگ چکا ہے، عورت اس کے لیے ان بوجھی پھیلی نہیں ہے نہ خوب صورتی اس کے لیے شجر ممنوعہ رہی ہے۔ البتہ تمہیں دیکھ کر وہ جس انوکھے اور نئے جذبے سے روشناس ہوا، اس

PDF NOVL BANK

نے بے چارے کی جون ہی بدل دی۔ مغرور، عاجز ہو گیا۔ متکبر، منکسر المزاج بن گیا، ظالم کو ظلم کا ادراک ہو گیا اور زیادتیوں کے کفارے پر کمر بستہ ہوا.... جن لڑکیوں کو کسی قابل نہیں جانتا تھا ان سے معافیاں تلافیاں ہونے لگیں۔ بھری کلاس کے سامنے اپنی بے ہودگی کا اعتراف اتنا بھی سان نہیں ہے، لیکن اس نے کیا۔ ثالثہ باجی کے سامنے بھی تھیں جھٹلانے کے بجائے اس نے گناہ قبولنا گوارا کیا۔ کیا یہ تمام عوامل اس کے خلوص اور سدھرنے پر شاہد نہیں ہیں؟

شمامہ سنجیدگی سے بولی۔ "تم سے متفق ہوں مگر میرے اندیشے ہنوز سلامت ہیں۔ کیا مجھ سے خوب صورت لڑکی دیکھ کر بھی وہ ثابت قدم رہ پائے گا۔ صورت پر فریفتہ ہونے والے کو مجھ سے بہتر ملی تو محبت کے دھارے کو رخ تبدیل کرتے دیر نہیں لگے گی۔ بسمہ صاف گوئی سے بولی۔ "خوب صورتی کا کوئی ایسا معیار مقرر نہیں جس کے بل بوتے پر دو خوب صورت لڑکیوں میں، ایک کو دوسری پر ترجیح دی جاسکے۔ جیسے پھلوں میں سیب کو ناشپاتی پر، انار کو انگور پر، آم کو کھجور پر، آڑو کو خوبانی پر فوقیت دینے والے کے پاس فقط اپنی پسند و طبیعت کی دلیل ہوتی ہے یونہی کسی کی محبت میں مبتلا، لے دے کے دل کی حالت بہ طور حجت پیش کر سکتا ہے۔ لیلیٰ مجنوں، سسی پنوں، ہیرا انجھا، سوہنی

PDF NOVL BANK

مہیوال وغیرہ کے قصے قرآن و حدیث و شریعت سے متصادم سہی، ان کی صحت میں ابہام سہی، لیکن ان کی قدر مشترک سے انکار ممکن نہیں کہ محبت کو شکل و صورت، حسب و نسب اور مفلسی و تونگری وغیرہ کی احتیاج نہیں ہوتی۔ یقیناً میری خوب صورتی تمہارے عشر عشیر بھی نہیں ہے؟ لیکن میرے عقیل سے پوچھو کہ اس کی بستی کتنی پیاری اور موہنی ہے۔ اسی طرح معاویہ کتنا ہی وجیہ و پرکشش کیوں نہ ہو میرے لیے عقیل کے مقابلے میں کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ یاد کرو، تمہیں بے نقاب صرف معاویہ نے نہیں دیکھا تھا، کلاس میں اور بھی درجنوں لڑکے موجود تھے۔ کیا کسی ایک نے بھی تمہاری طرف پیش قدمی کی یا تمہارے گھر رشتہ بھیجا؟ نہیں ناں.... کیوں کہ تمہاری صورت ہر ایک کے لیے آئیڈیل نہیں ہو سکتی۔ تم اکیلی خوب صورت ہو نہ انوکھی کہ تم جیسی پاکستان میں ناپید ہو۔ کسی ہوس پرست کو تمہارے خد و خال عارضی لذت کا سامان مہیا کر سکتے ہیں، وہ دیوانہ ہو کر تمہارے پیچھے مارا مارا نہیں پھر سکتا۔ البتہ محبت کرنے والے کو شخصیت سے غرض ہوتی ہے۔ اور شخصیت کا اطلاق روح و بدن کے مجموعے پر ہوتا ہے۔ صرف تمہارے حصول کی ضد اور جسمانی تعلق کی غرض ہوتی تو ایک سیٹھ زادے کے پاس کئی اچھے ہتھکنڈے ہو سکتے ہیں۔ لڑکیوں کے اغواء اور استحصال کے

PDF NOVL BANK

کئی واقعات تک تمھاری سماعتوں کو بھی رسائی ہو چکی ہوگی، مگر وہ ایسا نہیں تھا۔ تمھیں چاہتا تھا تبھی تو خود پر جبر کرتا رہا اور جائز کوششوں میں ناکامی کے بعد راستے سے ہٹ گیا۔

شمامہ نے الجھن ظاہر کی۔ "اگر چناؤ ملے اور میرے پاس دو اختیار ہوں تو لازماً ترجیح اسی کو دینا چاہیے جس سے دکھ نہ پہنچا ہو، جس سے گلے شکوے نہ ہوں، جس کی وجہ سے میری انا و خود داری پر زد نہ پڑتی ہو۔

"بسمہ نے نفی میں سر ہلایا۔ "بلکہ جو تمھیں زیادہ چاہتا ہو۔

شمامہ گو لگو کی کیفیت میں بولی۔ "ہو سکتا ہے ان دیکھا، اجنبی مجھے بہت زیادہ توجہ و پیار دے، تبھی سپنے میں اس کے لیے بہت زیادہ وارفتگی اور چاہت محسوس کرتی ہوں۔ بالکل

ایسی ہی چاہت و احترام جیسا باباجانی کے لیے محسوس ہوتا ہے بس فرق یہ ہے کہ

باباجانی کی چاہت میں عقیدت کی فراوانی ہے اور اس اجنبی کی چاہت میں احترام کے

"ساتھ ایسے جذبے بھی پوشیدہ ہیں جو محرم رشتوں میں نہیں پیش نہیں آتے۔

"بسمہ ہنسی۔ "کیا معاویہ کے لیے ایسا کچھ محسوس نہیں ہوتا۔

"شمامہ برہم ہوئی۔ "جب جانتی ہو تو پوچھنے کا مطلب؟

PDF NOVL BANK

بسمہ نے طعنہ کسا۔ "اس اجنبی سے محبت و عقیدت سپنے کے زیر اثر ہے بلکہ اس کا وجود ہی موہوم ہے اور معاویہ کی محبت مصدق اور اس کا وجود شبے سے بالاتر ہے پھر دونوں کے بیچ تقابل کیسا؟

"شمامہ بیٹیلے لہجے میں بولی۔ "مجھے اجنبی چاہیے۔

اللہ سے مانگو.... "منہ بناتے ہوئے بسمہ ٹشو پیپر سے ہاتھ صاف کرنے لگی۔ " وہ تیقن سے بولی۔ "مانگ چکی ہوں اور یقین ہے کمزور و بے کس بندی کی مناجات "رایگاں نہیں جائے گی۔

خوابوں کا سلسلہ تسلسل سے جاری رہا۔ اور اب تو وہ ان خوابوں کی اتنی عادی ہو گئی تھی کہ چند دن اسے خواب میں نہ دیکھتی تو سخت بے چین ہو جاتی تھی۔ بسمہ سے اس کی بحث و تکرار لگی رہتی تھی۔ بسمہ، معاویہ کی سچی طرف دار تھی۔ زندگی لگی بندھی ڈگر پر چل رہی تھی۔ عالیہ بیگم اور صدیقی صاحب کے لیے اب وہ بیٹی جیسی تھی۔ گھر کا ایک ایسا فرد جس کی کمی شدت سے محسوس کی جائے۔ ملازموں کے ہونے کے باوجود ان دونوں کے زیادہ تر کام شمامہ نے اپنے ذمہ لیے ہوئے تھے۔ اگر وہ بیٹی کا درجہ چیتے تھے تو شمامہ

PDF NOVL BANK

نے انھیں والدین کا مقام دیا ہوا تھا۔ ثالثہ بھی اسے بہت چاہتی تھی۔ وہ صحیح معنوں میں بڑی بہن کی طرح تھی۔

وقت اپنی مخصوص رفتار سے آگے سرکتا رہتا ہے۔ صبح و شام کی تبدیلی حساب مقرر سے جاری رہتی ہے۔ بہ ظاہر چند گھنٹے بتانا مشکل ہوتے ہیں لیکن جب انسان پیچھے نظر گھمائے تو سالوں کے گزرنے کا پتا نہیں چلتا۔ وہ یونیورسٹی سے فارغ التحصیل ہو گئی مگر معاویہ کا کوئی اتنا پتا نہ چلا۔

ڈگری کے حصول کے بعد اسے اپنا مستقبل سنوارنے کا شوق ہوا۔ اس گھر میں بغیر کسی مضبوط کھونٹے کے اس کا قیام مستقل نہیں ہو سکتا تھا۔ منہ بولے رشتوں میں کتنی ہی محبت و عقیدت کیوں نہ چھپی ہو، ہوتا بہت نازک ہے۔ ذرا سی غلطی سے انسان عرش سے فرش پر آن گرتا ہے۔ وہ بھی اپنی حیثیت سے اچھی طرح آگاہ تھی۔ گو صدیقی صاحب نے اس کا اچھا خاصا جیب خرچ مقرر کیا ہوا تھا جو اس کے اکاؤنٹ میں بغیر تاخیر کے ہر یکم کو جمع ہو جاتا تھا، ثالثہ بھی ہر ماہ ڈیڑھ بعد اسے زبردستی شاپنگ کروا لاتی۔ اس ضمن میں عالیہ بیگم بھی کمی نہیں چھوڑتی تھی، لیکن اس کے باوجود وہ خود کو کئی پتنگ جیسا تصور کرتی۔ ثالثہ اور عالیہ کے ساتھ خریداری کرتے ہوئے وہ ہمیشہ

PDF NOVL BANK

محبوب، نادم اور خفیف سا محسوس کرتی۔ گھر کے ماحول سے مانوس ہونے کے باوجود اجنبیت کا پوشیدہ احساس ہر آن دل میں جاگزیں رہتا۔ معاویہ کی خواب گاہ ہوٹل کے اس کمرے کی مانند لگتی جہاں بہ حالت مجبوری طویل قیام کرنا پڑ گیا ہو۔ اس کی کار بھاڑے پر حاصل کی ہوئی ٹیکسی لگتی جو جتنی بھی آرام دہ ہو اس پر ملکیت نہیں جتائی جا سکتی۔ اچھی نوکری کے حصول کے بعد وہ ان مشکلات سے نبرد آزما ہو سکتی تھی۔ اپنے پیروں پر کھڑے ہونے کے بعد وہ کسی کی محتاج نہ رہتی، اس کے فیصلے ڈر، خوف اور ہچکچاہٹ سے آزاد ہو جاتے۔ آگے کا لائحہ عمل طے کرنے کے بعد وہ صدیقی صاحب سے گفتگو پر تیار ہو گئی۔

عشائیے (ڈنر) کے بعد عالیہ بیگم نے خواب گاہ رخ کیا، صدیقی صاحب ان کی تقلید میں "اٹھنے لگا تھا کہ وہ دھیمے لہجے میں بولی۔ "چچا جان آپ سے کام تھا۔ اسے پر خیال نظروں سے گھورتے ہوئے صدیقی صاحب کے چہرے پر پھیکا تبسم ابھرا۔ "جانتا ہونی بیٹی! بہ ہر حال تم کمرے میں جاؤ میں چہل قدمی کر کے آتا ہوں۔" شمامہ نے اثبات میں سر ہلایا۔ "جب تک میں خالہ جان کی ٹانگیں دبا دیتی ہوں۔"

PDF NOVL BANK

صدیقی صاحب کھل کھلایا۔ "ہاں اس کے بغیر تو نیک بخت کو نیند بھی نہیں آتی، اس دن "بتا رہی تھی، شمو رانی اسے ثالثہ سے بھی زیادہ پیاری لگتی ہے۔

"شمامہ نے منہ بسورا۔ "آپ کو پیاری نہیں لگتی؟

صدیقی صاحب معنی خیز لہجے میں بولا۔ "ثالثہ کے ساتھ تقابل کروں تو جھوٹ بولنا پڑے گا۔"

آپ سے بات ہی نہیں کرتی۔ "وہ بناوٹی خفگی ظاہر کرتے ہوئے ان کی خواب گاہ کی " طرف بڑھ گئی۔

دس پندرہ منٹ اس نے عالیہ کے سر کی مالش کی اور پھر ٹانگیں دبائے بیٹھ گئی۔ اس سے کہیں کرتے ہوئے عالیہ بیگم کے سانس بھاری ہونے لگے۔ وہ محتاط انداز میں بیڈ سے اتر کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔ صدیقی صاحب ڈرائنگ روم میں خبریں دیکھ رہے تھے۔ اس نے باورچی خانے میں گھس کر دوگ کافی بنائی کہ صدیقی صاحب اس وقت کافی پینا پسند کرتے تھے۔ کافی سامنے رکھ کر وہ ساتھ ہی بیٹھ گئی تھی۔

PDF NOVL BANK

شکریہ بیٹی! "نگ اٹھا کر اس نے ٹی وی کی آواز آہستہ کر دی۔ شمامہ، تمہید باندھنے کو" دماغ میں مناسب الفاظ ترتیب چنے لگی۔ مگر کچھ کہنے سے پہلے صدیقی صاحب کی آواز ابھری۔

بیٹی جانتا ہوں ہمارا معاہدہ دو سال کا ہوا تھا اور اب غالباً ماہ ڈیڑھ اوپر بھی ہو چکا ہے۔" یوسف بھائی سے میں نے وعدہ کیا تھا کہ تمہاری پسند کے مطابق رشتہ طے کروں گا۔ یقیناً اپنے رشتے کی بات کرتے ہوئے تمہیں جھجک ہوگی، حجاب بھی آئے گا اور آنا بھی چاہیے۔ تم جیسی باحیا اور شرمیلی بچیاں بڑوں کے سامنے یہ اعتراف نہیں کیا کرتیں۔ وعدے کے مطابق مجھے چند ہفتے پہلے ہی تم سے پوچھ لینا چاہیے تھا۔ معذرت خواہ ہوں کہ ایسا نہ کر سکا۔ البتہ تمہاری ذمہ داری سے غافل نہیں تھا۔ پانچ چھ لڑکے میں نے دیکھ رکھے ہیں، ان کی تصاویر بھی میرے موبائل میں محفوظ ہیں۔ "صدیقی صاحب اپنا قیمتی موبائل فون نکال کر مذکورہ لڑکوں کی تصاویر کھوجنے لگے۔ ساتھ ساتھ گفتگو جاری رہی۔" یہ اچھے کھاتے پیتے گھرانوں کے لڑکے ہیں۔ ان میں سے دو ایسے ہیں جو میرے معیار پر پورا اترتے ہیں۔ میں ان کے بارے پوری تفصیل بتاؤں گا۔ تم اچھی طرح اپنی تسلی کرنا اس کے بعد ہی بات بڑھاؤں گا۔ اور فکر نہ کرنا تمہیں ثالثہ کی طرح رخصت

PDF NOVL BANK

کروں گا۔ اور شادی کے بعد بھی اس گھر سے تمہارا رشتہ اتنا ہی مضبوط رہے گا جیسے ثالثہ کا ہے۔ "صدیقی صاحب نے موبائل فون اس کی طرف بڑھایا۔ "یہ دیکھو، اس کا نام.... غرضت حیات ہے۔ دو بہنوں کا اکلوتا بھائی ہے۔ دونوں بہنیں شادی شدہ ہیں شمامہ نے موبائل فون کی طرف ہاتھ بڑھائے بغیر لاڈ بھری برہمی سے کہا۔ "غالباً میں آپ کو اپنا مسئلہ بتانے آئی تھی۔"

".... صدیقی صاحب شفقت سے ہنسے۔ "وہ سن لیتا ہوں، تم تصاویر تو دیکھو اب کے لڑائی ہو جانا ہے۔" شمامہ نے موبائل لے کر بغیر دیکھے میز پر رکھ دیا۔ "اچھا تم اپنی سناؤ۔" صدیقی صاحب نے صوفے سے ٹیک لگالی۔ اس کے لہجے میں "طمأنیت و سکون در آیا تھا۔"

"شمامہ ہچکچاتے ہوئے بولی۔ "نوکری کرنا چاہتی ہوں۔" کیا....؟ "صدیقی صاحب سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔ شمامہ کو اندازہ نہ ہوا کہ اس کے "استفسار میں برہمی تھی یا حیرت۔ وہ تو کپکپا کر نیچے دیکھنے لگی۔" چپ کیوں ہو گئی ہو؟ "لگا صدیقی صاحب کے لہجے میں درشتی نہیں ہے۔"

PDF NOVL BANK

چچا.... جان.... "وہ ہکلاتے ہوئے وضاحت پینے لگی تھی کہ صدیقی صاحب قطع کلامی ".... کرتے ہوئے بولے

چچا کی جان منع کس نے کیا ہے؟ میں تو کب کا کسی اچھے معاون کا منتظر تھا۔ ثالثہ دور " بھاگتی ہے، معاویہ غائب ہے بس تمہارا ہی آسرا رہ گیا تھا لیکن کہا نہیں کہ تم نہ چاہتے "ہوئے بھی انکار نہ کرتیں۔

شکریہ چچا جان! بہت بہت شکریہ - "پر مسرت لہجے میں چیختے ہوئے وہ کھسک کر قریب "ہوئی اور اس کے کندھے پر سر رکھ دیا۔

صدیقی صاحب نے اس کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرا۔ "صبح تیار رہنا.... اور اپنی خالہ "جان کو خود ہی سنبھال لینا۔

شمامہ نے منہ بسورا۔ "تو آپ کی منت کا ہے کو کی ہے۔ اگر انھیں اچھا نہ لگا تو ڈانٹیں "گی۔

صدیقی صاحب نے تجویز دی۔ "ڈانٹتی رہیں، بس خفا ہو کر ناشتہ چھوڑ دینا چٹکی بجاتے ہی 'نہ مانیں تو نام بدل دینا۔

PDF NOVL BANK

مگر اسے خفا ہونے کی ضرورت نہیں پڑی تھی۔ وہ شمامہ کا لجاجت بھرا لہجہ سنتے ہی خوش دلی سے مان گئی تھی۔ اطمینان سے بولیں۔ "اب یہ کاروبار معاویہ اور تم نے ہی سنبھالنا ہے بیٹی۔"

دفتر میں اس کی پہچان صدیقی صاحب کی بہو کے طور پر تھی۔ صدیقی صاحب نے اپنے دفتر ہی میں اس کی کرسی لگوائی تھی اور سارا کام اپنی نگرانی میں سکھانے لگے۔ صدیقی صاحب کی وساطت سے عقیل کو بھی ایک اچھی کمپنی میں نوکری مل گئی تھی۔ نوکری کے ساتھ ہی اس کے گھر والے شادی کی تیاریاں کرنے لگے۔ ان کی شادی میں شمامہ کے ساتھ صدیقی صاحب بھی شریک ہوئے تھے۔ معاویہ کا دوست ہونے کی وجہ سے وہ عقیل سے بہت شفقت سے پیش آتے تھے۔

تین چار ماہ بعد صدیقی صاحب نے کام کا بوجھ شمامہ کی طرف منتقل کرنا شروع کر دیا۔ چھوٹے موٹے فیصلوں میں اسے خود مختار کرنے کے علاوہ بڑے منصوبوں میں اپنے ساتھ شامل رکھنے لگا۔ شمامہ کا اعتماد روز بہ روز بڑھ رہا تھا۔ شروع دن سے صدیقی صاحب نے اس کی معقول تنخواہ مقرر کر دی تھی جو اس کے اکاؤنٹ میں باقاعدگی سے جمع ہو رہی تھی۔

PDF NOVL BANK

صدیقی صاحب کا پر شفقت سہارا پا کر وہ دل جمعی سے نہ صرف کام سیکھنے لگی بلکہ وہ کام اس نے مشغلہ بنا لیا تھا۔ کھانے کی میز، ناشتے اور عالیہ بیگم کی چابی کرتے ہوئے بھی اکثر وہ دفتر کے مسائل لے بیٹھتی۔ صدیقی صاحب تو خوش دلی سے شامل گفتگو ہو جاتے مگر بعض اوقات عالیہ بیگم کی ڈانٹ کھانا پڑ جاتی۔

اتوار کو وہ بسمہ کو ملنے جاتی۔ بلکہ کسی اچھے ہوٹل میں اسے کھانا کھلانا پڑتا۔ عقیل کو اس کا نوکری کرنا پسند نہیں تھا لیکن اس نے باقاعدہ منع نہیں کیا تھا اور فیصلہ بسمہ کی صواب دید پر چھوڑ دیا تھا۔ ہر وقت ڈانٹنے اور جھڑکنے پر تیار بسمہ اس کی مرضی کے خلاف کچھ کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔ وہ وفا شعار اور ساتھ نبھانے والی شریک حیات تھی۔ اپنی مرضی وہاں تک چلاتی جہاں تک شوہر کے بدکنے کا خوف نہ ہوتا۔ اپنے قدم وہ ان حدود میں رکھنے پر تیار نہیں تھی جہاں شوہر اسے خود سر، خود مختار، آزاد اور مطلق العنان سمجھ لیتا۔ لاڈ اور بے جالاڈ، ناز نخرے اور ہٹ دھرمی، اصرار اور ضد میں فرق رکھنا اسے آتا تھا۔ وہ شوہر کی مزاج شناس تھی اس لیے محبوبیت کی سیڑھی سے نیچے نہیں آئی تھی۔

PDF NOVL BANK

صدیقی صاحب نے ایک دو بار شمامہ کی شادی کا مسئلہ چھیڑ کر خلوص دل سے رائے جاننا چاہی مگر اپنے خوابوں کو لے کر وہ بہت سنجیدہ تھی۔ اس نے صدیقی صاحب کو اطمینان دلا دیا کہ جب کوئی ایسا نظر آیا جسے وہ شریک حیات بنانا چاہے گی تو بتانے میں ہچکچاہٹ یا حجاب محسوس نہیں کرے گی۔ ایک ان دیکھی پرچھائیں کا انتظار کرتے ہوئے وہ دوری کی کسک، جدائی کی چھین اور ہجر کی کڑھن کو اتنا ہی محسوس کرتی جتنا جیتے جاگتے شوہر سے بچھڑنے والی وفا شعار بیوی کرتی ہے۔ البتہ معاویہ کبھی کبھار ایک طاقتور امیدوار کی صورت اس کے اجنبی محبوب کے مقابل آجاتا۔ تب وہ دعا کرنے لگتی کہ معاویہ کی آمد سے پہلے ہی اسے اجنبی مل جائے۔ وہ اکثر اسے خواب میں نظر آتا۔ چند بار جماعت کراتے ہوئے نامانوس مسجد میں بھی نظر آیا تھا۔ دو تین بار اسے اذان پیتے بھی سنا۔ سبزہ زار، کوٹھی کی چھت یہاں تک کہ اپنے دفتر میں بھی دیکھ چکی تھی۔ ان خوابوں میں اس کا تلاوت کرنا اور شمامہ کی جانب پیٹھ کیے ہونا مشترک تھا۔ تبھی وہ اسے اجنبی کہتی تھی۔ اور پھر ایک روز وہ اجنبی، انجان نہ رہا.... منظر خواب گاہ کا تھا۔ وہ خوش الحانی سے سورہ مریم کی تلاوت کر رہا تھا۔ اسے مسلسل خوابوں میں دیکھنے کی وجہ سے اب شمامہ بھی قرآن کی زیادہ تر سورتوں کو پہچاننے لگی تھی۔ گو وہ بچپن ہی سے بلا ناغہ تلاوت قرآن کی

PDF NOVL BANK

عادی تھی۔ مگر ناظرہ پڑھنے والے کو سورتوں کی پہچان کم ہی ہوتی ہے۔ وہ خواب میں اسے جس سورہ کی تلاوت کرتے سنتی، جگتے ہی اس سورہ کو ڈھونڈ کر اسی کے انداز میں پڑھنے کی کوشش کرتی۔ وہ اس کی زبانی سورہ مریم پہلے بھی کئی بار سن چکی تھی، بلکہ خواب میں اس سے ہمیشہ سورہ مریم سننے ہی کی خواہش کرتی تھی۔ جو ننھی سیدہ مریم کے تذکرے کی آیات اختتام پذیر ہوئیں وہ بے ساختہ پکاری۔

آپ دوبارہ حضرت مریم والا رکوع پڑھیں ناں۔ "اس کے لہجے میں لاڈ بھرا تحکم تھا۔" "وہ پیچھے دیکھتے ہوئے متنبہم ہوا۔" یقیناً تمہارا فرمائش کرنا مجھے نہال کر دیتا ہے۔ وہ سینے میں پہلی بار اسے مخاطب ہوا تھا اور پہلی ہی مرتبہ وہ اس کا مکمل چہرہ دیکھ پائی تھی۔ دل اتنے زور سے دھڑکا جیسے اچھل کر حلق سے باہر آگرے گا۔ آنکھیں وا ہوئیں اور وہ اٹھ بیٹھی۔ نظریں اس جگہ پر گڑی تھیں جہاں جائے نماز بچھا کر وہ مصروف تلاوت تھا۔ دل کی دھڑکنیں اب تک بے قابو تھیں اور اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ وہ اجنبی اتنا دیکھا بھالا ہوگا۔ گھڑی رات کے تین بج رہی تھی۔ مگر اس سے صبر نہ ہوا بسمہ کا نمبر ملا کر اس نے موبائل فون کان سے لگا لیا۔۔۔ دو تین گھنٹیوں کے بعد اس کی پریشانی بھری خمار آلود آواز سنائی دی۔

PDF NOVL BANK

"شمو خیر تو ہے؟"

وہ پر جوش لہجے میں شروع ہو گئی۔ "میں نے اس کا چہرہ دیکھ لیا ہے.... مجھے وہ دکھائی

"دے گیا ہے۔ جانتی ہو وہ کون ہے.....؟"

بسمہ بیزاری سے بولی۔ "کس کا چہرہ دیکھ لیا ہے بے وقوف!.... اور یہ کون سا وقت ہے

".... ایسی باتوں کا

وہ اس کی بیزاری کو خاطر میں لائے بغیر بولی۔ "مجھ سے صبح کا انتظار نہیں ہو رہا تھا، ابھی

ابھی وہ خواب میں نظر آیا ہے.... مجھے مخاطب کیا ہے اور بتا نہیں سکتی اس کی آواز میں

..... کتنی چاہت، محبت اور وارفتگی ابل رہی تھی..... پتا ہے وہ کون ہے؟

آج میری بیٹی کچھ زیادہ ہی خوش نظر آرہی ہے۔ "شمامہ کے چہرے پر نظر ڈالتے ہی"

صدیقی صاحب نے تبصرہ کیا۔

عالیہ بیگم کے پہلو میں نشست سنبھالتے ہوئے اس نے جوس کا گلاس بھرا۔ "ایم ڈی

صاحب کی کال آئی تھی، سلطان خاور صاحب کی مانگ پوری کر دی ہے آج پہلی کھیپ

"روانہ کر دی جائے گی۔"

PDF NOVL BANK

غالباً اس بارے تم ڈنر پر بھی مطلع کر چکی ہو۔ اور یہ اتنا اہم معاملہ بھی نہیں ہے کہ "صبح سویرے چھیڑا جائے۔"

خالہ جان! آپ نے انڈے کو ہاتھ بھی نہیں لگایا۔ "شمامہ، عالیہ کی طرف متوجہ ہو" گئی۔

تم میرے نوالے گنتی رہنا۔ "منہ بناتے ہوئے عالیہ نے چھیلا ہوا انڈا اٹھا لیا تھا۔ اس کی خوراک پر شمامہ کی گہری نظر رہتی تھی اور اسے زبردستی کھلانے سے بھی باز نہیں آتی تھی۔ اس معاملے میں وہ عالیہ بیگم کی ڈانٹ کی بھی پروا نہیں کرتی تھی۔ صدیقی صاحب نے اسے چھیڑا۔ "سچ تو یہ ہے کہ شمورانی راز رکھنے میں کبھی کامیاب نہیں ہو پائی۔ بے چاری فوراً ہی پکڑی جاتی ہے۔"

آپ کو خوش اچھی نہیں لگتی۔ "شمامہ ناراض ہونے پر تل گئی تھی۔"

"صدیقی صاحب نے قہقہہ اچھالا۔ "جھگڑا اٹھانا تو کوئی شمورانی سے سیکھے۔"

"عالیہ نے لقمہ دیا۔ "سیٹھ صاحب! آپ میری بہو کو تنگ کر رہے ہیں۔"

PDF NOVL BANK

اس نے عالیہ کے بازو سے چپکتے ہوئے دہائی دی۔ "دیکھیں ناں خالہ جان، کل ذرا سی سنجیدہ تھی چچا جان نے بتنگڑ بنایا کہ شمو اداس ہے۔ آج ذرا سی ہنسی اور چچا جان میری خوشی کی کھوج میں لگ گئے۔"

"جتنی کوشش کرو چھپانا تمہیں نہیں آتا، بلکہ شے کو یقین میں ڈھال دیتی ہو۔" شمامہ نے قطع تعلق کا اعلان کیا۔ "آج آپ کے ساتھ ظہرانہ بھی نہیں کروں گی اور، سہ پہر کو کافی بنا کر بھی نہیں پلاؤں گی۔"

صدیقی صاحب مصر ہوئے۔ "کیا ہی اچھا ہوتا اگر اتنی تگ و دو کے بجائے اصل بات پھوٹ دیتیں۔"

مجھے دفتر سے دیر ہو رہی ہے۔ "کرسی سے اچک کر اس نے عالیہ کا رخسار چوما اور اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔"

صدیقی صاحب اداسی سے بولا۔ "شمورانی کو الوداع کرنے کا سوچ کر ہی دل مٹھی میں آ جاتا ہے۔"

"عالیہ برہم ہوئی۔" ہوش میں ہو، اپنی بہو کو بھی کوئی رخصت کرتا ہے۔"

PDF NOVL BANK

صدیقی صاحب نے انکشاف کیا۔ "یہ سچ ہے عالیہ بیگم، معاویہ کی آمد کے ساتھ شمو بیٹی ہمیں چھوڑ کر چلی جائے گی۔ تم اچھی طرح جانتی ہو اسے زبان دی ہوئی ہے۔ بلکہ اس "بارے تمہیں وضاحت سے سمجھا چکا ہوں۔

آپ تو سال بھر پہلے اسے رخصت کرنے کی تیاری میں تھے۔ تب کیا کہا تھا کہ وہ نہیں "جائے گی اور دیکھ لو نہیں گئی۔ میں عورت ہوں صدیقی صاحب اور ایک عورت کے احساسات سے اچھی طرف واقف ہوں۔ وہ معاویہ کو چاہتی ہے۔ باقی میں نہیں مانتی وہ "اپنی خالہ جان کی کوئی خواہش ٹھکرا بھی سکتی ہے۔

"صدیقی صاحب نے ٹھنڈا سانس بھرا۔ "دعا کرتا ہوں ایسا ہی ہو۔

شمامہ کو تیاری حالت میں خواب گاہ سے برآمد ہوتا دیکھ کر وہ للکارنے والے انداز میں "بولی۔ "میں آپ کا شک دور کر سکتی ہوں۔

ہسنے دو۔ "صدیقی صاحب نے بد مزگی سے بچنا چاہا۔ مگر عالیہ بیگم جوش میں آتے ہوئے "شمامہ کو مخاطب ہوئی۔

"بھو ادھر آؤ۔"

جی خالہ! "مودبانہ لہجے میں کہتے ہوئے وہ قریب ہوئی۔"

عالیہ نے بغیر لگی لپٹی لکھے پوچھا۔ "میرے بیٹے سے شادی کرو گی یا اس کی آمد پر ہمیں
"چھوڑ کر چلی جاؤ گی۔"

شمامہ نے کرسی کے پیچھے کھڑے ہو کر اس کے گلے میں بانہیں ڈالیں۔ "شمو رانی کب
"سے اتنی بڑی ہو گئی ہے جو آپ کی موجودی میں خود فیصلے لینے لگے۔"

سن لیا۔ "عالیہ نے فخریہ انداز میں صدیقی صاحب کو مخاطب کیا۔"

شمامہ بیٹی! ہمیں جھوٹی تسلی نہیں چاہیے۔ "صدیقی صاحب سنجیدہ ہو گئے تھے۔"

چچا جان! آپ جانتے ہیں شمو جھوٹ نہیں بولتی۔ مجھے خالہ جانی کا ہر فیصلہ دل و جان
سے منظور ہے۔ "اطمینان بھرے لہجے میں کہتے ہوئے اس نے عالیہ بیگم کے رخسار
سے اپنا گال ملا یا اور بیگ اٹھا کر چل دی۔

"دستک سن کر اس نے لیپ ٹاپ کی سکرین سے نگاہیں اٹھائیں۔ "آجاؤ۔"

بسمہ کا ملیج چہرہ دروازے سے طلوع ہوا۔ طائرانہ نظروں سے دفتر کی سجاوٹ کو گھورتے
ہوئے اس نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔ "واہ! بڑے ٹھاٹ ہیں بھئی۔" وہ چند بار پہلے

PDF NOVL BANK

بھی وہاں آچکی تھی۔ لیکن تب شمامہ صدیقی صاحب کے ساتھ بیٹھتی تھی۔ اور اب چند ہفتوں سے وہ علیحدہ دفتر میں بیٹھ رہی تھی۔

یہاں نکمے لوگوں کا داخلہ سہ پہر کے بعد ہی مروج ہے۔ "خوش دلی سے مسکراتے" ہوئے وہ اس کے استقبال کو اٹھی۔

"بسمہ نے منہ بنایا۔" خود تو گھڑی دیکھے بغیر دماغ کی لسی بنانے کو گھنٹی کھڑکھڑادی ہو۔

"شمامہ نے قمقہ بلند کیا۔" چائے، کافی یا ٹھنڈا؟

"شمامہ کے گلے مل کر اس نے نشست سنبھالی۔" پینے نہیں، کھانے پینے آئی ہوں۔

شمامہ نے پھبتی کسی۔ "اور اس مقصد کے حصول کو آج آپ نے ناشتا بھی نہیں کیا

"ہوگا۔"

"بسمہ بے تکلفی سے بولی۔" سوچا آج تم بہت خوش ہو تو اس کا کچھ فائدہ اٹھا لوں۔

ہاں، بستی میری جان! سچ میں بہت خوش ہوں۔ "گھماؤ کرسی (ریوالونگ چیئر) پر ٹیک

لگا کر آنکھیں بند کرتے ہوئے اس نے طمانیت بھرا سانس کھینچا۔ "تم جانتی نہیں اسے

"دیکھنے کی کتنی ترپ تھی۔"

"بسمہ نے منہ بنایا۔" میں نے تو پہلے ہی کہہ دیا تھا، مگر تم نہیں مان رہی تھیں۔

PDF NOVL BANK

شمامہ خواب کے مناظر سے پردہ اٹھانے لگی۔ "تم سوچ بھی نہیں سکتیں اس کے چہرے پر داڑھی کتنی بھلی لگ رہی تھی۔ مجھے دیکھ کر وارفتگی سے ہنسا، آنکھوں میں اتنی چاہت تھی کہ مجھے شرما کر چہرہ جھکانا پڑا۔ اور جانتی ہو اس نے کیا کہا؟ "لمحہ بھر توقف کے بعد بولی.... "کہنے لگا.... یقیناً تمہارا فرمائش کرنا مجھے نہال کر جاتا ہے.... یقین مانو بسمہ اس ایک فقرے میں کتنی چاہت، کتنی لذت اور اپنا پن پوشیدہ ہے۔ کہ میری فرمائشیں اسے نہال کر دیتی ہیں۔ یقین کرو تمہیں کال کرنے بعد میں نے اس کی ڈائری "میں صلح کا معاہدہ بھی تحریر کر دیا ہے۔"

"بسمہ نے منہ بسورا۔" اور میری فرمائشوں سے شمو رانی اکتا جاتی ہے۔

اچھا میں چچا جان سے اجازت لے لوں پھر ہوٹل کو نکلتی ہیں۔ "اس نے انٹرکام اٹھا"

کر صدیقی صاحب کا نمبر ملایا۔

یس۔ "رسیور سے صدیقی صاحب کی سنجیدہ آواز برآمد ہوئی۔"

سر! دو تین گھنٹوں کی چھٹی مل سکتی ہے، بسمہ آئی ہوئی ہے۔ "وہ دفتر میں ایک ماتحت"

کی حدود سے تجاوز نہیں کرتی تھی۔

PDF NOVL BANK

صدیقی صاحب سنجیدگی سے بولے۔ "ایک فائل بھیج رہا ہوں، فی الفور رپورٹ بنا کر مجھے
"بھیجو اور چلی جاؤ۔ زیادہ سے زیادہ آدھے گھنٹے کا کام ہے۔"

ٹھیک ہے سر! "رسیور رکھ کر وہ بسمہ کو مخاطب ہوئی۔ "تم خبروں سے جی بہلاؤ میں"
"گھنٹا۔ پون گھنٹا لوں گی۔"

ٹھیک ہے۔ "بسمہ کرسی سے اٹھ کر صوفے پر جا بیٹھی۔ اور ریوٹ اٹھا کر ٹی وی کے
چینل کھنگلنے لگی۔

دستک دے کر چپڑا سی اندر آیا۔ ہاتھ میں فائل تھی۔ شمامہ کے سامنے فائل رکھ کر وہ
واپس مڑ گیا۔ شمامہ فائل کھول کر کام میں جت گئی۔ اگلے پون گھنٹے وہ عرق ریزی سے
فائل کے مطالعے میں کھوئی رہی۔ اور پھر چند سطروں کا نوٹ لکھ کر فائل بند کی اور
صدیقی صاحب کے دفتر کی طرف بڑھ گئی۔ اجازت لے کر اندر داخل ہوئی اور فائل
صدیقی صاحب کے سامنے رکھ کر مودب کھڑی رہی۔

بیٹھو۔ "اس نے کرسی کی جانب اشارہ کیا۔"

شکریہ سر۔ "اس نے نشست سنبھالی۔"

PDF NOVL BANK

شاباش.... "نوٹ پڑھ کر اس نے تحسین آمیز انداز میں سر ہلایا۔ "میری رائے اس سے " ذرا بھر مختلف نہیں تھی۔

"وہ مستفسر ہوئی۔ "آپ نے فائل پڑھ کر بھجوائی تھی۔

صدیقی صاحب نے اثبات میں سر ہلایا۔ "ہاں، تمہاری رائے لینا بھی ضروری تھا۔ البتہ جلدی اس لیے کی کہ دیکھنا چاہتا تھا، پیاری سہیلی کے ساتھ جانے کی خوشی میں تم کام "کو کتنا سنجیدگی سے لیتی ہو۔

کام کی تنخواہ لیتی ہوں سر! اور سہیلی مجھے پیاری ہوگی تو اسے ذاتی وقت دوں گی، اس "کی خاطر اپنی روزی تو حرام نہیں کر سکتی۔

"صدیقی صاحب نے خوش دلی سے اظہار کیا۔ "مجھے شمو بیٹی پر فخر ہے۔

ہنسی دباتے ہوئے وہ بہ ظاہر سنجیدگی سے بولی۔ "نظم و ضبط کی خلاف ورزی سینئر کو "بھی روا نہیں ہے۔

"!صدیقی صاحب نے احتجاج کیا۔ "اب تم چھٹی لے چکی ہو یا

مگر آپ حاضر دفتر ہیں۔ "اطمینان سے کہتے ہوئے اس نے نشست چھوڑی۔ "سر! مجھے "جانے کی اجازت ہے۔

PDF NOVL BANK

”صدیقی صاحب نے موڈ بنایا۔ ”زیادہ سے زیادہ بیس منٹ کے لیے جا سکتی ہو۔
چچا جانی!“ شمامہ نے منہ بسورا۔“

”اس کا قہقہہ بلند ہوا۔ ”اچھا ایک شرط پر شام تک چھٹی مل سکتی ہے۔
شمامہ نے سوالیہ نظریں اٹھائیں۔

صبح عالیہ بیگم کو بہلا رہی تھیں یا.....“ اس نے فقرہ ادھورا چھوڑ دیا۔“
شمامہ نے لجاتے ہوئے سر جھکایا۔ ”آپ صبح جاننا چاہ رہے تھے ناں خوش کیوں ہوں؟ تو
اس کی وجہ یہی تھی کہ رات وہ سپنے میں آیا تھا۔ گزشتہ تین چار سال سے اجنبی بن کر آ رہا
تھا جس کی شکل نہیں دیکھ پاتی تھی بس پیٹھ موڑے تلاوت قرآن میں مشغول نظر
آتا تھا۔ میں ایک اجنبی ہی کی منتظر رہنے لگی تھی۔ البتہ میرا دل دو حصوں میں بٹا ہوا تھا۔
معاویہ اور اپنے سپنوں میں آنے والے کے پیچ۔ کسی ایک کے انتخاب نے جان جو کھم میں
ڈالی ہوئی تھی۔ اور رات کو پتا چلا وہ تو ایک ہی شخص کے دو روپ ہیں۔ تبھی بہت خوش
تھی، کیوں کہ معاویہ سے جتنا بھی اظہارِ نفرت کروں حقیقت تو یہی ہے وہ مجھے شروع
”دن سے محبوب ہے۔“

PDF NOVL BANK

صدیقی صاحب کرسی چھوڑ کر قریب ہوا اور اس کے سر پر شفقت بھرا ہاتھ رکھتے ہوئے بولا۔ "حیرانی ہوتی ہے کہ تم اپنے چچا کے سلنے بھی اتنی آسانی سے دل کا حال کھول دیتی ہو۔ تم بہت سادہ اور اچھی ہو۔"

شمامہ گلوگیر ہوئی۔ "باباجانی کی عادت پڑی ہوئی ہے۔ اور جب سے وہ پنچھڑے ہیں مجھے آپ کی صورت میں ان کی شبیہ دکھائی دیتی ہے۔"

صدیقی صاحب نے اس کا سر چھاتی سے لگا کر سر پر بوسا دیا۔ "تمہارا باباجانی ہی ہوں میری بچی! مجھے باباجان ہی کہا کرو۔"

"وہ رنکھی ہوئی۔۔" باباجانی کو پالیا تو چچا جان کو کھو دوں گی۔ اور میں ایسا بھی نہیں چاہتی۔ صدیقی صاحب نے اسے جذباتی کیفیت سے نکلنے کو موضوع تبدیل کیا۔ "بسمہ بیٹی شدت سے تمہاری منتظر ہوگی۔ ہو سکتا غصے میں آکر بھاگ جائے۔"

بھوکے پیٹ ایسا نہیں کرے گی۔ "آنکھوں سے نمی صاف کرتے ہوئے اس نے "ہونٹوں پر ہنسی سجائی اور اپنے دفتر کی طرف بڑھ گئی۔

PDF NOVL BANK

کھانے کے بعد وہ چائے پیتے ہوئے وہ خوش گپیوں میں مشغول تھیں۔ بسمہ کسی کلاس فیلو کی شادی کا ذکر کر رہی تھی کہ اچانک موضوع تبدیل کرتے ہوئے بولی۔ "کل میں نے یوٹیوب پر بہت پیاری تلاوت سنی ہے۔ کسی مقامی مسجد کا وڈیو کلپ ہے جو غالباً امام صاحب کی بے خبری میں بھرا گیا ہے۔ مولانا صاحب اتنی خوش الحانی اور دل سوزی سے تلاوت کر رہا ہے کہ میرے ذہن میں فوراً تمہارے اجنبی محبوب کا نام گونجنے لگا۔ مگر اب تو وہ اجنبی نہیں رہا۔ بلکہ معاویہ بھائی آواز کے ساتھ بھی اس کی مماثلت ہے۔" موبائل فون نکال کر وہ کچھ ڈھونڈنے لگی۔ اور پھر ایک وڈیو چلا کر اس نے موبائل فون شمامہ کی طرف بڑھا دیا۔

شمامہ نے بے دلی سے موبائل فون پکڑا لیکن جو ننھی امام صاحب نے الحمد شروع کی اس کا دل اچھل کر حلق میں آگیا تھا۔۔۔۔ "یہی ہے۔۔۔۔ بسمہ یہی ہے۔۔۔۔ اللہ پاک کی قسم یہی ہے۔۔۔۔" کرسی سے اٹھ کر وہ بے ساختہ بسمہ کو لپٹ کر وارفتگی سے چومنے لگی۔ "بالکل یہی ہے۔۔۔۔ اسی آواز کی تلاش میں تو کب کی بھٹک رہی ہوں۔" بسمہ بھی ششدر رہ گئی تھی، بوکھلاتے ہوئے بولی۔ "اری، دیکھو ہے کون؟"

PDF NOVL BANK

شمامہ نے بے صبری سے موبائل فون اٹھایا، مگر عنوان میں فقط - "دل موہ لینے والا قاری۔" لکھا ہوا تھا۔ الحمد کے بعد اس نے سورہ ضحیٰ پڑھی تھی۔ شمامہ نے اپنے موبائل فون پر یوٹیوب کھول کر اس چینل پر گئی اور کمنٹ میں لکھا۔ "بھائی اللہ پاک آپ کو اجر دے کیا قاری صاحب کا کوئی پتا مل سکتا ہے۔"

کمنٹ لکھ کر وہ یوں آنکھیں گاڑ کر بیٹھ گئی جیسے فی الفور جواب مل جائے گا۔ بی بی اپتا نہیں چینل والا کس وقت تمہارا کمنٹ پڑھے گا تو براہ مہربانی جہاں اتنے سال انتظار کیا ہے وہاں چند گھنٹے یا دن اور صبر کر لو اور اس بے چاری کو گھر تک چھوڑ دو کہ "سرتاج نے دفتر سے آکر اپنی محبوبہ کو غائب پایا تو پریشان ہو جائے گا۔ وہ گلوگیر ہوئی۔" میری پیاری بہن! تمہارے احسانوں کا بدلہ شاید کبھی نہ چکا سکوں۔ "ہمیشہ تم سے فائدہ ہی پہنچا ہے۔"

بسمہ نے شرارتی قمقہ بلند کیا۔ "ایک تگڑی سی شلپنگ کروا کر میرے احسانوں کا بوجھ ہلکا کر سکتی ہو۔"

"وہ جذبے سے اٹھی۔" ابھی چلو۔

PDF NOVL BANK

ناں جی! "بسمہ نے نفی میں سر ہلایا۔" مجھ سے عقیل صاحب کو منانے کو منتیں نہیں " ہوتیں۔ اتوار کو چلیں گے۔ اور خریداری کی فرست بھی تو بنانا ہے، کپڑوں کا سوٹ یا ایک "جوڑی جوتے لے کر تو تمہاری جان نہیں چھوڑنے والی۔

ٹھیک ہے۔ "خوش دلی سے کہتے ہوئے اس نے بیرے کے بلانے کو گھنٹی بجا دی۔" بل ادا کر کے وہ باہر نکلیں اور بسمہ کے گھر کی سمت بڑھ گئیں۔

"بسمہ نے حیرانی ظاہر کی۔ "عجب ہے کہ تمہارے خواب حقیقت نکلے؟ شمامہ یقین سے بولی۔ "سچے خواب اور منتشر و بکھری سوچوں میں فرق کرنا مشکل نہیں "ہوتا۔"

بسمہ نے خیال ظاہر کیا۔ "ہو سکتا یہ تلاوت تم نے پہلے سے سن رکھی ہو جو تمہارے لاشعور میں محفوظ ہو اور نیند میں ابھر کر سامنے آگئی ہو۔ چونکہ تم معاویہ کو چاہتی ہو اس لیے قاری صاحب اس کی شکل میں نظر آیا ہو۔"

شمامہ اعتماد سے بولی۔ "ایسا ہونا ناممکن نہیں، لیکن میں نے خواب میں اسے مختلف سورتیں تلاوت کرتے سنا ہے۔ اگر لاشعور میں اس کی سنی ہوئی کوئی ایک تلاوت محفوظ ہوتی تو بار بار وہی سنتی ناس۔ اور اگر کہو کہ میں نے اس کی اتنی زیادہ تلاوتیں پہلے سے

PDF NOVL BANK

سن رکھی تھیں تو مجھے اسے فوراً پہچان جانا چاہیے تھا۔ کیوں کہ جس کی اتنی زیادہ تلاوتیں سن رکھی ہوں اور آواز اس قدر پسند بھی ہو تو اس کا انجان ہونا عجیب و الوکھا ہی کہلائے گا۔ اور سب سے بڑھ کر میں سنے میں اس آواز کو پچھلے تین چار سالوں سے سن رہی ہوں اور قاری و معاویہ مجھے ہمیشہ دو مختلف فرد لگے۔ گزشتہ رات پہلی بار معلوم ہوا کہ وہ قاری معاویہ ہی ہے۔ وہ بھی اس وقت جب معاویہ کے بارے میرے دل میں پچھلے سارا غبار دھل کر صاف ہو گیا ہے۔ لمبی جدائی نے اس کی اہمیت واضح کر دی اور اس کے والدین کی محبت و چاہت نے ساری زیادتیوں کا ازالہ کر دیا ہے۔

”تمہارے پاس خواب کی آواز کی کوئی نقل تو موجود نہیں ہے نا، ہو سکتا ہے یہ آواز بس“

”اس سے ملتی جلتی ہو جسے تم خواب میں سنتی رہی ہو۔

شمامہ نے اس کے خیال کو رد کیا۔ ”پہلی آیت سنتے ہی میں نے اعلان کر دیا تھا کہ یہ وہی ہے۔“

”بسمہ خلوص نیت سے بولی۔“ اللہ کرے یہ میری شہزادی کا مطلوبہ شخص ہی ہو؟

”شمامہ نے ناک بھوں چڑھائی۔“ نام لے کر پکارو۔

”.... بسمہ ہنسی۔“ ہاں ہاں اللہ کرے یہ معاویہ بھائی ہی ہو

PDF NOVL BANK

آمین.... "کہتے ہوئے شمامہ کے چہرے پر قوس قزح کے رنگ بکھر گئے تھے۔ جو بسمہ کی " نظر سے اوجھل رہے ورنہ وہ طعنہ زن ضرور ہوتی۔

عصر کی اذان ہو رہی تھی۔ بسمہ کے گھر میں نماز پڑھ کر وہ اجازت لے کر نکل آئی۔ سڑک پر آتے ہی تلاوت سننے کو موبائل فون نکالا، وڈیو چلانے سے پہلے اس نے اک نظر کمنٹس پر ڈالی، ایک دم دل کی دھڑکن بڑھ گئی تھی۔ کار روک کر اس نے اپنی حالت پر قابو پایا اور دوبارہ کمنٹس دیکھنے لگی جہاں۔ "مسجد عائشہ صدیقہ" اور اس محلے کا نام وپتالکھا تھا۔ جہاں مسجد واقع تھی۔ پہلے اس نے وہاں جانا کل پر موخ خر کرنا چاہا مگر پھر دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر اس جانب بڑھ گئی۔ عالیہ بیگم کو کال کر کے اس نے ضروری کام کا بتا دیا تھا تاکہ وہ پریشان نہ ہو۔ وہ علاقہ اتنا بھی غیر معروف نہیں تھا کہ اسے کسی کی مدد لینا پڑتی۔ البتہ وہاں جا کر مطلوبہ مسجد ڈھونڈنا دقت طلب تھا۔

ٹریفک کے ازدحام میں مطلوبہ سمت کو بڑھتے ہوئے دل و دماغ: آس و نراس، امید و نامیدی اور ممکن و محال کی آماجگاہ بنے رہے۔ رات ہی اسے سینے میں معاویہ کی شکل نظر آئی اور اتنی جلدی ملاقات کا امکان بھی پیدا ہو گیا تھا۔

PDF NOVL BANK

ہو سکتا ہے یہ وہ آواز نہ ہو جو مجھے سپنے میں سنائی دیتی رہی۔ "بسمہ کے سامنے دعویٰ" کرنے کے باوجود دماغ میں شکوک ابھرے اور اس نے تلاوت چلا دی۔ وہ لب و لہجہ دل کی گہرائیوں میں محفوظ تھا۔ تلفظ، طرز تلاوت، لہجے کے اتار چڑھاؤ اور سوز و گداز میں سرمو فرق نہیں تھا۔

سوچوں میں ایک اور سوال اٹھا۔ "کیا میرے خواب حقیقت میں اتنے سچے ہو سکتے ہیں۔ ایک گناہ گار بندی ہی تو ہوں، غیر اللہ کی محبت میں مبتلا، ایک مرد سے تعلق کی مستمنی، بغیر نکاح کے اسے شوہر کے روپ میں دیکھنے کی خطا کار۔" وہ لرز کر رہ گئی تھی۔ تبھی ایک سہارا دیتی سوچ موافقت کو میدان میں اتری.... "پاک باز رہنے کو شریک حیات کی طلب غلط کیسے ہو گئی، ایک غیر مرد کی محبت میں شریعت کی حدود کو پھلانگتی تو گناہ گار تھی، غیر اللہ کی محبت اگر اللہ پاک کی محبت کے آڑے آتی، دین سے برگشتہ و بیزار کرتی تب ناجائز تھی۔ پسند کی شادی کی اجازت تو شریعت دیتی ہے۔ زن و شو کے مابین محبت کا حکم تو خود پاک پروردگار دیتا ہے پھر پریشانی کا ہے کی۔" اس کا دل سنبھل گیا تھا۔ گھنٹے پون گھنٹے کی ڈرائیونگ کے بعد وہ مطلوبہ علاقے میں پہنچ گئی تھی۔ چند راہگیروں سے مطلوبہ محلے کی رہنمائی لے کر وہ آگے بڑھ گئی۔ آگے جا کر اسے سڑک سے اتر کر گلیوں

PDF NOVL BANK

میں گھسنا پڑا۔ مزید رہنمائی لے کر جب وہ مسجد عائشہ صدیقہ کے قریب پہنچی تو شام کی آذان بلند ہوئی، اس کا دل خوشگوار انداز میں دھڑکنے لگا تھا۔ یہ آذان وہ پہلی مرتبہ نہیں سن رہی تھی۔ نہ آواز نامانوس تھی۔ اس کے مناسب جگہ پر کار پارک کرنے تک آذان ختم ہو چکی تھی۔ باہر نکل کر وہ مسجد کے دروازے کی طرف بڑھی۔ چند سیڑھیاں طے کر کے مسجد کے دروازے تک پہنچا جا سکتا تھا، وہ اتنی پر جوش و اتاؤلی ہو رہی تھی کہ اسے لڑکی ہونے کا خیال بھی نہ رہا۔ اچانک ایک بزرگ جو پہلی رکعت پانے کے جوش میں.... تیزی سے سیڑھیاں چڑھ رہے تھے، پوچھنے لگے

"بیٹی! کہاں جا رہی ہو؟"

"وہ ہکلائی۔" "مم.... امام مسجد کو ملنا ہے۔"

بزرگوار بولے۔ "بیٹی! مسجد سے ملحق ان کا کوارٹر ہے، وہاں چلی جاؤ نماز کے بعد

"اطمینان سے بات کر لینا۔"

جج.... جی ٹھیک ہے۔ "اثبات میں سر ہلاتے ہوئے وہ رک گئی۔ اسی اثناء میں تکمیل"

تکبیر کے بعد امام نے تلاوت شروع کر دی تھی۔ گرمیوں کی وجہ سے نماز مسجد کے صحن میں ادا ہو رہی تھی اور دروازے تک امام صاحب کی تلاوت کی آواز صاف سنائی دے رہی

PDF NOVL BANK

تھی۔ وہ دل گداز، خوش کن اور دل کش آواز تو پہلے ہی سے دل کی گہرائیوں کا حصہ تھی۔ اس کا جی ہی نہیں چاہ رہا تھا کہ وہاں سے ہے۔ اسی وقت دو نوجوان تیزی سے سیڑھیاں چڑھتے اوپر آئے، مسجد کے دروازے پر کھڑی برقع پوش خاتون سوائے بھکارن کے اور کون ہو سکتی تھی، لیکن اتنے قیمتی لبادے اور رکھ رکھاؤ والی بھکارن شاید انہوں نے زندگی میں پہلی بار دیکھی تھی۔ ان کی متحیر نگاہوں کو دیکھ کر شمامہ مجبب ہوئی اور وہاں سے ہٹنا اس کی مجبوری بن گئی۔ اچانک ایک خیال کے تحت اس نے نوجوان کو آواز دی۔

”.... بھائی بات سنو“

جی باجی! ”نسبتاً کم عمر لڑکا کہتے ہوئے اس کی جانب متوجہ ہوا۔“

”اس نے دھڑکتے دل سے پوچھا۔“ جماعت کون صاحب کروا رہے ہیں؟

”وہ احترام سے بولا۔“ باجی یہ حافظ معاویہ علی ہیں۔“

حافظ معاویہ علی.... حافظ معاویہ علی.... ”زیر لب دہراتے ہوئے وہ سیڑھیاں اترنے لگی۔ معاویہ کے ساتھ حافظ کا سابقہ اتنا لطف انگیز، فرحت بخش اور راحت افزاء تھا کہ وہ کوارٹر کے دروازے تک ”حافظ معاویہ علی.... حافظ معاویہ علی....“ دہراتی گئی۔ اللہ پاک

PDF NOVL BANK

کی شانِ کبریائی پر اس کا دل احساس بندگی سے بھر گیا تھا۔ ایک بدکردار، شرابی و آوارہ شخص کو کس مقام تک پہنچا دیا تھا۔ لاریب اس کا "کن" فرماناساری مشکلوں کا حل تھا۔ چھوٹے سے کوارٹر کو دیکھ کر اسے بے تحاشاپنے محبوب پر پیار آگیا جو اس کی خاطر عیش و آرام کو ٹھوکر مار کر وہاں پڑا تھا۔ کوارٹر کے داخلی دروازے میں جھری دیکھ کر بھی اس نے دستک دینا ضروری سمجھا تھا۔ گو کوارٹر میں کسی کی موجودی کا احتمال نہیں تھا کہ لیکن نماز پڑھا رہا تھا۔ وہ معاویہ کی حالت کا سوچ کر محظوظ ہو رہی تھی جو کوارٹر میں واپسی پر شمامہ کو دیکھ کر ہونا تھی۔

اندر داخل ہوتے ہوئے اس نے چہرے سے نقاب اٹھا دیا تھا۔ اسے جائے نماز پر ایک نسوانی وجود استادہ نظر آیا، ایک دم دل کی دھڑکن غیر متوازن ہوئی اور اس کی ٹانگوں سے گویا سانس نکلنے لگا۔ کوارٹر میں معاویہ کے ساتھ کسی عورت کی موجودی جس طرف اشارہ کر رہی تھی وہ ایسا سوچنے کی ہمت خود میں مفقود پاتی تھی.... "کیا معاویہ نے شادی کر لی تھی.... اسی وجہ سے واپس نہیں لوٹ رہا تھا۔" لرزتی ٹانگوں کے ساتھ تھوڑا آگے بڑھی۔ اسی وقت جائے نماز پر موجود عورت سلام پھیر کر پیچھے مڑی۔ برقع.... پوش لڑکی کو دیکھتے ہوئے وہ متبسم ہوئی.... "آؤ بہن

PDF NOVL BANK

وہ شمامہ کی ہم عمر ہی تھی۔ اس کا سرخ و سفید اور موہنا چہرہ دیکھتے ہی شمامہ کی سماعتوں میں بسمہ کی آواز گونجی۔ "تم اکیلی خوب صورت ہو نہ انوکھی کہ تم جیسی پاکستان میں نپید ہو۔" اس کا دوپٹے میں لپٹا چہرہ چودھویں کے چاند کی ماند چمک رہا تھا۔ یقیناً معاویہ کو اس کا متبادل مل گیا تھا۔ یا شاید یہ اس کے غم سے نجات کا سامان تھا۔ "شمامہ نے ہکلاتے ہوئے پوچھا۔ "آ...آپ کون....؟"

وہ متبسم ہوئی۔ "حالاں کہ یہ مجھے پوچھنا چاہیے۔ خیر، میں ملینہ ہوں امام مسجد صاحب کی شریک حیات۔ اب تمہاری باری۔" اس کا سلجھا ہوا لہجہ تعلیم یافتہ ہونے کی چغلی کھا رہا تھا۔ روشن چہرے پر دینداری کا تقدس اور مہربان صورت خوش اخلاق ہونے پر دال تھی۔ بلاشبہ وہ بہترین ساتھی، عمدہ شریک حیات اور سفر زیست کا مضبوط دوسرا پہیہ تھی۔ اگر معاویہ نے غم غلط کرنے کو اس کا انتخاب کیا تھا تو اس کا مقصد رایگاں نہیں جاسکتا تھا۔ اگر اس نے شمامہ کو بھلانے کی صورت سوچی تھی تو اس کی کوشش کامیاب تھی۔ اگر وہ اسے دیکھ کر فریفتہ ہوا تھا تو حق پر تھا۔ ایک لمحے میں معاویہ کی پسند.... کو مقررہ معیار کا اعلیٰ درجہ دے کر وہ بہ دقت تمام بولی

PDF NOVL BANK

ٹھٹ.... ٹھیک ہے بہن! "نقاب گرا کر وہ پلٹی اور لڑکھڑاتی ہوئی دروازے کی طرف " بڑھ گئی۔ آنکھوں کے سامنے نیلے پیلے دائرے ناچ رہے تھے۔ لڑکی نے اسے آواز دے کر کچھ پوچھا بھی تھا لیکن اس کے سوچنے سمجھنے کی قوتیں منجمد ہو گئی تھیں۔ وہ رکے بغیر چلتی رہی۔ بڑی مشکل سے وہ کارتک پہنچی تھی.... دروازہ کھول کر وہ نڈھال سی سیٹ پر گرمی اور اسٹیرنگ پر ماتھا ٹیک دیا۔

دماغ میں ماضی بعید کی یاد ابھری.... "ٹھیک ہے شادی پر ہامی نہ بھرو، مجھے دھتکارتی رہو، کوئی واسطہ تعلق نہ رکھو.... لیکن کسی اور سے بھی شادی نہ کرو۔ میں بھی نہیں کروں گا۔ تمہیں کسی اور کا بنتے دیکھنا یقیناً مجھ سے برداشت نہیں ہوگا.... ظالم.... سنگ دل.... جھوٹا.... دھوکے باز.... میں اظہار نفرت کے بعد، اتنی زیادتیاں سہنے کے بعد، تمہاری محبت سے اعلان لا تعلق کے بعد بھی تمہاری منتظر ہوں۔ تمہارے نام پر بیٹھی ہوں اور تم نے شادی بھی کر لی.... تمہیں معاف کرنے کی غلطی نہیں کرنا چاہیے تھی، کم از کم عزت نفس تو محفوظ رہتی.... تم نے مجھے کہیں کا نہ رکھا معاویہ.... اسی لیے خوابوں میں آدھمکتے تھے.... تمہیں شہمورانی کا ذرا بھی خیال نہ آیا.... ساری محبت و چاہت جھوٹ کا پلندہ تھی.... ایک بار بھی تصدیق کی کوشش نہ کی کہ میری شادی ہو گئی ہے

PDF NOVL BANK

کہ نہیں.... کسی سے پوچھ ہی لیتے.... مجھ سے بات کرنا گوارا نہیں تھا اپنی بسمہ بہن سے پتا کر لیتے.... اپنے دوست عقیل سے پوچھ لیتے.... شادی سے پہلے ایک بار، کم از کم ایک بار تو پوچھنے کی زحمت کرتے.... "نجانے کتنے گلے، کتنے شکوے اور شکایتیں تھیں جن کی لپیٹ میں دل و دماغ آئے ہوئے تھے۔ ایک بار تو ایسا ابال اٹھا کہ وہ اس کا گریبان تھامنے کو باہر نکلنے لگی تھی مگر پھر عقل، حماقت پر غالب آئی.... وہاں شور شرابہ کرنا کسی طور مناسب نہیں تھا۔

نمازی مسجد سے نکل کر کار اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے وجود کو حیرت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے گھروں کی طرف بڑھ رہے تھے۔ تبھی اس نے ہمت مجتمع کرتے ہوئے کار اسٹارٹ کی اور واپس روانہ ہو گئی۔ گھر تک کیسے پہنچی، یہ اس کا اللہ پاک ہی جانتا تھا۔ گیراج میں کار کھڑی کر کے وہ شل، مضمل و نڈھال وجود کو گھسیٹتے ہوئے خواب گاہ تک پہنچی۔ اور بیڈ پر بکھر گئی۔ اچانک شام کی نماز یاد آئی اور وہ جھٹکا کھا کر اٹھ بیٹھی.... ایک بے وفا کی خاطر وہ اپنے رحمن، رحیم و کریم سے غافل ہو گئی تھی۔ استغفار پڑھتے ہوئے وہ غسل میں گھس گئی، تھوڑی دیر بعد مصلے پر چڑھی اپنے رب کو دکھڑے سنار ہی تھی۔ نماز پڑھ کر مناجات کو ہاتھ اٹھاتے ہوئے دماغ کی سلیٹ صاف ہو گئی

PDF NOVL BANK

تھی۔ ملینے کا پرکشش چہرہ آنکھوں کے سامنے ابھرا، اگر وہ شمامہ سے خوب صورت نہیں تو کم بھی نہیں تھی۔ سرخ و سفید موہنا چہرہ.... موٹی موٹی روشن آنکھیں، لمبوتری گردن، سروقد، سڈول و سمارٹ، شریر دہن، خوش آواز و خوش اخلاق.... ظاہری و باطنی خوبیوں سے مزین ملینے اسے خود سے کئی گنا بہتر لگنے لگی تھی۔ جائے نماز سے اٹھ کر وہ.... بستر پر ڈھیر ہو گئی.... نگاہوں میں کوارٹر کا منظر ابھرا

اس چھوٹے سے کوارٹر میں کتنا سکون، شانتی اور فرحت پھیلی تھی۔ کتنی خوش قسمت تھی ملینے جسے معاویہ اس وقت ملا تھا جب وہ خالص بندہ بن گیا تھا۔ اپنی وجاہت، جاذبیت اور کشش کے علاوہ دین داری، پرہیزگاری اور حفظ قرآن کی دولت کے ساتھ۔ یقیناً ملینے کی بخت آوری میں کسی عقل کے اندھے اور دین سے ناواقف شخص ہی کو شک ہو سکتا تھا۔

تو اتنے عرصے سے گھر نہ لوٹنے کا سبب میں نہیں کوئی اور تھا.... "مضمحل سوچیں شاکی" ہوئیں.... "میں نے جانے کتنی خوش فہمیاں پالی ہوئی تھیں، تمہیں معاف کر کے کتنا اتر رہی تھی، تمہاری تسخیر پر کتنے گھمنڈ میں تھی، وصل کے لمحات میں تمہارے رد عمل کا سوچ کر کتنی پر جوش و بے تاب تھی۔ غریب شمرانی کا تختِ بخت پر براجمانہونا تو نظر کا

PDF NOVL BANK

دھوکا نکلا۔ اپنے انتظار کے اختتام کو خوشحالی و آسودگی جاننا حماقت تھی.... تم بہت برے نکلے معاویہ اتنی تکلیف و اذیت تو تمہارے پہلے رد عمل پر نہیں ہوئی جتنی آج ہو رہی ہے.... "گالوں پر گرم سیال کی روانی جاری ہو گئی۔" یقیناً میرا تشبہ و تخلُّق (انسان کے دل کی وہ حالت جب اسے محبوب کی ہر ادا اور ہر بات پیاری ہو جاتی ہے) بھی تمہارے جبر و تعدی کے سامنے بند نہ باندھ سکا۔ تمہیں ذرا بھی ترس نہ آیا، ذرا بھی نہ سوچا کہ شمو کا کیلبنے گا۔ کس کے سہارے پہاڑ سی زندگی گزاروں گی.... "اشک ریزی کرتے ہوئے اس کے دل و دماغ گلوں شکوں کی آماجگاہ بنے رہے۔

دروازے پر آہٹ ہوئی، دوپٹا چہرے پر رکھ کر اس نے تکیے پر سر ٹیک دیا۔ ساتھ ہی آنکھوں کو رگڑ کر صاف کر دیا۔

عالیہ بیگم کی مہربان آواز آئی۔ "بہو! کس وقت لوٹیں، بتایا بھی نہیں۔ تمہارے انتظار میں ہم بھوکے بیٹھے ہیں۔"

اس کا بہو کننا شمامہ کے دل پر برچھے کی طرح لگا تھا۔ بہ مشکل ہی وہ سخت رد عمل ظاہر کرنے سے رکی تھی ورنہ دل و دماغ چیخنے چلانے پر مائل تھے۔ قدرے نقاہت سے

PDF NOVL BANK

بولی۔ "طبیعت ٹھیک نہیں تھی خالہ جان! اور ماسی زبینہ نے مجھے لوٹتے دیکھا تھا سوچا "آپ کو مطلع کر دے گی۔"

کیا ہوا طبیعت کو۔ "پریشانی ظاہر کرتے ہوئے اس نے شمامہ کے ماتھے پر ہاتھ رکھا۔" ہلکی ہلکی حرارت محسوس کرتے ہی وہ مزید تحقیق کے بجائے صدیقی صاحب کو آوازیں دیتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھی۔

"اجی! سنتے ہو.... بہو بخار سے پھنک رہی ہے۔"

شمامہ نے اسے منع کرنے کو پکارا، مگر نحیف آواز عالیہ بیگم کے کانوں تک نہیں پہنچی تھی۔ صدیقی صاحب نے بھی فوراً کال کر کے ڈاکٹر کو بلا لیا۔ عالیہ بیگم واپس آکر اس کا سر دبائے لگی۔

"عالیہ کی پریشانی نے اسے مجب کر دیا تھا۔" خالہ جان! اتنی بھی بیمار نہیں ہوں۔

یقیناً اتنی دیر گرمی میں مارے مارے پھرتی رہی ہو بخار تو ہونا تھا، کتنا منع کرتی ہوں دفتر سے سیدھا گھر لوٹا کرو اور کہیں کام سے جانا ہو تو دفتر سے چھٹی کر لیا کرو.... مگر تمہیں کوئی فرق ہی نہیں پڑتا۔" شفقت بھرے لہجے میں کوسٹے ہوئے وہ سر دباتی رہی۔

PDF NOVL BANK

صدیقی صاحب نے بھی آکر حال پوچھا۔ "ہلکا سا سر درد ہے چچا جان! آپ نے یونہی ڈاکٹر صاحب کو زحمت دی ہے۔"

صدیقی صاحب مسکرائے۔ "تمہیں فکر کی ضرورت نہیں اسے زحمت کا خاطر خواہ معاوضا ملے گا۔"

ڈاکٹر کی آمد تک دونوں اس کے پاس رہے۔ ڈاکٹر نے معائنہ کر کے طمانیت کا اظہار کیا۔ فکر کی بات نہیں، ہلکی سی حرارت ہے۔ "بیگ سے دو تین خوراکیں گولیوں کی نکال" کراس نے عالیہ بیگم کو کھانے کی ترتیب بتائی اور اجازت لے کر رخصت ہو گیا۔ ماسی زبینہ دودھ گرم کر کے لے آئی تھی۔ مجبوراً دودھ کے گلاس کے ساتھ اسے دو گولیاں نگلنا پڑیں۔ عالیہ بیگم اس کے ساتھ بیٹھ کر سر دباتی رہی۔ شمامہ جانتی تھی کہ اس نے منع کرنے پر نہیں رکنا تھا۔ جان چھڑانے کو دو تین منٹ بعد ہی وہ گرے سانس لینے لگی۔ خوابیدہ سمجھ کر عالیہ بیگم احتیاط سے باہر نکل گئی تھی۔ وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔ عشاء کی اذان کو کافی دیر گزر گئی تھی۔ نماز ادا کر کے وہ بسمہ کا نمبر ملانے لگی۔

PDF NOVL BANK

گھنٹی وصول کرتے ہوئے اس کی چمکتی آواز ابھری۔ "السلام علیکم! شاید کمنٹ کا جواب آگیا ہے جو بسمہ غریب کو بے آرام کرنے کی سوجھی ہے۔
وہ آبدیدہ ہوئی۔ "اس نے مجھے دھوکا دیا ہے بسمہ! اس ظالم سے خیر کی توقع ہی عبث تھی۔"

"بسمہ بیزاری سے بولی۔ "شاید پھر کوئی الٹا سیدھا خواب دیکھ لیا ہے۔
کاش سپنا دیکھا ہوتا، مگر یہ حقیقت ہے، حافظ معاویہ علی نے شادی کر لی ہے اور تم"
کہتی تھیں ناں، میں اکیلی خوب صورت ہوں نہ انوکھی کہ میرے جیسی پاکستان میں ناپید
"ہو۔ خوش ہو جاؤ بسمہ تمہارا کہا سچ ثابت ہوا۔ ملینہ ایسی ہی ہے۔
"بسمہ متعجب ہوئی۔ "ہوش میں ہو۔"

"شام ہی کو آیا ہے، جب معاویہ کی بیوی سے ملاقات ہوئی۔"
بسمہ اس کے واپس کو برے خواب کا شاخسانہ سمجھ رہی تھی، شرارت سے بولی۔ "جہاں
تک میرا اندازہ ہے، معاویہ بھائی کی خواب گاہ کی تلاشی میں تمہارے ہتھے کسی ایسے
"مشروب کی بوتل چڑھ گئی، جسے پینا نہیں چاہیے تھا۔"

PDF NOVL BANK

وہ تفصیل بتاتے ہوئے بولی۔ "تمہارے گھر سے نکلتے ہی کمنٹ کا جواب آگیا تھا۔ میں مذکورہ پتے پر پہنچی تو شام کی آذان ہو رہی تھی۔ اس ہرجائی کی آواز کیسے نہ پہچانتی۔ جماعت بھی اسی نے کروائی.... ایک بھائی سے امام صاحب کا نام پوچھا تو اس نے حافظ معاویہ علی بتایا، اگر کچھ شک تھا بھی سہی تو جانا رہا۔ ایک بزرگوار نے امام مسجد کے کوارٹر کی طرف رہنمائی کی، وہاں پہنچی اور اس کی خوب صورت دلہن کو دیکھ کر واپس بھاگ

"پڑی۔ ملینے نام ہے.... ملینے معاویہ.... کتنا چجتا ہے، ہے ناں؟

"بسمہ کی الجھن آمیز آواز ابھری۔ "مجھے اب بھی یقین نہیں آ رہا کہ یہ خواب نہیں ہے۔ وہ تلخی سے بولی۔ "یوٹیوب پر اس تلاوت کے ذیل میرا کمنٹ اور اس کا جواب دیکھ لو

"شک دور ہو جائے گا۔

وہ شادی کیسے کر سکتا ہے؟.... شہمورانی کے بجائے اسے جنت کی حور بھی قبول نہیں"

"تھی۔

"شمامہ گلوگیر ہوئی۔ "شاید ملینے اسے جنت کی حور سے بھی خوب صورت لگی ہو۔

"ملاقات نہیں کی؟"

PDF NOVL BANK

وہ رنکھی ہوئی۔ "کچھ رہ گیا تھا کہ ملاقات کرتی.... اسے کبھی معاف نہیں کروں گی، کبھی نہیں ہمیشہ نفرت کروں گی۔ اور دیکھنا اس سے ہزار گنا خوب صورت اور وجہ لڑکے سے شادی کروں گی۔ کوئی ایسا جو اس ظالم سے بڑھ کر خوش الحان ہوگا.... تم دیکھنا بسمہ! شہورانی اتنی گئی گزری نہیں ہے.... اسے لینٹ کا جواب پتھر سے ملے گا.... بہت برداشت کر لیا، بہت سہ لیا مزید نہیں.... کیا سمجھتا ہے، مجھے اس سے بہتر نہیں ملے گا....؟ اس کی غلط فہمی جلد ہی دور کر دوں گی.... میں.... میں...." حلق میں کڑوا گولا.... پھنسا اور وہ رو دی

اے شہو!.... پاگل تو نہیں ہوئی ہو.... "بسمہ نے پچکارا۔ "ایسے نہیں روتے میری" جان! وہ اکیلا مرد تو نہیں ہے کہ یوں تڑپ رہی ہو۔ اتنی سمجھ دار ہو، اچھی طرح جانتی ہو یہ فیصلے کسی اور کے ہاتھ میں ہیں۔ اور جس کے ہاتھ میں ہیں وہ اپنے بندوں کے فائدے نقصان اور ترجیحات کو ان سے زیادہ جانتا ہے۔ بھول گئیں تم نے ہی بتایا تھا.... [کوئی مصیبت نازل نہیں ہوتی مگر اللہ پاک کے حکم سے (تغابن-۱۱)] اور یہ کہ.... [اور وہی ہنساتا ہے اور وہی رلاتا ہے (سورہ نجم-۳۴)] مجھے تو رب کی رضا میں "راضی رہنے کے فضائل سنائی ہو اور خود ذرا سی بات پر آنسو بہانا شروع کر دیے۔

PDF NOVL BANK

اس نے دہائی دی۔ "یہ ذرا سی بات ہے۔ میری زندگی میں تاریکیاں بھر گئیں، حسرتیں ناکام و نامراد ہوئیں، تمنائوں کا خون ہوا، اناؤ خوداری سولی پر چڑھ گئی اور وہ مجھ سے بچھڑ گیا جس کے لیے چار سال سے آس و امید کی شمع جلانے منتظر بیٹھی تھی۔ بہتر تھا میں معافی کا اعلان ہی نہ کرتی.... کم از کم عزت نفس تو سلامت رہتی۔ دل کو بہلایا تھا، خود کو سمجھالیا تھا، اس کی زیادتیاں و ناروا سلوک مد نظر رکھ کر اسے دھتکارنے کی ہمت باندھ لی تھی، لیکن تم نے بار بار اس کی سفارش کر کے، میرے افعال کو غلط گردان کے، میرے دل کو اس کی طرف مائل کیے رکھا.... اب کہتی ہو روتی کیوں ہوں؟.... اب نہ روؤں، نہ مچلوں، دہائی نہ دوں تو کب؟.... اور صرف تم ہی نہیں، خالہ جان، چچا جان اور ثالثہ باجی بھی میرے مجرم ہیں۔ سب نے مجھے ورغلا یا.... اس کی طرف مائل کیا.... اس کی شریک حیات کے سنگھاسن پر بٹھائے رکھا.... بلکہ سب سے بڑا مجرم وہ ہے.... کیوں میرے خوابوں میں آتا تھا، کیوں چاہت جتلاتا تھا کیوں.... کیوں.... کیوں.... "شمامہ کو معلوم ہی نہیں تھا کہ کیا الٹا سیدھا بولے جا رہی ہے۔

شمو میری جان! اس معاملے میں سب قصور وار اور سب بے گناہ بھی۔ ہمیں اس کے "خلوص، تم سے بے تحاشا محبت اور سدھرنے کا یقین تھا۔ تمہارے دل کی حالت کا بھی

PDF NOVL BANK

اندازہ تھا۔ لیکن مقدر کے چکر پر مطلع نہ ہو سکے۔ وہ بے چارا بھی تو تمہارے بار بار دھتکارنے، شادی سے انکار کرنے اور تمہارے نکاح کا اعلان ہونے کے بعد دور جانے پر مجبور ہوا۔ والدین اس کا مطالبہ تسلیم کرنے پر راضی نہ تھے، ثالثہ باجی نے تمہیں حق بہ جانب سمجھتے ہوئے اس کی مدد سے ہاتھ اٹھا لیا تھا، میں نے اپنی بے بسی کا اعلان کر دیا تھا تو اس کے پاس کیا انتخاب باقی رہا؟.... آخر اسے بھی زندگی گزارنے کا سہارا چاہیے تھا۔ اس بکھرے ہوئے کو سمیٹنے، منتشر کو اکٹھا کرنے اور تتر بتر کو یکجا کرنے کو کوئی عورت ہی کام آسکتی تھی۔ شمامہ رانی کے غم کا مداوا اتنا آسان تو نہ تھا۔ اگر اس نے غم سہارنے کو ملینے بی بی کو چن لیا تو کیا برا کیا؟.... یہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے کہ تمہیں واویلا کرنے کی ضرورت پڑے یا ہمارے شور کرنے سے حل ہو۔ سب سے بہتر "چپ سادھنا ہے میری جان۔"

جھوٹ بولتی ہو.... بکو اس کرتی ہو.... دروغ گو، کاذبہ! اب بھی اس کی طرف داری کر رہی ہو۔ چچا اور خالہ جان بھی اس کے ملنے پر خوشی کے شادیاں بجاؤں گے، ثالثہ باجی کی دلی مراد بھی پوری ہو جائے گی۔ اسے بھی ملینے مل گئی.... مگر شمو کا کیا؟ اس کا بابا جانی نہیں رہا ناں.... اس بے چاری کی کس کو فکر؟.... کیا ہوا، ایک حقیر کا دل ہی تو

PDF NOVL BANK

ٹوٹا۔ ہم جیسوں کے دل ٹوٹنے کو ہی ہوتے ہیں۔ کسی غریب کی تمنا پوری ہونے کے لیے تھوڑی ہوتی ہے۔ مفلس کی حسرت نے کب کاش کا چولا اتارا ہے، یتیم کا پرسان حال کون بنتا ہے۔ تم سب کل بھی اس ظالم کے طرف دار تھے اور آج بھی اسی کے حمایتی ہو۔ میں تم سے بھی نفرت کرتی ہوں.... مجھے کسی کی ضرورت نہیں، نہ کوئی میرا ہے.... اور نہ مجھے کسی کا بننا ہے۔ اور یاد رکھنا

تمہاری چپ بھی ٹوٹے گی

مجھے تم مر تو جانے دو

ہچکیاں لیتے ہوئے اس نے موبائل فون کو صوفے پر پھینکا اور گھٹنوں میں سر دے کر بیٹھ گئی۔

چند لمحوں بعد ہی عالیہ اور صدیقی صاحب متوحش کمرے میں داخل ہوئے۔ یقیناً انھیں بسمہ نے کال کی تھی۔

شمو بیٹا! کیا ہوا؟ "دونوں اس کے ساتھ بیڈ پر بیٹھ گئے تھے۔"

وہ چپ سادھے رہی.... صدیقی صاحب نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ اور محتاط انداز

.... میں پوچھا

PDF NOVL BANK

”بسمہ بیٹی بتا رہی تھی تم نے معاویہ کو ڈھونڈ لیا ہے؟“

گھٹنوں سے سر اٹھا کر اس نے ویرانی بھری نگاہ ان پر ڈالی جو چہرے پر ہزاروں امیدیں سجائے متوجہ تھے۔ بیٹے کے ملنے کی خوش خبری میں انھیں شمامہ کے غم کا دھیان نہیں رہا تھا۔ ان کی بلا سے اگر معاویہ نے شادی کر لی تھی تو یہ اس کا مسئلہ تھا، شاید ان کی غرض بیٹے کی باخیریت واپسی سے تھی۔

ان کی آنکھیں میں التجاؤں کا طومار چھپا تھا۔ اس نے تپائی سے نوٹ بک اٹھائی اور معاویہ کا پتا گھسیٹ کر ان کی طرف بڑھا دیا۔

”عالیہ نے لرزتے ہاتھوں سے کاغذ تھاما۔ ”وہ سچ میں وہاں موجود ہے۔“

وہ تلخی سے بولی۔ ”ہاں خالہ جان! وہ ہر جائی وہیں پر ہے.... اکیلا نہیں اپنی بیوی کے ساتھ۔ مجھے دھوکا دیا، چھوڑ دیا، کسی اور سے شادی کر کے گھر بسا لیا اور شمو چار سال سے اس کی خواب گاہ آباد کیے انتظارِ لاحاصل کا مزا چکھ رہی ہے۔“

عالیہ اس کی اشک شوئی کرتے ہوئے بولی۔ ”تمہیں کیسے پتا چلا بیٹی!.... مکمل تفصیل

”بتاؤ اور رونا بند کرو تم اکیلی نہیں ہو، تمہاری خالہ جان اور چچا جان تمہارے ساتھ ہیں۔“

PDF NOVL BANK

صدیقی صاحب بولا۔ "جب تمہیں وہ قبول ہی نہیں تھا تو اس کی شادی پر برہمی کیسی؟
"اور سچ تو یہ ہے وہ میری بیٹی کے قابل ہی نہیں ہے۔"

"وہ گلوگیر ہوئی۔" جھوٹ کہا تھا، جیسے آپ غلط بیانی کر رہے ہیں۔

میری شمو بیٹی اتنی بد تمیز تو کبھی نہیں تھی۔ "صدیقی صاحب نے زبردستی کی"
مسکراہٹ ہونٹوں پر بکھیری۔

شمو معافی چاہتی چچا جان۔ "اس نے سر گھٹنوں میں دے دیا۔"

صدیقی صاحب نے قریب ہو کر اس کی پیٹھ تھپکی۔ "اپنی بیٹی کے لیے میں ایسا رشتہ
"ڈھونڈوں گا جو معاویہ سے کئی گنا خوب صورت، دین دار اور اچھا ہو گا۔"

فکر کیوں کرتی ہو، مرد دو شادیاں بھی تو کر سکتا ہے.... اس کلمو ہی کو تو گھر میں گھسنے
ہی نن.... نہیں دوں گی۔ "عالیہ بیگم ایک ساتھ شمامہ اور صدیقی صاحب کی تیز نظروں
کی تاب نہیں لا سکتی تھی۔ ہکلاتے ہوئے بولی۔ "مم.... میرا مطلب شمو رانی! ہمیشہ اپنی
"خالہ جان کے پاس ہی رہے گی ناں۔"

شمامہ کے دماغ میں بد تمیزی بھرے کئی جواب ابھرے، مگر وہ ہونٹ بھینچے خاموش
رہی۔ اپنے بڑوں سے زبان لڑانا اسے بابا جانی نے نہیں سکھایا تھا۔

PDF NOVL BANK

صدیقی صاحب نے اسے سخت لہجے میں ڈانٹا۔ "اگر عقل نہ ہو تو خاموش رہ کر اپنی حماقت و جہالت کی پردہ پوشی کی جا سکتی ہے۔"

عالیہ ندامت سے بولی۔ "میرا وہ مقصد نہیں تھا، مم.... میں نے تو بس ایک تجویز پیش کی تھی۔ بیٹی اگر برا لگا ہو تو اپنی خالہ کو معاف کرنا۔"

وہ اتنی رنجیدہ تھی کہ اخلاق نبھانے ہی کو عالیہ کی تردید نہ کر سکی اور صدیقی صاحب کو مخاطب ہو کر بولی۔ "چچا جان! اجازت دیں میں صبح یہاں سے جانا چاہتی ہوں۔ اگر آپ رہائش کا بندوبست نہیں کر سکتے تو کوئی بات نہیں میں سنبھال لوں گی۔"

صدیقی صاحب نے شفقت بھرے لہجے میں ڈانٹا۔ "شاید تمہیں پٹنے کا زیادہ ہی شوق چڑھا ہے۔"

"وہ اداسی سے بولی۔ "شاید مسئلہ میری پٹائی سے بھی حل نہ ہو۔"

تو کیا تمہارا یہاں رہنا معاویہ کی خاطر تھا، اس کی وجہ سے تم نے عالیہ بیگم کو خالہ بنایا اور "دن رات دیکھ بھال کی۔ اور اسی کی وجہ سے مجھے چچا جان کے سنگھاسن پر بٹھایا، اسی کی بدولت گھر کی ویرانی کو رونق بخشی۔ تمہارا مطمح نظر صرف معاویہ کا حصول، اس کی محبت اور چاہت تھی۔ جبکہ ہم کسی اور غلط فہمی میں مبتلا تھے۔ خیر، کوئی بات نہیں تمہاری

PDF NOVL BANK

مرضی - ہم نے کون سا تمہارا خیال رکھا، توجہ دی یا بہتری کا سوچا۔ گھر میں رکھا کہ نوکرانی کی طرح تم سے خدمت لینا تھی، دفتر میں بٹھایا کہ کاروبار کے لیے معاون کی ضرورت تھی۔ فریقین کے اپنے مقاصد و ترجیحات تھیں۔ جانبین خود غرض اور مطلب پرست تھے۔ ہمارا مقصد پورا ہو گیا اور تمہاری امید بر نہ آئی جس پر افسوس کرنے کے علاوہ کچھ نہیں کیا جاسکتا "ٹھنڈا سانس بھرتے ہوئے وہ عالیہ کو مخاطب ہوا۔ "چلو بیگم! شمامہ رانی اب اتنی بڑی ہو گئی ہے کہ اپنے فیصلے خود لے سکے۔ اور ہمیں بھی بیٹا ملنے کی امید ہو گئی ہے تو پرانی لڑکی سے ہمیں کیا مطلب؟ پہلے تو بیٹے کی وجہ سے اسے گھر میں رکھا "ہوا تھا اور ناز نخرے برداشت کر رہے تھے۔

چچا جان!.... "شمامہ چیختے ہوئے اس کے بازو سے چمٹی۔ "آپ بالکل بھی اچھے نہیں ہیں، آپ سے کبھی بات نہیں کروں گی، نہ راضی ہوں گی، ملنا تو چھوڑیں دیکھوں گی بھی.... نہیں

"صدیقی صاحب ہنسے "پھر بکواس کرو گی۔

نہیں، کبھی نہیں.... "منہ بسورتے ہوئے اس نے صدیقی صاحب کے کندھے پر سر "ٹیک دیا۔

PDF NOVL BANK

پہلے بھی بتایا ہے، یہ میرا گھر ہے۔ اور تمہارے مجرم ہم نہیں ہیں، پھر ہم سے کیسا "جھگڑا؟ باقی رہا معاویہ تو اسے معلوم ہی نہیں ہے تم نے اسے معاف کر دیا ہے۔ اگر وہ.... محبت میں ثابت قدم نہ رہ سکا تو اپنا ہی نقصان کیا ہے ناں، تم کیوں خون جلاتی ہو "وہ دھیرے سے بولی۔ "میں دوسری منزل پر منتقل ہونا چاہتی ہوں۔ پورا گھر ہی میری بیٹی کا ہے۔ اگر نیچے رہنا چاہو تو معاویہ کا نچلی منزل پر داخلہ ہی ممنوع " کر دیں گے۔ اجازت لیے بغیر سیڑھیاں نہیں اترے گا۔ اور دوسری منزل پر رہنا چاہو تو "اسے اوپر جانے کو اجازت کی ضرورت پڑے گی۔ اس نے برہمی بھرا اعلان کیا۔ "صبح سویرے ہی اس کا سارا سامان۔ یہاں سے نکال باہر "کروں گی۔

ٹھیک ہے۔ اور اب سو جاؤ۔ "اسے لٹا کر میاں بیوی باہر نکل آئے۔ خواب گاہ میں "پہنچتے ہی عالیہ نے ثالثہ کو کال کر دی تھی۔ بھائی کی خیر خبر ملتے ہی وہ فوراً اس طرف جانے کو مچلی۔ مگر صدیقی صاحب نے یہ کام صبح تک ملتوی کر دیا۔ طلوع آفتاب کے ساتھ ثالثہ وہاں پہنچ گئی تھی۔ ملازمہ کو دوپہر کا خصوصی کھانا تیار کرنے کا حکم دے کر وہ

PDF NOVL BANK

نکل پڑے۔ شمامہ کی جذباتی حالت کے پیش نظر اسے مطلع کرنا یا ساتھ چلنے کی دعوت دینا مناسب نہیں سمجھا تھا۔

ڈیڑھ گھنٹے بعد پوچھ تاچھ کے وہ مسجد عائشہ صدیقہ تک پہنچ گئے تھے۔ کار مناسب جگہ پارک کر کے وہ مسجد سے ملحق کوارٹر کی طرف بڑھ گئے۔ ان کے دل عجیب انداز میں دھڑک رہے تھے۔ اتنے عرصے بعد کھوئے ہوئے لاڈلے کی دید کو آنکھیں بے تاب تھیں۔ ثالثہ نے.... دروازے پر دستک دی۔ قدموں کی چاپ قریب آئی، مترنم نسوانی آواز ابھری "کون؟"

"عالیہ بے صبری سے بولی۔" دروازہ کھولو بیٹی میں تمھاری ساس ہوں۔
زنجیر گرنے کی کھن کھناہٹ کے ساتھ پٹ وا ہوئے۔ ایک خوب صورت لڑکی آنکھوں میں حیرت کے دیپ جلائے کھڑی تھی۔ صدیقی صاحب پر نظر پڑتے ہی اس نے دوپٹا منہ پر لپیٹتے ہوئے دروازے کی آڑ پکڑی۔

اپنے سر سے پردہ نہیں کیا جاتا بیٹی! "عالیہ اور ثالثہ ایک ساتھ داخل ہوئیں۔"
"وہ گھبراتے ہوئے مستفسر ہوئی۔" آپ کو پہچانا نہیں؟
"ثالثہ ہنسی۔" پہچان کرا تو دی ہے۔ یہ بتاؤ معاویہ بھائی کہاں ہے؟

PDF NOVL BANK

مسجد میں.... "زبان سے کہتے ہوئے اس نے ہاتھ سے بھی اشارہ کر دیا تھا۔"

اس کی آنکھ ٹھوکر کھانے سے کھلی تھی۔

ہڈ حرام، تمہیں راستہ ہی ملا ہے آرام کرنے کو۔ "غصیلے بزرگوار جلد بازی میں اس کے جسم سے ٹھوکر کھا بیٹھے تھے۔ اسے کوس کر اپنی غلطی پر پردہ ڈالنے لگے۔ "سوٹا لگا کر منحوسوں کو سدبدھ نہیں رہتی۔" باآواز بلند بڑبڑاتے ہوئے وہ آگے بڑھ گئے۔ معاویہ کے پہلو میں بزرگوار کے نوکیلے جوتے کی ٹھوکر نے اچھی خاصی چوٹ پہنچائی.... تھی۔ چوکڑی مار کر بیٹھتے ہوئے وہ دھیرے سے بڑبڑایا

ونج قاصد یار توں پچھ تا سہی

ساڈے اُجڑن تے او خوش تاں ہے

چہل پہل شروع ہو گئی تھی۔ لوگ دائیں بائیں بے نیازی سے گزر رہے تھے۔ اس کا وجود اتنی اہمیت کا حامل بھی نہیں تھا کہ کوئی توجہ سے دیکھ ہی لیتا۔ اگر کوئی بھولی بھٹکی

PDF NOVL BANK

نظر پڑ بھی جاتی تو اس میں حقارت، کراہیت اور ملامت بھری ہوتی۔ پسینے اور مٹی نے اس کے کپڑے ہی میلے نہیں کیے تھے حلیہ بھی بگاڑ دیا تھا۔ بکھرے بال، کئی دنوں کی بڑھی ہوئی شیو، آنکھوں میں ویرانی، چہرے پر مایوسی، حسرت، ناامیدی اور اذیت پھیلی تھی۔ پرآگندہ حال، بکھرا وجود، منتشر خیالات، پریشان چہرہ، افسردہ اور خود سے نالاں۔ اس حالت میں شاید اسے رشتہ دار بھی نہ پہچانتے۔

فٹ پاتھ سے ملحق پارک کی دیوار تھی۔ وہ دیوار سے ٹیک کر بیٹھ گیا۔ چند راہگیروں نے قریب سے گزرتے ہوئے سکے اور چھوٹے نوٹ بھی اس کی جانب پھینکے تھے۔

سیٹھ معاویہ علی صدیقی، یہ ہے تمہاری حیثیت۔ چہرے و کپڑوں پر مٹی کے چند داغ "کیا لگے لوگوں نے تمہیں بھیک منگا سمجھنا شروع کر دیا۔ گویا کار، کوٹھی اور قیمتی کپڑے ہی تمہاری حیثیت کا تعین کرتے ہیں۔ اگر یہ سب کسی بھیک منگے کو مل جائیں تو اسے بھی سیٹھ سمجھا جائے گا۔ خارجی عناصر پر اترانا کہاں کی عقل مندی ہے۔ مفلسی و امارت ہی اگر پہچان کے معیار ہیں تو شخصیت، کردار، خوبیاں و خامیاں کس پلڑے میں رکھی جائیں گی۔" اپنی ذات سے استفسار شروع ہو گئے تھے۔

PDF NOVL BANK

گزشتہ صبح ناشتا کیا تھا اور اب بغیر کھائے پیے چوبیس گھنٹوں سے زیادہ ہو چکے تھے۔ اسے شدت کی پیاس محسوس ہو رہی تھی۔ وہ پارک کی غربی دیوار کے ساتھ بیٹھا تھا۔ اور دیوار کے اندرونی طرف لگے درختوں کا سایہ اس پر پڑ رہا تھا۔ لیکن جونھی سورج نے نصف مسافت طے کی، دھوپ تیز ہوئی اور سایہ دیوار کی طرف سمٹ کر دور ہٹنے لگا۔ یوں جیسے آرام و سکون نے ساتھ چھوڑا تھا۔ البتہ اس کی حالت ایسی تھی کہ سایہ سکون دے رہا تھا نہ دھوپ سے کوئی تکلیف ہو رہی تھی۔ پیاس کی شدت سے حلق میں کلنٹے پڑ رہے تھے۔ پسینے بہنا رک گیا تھا کہ جسم میں پانی کی مقدار میں خاطر خواہ کمی ہو چکی تھی۔ پسینے اور مٹی سے لٹھڑا لباس اکڑ کر علیحدہ تکلیف کا باعث بن رہا تھا، مگر وہ پاؤں پسارے بیٹھا رہا۔

اولاد سے نالاں ایک باپ جو بیٹے کی معیت میں قریب سے گزر رہا تھا۔ اس کی جانب اشارہ کرتے ہوئے بیٹے کو نصیحت کرنے لگا۔ "دیکھ لیانٹے کا انجام، اس بد بخت کے دماغ سے دھوپ سائے کا احساس زائل ہو گیا ہے۔ تبھی تمہیں منع کرتا ہوں آوارہ دوستوں کی صحبت چھوڑ دو....." جب تک آواز سماعتوں تک پہنچتی رہی باپ کی نصیحتیں جاری

PDF NOVL BANK

تھیں۔ وہ دو تین گھنٹے سے زیادہ تیز سورج کا مقابلہ نہیں کر پایا تھا اور لڑھک کر پہلو کے بل گر پڑا۔ آنکھیں بند ہو گئی تھیں۔

سائے ڈھلے گرمی کی شدت میں کمی آئی۔ پیاس کی زیادتی نے اسے آنکھیں کھولنے پر مجبور کر دیا۔ حلق میں کانٹے پڑے تھے، دماغ میں سائیں سائیں ہو رہی تھی اور جسم نقاہت سے ہلنے جلنے کے قابل نہیں رہا تھا۔ بڑی مشکل سے وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ صبح کی طرح اس وقت بھی ٹریفک کا ازدحام تھا۔ جیسے پرندوں کے غول آشیانوں کو لوٹتے ہیں یونہی بنی آدم اپنے ٹھکانوں کی جانب لوٹ رہے تھے۔ امیر غریب، چھوٹے بڑے، بیمار صحت مند، ادنیٰ اعلیٰ، عقل مند بے وقوف تمام اپنی منزل کی جانب رواں دواں تھے۔

منتظر ہوتی ہیں چولھوں پہ کھنکتی چوڑیاں
لوٹ آنا تم گھروں کو شام جب ہونے لگے

تمام کاکوئی نہ کوئی تو گھر میں منتظر تھا، اس کا کون تھا کہ لوٹتا۔ محبت کرنے والی باجی ہی نے جب دھتکار دیا تھا تو کوئی اور کیا غم بانٹتا۔

PDF NOVL BANK

ایک گنے رس والا قریب سے گزرا۔ ریڑھی پر رس نکلنے کی مشین اور تھوڑے سے گنے بچے تھے۔ یقیناً وہ دیہاڑی لگا کر گھر جا رہا تھا۔ معاویہ نے نحیف آواز میں پکارا۔ اگر آواز کے ساتھ ہاتھ کا اشارہ نہ کرتا تو شاید وہ نہ سن پاتا۔

وہ ریڑھی روک کر متوجہ ہوا۔ اور معاویہ نے ایک انگلی اٹھا دی۔

فقیر! پیسے بھی ہیں یا اللہ کے نام پر چاہیے۔ "طنزیہ انداز میں کہتے ہوئے اس نے ریڑھی" روک دی تھی۔ معاویہ کے قریب تھوڑی سی ریزگاری بکھری تھی جو راہگیروں نے بھیک کے نام پر پھینکی تھی۔ اس کا ہاتھ بہ مشکل جیب میں رینگا۔ بٹوہ باہر نکال کر ٹولا تو چند چھوٹے بڑے نوٹ دکھائی دیے۔

درمیانی مالیت کا ایک نوٹ نکال کر اس نے بٹوہ جیب میں رکھ لیا تھا۔ ریڑھی والا مشین چلا کر گنے اندر ڈال رہا تھا۔ رولروں کے پیچ پھنس کر گنا چپکنے لگا اور اس کا سارا رس نکل کر دھاتی پر نالے میں بہتا ہوا برتن میں جمع ہونے لگا۔ وہ منظر اسے اپنی زندگی کے مشابہ لگا تھا۔ یوں جیسے لوہے کا ایک رولر شمامہ ہو، دوسرا اس کے والدین اور وہ ان کے درمیان گنے کی مانند نہچرتا جا رہا تھا۔ ریڑھی والے نے گلاس بھر کے ایک سفید لفافے میں انڈیلا اور لفافہ اسے پکڑا دیا۔ اس کی سوالیہ نظروں کو دیکھتے ہوئے وضاحت کرنے لگا۔

PDF NOVL BANK

سائیں، ان گلاسوں میں شرفا پیتے ہیں۔ کسی نے آپ کے ہاتھ میں گلاس دیکھ لیا تو ”دھندے پر اثر پڑے گا۔ لوگ تو بات کا بتنگڑ بنا جیتے ہیں۔“

اس کے ہاتھ سے پچاس کانوٹ پکڑ کر اس نے دس روپے واپس کیے اور آگے بڑھ گیا۔ معاویہ کے ہونٹوں پر تبسم نمودار ہوا، جی چاہا بلند بانگ قہقہے لگائے۔ اس کے ہونٹوں سے لگنے کے بعد ریڑھی والے کا گلاس پلید ہو جاتا۔

صحیح کہا دوست.... بالکل درست کہا۔ بلاشبہ میں اتنا ہی گندا ہوں۔ بلکہ اس سے بھی ”زیادہ گندا ہوں۔ لوگوں کے مجھ سے مخاطب ہونے پر بھی قد غن ہونا چاہیے۔“ خود کلامی کرتے ہوئے اس نے لفافے کے کونے کو دانتوں سے کاٹا اور ٹھنڈا مشروب حلق میں اتارنے لگا۔ ہر قطرے کے ساتھ مردہ جسم میں جان پڑ رہی تھی۔ ایک گلاس گنے کے ر س سے اس کی پیاس تو نہیں بجھی تھی لیکن اتنی طاقت جسم میں آگئی تھی کہ حرکت کر سکتا۔ دیوار کا سہارا لے کر کھڑا ہوا اور آہستہ رومی سے آگے بڑھنے لگا۔ پارک کی دیوار کا چکر کاٹ کر وہ دروازے سے اندر داخل ہو گیا۔ دروازے کے ساتھ چند مٹکے دھرے

تھے، پلاسٹک کا ایک میلا کچھلا گلاس بھی رکھا تھا۔ وہ گلاس بھر بھر کر حلق میں اندیلنے لگا۔ اور اچھی طرح سیر ہو کر باہر نکل آیا۔ اب قدموں میں جان پڑ گئی تھی۔ سمت کا تعین کیے

PDF NOVL BANK

بغیر اس کے قدم اٹھنے لگے۔ شام کی آذان کانوں میں پڑی مگر رکے بغیر چلتا رہا۔ ایک چھپر ہوٹل کے پاس سے گزرتے ہوئے اسے بھوک کا احساس ہوا، دکھ درد، پریشان کر سکتے ہیں بھوک پیاس سے لا تعلق نہیں کر سکتے۔ اس نے جو ننھی لکڑی کے بیچ پر نشست سنبھالنا چاہی ایک مفلوک الحال بیرے نے ٹوک دیا تھا۔

".... او سائیں.... دھندے کا وقت ہے بعد میں آنا"

غصہ نہیں آیا تھا کہ یہی تو وہ چاہتا تھا۔ اس لیے کہ شمامہ کی یہی مرضی تھی۔
"کھانا کھانا ہے۔"

پیسے ہیں؟ "بیرے نے طنزیہ لہجے میں پوچھا۔ اور معاویہ نے سو کا نوٹ اس کی طرف بڑھا دیا۔

واہ سائیں! آج تو مال دار ہو اور یہ بٹوہ کس بے چارے کا اڑایا ہے۔ "بیرے نے نوٹ لیتے ہوئے پھبتی کسی کہ اتنا قیمتی بٹوہ کسی فقیر کی ملکیت نہیں ہو سکتا تھا۔
اس نے جواب پینے کی زحمت نہیں کی تھی۔

اچھا کھانا لاتا ہوں تم یہاں بیٹھو۔ "اس نے لکڑی کی چوکی بیٹھنے کو دی کہ معزز نہ سی گاہک تو تھا۔ معاویہ چوکی کو دور دھکیل کر زمین ہی پر پھسکڑا مار کر بیٹھ گیا تھا۔

PDF NOVL BANK

بیرا اخبار پر تین روٹیاں اور ان پر مسور کی دال کا سالن ڈال کر لے آیا تھا۔ کیوں کہ ایک مفلوک الحال بھیک منگا شرفاء کے برتنوں میں کھانے کا مجاز نہیں تھا۔

اخبار گود میں رکھ کر وہ کھانے کو جڑ گیا۔ مسلسل چھتیس گھنٹوں کی بھوک سے معدہ بالکل خالی تھا۔ وہ تینوں روٹیاں چٹ کر گیا تھا۔ پیٹ بھرنے کے بعد سستی طاری ہونے لگی، مگر آرام کرنے کے بجائے وہ چل پڑا۔ رستہ معلوم تھا نہ منزل کا پتا تھا لیکن سکون چلنے ہی میں تھا۔

رات گئے دو تین جگہوں پر اسے پولیس والوں کی گالیاں سننا پڑیں، ایک نے تو دو تین تھپڑ بھی جڑ دیے تھے۔ مگر اس کی خوش قسمتی کہ کسی کو تلاشی لینے کا خیال نہ آیا ورنہ پیسوں سے ضرور ہاتھ دھو بیٹھتا۔ یہ بھی ممکن تھا اسے جیب تراشی کے الزام میں حوالات کی ہوا کھانا پڑتی کہ اتنا قیمتی بٹوہ اس کے پاس کہاں سے آیا تھا۔

اس وقت تک چلتا رہا جب تک ٹانگوں نے ساتھ دیا، صبح کی آذان ہو رہی تھی جب وہ سڑک کے کنارے ایک درخت کے نیچے لیٹ گیا۔ سخت زمین، گرمی کی شدت، کیڑے مکوڑوں کی اجارہ داری اور گاڑیوں کا شور اس کے باوجود اس کی آنکھیں بند ہونے لگیں۔ دن

PDF NOVL BANK

چڑھے کسی بھلے مانس نے زندگی کا یقین کرنے کو نبض پر ہاتھ رکھا اور وہ جاگ گیا۔
آنکھیں کھلتے دیکھ کر وہ جلدی سے پیچھے ہوا اور خفت سے بولا۔
"مینے سوچا اوپر پہنچ گئے ہو۔"

معاویہ نے خاموشی سے درخت کے تنے سے ٹیک لگالی۔ لمحہ بھر جواب کا انتظار کرنے کے بعد اس نے بے نیازی سے کندھے اچکائے اور اپنے رستے ہو لیا۔
دن کا بیشتر حصہ اس نے وہیں بیٹھے گزارا۔ دوپہر کو بھوک پیاس کی حاجت نے اسے اٹھنے پر مجبور کر دیا تھا۔ جلد ہی ایک ریڑھی والا نظر آگیا۔ پلاسٹک کی بدنا پلیٹ میں چھولوں کا سالن ڈال کر اس نے ایک تندوری روٹی بھی اسے پکڑا دی تھی۔ دو تین اور بندے بھی فٹ پاتھ کو بہ طور طعام گاہ استعمال کر رہے تھے۔ ریڑھی والے نے یہ مہربانی ضرور کی کہ اسے پلیٹ کے قابل سمجھا تھا۔ کھانا کھا کر بل ادا کیا اور چل پڑا۔
بات سنو۔ "لگا اسے مخاطب کیا جا رہا ہے۔"

مڑ کر دیکھا دو مسنڈے قریب پہنچ چکے تھے۔ ان کی شکل شناسی لگی تھی۔
جی؟ "وہ حیرانی سے مستفسر ہوا۔"

PDF NOVL BANK

چپ چاپ بٹوہ ہمارے حوالے کر دوورنہ آنتیں سڑک پر بکھری پڑی ہوں گی۔ "دونوں" اس کے آگے پیچھے کھڑے ہو کر اپنے تئیں راہ فرار مسدود کر دی تھی۔ معاویہ کو یاد آگیا کہ انہیں ریڑھی والے کے پاس کھانا کھاتے ہوئے دیکھا تھا۔

اس نے احتجاج کا سوچا کہ خنجر کھا کر چند لمحوں کی تکلیف کے بعد وہ مسلسل اذیت اور درد و غم سے نجات پا جاتا۔ اور عمل کر گزرا، ایک دم اس نے سامنے والے پر ہاتھ اٹھا دیا۔ دونوں مسنڈے لمحہ بھر کو حیران رہ گئے تھے، مگر پھر سنبھل کر بجائے خنجر چلانے کے انہوں نے لاتوں و مکوں کی بارش کر دی۔ معاویہ سڑک پر گر گیا تھا۔ شاید موت کی راحت اس کے نصیب میں نہیں تھی۔ سر پر لگنے والی ایک ضرب اسے دنیا و مافیا سے دور لے گئی تھی۔ اچکوں نے بٹوے سے تمام نقدی نکال کر بٹوہ اس کی جیب میں ڈالا اور رفوچکر ہو گئے۔ چند راہگیروں نے یہ منظر دیکھا تھا مگر کسی نے اچکوں کے کام میں مداخلت کی اور نہ ان کے جانے کے بعد معاویہ کی طرف متوجہ ہوئے۔ وہ فٹ پاتھ سے لڑھک کر سڑک پر آگرا تھا۔ اسی دم ایک باریش موٹر سائیکل سوار نے بہ مشکل بریک لگا کر اسے بچایا۔ سر سے بہنے والا خون سڑک پر پھیل گیا تھا۔ موٹر سائیکل کھڑا کر کے وہ فوراً قریب پہنچا، معاویہ کی آنکھیں بند تھیں، خون ملتے سے بہہ کر چہرے پر آگیا تھا۔ اس نے

PDF NOVL BANK

بدحواسی میں دائیں بائیں دیکھا اور پھر سر سے سفید عمامہ اتار کر معاویہ کے زخم پر لپیٹنے لگانا کہ خون رک سکے۔ دو تین اور راہگیر بھی قریب آگئے۔

کیا ہوا کیا ہوا.... "اس کی مدد کرتے ہوئے ایک دو نے استفسار کیا۔"

مولوی نے لاعلمی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ "یہ پہلے سے گرا ہوا پڑا تھا، شاید کسی گاڑی سے ٹکر ہوئی ہے اور مارنے والا بھاگ گیا۔"

"ایک شخص نے کہا۔" اسے ہسپتال لے جانا پڑے گا۔"

دوسرے نے نفی میں سر ہلایا۔ "پولیس کی مداخلت کے بغیر ہسپتال والے ہاتھ نہیں لگائیں گے۔"

"مولوی بولا۔" میری مدد کرو، اسے واقف کار ڈاکٹر کے پاس لے جانا ہوں۔"

آپ کے ساتھ چلتا ہوں۔ "ایک جوان سال شخص نے خود کو پیش کیا۔"

مولوی صاحب آگے بیٹھ گیا، درمیان میں معاویہ اور پیچھے ایک آدمی اسے پکڑ کر بیٹھ گیا۔ دس پندرہ منٹ بعد وہ سڑک سے اتر کر گلیوں میں داخل ہوئے اور ایک چھوٹے سے کلینک کے سامنے پہنچ گئے۔

PDF NOVL BANK

ڈاکٹر یقیناً مولوی صاحب کا شناسا تھا کہ معاویہ کو دیکھتے ہی اسے چھیڑنے لگا۔ "مفتی صاحب! لگتا ہے آج بے احتیاطی کر گئے۔"

مولوی نے دوسرے آدمی کی مدد سے معاویہ کو مریضوں کے بستر پر لٹا دیا۔ "یہ میرا کارنامہ نہیں ہے ڈاکٹر صاحب۔"

شک تو آپ ہی پر کیا جائے گا۔ "مزاحیہ انداز میں کہتے ہوئے وہ معاویہ کا معائنہ کرنے لگا۔ جبکہ مولوی صاحب کی مدد کرنے والا اجازت لے کر باہر نکل گیا تھا۔"

مزہ نہیں آیا مفتی صاحب! دل کی دھڑکن، نبض، بلڈ پریشر، ہر چیز نارمل ہے۔ سر میں لگنے والی ضرب بے ہوشی کا باعث بنی ہے باقی جسم پر ہلکی پھلکی چوٹیں ہیں۔ آپ کو زیادہ سے زیادہ چند ماہ ہی کی قید ہوگی۔"

ڈراتے کیوں ہو یار۔ "اطمینان بھرا سانس لیتے ہوئے مفتی صاحب نے نشست سنبھال لی تھی۔ جواں سال مفتی کے مقابل ڈاکٹر ادھیڑ عمر تھا مگر دونوں خاصے بے تکلف معلوم ہوتے تھے۔"

ڈاکٹر نے منہ بنایا۔ "چند ماہ قید کی خبر سنا کر میں ڈرانے والا ہو گیا اور آپ جو کروڑوں سال کی قید کا مرثدہ سناتے ہیں اس کا کیا؟"

PDF NOVL BANK

"مفتی صاحب ہنسے۔" آپ کی آخرت سنوارنے کی کوشش کرتا ہوں۔
 "ڈاکٹر صاحب ترکی بہ ترکی بولے۔" اور میں آپ کی دنیا سنوار رہا ہوں۔
 مجھے اجازت مل سکتی ہے۔" مفتی صاحب نے جانے کو پر تو لے۔"
 پائیوڈین سے معاویہ کا زخم صاف کرتے ہوئے وہ قطعیت سے بولا۔ "ایسا سوچنا بھی
 مت۔"

"ڈاکٹر صاحب! میں آپ کی طرح ویہلا (فارغ) نہیں ہوں۔"
 ڈاکٹر نے پھبتی کسی۔ "جو نمازیں آپ معاوضا لے کر پڑھاتے ہیں وہ ہم بھی پڑھ لیتے
 ہیں، بلکہ ماہانہ جرمانہ بھی ادا کرنا پڑتا ہے۔"
 پھر چائے ہی منگوا لو۔" مفتی صاحب نے اٹھنے کا ارادہ ترک کر دیا تھا۔"
 البتہ یہ ممکن ہے۔" اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ڈاکٹر مددگار لڑکے کو چائے کا بتانے "
 لگا۔ چائے آنے تک ہلکی پھلکی نوک جھونک کے ساتھ معاویہ کی مرہم پیٹی بھی ہو چکی
 تھی۔ جب تک وہ چائے پیتے معاویہ نے کراہ کر آنکھیں کھول دی تھیں۔
 "ڈاکٹر نے قریب ہو کر نرم لہجے میں پوچھا۔ "طبیعت کیسی ہے جوان

PDF NOVL BANK

خالی خالی نظروں سے ڈاکٹر کو دیکھتے ہوئے وہ ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھا۔ یہ حرکت مہنگی پڑی تھی۔ درد کی تیز ٹیس نے اسے کرلہنے پر مجبور کر دیا تھا۔

آرام سے۔ "ڈاکٹر نے کندھوں سے تھام کر مزید حرکت سے روک دیا تھا۔" معاویہ ماتھا پکڑ کر درد سہارنے لگا۔

"مفتی صاحب نے قریب آکر پوچھا۔" کیا ہوا تھا؟

معاویہ نے حقیقت اگلی۔ "وہ مجھ سے پیسے چھین رہے تھے، مزاحمت کرنے پر ہاتھ پائی "پرا تر آئے۔"

اچھا تمہاری مرہم پٹی ہو گئی ہے دو تین دن بستر توڑو، اس کے بعد ہی مزدوری کر سکو " گے۔ اور یاد سے روزانہ پٹی تازہ کراتے رہنا۔ "اپنے حلیے سے وہ ڈاکٹر کو مفلوک الحال مزدور لگا تھا۔

چلو آپ کو گھر چھوڑ دوں۔ "مولوی صاحب نے پیشکش کی۔" گہرا سانس لے کر معاویہ نے سر جھکا لیا تھا۔

PDF NOVL BANK

ڈاکٹر اور مفتی صاحب کی آنکھیں چارہوئیں، مفتی صاحب نے سر کو خفیف سی جنبش دیتے ہوئے پیشکش کی۔ "میرے پاس ایک ایسا ٹھکانہ ہے جہاں تم زخم ٹھیک ہونے تک "قیام کر سکتے ہو۔"

معاویہ، مفتی صاحب کے ساتھ نہیں جانا چاہتا تھا، درد، اذیت، بد حالی اس کا مطمح نظر تھا۔ یہ احساس کہ شمامہ اس حالت میں دیکھ کر خوش ہوگی بے حد سکون آور تھا۔ مجھے ٹھکانے کی حاجت ہے نہ کسی ہمدرد کی ضرورت۔ بہتر تھا اگر وہیں پڑے رہنے دیا " ہوتا۔ "شستہ لہجے میں کہتے ہوئے وہ چارپائی کا سہارا لے کر کھڑا ہوا۔ "بہ ہر حال آپ کی "نیت صاف تھی اس لیے معافی تلافی کی ضرورت نہیں۔"

ڈاکٹر طنزیہ لہجے میں بولا۔ "آپ کی وسیع الظرفی، کشادہ دلی اور احسان شناسی، یقیناً شکرے "و مہربانی جیسے الفاظ سے بے نیاز ہوگی۔"

معاویہ بہ ظاہر نرم لہجے میں بولا۔ "کیا آپ میری ترجیحات سے واقف ہیں۔ یا مجھ سے "زیادہ میرے فائدہ و نقصان سے آگاہ ہیں۔"

"ڈاکٹر مستفسر ہوا۔ "کسی بے ہوش زخمی کی احتیاج (حاجت، ضرورت) کیا ہو سکتی ہے؟ "معاویہ بے نیازی سے بولا۔ "اسی کو معلوم ہو گا جو بے ہوش پڑا ہے۔"

PDF NOVL BANK

ڈاکٹر برہم ہوا۔ "بے ہوش کا علاج کیسے پوچھا جائے گا۔ اور اصول کیا ہے؟ ہر "زخمی ٹھیک ہونا چاہتا ہے یا آپ کی طرح خودکشی کا شائق ہوتا ہے۔

آپ کی اصول شناسی اور ہمدردی میرے لیے باعث زحمت ہوئی۔ البتہ ایسا نادانستگی میں ہوا تبھی مطعون کیے بغیر جا رہا ہوں۔ اور اگر لٹیروں نے جیب کا صفایا نہ کر دیا ہوتا تو یقیناً مرہم پی کا بل بھی چکا دیتا۔ "تکرار ختم کرتے ہوئے معاویہ سست روی سے چلتے ہوئے باہر جانے لگا۔ دھیرے قدم رکھنے کے باوجود سر میں دھمک ہو رہی تھی۔ اس کے حلیے اور لب و لہجے کے واضح تضاد نے مفتی صاحب کو چونکا دیا تھا۔ کسی گنوار سے بعید تھا کہ یوں مدلل اور سلجھی ہوئی گفتگو کر پاتا۔ اس نے ڈاکٹر صاحب کو گھورا اور اس نے اظہارِ بیزاری میں کندھے اچکا دیے۔

مفتی صاحب نے تبصرہ کیا۔ "شدید دکھ و ناامیدی کے گھیرے میں ہے۔ اپنوں سے شاکی، ہمدردی و غم خواری سے بیزار، زندگی سے نالاں، موت کا خواہاں، خود گزیدہ (اپنے کیے کی تکلیف میں مبتلا) شخص لگ رہا ہے۔

"تو...." ڈاکٹر نے بے پروائی ظاہر کی۔ "اسے اپنے حال پر چھوڑ دینا بہتر ہوگا۔"

"مفتی صاحب نے نفی میں سر ہلایا۔ "ضائع ہو جائے گا۔"

PDF NOVL BANK

"ڈاکٹر ہنسا۔" ہم سے مطلب، یہی اس کی ترجیح ہے۔

اگر ہر شخص اپنی ترجیحات کا تعین خود کر سکتا تو اللہ پاک انبیاء کرام کو مبعوث نہ فرماتا۔" بعض اوقات سنگین غلط فہمیوں کا شکار ہو کر انسان صرف اپنا نہیں معاشرے کا بھی نقصان کر دیتا ہے۔ خیر خواہی کا تقاضا یہ ہے کہ ایسے انسان کو حتی الوسع برے انجام سے بچانا چاہیے۔

"ڈاکٹر نے منہ بنایا۔" ایسا بس آپ سوچتے ہیں۔

ہاں میں ایسا ہی سوچتا ہوں کہ اس کا حکم مجھے شریعت دیتی ہے۔ "مفتی صاحب" اطمینان بھرے انداز میں کہتا ہوا دروازے کی جانب چل دیا۔ معاویہ سر جھکائے آہستہ قدموں سے نامعلوم سمت کو روانہ تھا۔ جب منزل ہی متعین نہیں تھی تو سمت کی پہچان کی کیا ضرورت تھی۔

"مفتی صاحب موٹر سائیکل اسٹارٹ کر کے قریب پہنچا۔" بیٹھو میں چھوڑ دیتا ہوں۔ معاویہ نے چونکتے ہوئے سر اٹھایا۔ "شکریہ جناب، جلدی ہوتی تو آپ کو ضرور زحمت دیتا۔" بے منزل مسافر کو زمین کا ہر گوشہ ایک سالگتا ہے۔

"مفتی صاحب سنجیدگی سے بولا۔" ثابت کرو۔

PDF NOVL BANK

معاویہ کے چہرے پر حیرت نمودار ہوئی۔ مفتی صاحب نے متنبہ ہو کر وضاحت کی۔

"جب زمین کا ہر گوشہ ایک سی حیثیت رکھتا ہے تو یقیناً میرے حجرے میں دو تین روز کے قیام سے آپ کو فرق نہیں پڑے گا۔"

"معاویہ ہلکی سی تلخی سے بولا۔ "ممنون ہوں گا اگر مجھے اپنے حال پر چھوڑ دیں۔"

آپ کے ذاتی حالات میں مغل نہیں ہوں گا۔ لیکن ابھی آپ کو آرام کی ضرورت ہے۔"

"زخم ٹھیک ہونے پر من مانی کر لینا۔"

جب زخم ٹھیک کرنا ہی نہیں چاہتا تو آپ کیوں بے کار ضد کر رہے ہیں۔ "تلخی سے"

کہتے ہوئے اس نے قدم بڑھا دیے۔

معاویہ کے احتراز نے اس کے اشتیاق کو بڑھاوا دیا تھا۔ پاؤں سے موٹر سائیکل کو آگے دھکیل کر وہ معاویہ کے متوازی چلتے ہوئے بولا۔ "خود اذیتی مسائل پیدا کرتی ہے اور"

"موت کا انتخاب بزدل کرتے ہیں۔"

"وہ طنزیہ انداز میں بولا۔ "بہادری کا دعویٰ کس نے کیا ہے؟"

مفتی صاحب کا اصرار جاری رہا۔ "بیٹھو دوست! میں بھی اکیلا ہوں، وہ کیا کہتے ہیں، خوب"

"گزرے گی جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو۔"

PDF NOVL BANK

"معاویہ چڑچڑے پن سے چیخا۔ "آپ جائیں اور پلیز میرا پیچھا چھوڑ دیں۔ مفتی صاحب نے دھمکی دی۔ "بہتر ہوگا میرے ساتھ چلو، ورنہ پولیس کو کال کرتا ہوں" کہ ایک مشتتبہ شخص سڑکوں پر مارا مارا پھر رہا ہے۔

"معاویہ زہر خند ہوا۔ "حوالات سے ڈرانا چاہتے ہو۔

نہیں۔ "مفتی صاحب نے نفی میں سر ہلایا۔ "البتہ پولیس والے آپ کے اقرباء کی تلاش میں سستی نہیں دکھائیں گے۔ جہاں سے فرار ہوئے ہو وہیں پہنچا دیے جائیں گے۔ اور یقیناً وہ دوبارہ بھگنے کا موقع نہیں دیں گے۔ اور میرے ہاں سے فرار ہونا بالکل بھی مشکل نہیں ہوگا۔ بلکہ آپ کو بھگنے کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی۔ زخم ٹھیک ہوتے ہی آرام سکون سے رخصت لے لینا۔

گہرا سانس لیتے ہوئے معاویہ نے غصے کو قابو کیا۔ "چچا خواہ مخواہ بننے کی کوشش کر رہے ہیں آپ۔

مفتی صاحب ترکی بہ ترکی بولے۔ "اور آپ خود احتسابی کی خوش فہمی میں مبتلا ہو کر ضرورت سے زیادہ اکتاہٹ کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔

PDF NOVL BANK

معاویہ نے جھلاتے ہوئے اس کے پیچھے نشست سنبھالی۔ "بہتر ہو گا جو میری ذاتی زندگی کے بارے تفتیش سے خود کو باز رکھیں۔"

"مفتی صاحب نے قمقہ لگاتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔ "مطالبہ ناجائز نہیں ہے۔"

مفتی صاحب کا حجرہ، مسجد سے ملحق ہی تھا۔ حجرے کے دو دروازے تھے۔ ایک مسجد میں کھلتا اور دوسرا کوارٹر میں۔

حجرے میں چٹائی کے اوپر صاف دری بچھی تھی۔ جوتے اتارنے کی جگہ حجرے سے باہر ہی تھی۔ دری پر ایک بستر بچھا تھا۔ ایک کونے میں الماری رکھی تھی جو کتابوں سے لباب تھی۔ کپڑوں کے چند جوڑے ہینگر بیندیوار کے ساتھ لٹکے تھے۔ دیواروں پر سفید ڈسمبر ہوا تھا، البتہ جہاں لباس لٹکے تھے وہاں سادہ کپڑا لگا کر پوشاکوں اور دیوار کے درمیان حد فاضل قائم کی گئی تھی۔

مفتی صاحب نے حجرے میں داخل ہوتے ہی مشورہ دیا۔ "بہتر ہو گا آپ نہا لیں، بس "سر پر پانی ڈلنے سے احتیاط برتنا۔"

"اس نے انکار میں سر ہلایا۔ "ضرورت محسوس نہیں کرتا۔"

PDF NOVL BANK

مفتی صاحب متنبم ہوئے۔ "ضرورت کا تعین، تمھاری سوچ نہیں حالت کرتی ہے۔ آئینہ
"دیکھو فقیر لگ رہے ہو۔"

"وہ تلخ ہوا۔" اور فقیر لگنا ہی میری منشا ہو تو؟

خود اذیتی اور خود احتسابی میں فرق ہے۔ اگر اپنے کسی عمل پر غصے ہو، احساسِ گناہ میں
"بتلا ہو، کفارہ کرنا چاہتے ہو تو اس کے لیے خود کو برباد کرنے سے مسئلہ حل نہیں ہوگا۔
"وہ برہمی سے بولا۔" کیوں نہیں ہوگا، ظلم کرنے والے کو ظلم سہنے پر تیار رہنا چاہیے۔
درست، مگر ظلم کرنے والا خود پر ظلم کرے گا، تب بھی اتنا ہی گناہ گار ہوگا جتنا کسی
دوسرے پر ظلم ڈھا کر ہوا تھا۔ خود کو اذیت دینا نصاریٰ کے ہاں جائز ہو سکتا ہے مسلم کو
"ایسی اجازت نہیں دی گئی۔"

"معاویہ نے منہ بنایا۔" یہ فلسفے پاس رکھیں۔

مفتی صاحب اطمینان سے بولے۔ "یہ فلسفہ نہیں شریعت ہے۔ کوئی بھی انسان اپنی
جان کا مالک نہیں ہے، اگر ایسا ہوتا تو خود کشی کرنا حرام نہ ہوتا۔ یاد رکھو، خود احتسابی کا
پھل توبہ کی صورت ظاہر ہونا چاہیے نہ کہ اپنی بردبادی کی صورت۔ سزا پینے کا اختیار فرد
کے پاس نہیں عدالت کے پاس ہے، اگر خود کو اتنا ہی گناہ گار اور مجرم سمجھتے ہو اور

PDF NOVL BANK

ضمیر احتساب کا متقاضی ہے تو خود کو پولیس کے حوالے کر کے اقرار جرم کر لو، عدالت "سزا سنا دے گی۔"

"معاویہ زہر خند ہوا۔" میرا جرم پولیس و عدالت کے دائرہ اختیار میں نہیں آتا۔

فی الحال اس بحث کو رہنے دو، نہانے کی تیاری کرو۔ صاف ستھرا لباس اور پاکیزہ بدن "بھی انسان کی سوچ میں بہتری لاتا ہے۔" مفتی صاحب نے ایک صاف لباس اور تولیہ "اس کی جانب بڑھایا۔" غسل خانے میں صابن رکھا ہے۔

معاویہ نے بادل نخواستہ غسل خانے کا رخ کیا جو کوارٹر کے اندر بنا تھا۔ ٹھنڈے پانی کا لگ جسم پر بہاتے ہی اس کے تصور میں شمامہ کی برہم نگائیں ابھریں۔ دو اڑھائی دن کی سزا اس کے نزدیک کم تھی۔ وہ معاویہ کو مسلسل خوار و برباد دیکھنے کی خواہاں تھی۔

معاویہ خفیف و نادم سا جسم پر پانی کے لگ انڈیلتا رہا۔ ٹھنڈے فرحت بخش پانی نے مایوسی کو کافی حد تک ختم کر دیا تھا۔ دو تین بار جسم پر صابن رگڑ کر اس نے کئی بالٹیاں پانی جسم پر بہایا تھا۔ چہرے کو بھی اچھی طرح مل مل کے دھولیا تھا۔

PDF NOVL BANK

مفتی صاحب کا قد اس سے ذرا چھوٹا تھا لیکن شلوار قمیص ایسا لباس ہے، جس پر قامت زیادہ اثر انداز نہیں ہوتی۔ اسے دیکھ کر مولوی صاحب ہکا بکا رہ گیا تھا۔ بے ساختہ ہونٹوں سے نکلا۔

"ماشاء اللہ، مصور نے کتنی پیاری صورت بنائی ہے۔"

"معاویہ کے ہونٹوں پر پھیلنے لگی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔" ہاں مگر اعمال بہت برے ہیں۔
"مولوی صاحب نے ترغیب دی۔" انھیں سدھارنا تمہارے بس میں ہے دوست۔

شام کی آذان بلند ہوئی، مفتی صاحب کی آواز میں عجیب کشش، مٹھاس اور لذت بھری تھی۔ خوب صورت آواز اور آذان کے بول معاویہ کو سکون محسوس ہونے لگا۔ جانے کتنے عرصے سے اس نے نماز نہیں پڑھی تھی۔ بچپن میں مولوی صاحب سے نماز بھی یاد کی تھی قرآن بھی پڑھا تھا۔ لڑکپن میں کبھی کبھار نماز پڑھنے کا اتفاق بھی ہوا تھا، لیکن اب تو عرصہ ہوا اس طرف دھیان ہی نہیں کیا تھا۔ وضو کا طریقہ بھی اجمالاً ہی یاد تھا۔ کوشش کے باوجود وہ نماز کو نہ اٹھ سکا تھا۔ عجیب سی شرمندگی ہو رہی تھی۔ دماغ میں غالب کا

.... شعر گونجا

کعبہ کس منہ سے جاؤ گے غالب
شرم تم کو مگر نہیں آتی

پھر اسے مفتی صاحب کی تلاوت سنائی۔ چنے لگی۔ گرمیوں کی وجہ سے جماعت مسجد کے صحن میں ہو رہی تھی۔ مفتی عثمان شاہ خوش آواز قاری تھا اور قرآن کو پڑھنے والا ماہر ہو تو سننے والوں کے دل پر اتنی گہری چوٹ لگانا ہے کہ آنکھوں سے بے اختیار پانی رواں ہو جاتا ہے۔ اسے معافی کی سمجھ نہیں آرہی تھی۔ پھر بھی دل لطف و لذت کے سمندر میں غوطے کھا رہا تھا۔

تھوڑی دیر بعد مفتی صاحب حجرے میں آگیا۔ اس کی آمد سے پہلے معاویہ آنسو صاف کر چکا تھا۔ اس نے معاویہ کو نماز پڑھنے کا کہا تھا، نہ اس کے نماز نہ پڑھنے پر کوئی باز پرس کی تھی اور نہ ناگواری و بیزاری کا اظہار کیا تھا۔
بھوک تو نہیں لگی۔ "نشت سنبھالتے ہوئے اس نے بے تکلفی سے پوچھا۔"
"پتا نہیں۔"

PDF NOVL BANK

"کھانا تھوڑی دیر تک آجائے گا۔"

کہاں سے؟ "وہ بے ساختہ مستفسر ہوا۔"

مفتی صاحب بے نیازی سے بولا۔ "کسی مقتدی کے گھر سے۔ یہ اہتمام مسجد کی انتظامیہ کے ذمہ ہے۔"

"معاویہ کو کرید ہوئی۔" آپ اکیلے رہتے ہیں، شادی وغیرہ کا بکھیرا نہیں پالا۔
اور مولوی صاحب نے بے جھجکے اپنے بارے تفصیل بتادی تھی جس کا لب لباب یہ تھا
....کہ

مفتی سید عثمان احمد شاہ والدین، بہن بھائیوں اور بیوی بچوں کی دولت سے تھی دامن
تھا۔ والدین بچپن ہی میں فوت ہو گئے تھے، ان کی پرورش دور پار کے رشتہ دار نے کی
تھی۔ جو مسجد عائشہ صدیقہ کے امام تھے۔ مولوی خیر الدین کے اپنے بھی دو بیٹے تھے۔ سید
عثمان شاہ کی پرورش بھی انھوں نے بیٹے کی طرح کی تھی۔ تینوں بچوں کو انھوں نے
دینی و دنیوی تعلیم سے آراستہ کرنے کی کوشش کی مگر اس کے سگے بیٹے دینی علوم میں
کما حقہ کامیابی حاصل نہ کر سکے۔ دونوں نہ تو حفظ کر پائے اور نہ درس نظامی کے حصول
کی سنجیدہ کوشش کر سکے۔ اسکول کی تعلیم میں وہ نسبتاً بہتر تھے۔ البتہ سید عثمان احمد

PDF NOVL BANK

شاہ نے اپنے کھرے سید ہونے کا ثبوت دیا۔ اسکول کی تعلیم کے ساتھ وہ قاری حافظ و مفتی بھی بن گئے۔ خیر الدین کی وفات پر عثمان شاہ نے مسجد سنبھال لی تھی۔ مولوی خیر الدین کے بیٹے دو تین سال عثمان شاہ کے ساتھ ہی رہے اور پھر اپنا مکان بنا کر علیحدہ ہو گئے۔ عثمان شاہ کے ساتھ ان کے معاملات اب بھی خوش گوار تھے۔ خیر الدین کی بیوی بھی اسے بچوں جیسا ہی سمجھتی تھی۔ وہ کبھی کبھار انھیں ملنے چلا جاتا تھا۔ آج بھی نماز ظہر کے بعد اپنی منہ بولی ماں ہی کو ملنے گیا تھا کہ واپسی پر معاویہ سے ٹاکرا ہو گیا۔

"معاویہ کو کرید ہوئی۔" میں نے گھر والی کا بھی پوچھا تھا۔

مولوی صاحب کی دل گرفتہ آواز ابھری۔ "شادی کے چند ماہ بعد ہی حادثے میں اللہ کو پیاری ہو گئی۔ پانچ ماہ ہو گئے ہیں اسے رخصت کیے ہوئے اب تک یقین نہیں آ رہا وہ اتنے مختصر وقت کو ملی تھی۔"

"معاویہ نے مشورہ دیا۔" دوسری شادی کر لیتے۔

سید عثمان شاہ ہونٹوں پر پھینکی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ "کسی بھلے مانس نے اپنی صاحب زادی کی ذمہ داری سنبھالنے کے قابل سمجھا تو انکار نہیں کروں گا۔"

PDF NOVL BANK

تبھی ایک لڑکا اجازت مانگ کر داخل ہوا۔ اس نے کھانے کے برتن اٹھائے ہوئے تھے۔
اسلام علیکم قاری۔ صاحب! ”کہہ کر اس نے برتن رکھے اور واپس لوٹ گیا۔“
چلیں بھائی اپنا رزق پہنچ گیا ہے۔ ”کپڑے کا دستر خوان بچھا کر سید عثمان شاہ نے“
اسے دعوت دی۔ معاویہ کھسک کر دستر خوان کے قریب ہو گیا۔ نہ جانے گھر والوں کو
مہمان کی آمد کا پتا تھا یا روزمرہ ہی زیادہ روٹیاں بھیجنے کی تھی کہ دونوں کا پیٹ بھرنے
کے بعد بھی ایک ادھ روٹی بچ گئی تھی۔

چائے کا راشن حجرے ہی میں موجود تھا۔ دستر خون لپیٹ کر وہ چائے بنانے لگا۔ ان
کے چائے پینے تک عشاء کی آذان کا وقت ہو گیا تھا۔ عثمان شاہ وضو کرنے باہر نکل گیا۔
معاویہ دیوار سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا تھا۔ نہ نماز کی دعوت دی گئی نہ اسے خود ہمت ہوئی
۔ عشاء کی نماز کے بعد مولوی صاحب درس قرآن پیتے تھے۔ نماز کے بعد لوگ حلقہ بنا کر
بیٹھ گئے۔ سید عثمان شاہ خوب صورت آواز میں تعوذ و تسمیہ پڑھ کر تلاوت کرنے لگے۔ اس
کی جادو بھری آواز پر معاویہ کی سماعتیں بھی اس جانب متوجہ ہو گئی تھیں تلاوت کے
.... بعد وہ ترجمہ کرنے لگے

PDF NOVL BANK

آپ میرے ان بندوں سے کہہ دیجئے جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا (اے نبی ﷺ) "ہے کہ اللہ پاک کی رحمت سے مایوس نہ ہوں، بے شک اللہ تعالیٰ سارے گناہ بخش دے گا۔ بے شک وہ تو بہت مغفرت کرنے والا اور بہت رحم کرنے والا ہے۔ اپنے رب کی طرف پلٹ آؤ اور اس کے فرماں بردار بن جاؤ، اس سے پہلے کہ تم پر عذاب آجائے اور "کہیں سے تمہاری مدد نہ کی جاسکے۔"

آج ہم سورہ الزمر کی آیت نمبر تریپن وپٹون کی تشریح پڑھیں گے۔ پہلی آیت وہ ہے "جس کے نزول پر آپ ﷺ کو سب سے زیادہ خوشی ہوئی۔ پہلی آیت میں امید دلائی گئی ہے، خوش خبری دی گئی ہے، حوصلہ عطا ہوا ہے، تسلی دی گئی ہے۔ اور دوسری آیت میں طریقہ بتلایا گیا ہے کہ ہم کیسے اس خوش خبری کے مصداق بن سکتے ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ انسان اپنے قبیح اعمال، برے افعال اور کثیر گناہوں سے جہنم کو اپنے اوپر لازم کر لیتا ہے۔ اور شیطان جسے اللہ پاک نے رہتی دنیا تک کھلی چھوٹ دی ہوئی ہے اس کی کوشش ہوتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ انسانوں کو جہنم میں پہنچا دے۔ اس ضمن میں ابلیس ملعون کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتا۔ انسان کی فطرتی کمزوریوں کا فائدہ اٹھا کر وہ ایسے کاموں میں ملوث کر دیتا ہے جو انسان کے ضمیر پر بوجھ بن جاتے ہیں۔ اور گناہ

PDF NOVL BANK

کا سب سے بڑا وبال ہی یہ ہے کہ انسان کو کم ہمت، خدا کی رحمت سے مایوس اور نیکیوں سے بے رغبت بناتا ہے۔ حالاں کہ کسی انسان سے گناہ کا وقوع ہونا اچنبھے و حیرانی کی بات نہیں ہے بلکہ گناہ پر ڈٹ جانا غلط اور ابلیس کا طریقہ ہے۔ معصوم عن الخطاء صرف انبیاء کرام ہوتے ہیں۔ ان کے بعد صحابہ کرام کا درجہ ہے مگر اس مقدس جماعت کو بھی معصومیت کا درجہ عنایت نہ ہوا۔ البتہ رحیم و کریم مالک نے انسان کی نجات کو ایک ایسا عمل عطا فرما دیا جو اس کے تمام گناہوں کی ایسی بیخ کنی کرتا ہے کہ شیطان مردود سر میں خاک ڈالتا ہوا حسرت و افسوس سے بلبلا رہ جاتا ہے۔ اور وہ عمل ہے توبہ کرنا۔ اپنے سابقہ گناہوں پر ندامت و شرمندگی کا اظہار کر کے آئندہ ایسا نہ کرنے کا عہد توبہ کہلاتا ہے۔ اگر ایک انسان سچے دل سے عہد کرتا ہے، اس کی نیت میں کوئی کھوٹ و ملاوٹ نہیں ہوتی ایسے شخص کو اللہ پاک کی طرف سے بخشش و گناہوں سے پاک ہونے کا انعام ہے۔ جیسا اس سے پہلے سورۃ فرقان کی آیت 68 سے 70 میں اللہ کے بندوں کی خصوصیات بتاتے ہوئے ارشاد ہوا..... [وہ اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو معبود نہیں پکارتے اور کسی ایسے شخص جسے قتل کرنا اللہ نے منع کر دیا ہو بہ جز حق کے قتل نہیں کرتے اور نہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اور جو کوئی یہ کام کرے گا وہ اپنے

PDF NOVL BANK

اوپر سخت وبال لائے گا۔ اسے قیامت کے دن دہرا عذات کیا جائے گا اور وہ ذلت و خواری کے ساتھ ہمیشہ اسی میں رہے گا۔ سوائے ان لوگوں کے جو توبہ کریں اور ایمان لائیں اور نیک کام کریں۔ ایسے لوگوں کے گناہوں کو اللہ پاک نیکیوں سے بدل دیتا ہے۔ اور اللہ پاک بخشنے والا، مہربانی کرنے والا ہے [تو جب مالک، بخشنے والا اعلان کر رہا ہے، خوش خبری سن رہا، امید و حوصلہ بڑھا رہا، وعدے و وعید فرما رہا ہے پھر ہم لینے والے کیوں نہ بنیں۔ انسان اپنے گناہوں کو بہت بڑا جانتا ہے لیکن کریم و رحیم مالک فرماتا ہے تیرے گناہ جتنے بڑھ جائیں میری رحمت کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ توبہ کر لے، آئندہ نہ کرنے کا عہد کر لے اور میری رحمت کے سائے میں آجا۔ گناہوں کو معاف نہیں کروں گا بلکہ انھیں نیکیوں سے بدل دوں گا۔ جیسے احادیث و آثار میں ذکر ہوا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: [میں اس شخص کو پہچانتا ہوں جو سب سے آخر میں جہنم سے نکلے گا اور سب سے آخر جنت میں داخل ہوگا۔ یہ وہ شخص ہوگا جسے اللہ پاک کے سامنے لایا جائے گا، اس کے بڑے بڑے گناہوں کو چھوڑ کر چھوٹے چھوٹے گناہوں کے بارے باز پرس ہوگی۔ اور وہ ایک گناہ کا بھی انکار نہیں کر سکے گا۔ تمام کا اقرار کرے گا۔ آخر میں کہا جائے گا، کہ "تجھے ہم نے ہر گناہ کے بدلے نیکی دی۔" اب تو اس کی باچھیں کھل

PDF NOVL BANK

جائیں گی اور وہ کہے گا "اے میرے پروردگار! میں نے اور بھی بہت سے اعمال کیے تھے جنہیں یہاں نہیں پاتا۔" یہ فرما کر آپ ﷺ اس قدر ہنسے کہ آپ ﷺ کے مبارک مسوڑھے نظر آنے لگے]

ایک بار بہت ضعیف و بوڑھے شخص نبی پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ وہ اتنے بوڑھے تھے کہ اس کی بھونیں آنکھوں پر آگئی تھیں۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ میں ایک ایسا شخص ہوں جس نے کوئی غداری، کوئی گناہ، کوئی بدکاری باقی نہیں چھوڑی۔ میرے گناہ اس قدر بڑھ گئے ہیں کہ اگر تمام انسانوں پر تقسیم ہو جائیں تو سب کے سب غضب الہی میں گرفتار ہو جائیں۔ کیا میری بخشش کی بھی کوئی صورت ہے، کیا مری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ "آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "تم مسلمان ہو جاؤ۔" اس نے کلمہ شہادت پڑھ لیا۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ "اللہ پاک تیری تمام برائیاں، گناہ، بدکاریاں سب کچھ معاف فرمادے گا۔ اور جب تک تو اس پر قائم رہے گا اللہ تعالیٰ تیری برائیاں، بھلائیوں میں بدل دے گا۔" اس نے پھر پوچھا: "حضور ﷺ میرے چھوٹے بڑے سب گناہ صاف ہو جائیں گے؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "ہاں ہاں سب کے سب۔" اور وہ شخص خوشی خوشی واپس لوٹ گیا۔

PDF NOVL BANK

بھائیو! توبہ ایک ایسا عمل ہے جو شیطان کا منہ کالا کرتا ہے اور انسان کو اپنے رب سے ملاتا ہے۔ جو بیت گیا اس پر ندامت کا احساس ہے، اپنے اعمال و افعال پر شرمندہ ہو تو اپنے پاک پروردگار کے سامنے اعتراف کرو اور آئندہ ایسا نہ کرنے کا عہد کرو وہ معاف کرنے پر تیار بیٹھا ہے۔ دیر تمھاری طرف سے ہو رہی ہے۔ وہ تو معاف فرمانے میں ایک..... لحظے کی بھی دیر نہیں کرتا

سید عثمان شاہ صاحب کا دل نشین لہجہ معاویہ کے دل میں نئی جوت جگھٹا رہا۔ اس کی مایوسی و اداسی کو آس و امید کی راہ نظر آگئی تھی جو کامیابی کی منزل تک پہنچتی تھی۔ یقیناً مفتی صاحب نے آج درس قرآن کا موضوع خصوصی طور پر معاویہ کی خاطر منتخب کیا تھا۔ جب وہ حجرے میں لوٹا تو سوالات کی لمبی فہرست کے ساتھ معاویہ کو منتظر پایا۔ اس کے ہر سوال کا جواب مولانا صاحب کے پاس موجود تھا۔ اور تبھی معاویہ کو لگا اس کا زخمی ہو کر عثمان شاہ صاحب کے پاس آنا محض اتفاق نہیں تھا۔ اللہ پاک نے اپنے گم کردہ راہ بندے کی رہنمائی کو مولوی صاحب کو بھیجا تھا۔ گفتگو کا سلسلہ بہت طویل ہو گیا تھا لیکن عثمان شاہ خندہ پیشانی سے اس کے سوالات کے جوابات دیتا رہا۔ گرمیوں کی مختصر رات گزرنے کا پتا ہی نہیں چلا تھا۔ مولوی صاحب نے تہجد کی نماز کی تیاری پکڑی تو معاویہ

PDF NOVL BANK

وضو کا طریقہ سیکھنے اس کے ہمراہ ہولیا۔ مولوی صاحب نے اسے دو رکعت نماز اپنی نگرانی میں پڑھائی اور معاویہ نے کامیابی کے راستے پر پہلا قدم بڑھا دیا۔ صبح کی نماز کے بعد چھوٹے بچے قرآن پڑھنے آتے تھے۔ معاویہ بھی نورانی قاعدہ لے کر مولوی صاحب کے پہلو میں بیٹھ گیا تھا۔ عثمان شاہ کے چہرے پر مسرت بھرا تبسم نمودار ہوا اور معاویہ کی۔ 'الف با' دوبارہ سے شروع ہو گئی۔

ادھیڑ عمر کا ڈاکٹر سلیم اختر سلجھا ہوا اور اعلیٰ ذوق کا مالک تھا۔ عمر کے تفاوت کے باوجود عثمان شاہ سے اس کی گہری دوستی تھی۔ تبھی معاویہ سے بے تکلف ہوتے بھی دیر نہ لگی۔ معاویہ نے اپنی نجی زندگی کے بارے عثمان شاہ صاحب کو راز دار بنایا تھا اور نہ اس نے جلنے کا اشتیاق ظاہر کیا تھا۔ ڈاکٹر سلیم اختر نے بھی اس بارے کوئی ذکر نہ چھیڑا۔

مفتی صاحب کو تنخواہ کی مد میں گزارے لائق ہی رقم ملتی تھی۔ کچھ رقم حفظ قرآن و تجوید پڑھنے والے بچوں سے فیس کی شکل میں بھی موصول ہو جاتی۔ معاویہ کے نزدیک یہ بہت کم معاوضہ تھا لیکن قناعت پسند مفتی صاحب اسے اپنی ضرورتوں سے زائد سمجھتے

PDF NOVL BANK

تھے چونکہ بیوی بچے نہیں تھے اور کھانا مقتدیوں کے گھر سے آجاتا تھا اس وجہ سے قریباً تمام رقم بچت میں جاتی۔ معاویہ کے لیے لباس اور چند ضروری اشیاء کی خریداری مولوی صاحب نے بڑے شوق سے کی تھی۔

کہاں تو معاویہ اس کے ساتھ آنے پر تیار نہیں تھا۔ اور اب اسے یوں لگ رہا تھا جیسے مچھلی کو پانی، بلبل کو باغ، طالب علم کو لائبریری، یا عاشق کو وصل کی رات لگتی ہے۔ اس نے مولوی صاحب کے ساتھ حجرے میں پکے ڈیرے ڈال لیے تھے۔ وہاں آرام، سکون، چین، آسودگی، راحت اور اطمینان مل رہا تھا۔ البتہ شمامہ رانی کی یاد کو وہ اب تک دل سے نہیں جھٹک سکا تھا۔

وہاں آئے مہینہ ہونے کو تھا اسے یقین تھا کہ شمامہ اب کسی اور کی ملکیت بن چکی ہو گی۔ دوسرے کی امانت کو دل و دماغ میں بسانا اور اس کی یاد سے اپنے خیالات کی محفل کو آباد رکھنے کو، غلط جاننے کے باوجود اسے بھلانے میں کامیاب نہیں ہو سکا تھا۔ بلکہ وقت گزرنے کے ساتھ محبت میں اضافہ ہو رہا تھا۔ اس نے پوری توجہ دین سیکھنے اور عبادت پر لگا دی۔ جتنی دیر وہ عبادت میں مصروف رہتا سکون قلب میسر رہتا مگر جو ننھی بستر پر کمر رکھتا دشمن جاں کو دکھائی دیتا تھا۔ اب اس کی آنکھوں میں پہلے والی برہمی و

PDF NOVL BANK

درشتی نظر نہیں آتی تھی۔ وہ معاویہ کی نئی روش پر خوش تھی۔ سپنوں کی دنیا میں وہ شمامہ کے ساتھ جانے کہاں کہاں گھومتا رہتا۔ ڈھیروں باتیں کرتے۔ اس کی مترنم ہنسی سماعتوں میں رس گھولتی، روشن چہرہ، کشادہ جبیں، سیاہ زلفیں اور سلنچے میں ڈھلا نقرئی بدن آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان کرتا۔ وہ اس کے ہاتھ تھامنے کا بھی برا نہیں مناتی تھی۔ گورے ہاتھوں کا لمس معاویہ کو گلاب کی پتیوں کی طرح ملائم لگتا۔ اور جب آنکھ کھلتی تو کئی لمحے تک وہ اسے سامنے ہی نظر آتی رہتی۔

اس نے داڑھی کٹانا بھی ترک کر دیا تھا۔ اور پھر مفتی صاحب کی ہدایت پر وہ آذان چنے لگا۔ محلے کے لوگ اسے امام صاحب کا قریبی رشتہ دار سمجھتے تھے۔ مفتی صاحب نے بھی کبھی تردید نہیں کی تھی۔ بلکہ وہ معاویہ کو بہت عزیز رکھتا تھا۔

ایک دن اس نے پوچھا۔ "مفتی صاحب! کوئی ایسا طریقہ ہے کہ میں خود کو زیادہ مصروف رکھ سکوں۔"

"وہ متبسم ہوا۔" پہلے بھی کچھ کم مصروف نہیں ہو؟

میں چاہتا ہوں سر کھجانے کی فرصت بھی نہ ملے اور جب بستر پر لیٹوں تو سوائے "سونے کے کوئی سدھ بدھ نہ رہے۔"

PDF NOVL BANK

"اس نے معنی خیز انداز میں پوچھا۔ "کیا بہت یاد آتی ہے؟"

"معاویہ نے تعجب سے گھورا اور پھر کچھ سوچ کر اثبات میں سر ہلادیا۔ "ہاں۔"

"....زندہ ہے یا"

"معاویہ نے گھبراتے ہوئے قطع کلامی کی۔ "اللہ پاک نہ کرے اسے کچھ ہو۔"

"عثمان شاہ نے ندامت ظاہر کی۔ "معذرت خواہ ہوں۔"

"معاویہ موضوع کی طرف پلٹا۔ "کچھ پوچھا تھا۔"

".... عثمان شاہ نے اطمینان سے مشورہ دیا۔ "بہترین آدمی بن جاؤ"

"معاویہ ہنسا۔ "بہترین بننا تو ہر کوئی چاہتا ہے۔"

عثمان شاہ فلسفیانہ انداز میں بولا۔ "تمنا کا بیج عمل کے پانی ہی سے پھوٹ کر تناور درخت بنتا ہے۔"

"معاویہ نے اشتیاق ظاہر کیا۔ "بہترین بننے کو کیا کرنا ہوگا؟"

مخبر صادق ﷺ نے فرمایا تھا: [تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو خود قرآن پڑھے اور"

دوسروں کو پڑھائے] میرا مشورہ ہے آپ حفظ کرنا شروع کر دیں۔ اس سے بہترین

PDF NOVL BANK

مصروفیت کوئی نہیں، اس سے اچھا عمل کوئی نہیں، اس سے بڑھ کر نیکی کوئی نہیں، اس سے اعلیٰ مشغلہ کوئی نہیں۔

”معاویہ کے چہرے پر حیرت نمودار ہوئی۔ ”کیا یہ ممکن ہے؟“

عثمان شاہ و ثوق سے بولا۔ ”آپ کا کام خلوص نیت سے کوشش کرنا ہے۔ آسانیاں پیدا

”کرنا اس کا کام جس کے صرف ارادے سے ہر ناممکن ثابت قدمی بھول جاتا ہے۔

”معاویہ نے مایوسی ظاہر کی۔ ”میں تو ناظرہ بھی ٹھیک طریقے سے نہیں پڑھ سکتا۔

”حفظ شروع کر دو رفتہ رفتہ آسانیاں بڑھتی جائیں گی۔“

اگلی صبح سے معاویہ نے مفتی صاحب کے مشورے پر عمل شروع کر دیا۔ وہ ایسا طالب

علم تھا جو اپنے استاد کا شاگرد ہی نہیں قریبی دوست بھی تھا۔ جو نہ صرف دن کو ہمراہ ہوتا

بلکہ رات کو بھی جدا نہ ہوتا۔ اور استاد بھی ایسا جو عالم باعمل تھا۔ وہ معاویہ کو حفظ کے

ساتھ ترجمہ و تشریح بھی پڑھانے لگا۔ معاویہ نے بچپن سے سنا تھا کہ قرآن مجید، اللہ پاک

کا کلام ہے۔ اور اللہ پاک اپنے بندے سے کیسے ہم کلام ہوتا ہے یہ اب اس کی سمجھ میں

آ رہا تھا۔ کلام پاک کا موضوع انسان کی ذات ہے۔ انسان کو اللہ پاک نے کس مقصد کے

لیے پیدا فرمایا۔ اللہ پاک انسان سے کیا چاہتا ہے، نیکی کیا ہے، گناہ کیا ہے۔ حلال کسے کہتے

PDF NOVL BANK

ہیں، حرام کیا ہوتا ہے۔ اچھائی کیا ہے، برائی کیا ہے۔ کامیابی کا حصول کیسے ممکن ہے؟ ناکامی کیوں کر مقدر بنتی ہے۔ رحمن کا رستہ کون سا ہے، شیطان مردود کس راہ پر کھینچتا ہے۔ عزت کون دیتا ہے، ذلت کس کے ہاتھ میں ہے۔ کیا کرنا ہے، کیوں کرنا ہے، کیسے کرنا ہے؟.... کیا نہیں کرنا، کیوں چھوڑنا ہے، کس لیے بچنا ہے۔ ہر سوال کا جواب، ہر شبہ کا ازالہ، ہر الجھن کا حل۔ ہر اونچائی کا بیان ہر پستی کا ذکر زندگی گزارنے کا ایسا آسان بادلیل اور مکمل بیان جس میں کوئی الجھن موجود نہ ہو۔ سوال ذہن میں لٹھے اور جواب حاضر ہو۔ پریشانی پیدا ہو اور حل نظر کے سامنے ہو۔ آسان فہم مثالیں، عبرت آمیز قصے، سبق آموز واقعات، بیش بہا نصیحتیں، بیش قیمت مشورے، خوش خبریاں و تنبیہات اور اس کے علاوہ بھی بہت کچھ۔ اس کی کوشش نے عقیدت کا چولا پہنا، عقیدت شوق بنی اور شوق نے مشغلے کا روپ دھار لیا۔

اس نے پڑھا.... "اور دلوں کا سکون تو اللہ کے ذکر میں ہے۔" اور جب گرمیوں میں جھانکا تو اسے ذرا بھی بے سکونی محسوس نہ ہوئی۔

اس نے پڑھا.... "پس بے شک ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔ بے شک ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔" اور لگا اس کی مشکلیں اب آسانیوں میں ڈھلنے لگی ہیں۔

PDF NOVL BANK

اس نے پڑھا.... "اور البتہ ہم نے قرآن مجید کو پڑھنے کے لیے آسان کر دیا ہے، پھر ہے کوئی جو سمجھے۔" اور اب اسے بھی قرآن مجید بالکل آسان لگ رہا تھا۔ یاد بھی آ رہا تھا، سمجھ میں بھی آ رہا تھا۔

اس نے پڑھا.... "اور تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔" اور پھر حساب کرنے بیٹھا تو گنتی بھول گئی۔ کتنی نعمتیں تھیں، کتنے انعام و بے بہار نعمتیں تھیں جو ہر آن بارش کی طرح برس رہی تھیں، مگر اس نے کبھی حساب ہی نہیں کیا تھا۔ اور انسان ان نعمتوں کا حساب کیوں نہیں کرتا اس کا جواب بھی اسے قرآن ہی نے دیا.... "اور انسان پر خدا کی مار کیسا ناشکرا ہے۔" بلا شک و شبہ یہ حقیقت ہے۔ خود اس نے بھی تو ہمیشہ ناشکری ہی کو اپنایا تھا۔

اس نے پڑھا.... "اور اللہ چاہتا ہے تمہارے ساتھ آسانی کا معاملہ کرے اور انسان کمزور پیدا ہوا ہے۔" تب اس کی نظر خود پر پڑی اور معلوم ہوا انسان تو سراپا کمزوری ہے۔ نہ بھوک برداشت کر سکتا ہے نہ پیاس۔ اور جو کھاپی لے تو اس کے نکلنے کی فکر میں پڑ جائے۔ نہ سردی کی سہار نہ گرمی کا تحمل۔ درد و غم، تکلیف و اذیت، بیماری و روگ سے

PDF NOVL BANK

شکست خوردہ۔ تھکن، نیند، اونگھ، بول و براز، ڈر خوف، لالچ جیسی سدا بہار کمزوریوں کا پتلا۔
بے شک انسان سراپا کمزوری ہی تو تھا۔

اس نے پڑھا.... "اور اگر تمہیں اللہ تعالیٰ تکلیف پہنچائے تو اس کا دور کرنے والا سوا اللہ کے اور کوئی نہیں۔ اور اگر اللہ پاک تمہیں نفع پہنچائے تو وہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والا ہے۔" وہ کیسے اختلاف کر سکتا تھا۔ بلاشبہ جب مالک نے تکلیف کا فیصلہ کیا تھا تو مال و دولت اور اثر و رسوخ بھی کسی کام نہیں آیا تھا۔ وہ تمہانے میں گزاری ہوئی رات کیسے بھلا سکتا تھا۔ اور جب توبہ کر کے حصول رحمت کو جھولی پھیلائی تو لگا کچھ ہوا ہی نہ ہو۔ اور جب اس نے خود کو تباہ و برباد کرنے کا ارادہ کیا تو کیسے مکھن سے بال نکلنے کی طرح اسے ذلت و رسوائی سے نکال کر اپنے گھر مہمان بنا کر رکھ لیا۔

اور اس نے پڑھا.... "گندی عورتیں، گندے مردوں کے لائق ہیں اور گندے مرد گندی عورتوں کے لائق۔ اور پاک باز مرد پاک باز عورتوں کے لائق اور پاک باز عورتیں پاک باز مردوں کے لائق۔" دل سے بے ساختہ نکلا، شمامہ رانی پاکیزہ و نیک تھی، تبھی اللہ پاک نے اسے مجھ جیسے غلیظ و بدکردار سے بچا لیا۔

PDF NOVL BANK

دن پر لگا کر اڑنے لگے۔ معلوم ہی نہ ہوا سال کیسے بیت گیا۔ علم کے حصول کے ساتھ اسے اپنے خسارے اور نقصان کا احساس بھی روز بہ روز بڑھتا جا رہا تھا۔ اور یہی احساس تھا جس نے اسے گھر واپسی سے روک رکھا۔ ڈرتا تھا کہ ماں باپ پرانی زندگی کی طرف گھسیٹیں گے جو اب عذاب محسوس ہوتی تھی۔ شمامہ رانی کی یاد ایک کسک کی صوت پہلو میں زندہ و تابندہ تھی، لیکن اس نے صبر کرنا سیکھ لیا تھا۔ اور اچھی طرح جان لیا تھا کہ اللہ پاک کی مرضی کے بغیر نہ تو ایک پتا ہلتا ہے اور نہ زمین پر پڑا کوئی تنکا جگہ تبدیل کر سکتا ہے۔ قرآن کہتا ہے : [وہ آسمان سے لے کر زمین تک کا ہر انتظام خود کرتا ہے] آگے فرمایا: [وہی ہے جو زندگی دیتا ہے اور موت دیتا ہے اور جب کسی کام کا فیصلہ کر لیتا ہے تو فرماتا ہے ہو جا، پس وہ جاتی ہے] یقیناً جب لکھنے والے نے شمامہ کو اس کی قسمت ہی میں نہیں لکھا تھا تو کیسے مل سکتی تھی۔ البتہ دل میں پھیلے سکون کو محسوس کر کے لگتا تھا شمامہ نے اسے یقیناً معاف کر دیا ہوگا۔ ثالثہ باجی بھی اس کی مناجات کا مستقل حصہ تھی۔ کبھی کبھی اس کا دل کرتا کہ ثالثہ سے بات کر کے اپنی خیریت سے مطلع کر دے، مگر ساتھ ہی یہ سوچ تنبیہ کرتی کہ ثالثہ فوراً اس کی واپسی کا مطالبہ کرے گی، بلکہ اسے مجبور کر دے گی۔ اس کا حکم ٹالنا معاویہ کے لیے ممکن نہ

PDF NOVL BANK

رہتا۔ اور گھر لوٹ کر وہ حفظ مکمل کر پاتا نہ اس طرح سکون محسوس ہوتا۔ شمامہ رانی کی یادوں سے لڑنے کو مفتی صاحب کا سہارا غنیمت تھا۔ وہ واپس نہ جانے کے فیصلے پر ڈٹا رہا۔ مفتی صاحب کے ساتھ اس کی دوستی و محبت آئے روز بڑھ رہی تھی بلاشبہ وہ عظیم انسان تھا۔ ڈاکٹر سلیم اختر سے بھی قریباً ہر نماز میں ملاقات ہو جاتی تھی۔

ایک رات درس قرآن میں مفتی صاحب نے نکاح کا بیان کیا.... "اور تم میں سے جو لوگ اس بات کی طاقت نہ رکھتے ہوں کہ آزاد مسلمان عورتوں سے نکاح کر سکیں تو وہ ان مسلمان کنیزوں سے نکاح کر سکتے ہیں جو تمہاری ملکیت میں ہوں۔ اور اللہ کو تمہارے ایمان کی پوری حالت خوب معلوم ہے۔ تم سب آپس میں ایک جیسے ہو۔" تلاوت و ترجمہ کر کے وہ تشریح کرنے لگا.... "نبی پاک ﷺ نے فرمایا: [چار باتیں انبیاء کی سنت ہیں؛ حیاء کرنا، عطر لگانا، مسواک کرنا اور نکاح کرنا] ایک صحابی کہتے ہیں ہم نبی پاک ﷺ کے ساتھ نکلے، ہم نوجوان تھے ہمارے پاس (شادی وغیرہ امور میں سے) کسی چیز کی قدرت نہ تھی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: [اے نوجوانوں کی جماعت تمہارے اوپر نکاح لازم ہے کیوں کہ یہ نگاہ نیچی کرنے والا اور شرم گاہ کی حفاظت کرنے والا ہے۔ اور جو نکاح کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو اس پر صوم کا اہتمام ضروری ہے]

PDF NOVL BANK

نکاح کے بارے چند اور احادیث بیان کرنے کے بعد مفتی صاحب سمجھانے لگے۔ "نکاح انبیاء کی سنت ہے۔ اور قرآن مجید نے طاقت ہونے اور عورتوں کے درمیان عدل کرنے کی استطاعت رکھنے پر دو، تین اور چار شادیوں تک کی اجازت دی ہے۔ البتہ خوف ہو کہ عورتوں کے درمیان انصاف نہ رکھ سکو گے تو پھر ایک شادی بہتر ہے۔ اور یاد رکھیں شادی عام ہوگی تو زنا میں کمی ہوگی اور شادی پر قدغن ہوگی اسے مشکل بنایا جائے گا، اتنی رسوم و رواج شامل کر دیے جائیں گے کہ شادی کرنا ہی دشوار ہو جائے تو پھر چور راستے نمودار ہوں گے۔ بزرگ کہتے ہیں، شادی کی "شین" کے نقاط ہٹا دو یعنی، شادی کو سادی کر دو۔ شادی جتنی سادہ ہوگی، اس میں اتنی برکت ہوگی۔ بلاشبہ اس معاملے میں ہمارا عمل نبی پاک ﷺ کی مبارک سنت اور آثارِ صحابہ رضی اللہ عنہم سے مختلف ہے۔

سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی بیٹی حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بیوہ ہوئیں تو بیٹی کی عدت گزرتے ہی انھوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے عرض کی کہ میری بیٹی سے نکاح فرمالیں، سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خاموشی اختیار فرمائی۔ پھر آپ نے حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کو فرمایا۔ ان کی شریک حیات رقیہ رضی اللہ عنہا جو نبی پاک ﷺ کی دختر تھیں ان کا انھی دنوں انتقال ہوا تھا اس لیے

PDF NOVL BANK

حضرت عثمانؓ نے انکار کر دیا کیوں کہ انھیں اپنی شریک حیات کی وفات کا گہرا دکھ تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے اپنے ساتھیوں کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "حفصہ کو میں عثمان سے اچھا خاوند بتا دیتا ہوں اور عثمان کو حفصہ سے اچھی بیوی۔" آپ ﷺ نے اپنی بیٹی سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا حضرت عثمان کے نکاح میں دے دی اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے خود نکاح فرمالیا۔ اسے کہتے ہیں شادی کا سادہ ہونا۔ ہم نے اتنے رسم و رواج اور بکھیڑے پال رکھے ہیں کہ شادی کا اصل مقصد ہی فوت ہو گیا ہے۔ اور ان سب رسوم و رواج کا مقصد سوائے ریاکاری و دکھاوے کے کچھ نہیں ہے..... "عثمان شاہ کافی دیر شادی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے رہا۔

لگلے دن معاویہ، مفتی صاحب کو سبق سنا کر فارغ ہوا تھا کہ ڈاکٹر سلیم اختر کا بلاوا آگیا۔ اس نے معاویہ کو اپنی مطب پر بلایا تھا۔ ایسا پہلی بار نہیں ہو رہا تھا کہ معاویہ کو حیرانی ہوتی۔ مفتی صاحب سے اجازت لے کر وہ روانہ ہو گیا۔ ڈاکٹر صاحب نے مددگار لڑکے کو چائے لانے بھیجا اور معاویہ کو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

PDF NOVL BANK

حکم کریں ڈاکٹر صاحب! کیسے یاد فرمایا۔ "نشست سنبھالتے ہوئے معاویہ بے تکلفی سے" مستفسر ہوا۔

ڈاکٹر سلیم اختر اطمینان بھرے لہجے میں بولا۔ "بس آپ کو مطلع کرنا تھا کہ میری صاحب زادی ملیہ سلیم نے چودہ جماعتیں پاس کر لی ہیں، الحمد للہ خوش شکل و سگھر بچی ہے۔"

نج.... جی.... ڈاکٹر صاحب؟ "معاویہ نے ہکلاتے ہوئے تھوک نگلی اور اس کی آنکھوں" کے سامنے شمامہ رانی کا روشن چہرہ ابھر آیا تھا۔

ڈاکٹر نے وضاحت کی۔ "میرا خیال ہے مولانا صاحب کے قریب آپ سے زیادہ اور کوئی نہیں ہے۔ مجھے خوشی ہوگی اگر آپ ان تک یہ خواہش پہنچا دیں کہ میں اپنی بیٹی کے لیے اس سے بہتر رشتہ ڈھونڈ نہیں پایا۔ شاید خود کہہ دیتا مگر ڈرتا ہوں وہ شرما شرمی ہاں نہ کر دیں۔ اور آپ کی موجودگی کو غنیمت جانتے ہوئے زحمت دی ہے۔ آپ اپنے انداز میں ان کا ارادہ جاننے کی کوشش کریں۔ ان کی شریک حیات کو پچھڑے دو سال سے زیادہ ہو گئے ہیں اور میرا خیال ہے اتنا سوگ کافی ہے۔"

PDF NOVL BANK

معاویہ اطمینان بھرا سانس لیتے ہوئے مسرت سے بولا۔ "بلاشبہ مفتی صاحب کو شادی کی ضرورت ہے۔"

چائے پی کر وہ واپس آگیا تھا۔ دوپہر کا کھانا کھاتے ہوئے معاویہ نے اس موضوع کو چھیڑا۔ "مفتی صاحب! رات کے درس میں آپ نے شادی کے بارے بڑی اہم باتیں بتائیں، لیکن معاف کرنا آپ کا عمل اس کے خلاف ہے۔"

"عثمان شاہ متبسم ہوا۔ "بھلا کیسے؟"

معاویہ اطمینان سے بولا۔ "غیر شادی شدہ ہوتے ہوئے شادی کی اہمیت کو اجاگر کریں گے تو سننے والوں کو اعتراض ہو گا۔"

عثمان شاہ نے قہقہہ لگایا۔ "یار! کوئی سرپرست ہے نہیں۔ ایک منہ بولی ماں ہے جو خود چلنے پھرنے سے معذور ہے تو آپ ہی کوئی بندوبست کر دیں۔"

"معاویہ سرعت سے بولا۔ "ٹھیک ہے کیسی لڑکی چاہیے؟"

نبی پاک ﷺ کے ارشاد مبارک کا مفہوم ہے: عورت سے نکاح چار باتوں کا لحاظ رکھ کر "کیا جاتا ہے، کوئی حسن و جمال دیکھتا ہے، کوئی مال و دولت کی طرف نظر کرتا ہے، کوئی

PDF NOVL BANK

اعلیٰ نسب یعنی اونچے گھرانے کی لڑکی ڈھونڈتا ہے، لیکن کامیاب ہے وہ شخص جو لڑکی کی "دین داری دیکھ کر نکاح کرے۔"

"معاویہ اطمینان سے بولا۔ "عصر کی نماز پڑھ کر چلیں گے۔"

عثمان شاہ ہنسا۔ "بھائی دھیان سے، ہمارے ہاں دین دار لوگ بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اس عمل پر پیروی کرنے میں خاصے سست رہے ہیں۔ اور نااہل ہونے کے "باوجود جو مرتبہ ملا ہوا ہے اسے خاک میں ملانے کا حوصلہ نہیں ہے۔"

"جب مجھے سرپرست تسلیم کر لیا ہے تو متفکر ہونا چھوڑ دیں۔"

عثمان شاہ سنجیدگی سے بولا۔ "مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے دوست، لیکن یاد رہے آپ خود بھی اب تک کنوارے ہیں اور بڑا بھائی ہونے کے ناتے میری بھی ذمہ داری بنتی ہے "کہ آپ کے بارے سوچوں۔"

"معاویہ نے دلیل دی۔ "پہلے بڑے کی باری آتی ہے۔"

"وہ ہنسا۔ "اور پھر....؟"

معاویہ کی آنکھوں کے سامنے دشمن جاں کی شبیہ ابھری۔ "اگر کوئی بہت اچھی لگے اور وہ "آپ کو ناپسند کرتی ہو تو کیا کرنا چاہیے؟"

PDF NOVL BANK

"عثمان شاہ نے جان چھڑائی۔" ایسی حالت میں بندہ کیا کر سکتا ہے۔

"معاویہ مستفسر ہوا۔" اسلام کیا حکم دیتا ہے؟

مفتی صاحب صاف گوئی سے بولا۔ "کچھ باتوں میں شریعت فرد کو پابند نہیں کرتی۔ اگر

کوئی عورت، مرد کی محبت میں مبتلا ہو کر یا مرد، عورت کی محبت میں گرفتار ہو کر یہ

سوچے کہ محبوب کو شریعت زبردستی اس کا بننے کا حکم دے گی تو ایسا کچھ نہیں ہے۔

اسلام میں صرف شادی کا تصور ہے اور وہ بھی زوجین کی باہمی رضامندی کو مد نظر رکھ

کر۔ کسی ایک فریق کے انکار سے یہ رشتہ قائم نہیں رہ سکتا۔ لڑکی یا لڑکے پر شادی

مسلط کرنا غلط فعل ہے جس کی اجازت شریعت والدین کو بھی نہیں دیتی۔ حدیث پاک

میں ایک خاص واقعے کا ذکر ملتا ہے کہ زوجہ رسول ﷺ، امی جان سیدہ مطہرہ، منرہ و

مصقاعائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی لونڈی حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو امی جان رضی اللہ

عنہا نے آزاد فرما دیا، وہ حضرت مغیث کے نکاح میں تھیں جو غلام تھے۔ حضرت بریرہؓ

چونکہ آزاد ہونے کے بعد باختیار تھیں کہ حضرت مغیث کے نکاح میں رہتی یا علیحدگی

اختیار کرتی۔ لہذا آپ ﷺ نے علیحدگی کا انتخاب کیا۔

PDF NOVL BANK

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں گویا میں مغیث کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ بریرہؓ کے پیچھے پھر رہا ہے اور رو رہا ہے۔ اور آنسو اس کے گالوں پر بہہ رہے ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے عباسؓ سے فرمایا: عباس! کیا تمہیں بریرہ سے مغیث کی محبت اور مغیث سے بریرہ کی نفرت پر تعجب نہیں ہے؟ چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت بریرہؓ کو فرمایا: "کاش تو مغیث کے پاس لوٹ جاتی۔ وہ تیرے بچے کا باپ ہے۔

"اس نے عرض کیا: "اللہ کے رسول ﷺ کیا آپ مجھے حکم دے رہے ہیں؟"

"آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "نہیں صرف سفارش کر رہا ہوں۔

"تو حضرت بریرہؓ نے عرض کی: "مجھے مغیث کی کوئی ضرورت نہیں۔

معاویہ کے ہونٹوں پر پھیکا تبسم نمودار ہوا۔ "جانتا تھا کوئی ایسا ہی حکم ہو گا، اسی لیے پوچھ نہیں رہا تھا۔

عثمان شاہ کو اس کی کہانی جاننے کا شوق ہوا۔ "سمجھ میں نہیں آ رہا کوئی آپ جیسے وجہ و پرکشش مرد سے کیسے نفرت کر سکتی ہے۔

معاویہ نے گہرا سانس لیا۔ "میرے اعمال و افعال سے ناواقف شخص کا حیران ہونا تو بنتا ہے۔

PDF NOVL BANK

عثمان شاہ نے اسے تسلی دی۔ "بے شک اللہ پاک توبہ کرنے والوں اور پاک و صاف رہنے والوں کو محبوب رکھتا ہے۔"

معاویہ نے حسرت ظاہر کی۔ "اگر کسی اور کی منکوحہ بن گئی ہو تو کیا اس کی تمنا کرنا غلط ہے؟"

بہت زیادہ غلط ہے۔ بس اللہ پاک سے صبر مانگو، سکون قلب طلب کرو، دنیا و آخرت کی "بھلائی کا سوال کرو۔ اور جان جاؤ کہ دنیا عارضی ہے۔ کسی عورت کی محبت آپ کو سیدھے راستے سے نہ ہٹا دے۔ کیوں کہ اللہ پاک نے انسان کے لیے ایسی جنتیں تیار کر رکھی ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ ایسی حوریں سجا رکھی ہیں جو ہمیشہ جوان، سدا "کنواریاں رہیں گی۔ ایسی نعمتیں سنبھال رکھی ہیں جنہیں نہ پہلے چکھا گیا اور نہ دیکھا گیا۔ معاویہ بے بسی سے بولا۔ "آپ نے سچ کہا، لیکن دل پر اختیار نہ ہو تو کیا کیا جائے؟ اگر کوئی کوشش کے باوجود بھول نہ پائے، یاد نہ کرنے کے باوجود سب سے زیادہ یاد آئے، تب بندہ کیا کرے۔ سینے دیکھنا تو بس سے باہر ہوتا ہے ناں۔ اور آپ ہی سے سنا ہے "خوابوں پر حدود و قیود لاگو نہیں ہوتیں۔"

PDF NOVL BANK

عثمان شاہ نے اثبات میں سر ہلایا۔ "انسان سے اختیاری عمل کا حساب ہوگا۔ بس اپنی سی کوشش کرتے رہو۔"

مفتی صاحب! توبہ کرنے پر اللہ پاک اتنے بڑے بڑے گناہ بخش دیتا ہے، تو انسان "معذرت کرنے پر کیوں نہیں معاف کر سکتا۔"

یار! اللہ پاک کے رحم و کرم اور انسان کے ظرف کا تقابل کر رہے ہو۔ انسان کے "افعال اپنے احساسات کے تابع ہوتے ہیں۔ غم، غصہ، مسرت، خود غرضی، بدلہ لینے کی خواہش اور ایسی بہت سی کمزوریوں کے زیر اثر رہ کر فیصلہ کرنے والے بھلا کب "انصاف کر سکتے ہیں۔"

مفتی صاحب! سنا تھا محبت، بیرونی عوامل کا اثر قبول نہیں کرتی۔ چاہنے والے اپنی "چاہت کو چھپا تو سکتے ہیں، اس پر پردہ تو ڈال سکتے ہیں مگر دل سے محو نہیں کر سکتے۔ مفتی صاحب نے لاعلمی ظاہر کی۔ "اس بارے مسئلہ کا علم، سائل سے بھی گیا گزرا ہے۔"

شادی نہیں کروں گا۔ "معاویہ کے پاس اس کے علاوہ کہنے کو کچھ نہیں بچا تھا۔"

PDF NOVL BANK

نبی پاک ﷺ کا مبارک ارشاد ہے، نکاح نصف ایمان ہے اور ایک دوسرے مقام پر ارشاد "فرمایا...." نکاح میری سنت ہے اور جس نے میری سنت سے "اعراض (روگردانی، پرہیز) کیا وہ ہم میں سے نہیں۔"

"شادی کر کے کسی شریف لڑکی کو دھوکا نہیں دینا چاہتا۔"

محبت اختیاری فعل نہیں ہے بھائی، نہ شریعت زور دیتی ہے کہ بیوی سے عشق کرو۔"

حکم یہ ہے کہ بیوی کی ضرورتوں کا خیال کرو۔ اس سے ہمدردی و محبت سے پیش "آؤ، اسے اپنا دوست سمجھو اور بس۔"

علماء سے سنا ہے کہ دوپہر کا کھانا کھا کر قیلوہ کرنا نبی پاک ﷺ کی مبارک سنت ہے۔ ""

تکیے پر سر ٹیک کر معایہ نے آنکھیں بند کر لی تھیں کہ جان چھڑانے کا اس کے علاوہ کوئی طریقہ اسے نہیں سوجھاتا تھا۔ مفتی عثمان شاہ نے بھی مسکراتے ہوئے اس کی تقلید کی تھی۔

نماز عصر کے بعد ان کا معمول چہل قدمی کا تھا۔ سڑک عبور کر کے ایک عوامی پارک بناتا تھا۔ ٹہلتے ہوئے وہ گپ شپ بھی کرتے اور پارک میں کھیلتے بچوں کا لڑائی جھگڑا، چیخ

PDF NOVL BANK

و پکار، شور شرابے کو دیکھ کر محظوظ بھی ہوتے۔ بلکہ کبھی کبھار انھیں ثالث کا کردار بھی ادا کرنا پڑ جاتا۔ اس دن مسجد سے نکلتے ہوئے معاویہ بولا۔

"آج ضروری کام سے جانا ہے۔"

"مفتی صاحب نے منہ بنایا۔" عصر کے وقت فضول کاموں سے پرہیز کیا کرو۔

ہو سکتا ہے تم ایک چیز کو برا سمجھو، حالاں کہ وہ تمہارے حق میں بہتر ہو۔ اور ہو سکتا "تم ایک چیز کو پسند کرو، حالاں کہ وہ تمہارے حق میں بری ہو۔" معاویہ نے فلسفیانہ انداز میں سورہ بقرہ کی ایک آیت کا ترجمہ دہرایا۔

"مفتی صاحب کھل کھلا کر ہنسے۔" میاں بہت تیز جارہے ہو۔

"معاویہ اطمینان سے بولا۔" مولویوں سے مکالمہ کرتے وقت ہوشیار رہنا پڑتا ہے۔

باتیں کرتے ہوئے وہ ڈاکٹر سلیم اختر کے مکان تک پہنچ گئے تھے۔ اس کی روزمرہ معاویہ کو اچھی طرح معلوم تھی۔ وہ عصر پڑھ کر گھر چائے پینے جاتا اور پھر مطب کا رخ کرتا تھا۔ اسے دروازے کی گھنٹی بجاتے دیکھ کر مفتی صاحب نے قدرے بیزاری سے کہا۔ "ڈاکٹر صاحب سے ملنے ہی کو شام کی چہل قدمی سے بہتر سمجھ رہے ہو تو مجھے سخت بلکہ شدید اختلاف ہے۔"

PDF NOVL BANK

معاویہ نے موضوع تبدیل کیا۔ "اگر کوئی کم عمر لڑکی سے شادی کر لے۔ اور لڑکی اس کی پہلی بیوی کے بچوں سے چھوٹی ہو تو اولاد کے لیے لڑکی کی کیا حیثیت ہوگی؟ مفتی صاحب نے حیرانی سے کہا۔ "وہ ان بچوں کی ماں کہلائے گی اور اس مرد کی پہلی اولاد کو اسے ماں بلانا اور اس کی عزت و احترام ضروری ہے۔"

معاویہ اطمینان سے بولا۔ "شکر ہے اتنا تو آپ جانتے ہیں کہ بعض اوقات کم درجہ و کم عمر زیادہ حیثیت کا مالک ہو جاتا ہے۔"

کوئی بے وقوفی..... "مفتی صاحب کے دماغ میں خطرے کی گھنٹی بجی اور وہ معاویہ کو سمجھانے ہی لگا تھا کہ ڈاکٹر سلیم اختر نے باہر جھانک کر اس کی کوشش ناکام کر دی۔ آپ لوگ اس وقت؟" ڈاکٹر نے حیرانی کا اظہار کیا۔"

معاویہ نے کہا۔ "باخبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ آپ اس وقت خصوصی چائے نوش فرماتے ہیں۔ ایسی چائے جو آپ کی صلاحیتوں کو کئی گنا بڑھا دیتی ہے تبھی آپ شام تک "مریضوں کو نبٹا سکتے ہیں۔"

PDF NOVL BANK

ڈاکٹر سلیم اختر ہنسا۔ "صحیح سنا ہے، لیکن زیادہ تحقیق کرتے تو معلوم ہوتا میں اس چائے میں کسی کو شریک کرنے کی سخاوت سے آج تک محروم رہا ہوں اور آئندہ بھی یہی ارادہ ہے۔"

"معاویہ ترکی بہ ترکی بولا۔ "ارادے و قسمیں ٹوٹنے کے لیے ہوتے ہیں بزرگو۔ گہرا سانس لے کر ڈاکٹر صاحب اندر کی طرف متوجہ ہوا۔ "پردہ کر لو، مہمان آئے ہیں۔" اور پھر لمحہ بھر توقف کے بعد دروازے سے ایک جانب ہوتے ہوئے بولا۔ "تشریف لائیں۔"

ڈرائینگ روم کی طرف بڑھتے ہوئے مفتی صاحب نے معاویہ کا ہاتھ پکڑ کر متوجہ کیا اور آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے باز رہنے کا اشارہ کیا۔ معاویہ کے انداز سے وہ بات کی تہہ تک پہنچ گیا تھا، لیکن ڈاکٹر صاحب کے سامنے اسے منع کرنے کی حالت میں نہیں تھا۔ ڈرائینگ روم کی سجاوٹ سادگی لیے ہوئے تھی۔ صوفے پر نشست سنبھالتے ہوئے ڈاکٹر صاحب بولا۔ "غالباً یہ آپ لوگوں کی چہل قدمی کا وقت ہوتا ہے۔"

PDF NOVL BANK

معاویہ بولا۔ "کچھ ضروری کام چہل قدمی سے زیادہ اہمیت کے حامل ہوتے ہیں۔" مفتی صاحب مسلسل خاموش تھا۔ ڈاکٹر صاحب سے آنکھیں بچا کر وہ چند بار معاویہ کو باز رہنے کا اشارہ کر چکا تھا۔ مگر معاویہ نے کوئی تسلی بخش رد عمل ظاہر نہیں کیا تھا۔

دروازہ ہلکے سے بجاجس کے ساتھ چوڑیوں کی مترنم کھنکھناہٹ نے معاویہ کی نگاہوں میں بھولی بسری یاد تازہ کر دی تھی۔ اور ایک دم شمامہ کا موہنا چہرہ نگاہوں میں آ بسا تھا۔ ڈاکٹر نے آگے بڑھ کر پردے کی اوٹ میں کھڑے فرد سے چائے کے برتن پکڑے اور واپس آ بیٹھا۔ ٹرے میں چائے کی تین پیالیوں کے ساتھ بسکٹ اور نلکو کی بھری پلیٹیں بھی رکھی تھیں۔

چائے کی نصف پیالی حلق سے اتارتے ہوئے معاویہ بولا۔ "ڈاکٹر صاحب خفا نہ ہوں تو ایک بات پوچھوں۔"

"ڈاکٹر بے تکلفی سے ہنسا۔ "خوش اخلاق بننے کا نائک چھوڑا اور پوچھو۔"

"معاویہ نے اطمینان سے پوچھا۔ "چائے کس نے بنائی ہے؟"

"ڈاکٹر برا منائے بغیر بولا۔ "ملینہ سلیم، میری بڑی صاحبزادی ہے۔"

PDF NOVL BANK

معاویہ بے باکی سے بولا۔ "کیا ممکن ہے کہ ایسی چائے مستقل طور پر مفتی صاحب کا "مقدر بن جائے، میرا مطلب اس بہانے مجھے بھی مل جایا کرے گی۔"

ڈاکٹر سلیم اختر کی سوالیہ نظریں مفتی صاحب کی طرف اٹھیں، جس کے چہرے پر نجات نمودار ہو گئی تھی۔ اسے پہلے سے شک تھا معاویہ کا ارادہ ٹھیک نہیں ہے۔ لیکن باز رہنے کا اشارہ کرنے کے بعد امید ہو چلی تھی کہ کسی ایسی حرکت سے پہلے وہ مشورہ ضرور کرے گا مگر اب تیر کمان سے نکل چکا تھا۔

ڈاکٹر صاحب کے چہرے پر تبسم ابھرا۔ "اپنی خواہش ظاہر کر ہے ہو یا لڑکے کی "رضامندی بھی لی ہے۔"

لڑکے سے پوچھا تھا، اس کی ایک ہی شرط تھی کہ لڑکی دین دار ہونی چاہیے اور ایک "پڑھی لکھی باپردہ لڑکی، جس کے والد محترم پابند صوم صلاۃ ہوں ان شرائط پر پورا اترتی ہے۔"

ڈاکٹر سلیم اختر لطف لیتے ہوئے بولا۔ "ہو سکتا ہے لڑکی کو مفتی صاحب پسند نہ آئیں یا "لڑکی کی شکل مفتی صاحب کو اچھی نہ لگے۔"

PDF NOVL BANK

اس بارے شریعت رہنمائی تو کرتی ہوگی۔" معاویہ نے تصدیق چاہی۔ "کیوں مفتی" صاحب؟

".... مفتی صاحب ہکلاتا ہوا بولا۔ "جج.... جی.... جی

معاویہ شرارتی لہجے میں بولا۔ "لڑکا گھبرا رہا ہے، بہ ہر حال مجھے یاد ہے، مفتی صاحب ہی سے سنا ہے کہ اس موقع پر شریعت کیا حکم سناتی ہے.... [حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی فرماتے ہیں، میں نے نبی پاک ﷺ کے زمانہ میں ایک عورت کو شادی کا پیغام دیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "کیا تم نے اسے دیکھ لیا ہے؟" میں نے عرض کی۔ "نہیں۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "دیکھ لو کیوں کہ دیکھ لینا، دونوں میں محبت کے اضافہ کا باعث ہے]"

ڈاکٹر سلیم اختر ایک دم سنجیدہ ہوا۔ "مفتی صاحب! تیسرا دروازہ ملیہ کی خواب گاہ کا ہے۔" اور وہ منتظر بیٹھی ہے۔

عثمان شاہ ششدر رہ گیا تھا۔ اس نے تعجب بھری نظروں سے معاویہ کو گھورا۔ وہ "شرارت سے ہنسا۔" دروازے گن لینا، ڈاکٹر صاحب نے تیسرا دروازہ کہا ہے۔ مجھے قبول ہے۔" مفتی صاحب نے اٹھنے کی کوشش نہیں کی تھی۔"

PDF NOVL BANK

"معاویہ معترض ہوا۔ "شریعت کی اجازت سے فائدہ نہ اٹھانا کفرانِ نعمت ہے۔

"مفتی صاحب نے نفی میں سر ہلایا۔ "شریعت اجازت دیتی ہے حکم نہیں۔

حدیث پاک کا مفہوم ہے نبی پاک ﷺ کو جب دو معاملوں کے درمیان اختیار دیا جاتا تو

"آپ ﷺ آسان معاملے کو پسند فرماتے اگر وہ گناہ نہ ہوتا۔

مفتی صاحب حیا آلود تبسم سے بولے۔ "اللہ پاک تم پر رحم کرے معاویہ! میں نے آسان

"معاملہ ہی چنا ہے۔

"ڈاکٹر سلیم نے تسلی دی۔ "وہ اکیلی نہیں ہے۔ اس کی ماں بھی ساتھ موجود ہے۔

معاویہ نے لقمہ دیا۔ "اور صرف آپ کی پسند سے رشتہ نہیں ہوگا، میری بہن کو بھی یہ

"حق حاصل ہے۔

مفتی صاحب بادلِ نخواستہ اٹھ کر اندر چلے گیا۔ اور دو تین لمحوں بعد ہی لوٹ آیا تھا۔ معاویہ

اور ڈاکٹر کی سوالیہ نظروں کے جواب میں سر جھکاتے ہوئے بولا۔ "اللہ پاک سے شریک

حیات طلب کی تھی۔ مگر اتنے بہترین رشتے کی امید تو خواب میں بھی نہیں کی تھی۔

"معاویہ نے پوچھا۔ "ڈاکٹر صاحب! کیا ہم ہاں سمجھیں۔

PDF NOVL BANK

پوچھ لوں۔ "ڈاکٹر اندر گھس گیا۔ مفتی صاحب نے امداد طلب نظروں سے معاویہ کی" طرف دیکھا۔

اگر اس نے انکار کر دیا تو شاید تپنے کو آپ اکیلے نہ رہیں۔ اور اسی وجہ سے میں دیکھنا" نہیں چاہتا تھا۔

"معاویہ ہولے سے ہنسا۔ "مطلب، میری بہن خوب صورت ہے؟

پہلے میں صرف علم کی بنیاد پر حور عین کی صورت اور صفات کا بیان کرتا تھا۔ اب"

"مطالعہ کے ساتھ عین الیقین (جو یقین دیکھ کر حاصل ہو) کا اضافہ بھی ہو گیا۔

ڈاکٹر صاحب مٹھائی کے ڈبے کے ساتھ برآمد ہوا۔ "مبارک ہو، ملینے نے ہاں کر دی اور

"اس کی ماں کو بھی لڑکا پسند آیا ہے۔

مفتی صاحب کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا تھا۔

ڈاکٹر کے گھر سے نکل کر وہ پارک کا رخ کرنے کے بجائے مسجد لوٹ آئے تھے۔ خوشی کی چمک مفتی صاحب کے چہرے پر ثبت ہو چکی تھی۔ اس نے خلوص دل سے معاویہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے دعا بھی دی تھی۔

PDF NOVL BANK

"اللہ تعالیٰ تمہیں دنیا و آخرت کی بھلائی دے اور تمہاری نیک خواہشات کو پورا کرے۔"

معاویہ اطمینان سے بولا۔ "کسی دوسرے کی منکوحہ کو چاہنا یقیناً نیک خواہش نہیں ہے.... تو بہتر ہو گا نیک خواہشات میں نیک کا لفظ حذف کر دیں۔"

ملینہ کو تو میں نے پہلی بار دیکھا ہے البتہ اس کی چھوٹی بہن فطینہ کو کافی دفعہ دیکھنے کا موقع ملا۔ سلجھی ہوئی تمیز دار بچی ہے، شکل ایسی کہ چاند بھی شرما جائے۔ میرا خیال ہے میٹرک کر لیا ہے، اب وہ بھی پردہ کرتی ہے۔

معاویہ نے منہ بنایا۔ "اگر آپ نے شمامہ رانی کو دیکھا ہوتا تو ایسا مشورہ دینے سے پہلے بیس بار سوچتے۔"

جو آپ کو مل ہی نہیں سکتی اس کی تمنا کرنا صرف گناہ ہی نہیں بہت بڑی حماقت بھی ہے۔"

معاویہ نے امید ظاہر کی۔ "ناممکن صرف آپ کے اور میرے لیے ہے، بگڑی بنانے والے کو کیا مشکل ہے؟"

"جس کی وہ منکوحہ ہے اس کی بگاڑ کر اپنی بگڑی بنانے کی تمنا کرنا خود غرضی ہے۔"

PDF NOVL BANK

معاویہ اداسی سے بولا۔ "دعا کو ہاتھ اٹھاتے وقت کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا مانگوں اور کیسے سوال کروں۔ بس ہاتھ اٹھے رہتے ہیں، زبان خاموش ہوتی ہے اور سوچیں منجملہ کہ جو دلوں کے بھید جانتا ہے اسے کیا وضاحت دوں۔ وہ جانتا ہے میری طلب کو "بھی، تمنا، خواہش اور چاہت کو بھی۔"

مفتی صاحب ہنسے۔ "اور تمہجہ کے وقت جو دیر تک ہاتھ بلند رہتے ہیں اور ہونٹ مسلسل ہل رہے ہوتے ہیں۔"

ہاتھ بلند رہتے ہیں مگر زبان کو حوصلہ نہیں ہوتا.... دل تسلیم نہیں کرتا وہ کسی اور کی ہو "گئی ہوگی۔ اور پھر مجھے ہوش نہیں رہتا ایسی حالت میں جانے کیا مانگنا شروع کر دیتا ہوں "مجھے خود بھی پتا نہیں چلتا۔ بس وہ جانتا ہے جس سے کچھ چھپا نہیں۔"

مفتی صاحب نے تسلی دی۔ "پریشان نہیں ہوتے، اس کے فیصلے بہترین ہوتے ہیں۔ وہ عدل و انصاف کرتا ہے۔ کسی سائل کو محروم نہیں رکھتا۔ اور اپنے بندوں سے پیار کرتا ہے۔"

PDF NOVL BANK

اور جب کوئی خالق کے دوسرے بندے سے زیادتی کرتا ہے، اس کا دل دکھاتا ہے، "تکلیف دیتا ہے، رلاتا ہے، اس کی توہین و تضحیک کرتا ہے، عزت نفس پر حملہ آور ہوتا ہے تب مالک کیا کرتا ہے۔"

میدانِ حشر قائم ہونے تک توبہ کا دروازہ کھلا ہے، زیادتی کرنے والا اگر اپنے فعل پر "ندامت کا اظہار کر کے معافی طلب کر لے اور دوسرے کو راضی کر لے تو محشر کی "شرمندگی سے بچ سکتا ہے۔"

"اور متاثرہ شخص معاف کرنے پر راضی نہ ہو تو؟"

اللہ پاک نے ارشاد فرمایا....[اور چاہیے کہ وہ (خطاکو) معاف کر دیں اور درگزر سے کام لیں، کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تم کو معاف کرے اور اللہ معاف کرنے والا مہربان ہے (نور-۲۲)] دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا....[اور برائی کا بدلہ ویسی ہی برائی ہے لیکن جو شخص معاف کر دے اور صلح کر لے تو اس کا ثواب اللہ کے ذمہ ہے اور وہ ظلم کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا (شوریٰ-۱۰۴)] ایک اور مقام پر حکم ہوا....[اور اگر تم ان کو تکلیف دینا چاہو تو اتنی ہی دو جتنی تکلیف تمہیں ان سے پہنچی۔ اور اگر صبر کرو یہ صبر کرنے والوں کے لیے بہت اچھا ہے (نحل-۶۲۱)] یہ بھی فرمایا....[پس جو شخص تم پر

PDF NOVL BANK

کسی قسم کی زیادتی کرے تو جیسی زیادتی اس نے تم پر کی ہے ویسی ہی زیادتی تم اس پر کر لو اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ اللہ انھی کا ساتھی ہے جو اس سے ڈرتے ہیں (بقرہ-۱۴۹) اور بھی بہت سی آیات میں معاف کرنے اور درگزر کرنے کی ترغیب ملتی ہے۔ اس لیے بہتر یہی ہے کہ معاف کرنے کو اختیار کیا جائے تاکہ اللہ پاک بھی "تمہیں معاف کرے۔"

معاویہ کھل کھلا کر ہنسا۔ "مفتی صاحب! بہتر ہوتا کہ یہ وعظ شمامہ رانی کو سناتے۔ آپ زیادتی کرنے والے کو معاف کرنے کے فضائل سنارہے ہیں۔"

مفتی صاحب کے چہرے پر تبسم نمودار ہوا۔ "قرآن مجید فرقان۔ حمید ہر حالت، ہر مرحلے اور ہر کیفیت میں انسان کی رہنمائی فرماتا ہے زیادتی کرنے والوں کے بارے ارشاد ہوا ہے.... [اور ناپاک بات کی مثال ناپاک درخت کی سی ہے کہ وہ زمین کے اوپر ہی سے اکھیڑ کر پھینک دیا جائے اور اس کو ذرا بھی قرار ثبات نہیں (ابراہیم-۶۲)] ایک اور مقام پر ارشاد ہوا.... [اور اگر اللہ لوگوں کو ان کے ظلم کے سبب پکڑنے لگے تو ایک جان دار کو بھی زمین پر نہ چھوڑے۔ لیکن ان کو ایک مقرر وقت تک مہلت دیے جاتا ہے۔ اور پھر جب مقرر وقت آجاتا ہے تو نہ ایک گھڑی پیچھے رہ سکتے ہیں نہ آگے بڑھ سکتے ہیں (سورہ

PDF NOVL BANK

نحل۔ ۱۶) آگے ارشاد ہوا.... [اور جس پر ظلم ہوا ہوا اگر وہ اس کے بعد انتقام لے لے تو ایسے لوگوں پر کچھ الزام نہیں۔ (شوریٰ۔ ۱۱)] پھر ارشاد ہوا.... [ہاں جو توبہ کر لیتے ہیں اور اپنی حالت درست کر لیتے ہیں اور احکام الہی صاف صاف بیان کر دیتے ہیں تو میں ان کے قصور معاف کر دیتا ہوں اور میں بڑا معاف کرنے والا بڑا مہربان ہوں (بقرہ۔ ۱۰۶)] معاویہ نے طمانیت سے کہا۔ "توبہ کی خوش خبری سے دل کو اتنا اطمینان و سکون ہوتا ہے کہ بیان سے باہر ہے، البتہ شمرانی کی کچھ سمجھ نہیں آتی۔

"مفتی صاحب اشتیاق سے بولا۔ "میرا خیال ہے شمرانی کی کہانی سنا ہی دو۔ نماز کے بعد گپ شپ ہوگی۔" معاویہ شام کی آذان چنے مسجد میں گھس گیا۔"

کھانا کھاتے ہی وہ ماضی کے سفر پر روانہ ہو گیا تھا۔ سہانے ماضی کی یاد نے اسے آبدیدہ کر دیا تھا۔ شمامہ رانی کی محبت، وارفتگی، معصومیت بھرا اعتراف اور فوراً اپنے والد صاحب کو ملوانے کی حرکت بیان کرتے ہوئے اس کے لہجے میں دنیا جہاں کی حسرت ہلکورے لے رہی تھی۔ پھر اپنے رویے کا ذکر کرتے ہوئے خود اس پر شمامہ کو پہنچنے والی اذیت و تکلیف کے نئے دروا ہو رہے تھے۔ اسے غصے میں دیکھ کر وہ کیسے لرز و کانپ رہی تھی، اگر

PDF NOVL BANK

عقیل نہ آتا تو جانے اس کے ظلم کا دائرہ کتنا پھیل جاتا۔ اور پھر اس نے کتنا درد بھرا پیغام لکھ کر بھیجا تھا جس کا جواب چینے کی اس نے زحمت ہی نہیں کی تھی بلکہ لگے دن کلاس میں کیسے طنز و استزاء کا نشانہ بنایا۔ وہ سب کچھ تفصیل سے بتاتا رہا۔ ماں باپ کے نام کا ذکر کرنے کے علاوہ اس نے سب کچھ دہرا دیا تھا۔

مفتی صاحب نے اس کی جانب رومال بڑھایا۔ تب معاویہ کو احساس ہوا آنکھیں پکھتاوے کے اعلان میں مصروف ہیں۔ ناک سے گہرا سانس کھینچتے ہوئے اس نے سفید رومال.... آنکھوں پر پھیرا

کہتے ہیں سب سے خطرناک شخص وہ ہے جو اپنے اوپر ہونے والی زیادتی پر اللہ پاک کے "علاوہ کسی سے مدد نہیں مانگتا۔ بلاشبہ شمرانی بہت زیادہ خطرناک ہے۔ اس نے فقط اپنے پاک پروردگار کے ہاں ریٹ لکھوائی اور اس کے مالک نے مجھے میری حیثیت دکھا دی...." وہ چپ ہو کر چٹائی کو گھورتے ہوئے گہری سوچ میں کھو گیا۔ چند لمحے توقف کے بعد گویا ہوا۔ "ایک ہفتے بعد اس کا نکاح تھا۔ مجھے عافیت کا کوئی ٹھکانہ نظر نہ آیا اور میں خود کو سزا چنے نکل پڑا۔ ایک دن میں شکل بھیک منگوں جیسی بن گئی تھی، لوگ مجھے دھتکار رہے تھے، حقارت، ذلت و تنفر سے گھور رہے تھے، ریڑھی، فٹ پاتھ اور چھپر ہوٹل

PDF NOVL BANK

والے بھی اپنے برتنوں میں کھانا چسنے کو تیار نہیں تھے۔ پھر دو اچکوں نے مجھے لوٹنا چاہا۔ وہ تھوڑی سی نقدی اس قابل نہیں تھی کہ میں جان کی بازی لگانا، مگر حقیقت تو یہ ہے میں مرنا چاہتا تھا۔ خودکشی سے ڈرتا تھا اور زندہ بھی نہیں رہنا چاہتا تھا۔ ذہنی و دماغی اذیت، جسمانی اذیت سے کئی گنا بڑھ کر تکلیف دہ ہوتی ہے۔ ایسے وقت میں نجات قبر کی گود ہی میں دکھائی دیتی ہے۔ مجھے بھی وہی راہ سوجھ رہی تھی۔ لیکن شاید میری ندامت، پچھتاوے اور پشیمانی کو دیکھ کر رحیم و کریم مالک نے مجھے معاف کرنے کا فیصلہ فرما لیا تھا تبھی تو آپ کی صورت میں نجات دہندہ بھیجا۔ مجھے یہاں سکون مل گیا۔ اور ایک ”ایسا راستہ مل گیا جو کامیابی کی منزل کو جاتا ہے۔“

عثمان شاہ گہری سوچ میں کھو گیا تھا، چند لمحوں بعد خیال ظاہر کیا۔ ”مجھے نہیں لگتا شمامہ جیسی دین دار لڑکی کسی کو معاف کرنے میں اتنی شدت و سختی کا مظاہرہ کر سکتی ہے۔ اس کی صرف یہی وجہ نظر آتی ہے کہ وہ آپ کو اب بھی اتنی ہی شدت سے چاہتی ہے

”جتنا شروع میں اظہار کیا تھا۔“

معاویہ کے چہرے پر پھیکا تبسم ابھرا۔ ”اگر میرے پاس موتیوں کی تھیلی ہوتی تو آپ کا

”منہ بھر دیتا۔“

PDF NOVL BANK

مفتی صاحب شوخ لہجے میں بولا۔ "ڈاکٹر صاحب کو جلدی پر آمادہ کر کے آپ موتیوں سے "میرا منہ بھرنے سے زیادہ مجھے خوشی پہنچا سکتے ہیں۔"

".... معاویہ نے اثبات میں سر ہلایا۔ "اس شرط پر کہ میرے لیے خصوصی دعا کریں گے "کیا مانگوں؟"

کیا کہوں۔ "دیوار سے ٹیک لگاتے ہوئے معاویہ نے آنکھیں بند کر لی تھیں۔"

"دعا مانگوں گا کہ اگر وہ کسی اور کی نہیں ہوئی تو آپ کو مل جائے۔"

آمین.... "آنکھیں کھولتے ہوئے معاویہ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور آذان چنے "کو اٹھ گیا۔"

درس قرآن کے بعد وہ ڈاکٹر سلیم اختر کی بغل میں گھس کر سرگوشیاں کرنے لگا۔ مفتی صاحب تجاہل عارفانہ سے کام لے کر حجرے کی طرف بڑھ گیا تھا۔ معاویہ کی ذہانت و ہوشیاری پر اسے مکمل بھروسہ تھا۔

ڈاکٹر صاحب کو رخصت کر کے معاویہ کامیابی کی نوید لیے لوٹا تھا۔ "نکاح کے لیے شب جمعہ کیسی رہے گی؟"

"مفتی صاحب بے بسی سے کراہا۔ "فقط نکاح ہی تو حل نہیں ہے۔"

PDF NOVL BANK

"معاویہ چمکا۔" اور نماز جمعہ کے بعد رخصتی۔

تو ہمارے پاس تیاری کو صرف دو دن ہیں۔ "عثمان شاہ کے چہرے پر خوشگوار حیرانی" ابھری۔

آپ فکر نہ کریں کل سے آپ کے شاگرد کوارٹر کی تزئین و آرائش میں جت جائیں" گے۔

اس نے شکرگزاری کا اظہار کیا۔ "اس کا بدلہ تو بس اللہ پاک کی ذات ہی دے سکتی ہے۔"

نکاح کا اہتمام مسجد ہی میں کیا گیا تھا۔ نمازِ عشاء اور درس قرآن کے بعد معاویہ نے نکاح پڑھایا تھا۔ اگلے دن ملیہ سلیم، ملیہ عثمان بن کر غیر آباد کوارٹر کو رونق بخشنے آگئی تھی۔

اب عثمان شاہ کا زیادہ وقت کوارٹر میں گزرنے لگا تھا۔ معاویہ سے دورانِ سبق ہی ملاقات ہو پاتی اور سرسری حال احوال دریافت کر کے وہ بھگنے کی کرتا۔ معاویہ بھی زیادہ تنگ نہ کرتا کہ اس کی حالت سے باخبر تھا۔ اب وہ گپ شپ میں ضائع ہونے والا وقت بھی تلاوت کو دے رہا تھا۔ اور ایک دن مفتی صاحب اسے گلے سے لگا کر حافظ قرآن بننے

PDF NOVL BANK

کی مبارک دے رہا تھا۔ اس دن وہ بہت خوش تھا۔ رمضان المبارک میں مہینہ باقی تھا۔ مفتی صاحب نے کہہ دیا تھا کہ اس بار تراویح میں قرآن مجید معاویہ سنائے گا۔ یہ مرحلہ بھی اس نے آسانی سے سر کر لیا تھا۔ ایک وقت تھا کہ اسے گانا بجانے کا بہت شوق تھا۔ صورت کی طرح آواز بھی اللہ پاک نے دلکش و سریلی دی تھی، ثالثہ تو ہر ملاقات پر بھائی سے فرمائش کر کے کچھ نہ کچھ سنتی تھی۔ دوست لڑکیوں کو بھی وہ اپنی آواز سے متاثر کیے رکھتا۔ اور اب قواعد تجوید کا لحاظ رکھ کر وہ تلاوت کرتا تو سننے والے جھوم جھوم جاتے۔ مفتی صاحب کو اکیلے میں بھی اس کی تلاوت سننا پسند تھا۔ ایک دن اسے "بتایا...." آپ کی بہن ملیہ بھی سارے کام چھوڑ کر آپ کی تلاوت سننے بیٹھ جاتی ہے۔ "معاویہ انکساری سے بولا۔ "آپ سے تو بہتر نہیں پڑھ سکتا۔ مفتی صاحب مسکرایا۔ "اگر مقتدیوں کی اکثریت آپ کی خوش آوازی کا اعتراف نہ کر چکی ہوتی تو مان لیتا۔ اور سچ تو یہ ہے کہ آپ کی آواز میں سوز و گداز بہت زیادہ ہے۔ سننے والوں پر رقت طاری ہو جاتی ہے۔ چند لوگوں نے تو موبائل فون میں بھی آپ کی تلاوت "بھری ہوئی ہے۔ اور مجھے تو لگتا قاری صدیق المنشاوی صاحب زندہ ہو گئے ہوں۔"

PDF NOVL BANK

معاویہ دکھی دل سے بولا۔ "جس کے دل میں اپنے گناہوں کا خوف بیٹھا ہو، آنکھیں خشک بھی ہوں اس کا دل روتا رہتا ہے۔"

واپسی کے بارے کیا سوچا ہے؟ "ایک دم مفتی صاحب نے موضوع تبدیل کیا۔ جب "سے معاویہ حافظ بنا تھا، مفتی صاحب نے اس کے گھر لوٹنے پر زور دیا ہوا تھا۔ معاویہ نے نفی میں سر ہلایا۔ "دکھوں کا سامنا کرنے کی ہمت نہیں ہے، ڈرتا ہوں پرانے ماحول میں لوٹا تو شمامہ کی یادوں سے ہار کر پھر الٹی سیدھی حرکتوں پر اتر آؤں گا۔ گھر کا "ماحول بھی سخت بے دینی و اللہ پاک کی نافرمانی والا ہے۔"

"تو گھر والوں کو سدھارنے کا کام کس کا ذمہ ہے۔"

معاویہ صاف گوئی سے بولا۔ "انہیں سدھارنے کے چکر میں اپنی منزل کھوٹی کر بیٹھوں۔" "گا۔ امی ابو کو شمامہ کا رشتہ مانگنے پر تو راضی نہ کر سکا ہدایت کی راہ پر کیسے لاؤں گا۔ کس نے کہا ہدایت انسان کے بس میں ہے۔ ہدایت جینے والی ذات صرف اللہ پاک کی "ہے۔ عام انسان تو کیا ہدایت امام الانبیاء ﷺ بھی نہیں دے سکتے۔ ارشادِ خداوندی ہے.... [جسے اللہ ہدایت دے بس وہی ہدایت یافتہ ہوتا ہے۔ اور جسے وہ گمراہ کر دے تو "ایسے ہی لوگ ہیں جو نقصان اٹھاتے ہیں (اعراف-۸۷)]

PDF NOVL BANK

معاویہ نے انکار میں سر ہلایا۔ "چار سال بیت گئے ہیں، امید ہے امی جان کو صبر آگیا ہوگا۔ جس ضلالت و گمراہی سے مجھے اللہ پاک نے نکالا ہے وہاں دوبارہ نہیں جاسکتا۔"

"مفتی صاحب نے حیرانی سے پوچھا۔ "گھر والوں کو ملنے کو دل نہیں کرتا؟"

مجھے یہاں سکون مل رہا ہے، اگر آپ نے زیادہ زور دیا اور دوبارہ اس مسئلے کو چھیڑا تو"

اللہ پاک کی زمین بہت وسیع ہے۔ کسی بھی گمنام علاقے میں پناہ ڈھونڈنا مشکل نہیں ہے۔ رزق کی ذمہ داری یوں بھی اس کی ہے جو نہ سوتا ہے، نہ غافل ہوتا ہے اور نہ

"اس کے خزانوں میں کوئی کمی ہوتی ہے۔"

"مفتی صاحب گھبرا کر بولا۔ "میرا یہ مطلب نہیں تھا۔"

جانتا ہوں۔ "معاویہ نے اثبات میں سر ہلایا۔ "بہ ہر حال کوشش کرتا ہوں کوئی نوکری مل جائے تاکہ آپ پر بوجھ نہ بنوں۔ پہلے اور بات تھی، اب آپ شادی شدہ ہیں، کل

"کلاں کو بچے ہوئے تو ضروریات کا دائرہ اور وسیع ہو جائے گا۔"

مفتی صاحب خفگی سے بولا۔ "اب آپ زیادتی کر رہے ہیں، بلکہ کھلم کھلا جھگڑے کی راہ ڈھونڈ رہے ہیں۔ میں وعدہ کرتا ہوں دوبارہ آپ کو واپس بھیجنے کی ضد نہیں کروں گا اور

"آپ کو بھی فضول گوئی سے پرہیز کرنا ہوگا۔"

PDF NOVL BANK

معاویہ نے مسکرانے پر اکتفا کیا کہ مفتی صاحب کا رد عمل اس کی توقع کے برعکس نہیں تھا۔ وہ بلاشبہ واپس نہیں جانا چاہتا تھا۔ ماضی سے تعلق جوڑنا اسے کاردار لگ رہا تھا۔ شمامہ رانی کی یادوں سے لڑنے کو اسے کسی ایسی جگہ کی تلاش تھی جہاں فالتو خیالات قریب نہ پھٹک سکیں۔ والدین کی فکر اس لیے نہیں تھی کہ ان کی دیکھ بھال و سنبھالنے کو کئی ملازم موجود تھے۔ البتہ ثالثہ باجی کو ملنے کو کبھی کبھار دل مچل جاتا، لیکن اس خواہش پر عمل پیرا ہونے پر اس کی واپسی کا راستہ بند ہو جاتا اس ڈر نے ثالثہ باجی سے رابطہ کرنے سے بھی باز رکھا تھا۔ چند بار دل میں یہ خیال بھی آیا کہ چوری چپکے جا کر اپنی باجی اور والدین کو دیکھ آئے، مگر پھر دماغ نے ڈرایا اور وہ باز رہا۔

شام و عشاء کی جماعت عموماً معاویہ ہی کراتا تھا اور اس میں چند مقتدیوں کی درخواست کے علاوہ خود مفتی صاحب کی خواہش کا بھی عمل دخل تھا۔ شام کی نماز کے بعد وہ اکھٹے کھانا کھاتے تھے۔ کھانے کے بعد مفتی صاحب کو ارٹھر میں لوٹ جاتا اور وہ مطالعے میں مشغول ہو جاتا۔ اس شام اوابین پڑھ کر حجرے میں لوٹا تو مفتی صاحب کھانے کے برتنوں کے ساتھ منتظر نظر آیا۔

PDF NOVL BANK

آج تمھاری بہن کوئی عجیب کہانی سنارہی تھی۔ "کھانے کے آغاز کے ساتھ مفتی" صاحب نے تبصرہ کیا۔

معاویہ فلسفیانہ لہجے میں بولا۔ "عورتوں کے پاس باتوں کا اتنا ذخیرہ ہوتا ہے جو جتنا بھی خرچ کیا جائے گھٹتا نہیں۔ اور جو پیاری لگتی ہیں ان کی ہر بات ہی عجیب و غریب ہوتی ہے۔"

مفتی صاحب نے جوابی وار کیا۔ "اس میں تو کوئی شک نہیں کہ ملیہ مجھے بہت پیاری ہے۔ کیوں کہ وہ ہے ہی پیاری۔ البتہ آپ کا بات سننے بغیر طنز کرنا بے جا ضرور ہے۔" معاویہ نے بے نیازی ظاہر کی۔ "سنا دیں، دوبارہ طنز کرنا کون سا مشکل کام ہے۔" شام کی جماعت کے وقت کوارٹر پر کالے نقاب والی نہایت حسین اور پرکشش لڑکی آئی تھی۔ اس نے ملیہ کا تعارف پوچھا۔ اور اپنے بارے کچھ بھی بتائے بغیر رخصت ہو گئی۔ ملیہ کے مطابق یہ جانتے ہی کہ وہ مولوی صاحب کی بیوی ہے اجنبی لڑکی کے چہرے پر غم، دکھ اور اذیت نے ڈیرے ڈال لیے تھے۔ ملیہ نے اسے چند آوازیں دیں مگر وہ نہ رکی۔ "دروازے سے جھانکنے پر وہ اسے ایک سرخ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتی نظر آئی۔" معاویہ ہنسا۔ "آپ کی پرانی واقف کار ہوگی۔"

PDF NOVL BANK

"اس کا قبر سے لوٹنا ممکن نہیں، البتہ شمامہ رانی کی آمد غیر متوقع نہیں ہو سکتی۔"

نوالا معاویہ کے گلے میں پھنسنے لگا تھا۔ پانی کا گھونٹ لے کر وہ اداسی سے بولا۔ "آپ کی سابقہ بیوی کی قبر سے آمد پر یقین کر سکتا ہوں، شمو رانی کی آمد پر نہیں۔ اس کا آنا اتنا ہی "ناممکن ہے جتنا دودھ کا تھنوں میں لوٹنا۔"

کہتے ہیں انسان کی اہمیت مرنے یا بچھڑنے کے بعد اجاگر ہوتی ہے۔ اور ملینے جتنا اس کے حسن کی تعریف کر رہی ہے میرے دماغ میں تمھاری شمو کے علاوہ کسی کا نام ہی نہیں آیا۔"

معاویہ خوش دلی سے بولا۔ "غلط اندازہ لگا رہے ہو، پھر بھی آپ کی سوچ نے مسرت سے ہم کنار کر دیا ہے۔"

"مفتی صاحب نے احتجاج کیا۔" غلط کیوں؟

اگر وہ مجھے ڈھونڈنے آئی تھی تو بغیر ملے واپس کیوں لوٹی۔ دوسرا جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے وہ کارڈرائیو نہیں کر سکتی۔ اور تیسرا ایک مفلس لڑکی کار کی مالک کیسے بن گئی۔ کیوں کہ ایک سیٹھ اپنے ڈرائیور کی بیٹی کے حوالے تو کار نہیں کر سکتا ناں۔

PDF NOVL BANK

ملینہ نے تعارف کرایا کہ وہ مولوی صاحب کی شریک حیات ہے۔ اگر اس کی نظر میں "امام مسجد حافظ معاویہ علی ہو تو ملینہ کے تعارف پر اس کا دکھی ہونا تو بنتا ہے۔ وہ معاویہ صاحب کو ڈھونڈ رہی تھی تعلقات کی بحالی کو جب محبوب غیر کا ہو گیا تو ملاقات کا مطلب؟.... باقی ڈرائیور کی بیٹی کا کار چلانا اچنبھے کی بات ہے نہ اسے عارضی طور پر کار ملنا "حیران کن ہے۔"

"میں اتنا خوش فہم نہیں ہو سکتا۔"

"مفتی صاحب نے منہ بنایا۔ "کیا اللہ پاک کی قدرت سے یقین اٹھ گیا ہے؟"

"نہیں۔" معاویہ نے نفی میں سر ہلایا۔ "بلکہ اپنے مقدر کی سیاہی سے واقف ہوں۔"

مفتی صاحب بے لاگ تبصرہ کرتے ہوئے بولا۔ "مقدر کی باگ ڈور اللہ پاک کے ہاتھ میں ہے۔ اور فقط ایک لڑکی کے نہ ملنے کو بد قسمتی کا نشان سمجھنا زیادتی ہے۔ اللہ پاک نے آپ کو حافظ بننے کی سعادت بخشی، اچھی صحت دی، دلکش شکل و صورت اور خوش کن آواز سے نوازا، اعلیٰ اور امیر خاندان میں پیدا کیا، بلکہ وہ لڑکی بھی جھولی میں پھینکی تھی جسے آپ نے ٹھکرا دیا، مسترد کر دیا، نظر انداز کر دیا اس میں قسمت کو کو سنا زیادتی ہی کہلائے گا۔"

PDF NOVL BANK

میری بہن سالن اتنا اچھا بناتی ہے کہ کھانے کے بعد چہل قدمی کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔ "زیر لب کھانے کی دعا پڑھ کر وہ اٹھ گیا۔

صبح کی نماز کے بعد ناشتا کرتے اور پھر قرآن پڑھنے والے بچوں کی آمد شروع ہو جاتی۔ سورج بلند ہوتے ہی انہوں نے بچوں کو چھٹی دی۔ اور صحن سے اٹھ کر مسجد کے برآمدے میں آبیٹھے کہ دھوپ چڑھ آئی تھی۔

"مفتی صاحب ایک الجھن تو دور کر دیں۔"

کہو۔ "مفتی صاحب نے تھکے ہوئے انداز میں انگریزی لی۔"

"میری بہن سے اجنبی لڑکی کا حلیہ پوچھ کر بتا سکتے ہیں۔"

"مفتی صاحب نے منہ بنایا۔" لمحہ بھر کی ملاقات میں اسے خاک حلیہ یاد رہا ہوگا۔

حلیہ میں بتا دیتا ہوں، اگر وہ شمامہ تھی تو کوئی نہ کوئی نشانی تو میری بہن کو یاد رہ گئی۔"

ہوگی۔ میرا مطلب ایسا ہونا ممکن نہیں مگر دل میں ایک خلش بار بار سر ابھار رہی ہے تو

"اسے دور کرنا ضروری لگنے لگا ہے۔"

"چلیں دہرا دہنخلیہ۔"

PDF NOVL BANK

سرخ و سفید رنگت، لمبا قد، چھریرا بدن، ستواں ناک، گہری سیاہ اور موٹی موٹی آنکھیں، " لمبی پلکیں، گھنی بھنویں، باریک ہونٹ، بیضوی ٹھوڑی۔ دائیں ہونٹ پر تل، بائیں کان کی لو سے تین چار انچ نیچے ایک اور تل ہے جو چنے کی دال کے برابر بڑا ہے، کانوں میں کالے نگینوں کے ٹاپس پہنتی ہے۔ گلے میں سفید چمک دار منکوں کی مالا ہے جس میں دل کی شکل کا کالے رنگ کا لاکٹ ہے۔ بال بہت گھنے اور لمبے ہیں۔ کلائیوں میں سنہرے رنگ کی تین تین چوڑیاں اور بائیں کلائی پر کالے ڈائل والی زنانہ گھڑی باندھتی ہے۔

"مفتی صاحب نے قمقہ بلند کیا۔" واہ حافظ صاحب! داد دینا پڑے گی باریک بینی کی۔

سر سری بتایا ہے مفتی صاحب! ورنہ آسانی سے بتا سکتا ہوں کہ شمو کی ٹھوڑی سے " لے کر ماتھے تک کتنے سنٹی میٹر بنتے ہیں، ناک کی نوک سے جڑ تک کتنا فاصلہ ہے۔ نتھنوں کی گولائی، آنکھ کے گوشوں کے پیچ بعد، ہونٹوں کا پھیلاؤ، بالوں کی لمبائی، گالوں میں پڑنے والے گرھوں کی گہرائی۔ اور روشن جبیں کی چوڑائی تک بتا سکتا ہوں۔ جب وہ حیرانی ظاہر کرتی ہے تو اس کا چہرہ کیسے رنگ بدلتا ہے، آنکھیں کس طرح گول گھومتی ہیں اور غصے میں رنگت کیسے لال اور آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں۔ البتہ اسے ہنستے ہوئے نہیں دیکھا ورنہ ضرور بتاتا کہ مسکراتے ہوئے کتنے دانت نظر آتے ہیں اور قمقہ لگاتے ہوئے کتنے

PDF NOVL BANK

موتی دکھتے ہیں۔ باقی کچھ پیمائشیں ایسی ہیں جو نہ تو مسجد میں بیان کی جاسکتی ہیں اور نہ "میں اپنے علاوہ کسی کو بتانا چاہتا ہوں۔"

میں پھر چلتا ہوں تاکہ بیگم صاحبہ سے تفتیش کر سکوں۔ "مفتی صاحب مسکراتے" ہوئے کھڑا ہوا اور اسی وقت گھر سے بلاوے کی گھنٹی بھی بج پڑی۔

لیں جی، ہماری بہن کو بھی آپ کی فراغت کا معلوم ہو گیا ہے۔ "معاویہ بھی ہنستے" ہوئے اس کے ہمراہ ہو لیا۔ وہ حجرے میں ٹھہر گیا اور مفتی صاحب کو ارٹڑ میں گھس گیا۔ معاویہ مکمل بیٹھ بھی نہیں پایا تھا کہ کواٹر کا دروازہ دھکیلتے ہوئے کوئی اندر آیا۔... ثالثہ کو دندناتے ہوئے اندر آتا دیکھ کر وہ متحیر رہ گیا تھا۔ اس کے پیچھے عالیہ اور پھر صدیقی صاحبہ تھیں۔ وہ ہونقوں کی طرح انہیں گھورتے ہوئے کھڑا ہو گیا تھا۔

میرا شہزادہ.... "مامتا بھرے لہجے میں کہتے ہوئے ثالثہ نے بھاگ کر اسے آغوش میں" لے لیا تھا۔ عالیہ بیگم نے ان کے علیحدہ ہونے کا انتظار کیے بغیر دونوں کو لپیٹ لیا تھا۔ صدیقی صاحبہ البتہ طمانیت سے مسکراتے ہوئے ایک جانب کھڑے ہو گئے۔ مفتی صاحب اور ملیہ بھی اندر آگئے تھے۔ ملیہ معاویہ سے پردہ کرتی تھی اس لیے چہرے پر چادر لپیٹ لی تھی۔

PDF NOVL BANK

وہ جذباتی ملاپ کافی دیر جاری رہا۔ معاویہ کی آنکھوں میں بھی نمی ابھر آئی تھی۔
 کتنا کمزور ہو گیا ہے میرا لال.... " ہاتھوں کے پیالے میں اس کا چہرہ بھر کر عالیہ بیگم
 بے تابی سے چوم رہی تھی۔ چار برس بعد ماں کو اکلوتا بیٹا ملا تھا اس کے جذبات کا اندازہ
 لگانا کسی ذی شعور کو مشکل نہ ہوگا۔

تھوڑی دیر بعد وہ کوارٹر کے برآمدے میں بیٹھے تھے۔ مفتی صاحب ان کی تواضع ٹھنڈے
 سے کر رہا تھا جبکہ ملینہ چائے بنانے باورچی خانے میں گھسی تھی۔ معاویہ ماں اور بہن
 کے درمیان بیٹھا تھا۔ دونوں نے اس کا ایک ایک ہاتھ یوں تھاما ہوا تھا جیسے چھوڑا تو
 اڑن چھو ہو جائے گا۔ صدیقی صاحب، مفتی صاحب سے گپ شپ کر رہا تھا۔ مفتی
 صاحب نے اسے معاویہ کے حافظ قرآن بننے کی خوش خبری بھی سنا دی تھی۔ عالیہ بیگم
 کو جتنی خوشی معاویہ کے ملنے کی تھی اتنی ہی اس کے غیر شادی شدہ ہونے کی ہوئی
 تھی۔ انھوں نے اب تک اسے شامہ کی بابت کچھ نہیں بتایا تھا۔ گھنٹا ڈیڑھ وہ وہیں بیٹھے
 رہے۔ مفتی صاحب نے معاویہ کی وہاں آمد کی تفصیل بتائی۔ آخر انھوں نے جانے کو پر
 تولے۔ معاویہ جو واپس نہ جانے کے فیصلے پر ڈٹا تھا، ثالثہ کا اشارہ پاتے ہی چپ چاپ
 چل پڑا۔ اس دوران کسی کو بھی یہ پوچھنے کا ہوش نہ آیا کہ وہ وہاں پہنچے کیسے تھے۔

PDF NOVL BANK

یہ لو۔ "کار کے قریب جاتے ہی ثالثہ نے چابی، معاویہ کی طرف بڑھادی۔ چابی پکڑ کر" اس نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی تھی۔ خوشی کے شادیانے بجاتے وہ گھر لوٹے۔ کوٹھی پر نظر پڑتے ہی معاویہ آبدیدہ ہو گیا تھا۔

شمامہ ڈرائیونگ روم میں بیٹھی تھی۔ کار کی آواز سنتے ہی اپنے کمرے میں گھس گئی۔ معاویہ اور اس کی بیوی سے سامنا کرنے کا حوصلہ وہ خود میں مفقود پاتی تھی۔ وہ کار سے اتر کر اندر داخل ہوئے۔ ثالثہ اور عالیہ کی آنکھیں چار ہوئیں، ان کے چہرے پر شرارتی مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔

عالیہ نے اسے خواب گاہ کی طرف دھکیلا۔ "بیٹا! میں کھانا لگواتی ہوں تم جلدی سے تازہ دم ہو جاؤ۔"

معاویہ کی نگاہیں اپنی خواب گاہ کی جانب اٹھیں، ساتھ ہی مسجد کے حجرے کا منظر آنکھوں میں گھوم گیا تھا۔ وہ سادہ بے سروسامان کمرہ اپنے اندر کتنا سکون سمیٹے ہوئے تھا اس بارے وضاحت کرنا بہت مشکل تھا۔ اس کا ارادہ حجرے سے رابطہ منقطع کرنے کا بالکل بھی نہیں تھا۔ چند دن والدین اور باجی کے ساتھ گزار کر وہ انھیں قائل کر کے واپس لوٹ سکتا تھا۔ بلکہ روزانہ آنا جانا بھی اتنا مشکل نہیں تھا۔

PDF NOVL BANK

گھنٹے ادھ بعد ہی کھانا لگوانا ماں جی! "یہ کہہ کر وہ ثالثہ کو مخاطب ہوا۔ "باجی آپ سے کچھ"
"کہنا ہے؟

"ثالثہ بے نیازی سے بولی۔ "فی الحال تم کمرے میں پہنچو بعد میں بات ہوگی۔
اسے شاکی نگاہوں سے گھورتا ہوا وہ خواب گاہ کی طرف بڑھ گیا۔ صدیقی صاحب اپنے کمرے
میں جا چکا تھا، عالیہ اور ثالثہ بھی شرارتی انداز میں مسکراتے ہوئے اس کے پیچھے بڑھ
گئیں۔

معاویہ نے ایک لمحے کو دروازے پر رک کر گہرا سانس لیا، اپنی خواب گاہ سے اتنے عرصے
کی دوری نے بھی اجنبیت کی دیواریں کھڑی نہیں کی تھیں۔ وہ خواب گاہ جو اس کے کئی
رازوں کی امین تھی، لیکن وہاں سب سے بڑا مسئلہ شمامہ کی یادوں سے نبرد آزمائی کا
تھا۔ دروازے پر پہنچتے ہی دشمن جان کی شبیہ آنکھوں کے سامنے یوں آگودی جیسی وہ
سامنے ہی تو کھڑی ہو۔ دروازے پر یہ حال تھا تو خواب گاہ کے اندر جانے کتنا یاد آتی۔
ایک بار تو دل چاہا پیچھے بھاگ جائے، مگر پھر محبوب کی تصویر دیکھنے کا لالچ ہر احساس پر
غالب آگیا تھا۔ گزشتہ چار سالوں سے وہ تصور کی آنکھ سے اسے دیکھ رہا۔ اب کمرے میں
رکھی تصویر سے آنکھوں کی پیاس بجھانا چاہتا تھا۔ اس کے دل میں شمامہ کے بارے جلنے

PDF NOVL BANK

کی تڑپ بھی موجود تھی اور اسی وجہ سے اس نے ثالثہ باجی کو گپ شپ کی دعوت دی تھی، مگر نجانے وہ کیوں کترا گئی تھی۔

.....دروازہ دھکیلتے ہوئے اس نے قدم اندر رکھ دیئے

اور بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے وجود کو دیکھتے ہی زور سے اچھلا جیسے پاؤں کے نیچے بم آگیا ہو، دل یوں دھک دھک کرنے لگا کہ دھڑکن کی آواز بغیر اسلٹھو سکوپ کے سماعتوں میں گونجنے لگی۔ کمرے میں شیر، ہاتھی یا کسی وحشی درندے کی موجودی پر اسے اتنی حیرت نہ ہوتی، امریکہ، چائنہ یا روس کے صدر کو دیکھ کر بھی اتنا متحیر نہ ہوتا، جن، بھوت یا دیو کی حاضری بھی اتنا ششدر نہ کرتی جتنا شمامہ رانی کے کومل وجود نے متعجب کیا تھا۔ وہ بھی معاویہ کو دیکھتے ہی بے ساختہ کھڑی ہو گئی تھی۔ سرملکی آنکھوں میں حسرت ابھری، محبوب چہرہ سامنے تھا کوشش کے باوجود وہ نظریں نہ جھکا سکی۔ یہ بھی بھول گیا تھا کہ ایک نامحرم کے سامنے بے پردہ کھڑی ہے۔ دوپٹا گلے میں جھول رہا تھا اور کھلی زلفیں پشت پر پھیل کر سیاہ آبشار کا منظر پیش کر رہی تھیں۔

PDF NOVL BANK

شاید یہ میرے تصور کی کارستانی ہے۔ "اس نے سر جھٹک کر شمامہ کی شبیہ کو نظروں سے دور کرنا چاہا۔ مگر سرو قد حسینہ پورے وجود کے ساتھ آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان کرتی رہی۔ وہ میکانیکی انداز میں قدم بڑھاتے ہوئے بڑبڑایا۔ "شاید خواب دیکھ رہا ہوں۔"

شمامہ خاموش کھڑی رہی۔ وہ قدم بھر کے فاصلے پر رکا۔ گہرا سانس لیتے ہوئے شمامہ کی خوشبو کو سینے میں اتارا۔ آنکھیں اتنے قریب سے پہلی بار موہنا چہرہ دیکھ رہی تھیں جسے خواب، تصور اور تصاویر میں ان گنت بار دیکھ چکا تھا۔ خاموشی کو شمامہ کی مترنم آواز نے توڑا تھا۔

"بغیر اجازت میری خواب گاہ میں کیوں آئے ہو؟"

"وہ ہکلیا۔ "نت.... تم.... تمہاری خواب گاہ....؟"

ہاں میری۔ خواب گاہ، کیا صدیقی چچا نے نہیں بتایا کہ آپ کا اور آپ کی بیگم صاحبہ کی رہائش کا بندوبست دوسری منزل پر کیا گیا ہے۔ "تلخ لہجہ بھی دل کی حسرت چھپانے میں ناکام رہا تھا۔

"مم.... میری بیگم.... کون سی بیگم....؟"

PDF NOVL BANK

شمامہ حلق کے بل چیخی۔ "ملینہ کی بات کر رہی ہوں.... کیا خیال ہے میں نہیں جانتی۔"

معاویہ کے دماغ میں جھماکا ہوا اور بغیر کسی دقت کے صورت حال واضح ہو گئی۔ مفتی صاحب کا اندازہ بالکل ٹھیک تھا۔ گزشتہ روز ملینہ کے پاس آنے والی اجنبی لڑکی شمامہ ہی تھی اور اس کا واپس لوٹنا بھی اسی غلط فہمی کا شاخسانہ تھا جس کے بارے مفتی صاحب نے اندازہ لگایا تھا، مگر یہ ممکن کیسے ہوا تھا، اس بارے دماغ بغیر چھتری کے جہاز سے کودنے والے وجود کی طرح قلابازیاں کھا رہا تھا۔

وہ میری منہ بولی بہن اور امام مسجد کی بیوی ہے۔ جہاں تم گئی تھیں وہ کوارٹر امام مسجد مفتی عثمان شاہ صاحب کا ہے۔ میں تو مسجد کے حجرے میں قیام پذیر تھا۔ اور.... سوچا بھی کیسے کہ تمہارے علاوہ میں زمین کی کسی عورت کو اپنا بھی سکتا ہوں "وہ برہم ہوئی۔" مجھے سچ جاننا ہے۔

سچ تو یہی ہے کہ منہ چھپانے کا ٹھکانہ ڈھونڈ رہا تھا۔ اپنی زیادتیوں اور مظالم کے پھل کاٹ رہا تھا، ذرا بھی اندازہ ہوتا کہ معافی مل چکی تو کب کا لوٹ آتا، لیکن لگتا ہے اتنے عرصے سے میری تجدید کر کے تمہارے قابل بنایا جا رہا تھا۔ اور اب مجھے اس قابل سمجھا

PDF NOVL BANK

گیا کہ تمہیں چہرہ دکھا سکوں، معافی مانگ سکوں جھولی پھیلا کر شمو کے ساتھ کی بھیک
"مانگ سکوں۔"

حسرت نے مسرت کا چولا پہنا، برہمی خوشی میں ڈھلی، درشتی، ملائمت میں تبدیل
ہوئی، دل کی دھڑکن نے شادمانی کے شادیاں بجائے، یا قوتی ہونٹوں پر بے ساختہ تبسم
نمودار ہوا اور پورے وجود میں فرحت و انبساط یوں پھیل گیا جیسے بہار میں سبزہ پھیلتا
ہے۔ ایک دم سر جھکاتے ہوئے اس نے روشن چہرہ ملائم ہتھیلیوں سے ڈھانپ لیا
تھا۔

معاویہ کے لرزتے ہاتھوں نے حوصلہ کرتے ہوئے ریشمی کلائیوں کو پکڑا اور آہستہ سے
ہاتھوں کو دائیں بائیں کر کے موہنے رخ کو بے پردہ کیا۔
پلیز مجھے دیکھنے دو، اتنے قریب سے یہ چہرہ دیکھنا ایسا خواب ہے کہ تعبیر کی خاطر میں "
"گردن بھی کٹا سکتا ہوں۔"

آہستگی سے ہاتھ چھڑا کر وہ بیڈ پر بیٹھ گئی، دونوں ہاتھ گود میں رکھ کر اس نے کن آنکھوں
سے معاویہ کو دیکھا جو آنکھوں میں چاہت کے دیپ جلائے وارفتگی سے گھور رہا تھا۔ اس
نے شرما کر نظریں جھکائیں، مگر دل پھر مچلا اور بے تاب نگاہیں اٹھ گئیں۔

PDF NOVL BANK

اگر یہ خواب ہے تو میں کبھی جاگنا نہیں چاہتا اور حقیقت ہے تو اللہ کرے وقت ہمیشہ " ہمیشہ کو ٹھہر جائے۔

".... اس کی بجاتی ہوئی آواز ابھری۔ "آمین

میری سمجھ میں نہیں آ رہا یہ کیسے ممکن ہوا، میرے بعد اتنی بڑی تبدیلی کیسے آئی، یہ " خواب گاہ اتنی خوش نصیب کیسے ہو گئی کہ شمو کو پالیا، یہ بیڈ اتنا سخت اور تو کبھی نہیں تھا کہ اسے شمو رانی کے پاکیزہ و مقدس وجود سے مسلسل اتصال کا موقع ملتا، یہ دیواریں اس قابل تو نہیں تھیں کہ شمو رانی کے رازوں کی امین بنتیں۔ یقیناً اس گھر کی بلند اقبالی "شے سے بالاتر ہے کہ اس کی تزئین شمو رانی سے ہوئی۔

"شمامہ طنزیہ لہجے میں بولی۔ "ایک آوارہ، بدکار، بد شکل گھناؤنی کو ایسے مخاطب نہیں جتے۔ "وہ ندامت سے بولا۔ "مطعون کر رہی ہو؟

وہ صاف گوئی سے بولی۔ "ہاں، کر رہی ہوں اور ہمیشہ کرتی رہوں گی۔ آپ نے شمو کو رلایا، ستایا، افیت دی، دل دکھایا، نیند، آرام، چین، سکون اور راحت چھینی۔ جلتے بھی ہیں شمو کتنا روئی، کتنا تڑپی، کتنا اداس و غمگین رہی۔ نہ بھلا سکتی تھی، نہ دور جا سکتی تھی "اور نہ وصل کی خواہش کر سکتی تھی۔

PDF NOVL BANK

"....معاویہ بے چارگی سے بولا۔" غالباً مجھے معافی مل گئی ہے

شمامہ بگڑ کر بولی۔ "کب؟ بغیر سزا کاٹے کون سی معافی۔ اور طعنے تو معافی ملنے کے بعد

"....بھی ملیں گے۔ کیوں کہ شمو معاف کر دے گی بھولنے پر تیار نہیں ہے

معاویہ روہانسا ہوا۔ "میری ہرزہ سرائی اور بدگوئی قابلِ تعزیر تھی تو اتنی سزا کاٹی ہے

نا....تم سے ایک لمحے کی جدائی گوارا نہیں تھی اور چار سال ہجر و فراق کے شعلوں میں

جلنا پڑا۔ قوت شامہ جو ہر وقت شمو کی مہک کو ترستی رہتی، بصارتیں جو شمو کی دید کی

پیاسی تھیں، سماعتیں جو شمو رانی کی مدھر آواز کی شائق تھیں، ان سب کو جتنی اذیت

"کاٹنا پڑی بیان سے باہر ہے۔

میں کچھ نہیں جانتی۔ سزا ملے گی، بھگتان بھگتنا ہو گا، بویا کاٹنا پڑے گا، ادائی کرنا ہوگی،"

جزا جھیلنا ہوگی، حساب بے باق کرنا ہوگا، زیادتی بھوگنا پڑے گی اور پورے کا پورا بدلہ لوں

"گی....بولیں، تیار ہیں؟

تیار ہوں، بس تھوڑی سی رعایت چاہتا ہوں، دور نہ جانا، آنکھوں سے او جھل نہ ہونا کسی"

"اور کی بن کر مجھے زندہ درگور نہ کرنا۔

"اس نے ترچھی نگاہ سے گھورا۔ "سزا کا تعین مجرم کی منشا کے مطابق نہیں ہوتا۔

PDF NOVL BANK

"ہاں مگر پھانسی پانے والے سے آخری خواہش ضرور پوچھی جاتی ہے۔"

.... وہ متبسم ہوئی۔ "پہلے سزا سن لیں پھر جرح کرنا۔" معاویہ نے سر جھکا لیا

آپ کو ایک ڈرائیور کی بیٹی سے اس کی منہ مانگی شرائط پر شادی کرنا ہوگی۔ ایک مفلس،

غریب اور کم درجہ لڑکی کی مقرر کردہ شقوں پر عہد و پیمان باندھ کے اسے اپنانا ہوگا، ایک

بد صورت، بد شکل اور گھناؤنی کو اس کی مرضی کے قول و قرار پر شریک حیات بنانا پڑے

"گاہو لو منظور ہے؟"

معاویہ کے چہرے مسرت و شادمانی ہزار واٹ کی بتی کی طرح چمکی۔ وہ مسرور لہجے میں

بولا۔ "سوال یہ ہے کہ کیا ڈرائیور کی بیٹی اس ناقد رے، بد تمیز، بد خصلت و بد مزاج شخص

کو اس قابل سمجھتی ہے کہ اپنی خدمت کی سعادت سے سرفراز کرے، اپنی دیکھ بھال کی

"ذمہ داری سونپے، اپنا شریک حیات بننے کی رفعت سے نوازے۔"

تیپائی سے ڈائری اٹھاتے ہوئے وہ طمانیت سے بولی۔ "گزشتہ سے پیوستہ شب آپ کو

خواب میں دیکھ کر آنکھ کھلی، تب میں نے صلح کا فیصلہ کرتے ہوئے آپ کی ڈائری میں

کچھ شرائط تحریر کی تھیں وہ سن کر فیصلہ کر لیں۔" وہ مطلوبہ صفحات کھول کر اطمینان

PDF NOVL BANK

سے پڑھنے لگی۔ "1۔ ہمیشہ ہمیشہ کو میرے ناز نخرے اور لاڈ اٹھانا پڑیں گے۔ 2۔ تادم زیست (زندگی کے آخری سانس تک) روٹھنے کا حق مجھے ہوگا اور منانے کی ذمہ داری آپ کی۔ 3۔ آپ کی گزشتہ زیادتیوں کو بھلانے کی کوئی شق معاہدے کا حصہ نہیں ہوگی، اس لیے جب چاہوں گی آپ کو پرانی غلطیوں و زیادتیوں پر مطعون کروں گی اور آپ صفائی پیش نہیں کر سکتے فقط اعتراف کرنا ہوگا۔ اور اگر آپ کی نظر میں ماضی میں مجھ سے کوئی زیادتی روا ہوئی ہے تو اس کا ذکر کبھی اور کسی صورت نہیں ہوگا۔ 4۔ میری غلطیوں پر ڈانٹیں گے نہیں گے، البتہ نرمی سے سمجھانے کی اجازت ہوگی، اس پر بھی مجھے غصہ آگیا تو فوراً معافی مانگنا پڑے گی اور منت سماجت سے میرا غصہ ٹھنڈا کرنا پڑے گا۔ 5۔ مجھے آپ سے بدتمیزی کرنے کی مکمل چھوٹ ہوگی۔ 6۔ آپ مذاق میں اور جھوٹ موٹ بھی موڈ بنانے کے حق دار نہیں ہوں گے، جبکہ مجھے خفگی اور ناراضی کو کسی وجہ کی محتاجی نہیں ہوگی، بغیر کسی وجہ کے بھی نہ صرف مجھے ناراض ہونے کی اجازت ہوگی بلکہ آپ کو منانا بھی پڑے گا۔ 7۔ میری کسی خواہش کو ٹلنے کا اختیار آپ کے پاس نہیں ہوگا، اس ضمن میں کوئی مجبوری ہوگی تو اس کا تعین بھی میری صواب دید پر ہوگا۔ 8۔ میری سختیوں کی شکایت خالہ جان، چچا جان اور ثالثہ باجی سے کسی صورت نہیں کریں

PDF NOVL BANK

گے۔ 9۔ کبھی مجھے نیند نہیں آرہی ہوگی تو آپ کو میرے ساتھ جاگنا پڑے گا اور ایسا کچھ آپ کے ساتھ ہوا تو مجھے سونے کا پورا اختیار ہوگا۔ 10۔ گزشتہ چار سال میں آپ نے، جتنی پیار بھری باتیں، محبت بھری سرگوشیاں، اعلان الفت، اظہارِ چاہت، اقرارِ مودّت (محبت) اور بہت سارے اعترافات کرنا چاہے مگر نہ کر سکے۔ وہی جن کے سننے کو میری سماعتیں ترستی رہیں مگر نہ سن سکیں، وہ سارے اظہار، اقرار، اعتراف اور اعلان آپ نے ایک ماہ کے اندر اندر قضا کرنا ہوں گے اور اس کے ساتھ تازہ محبتوں سے بھی غفلت نہیں برتیں گے۔ 11۔ آپس کے اختلاف میں ہمیشہ مجھے حق پر سمجھا جائے گا۔ بالفرض کسی ثالث کی ضرورت پڑی تو ہمارے درمیان ثالث مجھے ہی تسلیم کیا جائے گا۔ 12۔ میری لغزشوں و خطاؤں کو اول تو غلطی کا درجہ نہیں دیا جائے گا دوسرا ہمیشہ صیغہ راز میں رکھی جائیں گی اور آپ کی ہر بات گھر والوں کے سامنے منکشف کرنے کی مجھے مکمل اجازت ہوگی۔ 13۔ میرے کسی فعل یا عمل پر نکتہ چینی کرنا، نقص نکالنا یا اعتراض کرنا گناہ کبیرہ کی طرح ممنوع ہوگا جبکہ آپ کے صحیح فعل پر بھی مجھے اعتراض کرنے کی مکمل آزادی ہوگی۔ 14۔ آپ مجھے کوئی کام یا ذمہ داری نہیں سونپ سکتے۔ البتہ میرا ہر کام آپ کی اولیں ترجیح ہوگا۔ اور میرا ہر غیر ضروری کام

PDF NOVL BANK

بھی آپ کے سب سے ضروری کام پر مقدم سمجھا جائے گا۔ 15۔ میری ہر ضد، ہٹ دھرمی اور اصرار کو قبولیت کی سند سے نوازا جائے گا۔ تاہم بہ حالت طیش اگر میں علیحدگی یا دوری کا فیصلہ کرتی ہوں تو آپ کو روپیٹ کر مجھے فیصلے پر نظر ثانی کی درخواست دینے کی اجازت ہوگی۔ اس ضمن میں آپ کسی گھر والے کی سفارش کروانے کے بھی مجاز ہوں گے۔ مگر یاد رہے یہ سہولت صرف جدائی اور علیحدگی کے فیصلے کی صورت حاصل ہوگی، اس کا اطلاق کسی اور شق پر قطعی لاگو نہیں ہوگا۔ 16۔ ہمارے درمیان ہمیشہ وہ ہوگا جو میں چاہوں گی۔ بالفرض ناشتے یا کھانے کی میز پر گھر والوں کے دکھاوے کو میں کوئی ہامی بھر بھی لیتی ہوں تو جب تک تنہائی میں اس کی توثیق نہیں کرتی اسے نافذ العمل نہیں سمجھا جائے گا۔ 17۔ آپ نے کیا پہننا ہے، کیا کرنا ہے، کیا کھانا ہے، کیا پینا ہے، کب سونا ہے، کب اٹھنا ہے، کب بولنا ہے، کب چپ رہنا ہے، کب ہنسنا ہے، کب رونا ہے، بلکہ کیا سوچنا ہے یہ میں تعین کروں گی۔ البتہ پیار محبت کی باتیں، میری تعریف و توصیف، میری خوشامد و چاپلوسی اور میرے فائدے کا کام آپ اپنی سوچ کے مطابق کرنے کو آزاد ہوں گے۔ 18۔ میرے کسی فعل یا عمل سے اختلاف ہونے کی صورت میں بھی آپ احتجاج، شکوہ شکایت یا اظہار ناپسندیدگی کا بھی حق نہیں رکھتے۔ 19۔ میری

PDF NOVL BANK

کسی بات، فعل یا حالت کا نہ آپ استزاء اڑا سکتے ہیں نہ اس پر طنز سکتے ہیں اور نہ اظہارِ نفرت کے مجاز ہیں۔ 20۔ کسی بھی شق کی خلاف ورزی کی صورت میں جرمانہ ہو گا اور ہر جانے کا تعین میں کروں گی۔ ان کے علاوہ بھی بہت ساری ایسی باتیں جو فی الحال میرے ذہن میں نہیں آرہیں وہ بھی اس معاہدے کا حصہ ہوں گی۔ انہیں شرائط میں شامل سمجھا جائے گا اور ان کے بارے میں وقت پڑنے پر بتا دوں گی۔ "ڈائری بند کرتے ہوئے گھنی پلکوں کی جھالروا ہوئی شوخی بھری سرملکیں آنکھوں نے معاویہ کے دل پر کامیابی سے نشانہ سادھا، یا قوتی لب باہم مل کر شیریں لعاب سے تر ہوئے اور "مدھر آواز استفسار طلب ہوئی۔ "کیا منظور ہے؟

سوائے آخری شرط کے تمام دل و جان سے قبول ہیں، آخری شق سے اختلاف ہے " کیوں کہ معاہدے کی تمام شقیں دستخط کرنے سے پہلے زیر بحث لائی جاتی ہیں۔ اس لیے "تم رہ جانے والی شرائط ابھی ذکر کرنے کی پابند ہو۔

"وہ تیکھے لہجے میں بولی۔ "یہ شق نمبر گیارہ اور سولہ کی کھلی خلاف ورزی ہے۔

"معاویہ نے رونی صورت بنائی۔ "مارے گئے۔

"اس نے آنکھیں نکالیں۔ "یہ شق نمبر اٹھارہ سے روگردانی ہوئی۔

PDF NOVL BANK

سب کچھ قبول ہے، بغیر کسی تردد اور اختلاف کے دل و جان سے قبول ہے۔ آئندہ بھی " جو شرائط ہوں گی ان پر بھی سر تسلیم خم ہوگا۔ مگر اس میں جدائی اور شمو سے دوری کی کوئی شق شامل نہیں ہوگی نہ جرمانے، ہرجانے میں کوئی ایسی سزا تجویز کی جائے گی جس میں چند لمحات ہی کی دوری شامل ہو۔

"وہ برہم ہوئی "شوق نمبر سترہ جز نمبر دو کی مخالفت۔

"معاویہ ہکلا یا۔ "کک.... کون سی شق ہے۔

وہ ڈانٹتے ہوئے بولی۔ "فریق مخالف کی تمام شرائط آپ نے مجھ سے پوچھے بغیر کیسے قبول کر لیں؟

"وہ روپینے والے لہجے میں بولا۔ "چلو تمھی بتا دو کیا کرنا چاہیے۔

"فیصلہ درست ہے، مگر مجھ سے پوچھے بغیر قبول کرنا معاہدے سے متصادم تھا۔"

"وہ ٹھنڈا سانس لیتے ہوئے بولا۔ "آئندہ کوشش کروں گا ایسی غلطی نہ ہو۔

"وہ گلوگیر ہوئی۔ "آپ جانتے ہیں میرے بابا جانی نہیں رہے۔

معاویہ نے تڑپ کر اس کے ہاتھ تھامے۔ "نہیں.... اللہ قسم ابھی پتا چلا۔ سن کر دکھ "ہوا۔

PDF NOVL BANK

آبدیدہ ہوتے ہوئے اس نے دل کی حالت منکشف کی۔ ”باباجانی کی وفات نے مجھے توڑ دیا تھا، ماسی خیراں، بسمہ، چچا جان، خالہ جان، ثالثہ باجی سب نے مجھے تسلی دی میری ہمت بندھائی مگر میرا سر آپ کی چھاتی کا متلاشی رہا، میرے آنسو آپ کی انگلیوں اور ہونٹوں کے منتظر رہے، میری پیٹھ آپ کی تھپکی کو ڈھونڈتی رہی، میری سماعتیں آپ کی تسلیاں سننے کی خواہاں رہیں.... مگر آپ نہ آئے۔ کسی کو بھی تو نہیں بتا سکتی تھی کہ ”میرے ہر جائی کو ڈھونڈ لائے۔“

معاویہ نے پشیمانی و حسرت سے ہتھیلیاں رگڑیں۔ ”شمورانی میری جان! مجھے معاف کر دو، لایب مجرم ہوں کہ جب تمہیں ضرورت پڑی میں غائب تھا۔ مگر سچ تو یہ ہے کہ ”مجھے پتا ہی نہیں تھا ورنہ اتنی لا غرضی نہ برتتا۔“

شمامہ نے منہ بسورا۔ ”تیسری شق کے تیسرے جز کی خلاف ورزی.... آپ صفائی نہیں دے سکتے، صرف اعتراف کر سکتے ہیں۔“

وہ صاف گوئی سے بولی۔ ”میں تمام جرائم، مظالم، اغلاط، لغزشوں، حماقتوں کا اعتراف کرتا ہوں۔“

PDF NOVL BANK

وہ سر جھکاتے ہوئے لجائی۔ "شمورانی نے خواب دیکھا تھا کہ آپ کی گود میں سر رکھ کر
 "آپ سے تلاوت سن رہی ہے، تعبیر کب پائے گی؟
 کیا میں ابھی مولوی صاحب کو طلب کر کے شمورانی کے سپنے کو تعبیر کا رستہ"
 دکھاؤں؟ میرا مطلب شق نمبر سترہ کے جز نمبر دو کے مطابق یہ فیصلہ کرنے کا اختیار تو
 "تمہارے پاس ہے نا؟
 وہ لاڈ سے بولی۔ "شق نمبر سترہ کے آخری جز کی مخالفت کر لی نا؟.... میرے فائدے کا
 "کام پوچھے بغیر کر سکتے ہیں۔
 سچ تو یہ ہے کہ میرا دل بھی تم سے لپٹنے کو بے تاب ہے، تمہیں آغوش میں لینے کو"
 بے کل ہے، تمہیں گود میں سلانے کو ترس رہا ہے، تمہارے لمس کو للچا رہا ہے اور مزید
 تاخیر کی تاب مجھ میں بھی نہیں ہے۔ "وارفتگی بھرے لہجے میں کہتے ہوئے وہ موبائل
 فون پر مفتی صاحب کا نمبر ملانے لگا۔
 السلام علیکم! "کال فوراً ہی وصول کر لی گئی تھی۔"
 وعلیکم السلام مفتی صاحب! قرض کی ادائی کا وقت سر پر ہے، شام تک کی مہلت دے"
 "سکتا ہوں۔"

PDF NOVL BANK

”! مفتی صاحب ہنسا۔ ”کون سا قرض جناب

وہ اطمینان سے بولا۔ ”فدوی نے بغیر معاوضے آپ کا نکاح پڑھایا تھا۔ آپ کو بھی یہی ”کرنا ہوگا۔

کافی دیر سے کسی ایسی ہی فرمائش کا منتظر تھا، کیوں کہ آپ کی بہن نے تفصیل سنتے ”

”ہی آپ کی شہمورانی کے آنے کی تصدیق کر دی تھی۔

”پتا نوٹ کریں، رات کا کھانا آپ، ڈاکٹر صاحب اور میری بہن کا میرے پاس ہوگا۔ ”

معاویہ نے پتا بتا کر رابطہ منقطع کیا۔ شمامہ تکیہ گود میں رکھے اسے چاہت بھری نظروں سے گھور رہی تھی۔

بسمہ بہن اور عقیل کو بھی بلا لو، باقی انتظام کے متعلق پایا کو بتا دیتا ہوں۔ ”معاویہ ”

نے اٹھنے کو پر تو لے کہ اس کی بہت سی خواہشوں، تمنائوں اور چاہتوں کی راہ میں شریعت عارضی رکاوٹ بن گئی تھی۔

وہ منہ بناتے ہوئے بولی۔ ”شق نمبر چودہ پہلے جز کی خلاف ورزی.... آپ میرے ذمہ ”کوئی کام نہیں لگا سکتے۔

PDF NOVL BANK

وہ لجاجت سے بولا۔ "منت سماجت تو کر سکتا ہوں ناں اور میرا خیال ہے یہ کسی شق کا جز ضرور ہے۔"

شق نمبر چار کے آخری جز میں منت سماجت کا ذکر ہے مگر میرا غصہ رفع کرنے کے "ضمن میں۔ مجھ سے کام نکلوانے کو منت سماجت معاہدے میں شامل نہیں ہے۔ بہ ہر حال بسمہ کی خاطر میں تھوڑی سی چھوٹ دے سکتی ہوں۔"

معاویہ ہنسا "شکریہ، بہت بہت شکریہ.... تم بہت اچھی ہو۔ بہت زیادہ.... اتنی کہ دنیا کی کوئی محبوبہ، کوئی شریک حیات کوئی لڑکی نہیں ہو سکتی.... شق نمبر سترہ کا آخری جز...."

شمامہ کھل کھلا کر ہنس دی تھی۔ موتیوں کے سے دانتوں کی روشنی معاویہ کو مخمور کرنے لگی۔ کئی انوکھی وانجان خواہشوں نے دل کے نہاں گوشوں سے سراٹھایا، مگر وہ عقل کی مانتا ہوا جھپاک سے باہر نکل گیا۔

شام تک صدیقی صاحب کی کوٹھی مہمانوں سے بھر گئی تھی۔ معاویہ کی واپس اور اس کی شادی کی خوشی کو اکٹھا منایا جا رہا تھا۔ کوٹھی کے وسیع صحن میں رنگ و نور کا سیلاب اتر

PDF NOVL BANK

آیا تھا۔ معاویہ نے باصرار مردوں و عورتوں کے اکٹھے کے درمیان پردے کا انتظام کرایا تھا۔ عالیہ بیگم کے لیے صرف معاویہ کی خوشی ہی معنی رکھتی تھی اس لیے معترض ہوئے بغیر راضی ہو گئی تھی۔ شام کی نماز پڑھ کر مفتی صاحب بھی پہنچ گیا تھا۔ نکاح کی سنت ڈرائنگ روم میں تین چار مردوں اور چند عورتوں کی موجودی میں ہوئی۔ نکاح کے گواہ فرحان اور عقلیل بنے۔ شمامہ بھی باپردہ وہیں موجود تھی۔ مہر کی رقم ایک ہزار روپے بتا کر اس نے معاویہ کو حیران کر دیا تھا، مگر شق نمبر تیرہ کے مطابق اس کے کسی فعل یا عمل پر نکتہ چینی کرنا، نقص نکالنا یا اعتراض کرنا گناہ کبیرہ کی طرح ممنوع تھا۔ البتہ یہ شق صدیقی صاحب کو نہ تو معلوم تھی اور نہ اس پر لاگو ہوتی تھی۔ فوراً بولا.... "مفتی صاحب میری بیٹی کا مہر ایک کروڑ ہوگا۔"

نکاح کے بعد کھانے پینے کا شغل شروع ہو گیا۔ دوست، احباب اور رشتہ داروں نے معاویہ کی داڑھی اور حلیے پر کافی حیرت کا اظہار کیا تھا، بلکہ مردوزن کی علیحدہ علیحدہ محفل کے انعقاد پر بھی انھوں نے ناک بھوں چڑھائی تھی، مگر نہ تو معاویہ کے پاس وضاحت کرنے یا صفائی دینے کا وقت تھا اور نہ وہ ایسی ضرورت ہی محسوس کرتا تھا۔ اللہ پاک نے اس پر اپنی رحمتوں کی بارش کی تھی، اس کی وہ خواہش جو حسرت کا روپ دھار چکی تھی

PDF NOVL BANK

اللہ پاک نے اپنے فضل و کرم سے پوری کی تھی۔ شمامہ رانی کا حصول تو ایسا خواب تھا جس کی تعبیر اس کی نظر میں ممکن ہی نہیں تھی اور آج اپنی رضامندی، خوشی اور اختیار سے اس نے معاویہ کے ہونے کا اعلان کیا تھا۔ اور وہ اللہ پاک کا شکر ادا کرنے کو بقیہ زندگی کو بھی ناکافی سمجھ رہا تھا۔

مفتی صاحب نے رخصت ہونے سے پہلے اسے وارفتگی سے بھینچ کر بہت زیادہ خوشی کا اظہار کیا تھا۔ ڈاکٹر سلیم اختر اور اس کی صاحبزادی ملیہ نے بھی مسرت بھرے لہجے میں مبارک باد دی تھی۔

نکاح کے بعد بسمہ اسے خواب گاہ میں لے آئی تھی۔ ثالثہ، عالیہ بیگم کے ہمراہ عورتوں کے نرغے میں پھنسی تھیں، دونوں سہیلیوں کو تنہائی کے لمحات میسر آتے ہی بسمہ.... شروع ہو گئی

".... بھیتی! اب بتاؤ"

شمامہ آبدیدہ ہوئی۔ "نہیں جانتی تھی، میرا مالک، میرا پروردگار، میرا رب، میرا اللہ پاک اپنی رحمتوں کی اتنی بارش کرے گا کہ میری جھولی تنگ پڑ جائے گی۔ اپنی بے کس، مجبور

PDF NOVL BANK

بندی کی ہر خواہش کو پورا کیا، ہر تمنا کو بامِ عروج تک پہنچایا، ہر چاہت کو مکمل کیا، ہر حسرت کو مسرت میں ڈھالا، ہر خواب کو تعبیر سے نوازا.... میں گناہ گار تھے انعامات کی حق دار کبھی نہیں تھی بسمہ!.... میں تو بہت تھوڑے پر قلع رہنے والی تھی اس نے بہت زیادہ دے دیا۔

خوش تو ہونا۔ "بسمہ نے اسے ساتھ لپیٹا لیا تھا۔"
وہ طمانیت سے بولی۔ "اگر خوشی کو مجسم کیا جائے تو تمہیں شمرانی کی ہم شکل نظر آئے گی۔"

"بسمہ نے چھیڑا۔ "گزشتہ رات کی گفتگو یاد ہے۔"

"وہ شوخی سے بولی۔ "یاد ہے مگر دہرانا چاہتی ہوں نہ اس پر تبصرہ کرنے کی چاہ ہے۔"
معاویہ بھائی سے کیا گپ شپ ہوئی.... بہت زیادہ خوش نظر آ رہا تھا۔ اور ماشاء اللہ"
چہرے پر بہت زیادہ رونق چھائی تھی۔ آنکھوں میں حیا، جھکی نظریں، نرم لہجہ، ہنس مکھ
"چہرہ اس کی تو جون ہی بدل گئی ہے۔"

شمامہ نے تپائی سے ڈائری اٹھائی اور کھول کر اس کی طرف بڑھا دی۔ "یہ شرائط
"ہوئی ہیں خود ہی پڑھ لو۔"

PDF NOVL BANK

جوں جوں بسمہ کی نظریں سطروں پر پھسلتی گئیں اس کے چہرے پر شوخی بھری مسکراہٹ پھیلی گئی۔ مکمل تحریر پڑھتے ہی اس نے ڈائری بند.... "بے شرم، بے حیا! مجھ پر شوہر کو دبانے کا الزام دھرتی ہو۔ ان میں سے تو کوئی ایک شرط بھی عقیل صاحب ملنے پر تیار نہیں ہوگا۔"

"شمامہ فخریہ لہجے میں بولی۔ "انہوں نے ساری مان لیں۔"

بسمہ نے کہا۔ "یاد ہے تم نے اللہ پاک سے عدل مانگا تھا اور اس نے عدل بھی ایسا کیا کہ نہ تو تمہارا دل ٹوٹا اور نہ تم سے محبوب بچھڑا بلکہ اسے بھی وہ رگڑا لگا کہ سوچا نہیں جا سکتا اور آج وہ اس روپ میں تمہارے پاس موجود ہے جیسا تمہارا خواب تھا۔"

"شمامہ مسرت سے بولی۔ "لایب، ایسا ہی ہے۔"

اللہ پاک تمہاری شادی کو بابرکت کرے اور تمہیں ہمیشہ محبت و الفت سے اکٹھا رہنے کی "خوشی عنایت کرے۔"

".... شمامہ صدق دل سے بولی۔ "آمین.... تم آمین"

اسی اثناء میں دلہن دیکھے کوچند لڑکیاں اندر گھس آئیں۔ اور اس کے بعد رش ختم ہونے میں نہ آیا، یہاں تک کہ عالیہ بیگم نے آکر تمام کو کمرہ خالی کرنے کا حکم دے دیا تھا۔

دروازہ کھول کر وہ دھڑکتے دل سے اندر داخل ہوا۔ دل ہزاروں امنگوں، آرزوؤں اور ولولوں کی آماجگاہ بنا ہوا تھا۔ ایک دم سب کچھ حاصل ہو جانا، یوں لگ رہا تھا جیسے کوئی سپنا دیکھ رہا ہو۔ اپنی شمرانی کے سپنے تو وہ تو اتر سے دیکھا کرتا تھا مگر آج تک کوئی بھی سپنا اتنا خوب صورت اور پیارا نظر نہیں آیا تھا۔

وہ سرخ پھولوں کی گھڑی بنی بیڈ کے وسط میں بیٹھی تھی۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ "دل اور جسم کے ہر رواں نے زبان کا ساتھ دیا تھا۔" جوابی سلام میں اس کی نہایت مدہم آواز ابھری تھی۔ معاہدے کی لمبی لمبی شقیں تحریر کرنے والی سر جھکائے بات کرنے سے بھی عاجز نظر آرہی تھی۔

معاویہ نے ساتھ بیٹھتے ہوئے گلاب کی پتیوں سا ملائم ہاتھ تھاما۔ ہتھیلی کو مقدس صحیفے کی طرح باری باری دونوں آنکھوں سے لگا کر اس نے لبوں سے لگایا لیا۔ "میرے بے شمار اور ان گنت گناہ یقیناً کریم رب کی لامحدود رحمتوں کے آگے کوئی حیثیت نہیں رکھتے تھے تبھی مجھے شمرانی کے قابل سمجھا گیا۔ بلاشبہ میرے پاس نیکیوں کا انبار اور اعمال کا بہت بڑا ذخیرہ ہوتا تب بھی میں خود کو شمرانی کے لائق سمجھنے کی گستاخی نہ

PDF NOVL BANK

کرتا۔ مگر پینے والے نے اس گناہ گار، سیاہ کار کے اعمال سے صرف نظر کر کے صرف نیت کو دیکھا ہے اس لیے شمو کی نگہداشت، حفاظت اور دیکھ بھال کی ذمہ داری سوچی۔ میں کوئی بلند بانگ دعوے اور لاف زنی نہیں کر رہا، خلوص دل اور شفاف نیت سے وعدہ کرتا ہوں.... تمہیں خوش رکھوں گا، تمہاری عزت، احترام، حرمت و توقیر میرا منشور حیات ہوگا۔ تم سے پیار، محبت اور چاہت میں کبھی کمی نہیں آنے دوں گا۔ وہ ساری شرائط جو تم نے معاہدے میں تحریر کیں یا جو شامل ہونا باقی ہیں تمام پر بغیر ناک بھوں چڑھائے عمل ہوگا۔ ہمیشہ وہی ہوگا جو میری شمو چاہے گی، میری رانی چاہے گی، دختر ڈرائیور محمد یوسف چاہے گی۔ مجھے اعتراف ہے تمہارا دل دکھایا، ناروا سلوک کیا، سخت زیادتیاں کیں، اس قابل نہیں ہوں کہ تم مجھے معاف کرتیں، مجھ سے محبت کرتیں یا میری زندگی میں بہار بن کر آئیں۔ میں تو بس نفرت و حقارت کے قابل تھا۔ مجھے صرف دھتکارنا ہی کافی نہیں تھا سخت سزا دینا بھی روا تھا۔ اور سچ تو یہ ہے کہ میں نے بھی تمام امیدیں کھو دی تھیں، سب خواہشوں کو حسرت کے خانے میں ڈال دیا تھا، سارے خوابوں کو جھوٹا سمجھ لیا تھا۔ مگر میرے مالک نے رحم و کرم کی بارش کرتے ہوئے یہ پاکیزہ و مقدس وجود، وفا کلپیکر اور حیا کی پتلی کا شریک حیات بننے کی سعادت میرے حصے

PDF NOVL BANK

میں لکھ دی جو ہر انعام سے بڑھ کر ہے۔ یقیناً ایمان کی دولت کے بعد شہمورانی کا حصول "میرے لیے سب سے بڑی نعمت ہے۔"

شمامہ نے تیز سسکی لی اور گھونگٹ میں مستور چہرہ اس کے کندھے پر رکھ دیا.... "شہمور خود سے لڑتے لڑتے ٹوٹ چکی ہے، تھک چکی ہے۔ آپ سے دور جانا کل بھی دشوار تھا آج بھی ناممکن ہے۔ نہیں جانتی آپ کو کیوں چاہا، نہیں معلوم یہ بے وقوفی کیسے سرزد ہوئی، انجان ہوں آپ دل کی گہرائیوں میں کیسے اترے۔ بس اتنا پتا ہے کہ آپ کے بغیر نہیں جی سکتی۔ بہت کوشش کی دور بھگنے کی، بہت زور لگایا بھلانے کو، مگر نہ مناجات کام آئیں، نہ نفرتوں نے ساتھ دیا، نہ عقل کی کوئی چلی اور نہ باباجانی کی نصیحتیں کارگر ہوئیں۔ قسم سے باباجانی کی توہین کرنے والے کا خون بھی کر دوں تو میرا غصہ ٹھنڈا نہ ہو، مگر معاویہ علی صدیقی ایسا کرنے کے باوجود شہمور کی آنکھوں کا تارا اور دل کا چین و سکون ہے۔ آپ کو ذرا بھی اندازہ نہیں آپ کے رویے سے شہمور پر کیا گزری تھی۔ محبت اتنا درد دیتی ہے، اتنا بے سکون و بے آرام کرتی ہے ذرا بھی اندازہ ہوتا تو دل لگانے کی غلطی نہ کرتی۔ شہمور آپ کو آج بھی اتنا ہی چاہتی ہے جتنا پہلے چاہتی تھی۔ البتہ ہزاروں

PDF NOVL BANK

گلے، شکوے اور شکایتیں تھیں جو اب نہیں رہیں۔ آپ بس شمو کو بہت سارا پیار
"کریں، اتنا کہ شمو کے دل میں ہلکا سا میل بھی باقی نہ رہے۔

معاویہ اس کے دوپٹے میں لپٹے بالوں کو بوسا دے کر دھیمے لہجے میں بولا۔ "پورے صرافہ
بازار کو کھنگلنے کے بعد بھی کچھ ایسا نہ ملا جو میری شمو کی منہ دکھائی کے قابل ہوتا۔ البتہ
بہت زیادہ سوچ بچار کے بعد میں نے ٹاپس اور لاکٹ خریدنے کا فیصلہ کیا، کیوں کہ پہلی
بار جب میں موہنے چہرے کی دید سے بہرہ مند ہوا تھا تب یہی دو زیور میری رانی نے پہنے
تھے۔" معاویہ نے ڈبوں میں بند قیمتی زیور نکالے۔

"کیا پہنانے کی سعادت میرا نصیب ہو سکتی ہے۔"

وہ ہلکے سے کسمسا کر پیچھے ہوئی، معاویہ نے گھونگٹ الٹ دیا۔ اس کا چہرہ عام حالت میں
اسے مبہوت کر دیتا تھا اس وقت تو دولہن بنی بیٹھی تھی۔ کئی لمحوں تک ہونٹوں کی طرح
منہ کھولے رخ یار کے رنگوں کے امتزاج میں کھویا رہا۔ سرخی مائل سفید چہرہ، گلابی
ہونٹ، سیاہ بھنویں، سرنگیں آنکھیں، سفید آب دار موتیوں کے سے دانت، متضاد رنگ
مگر اثر میں کامل۔

PDF NOVL BANK

اس کی ٹھوڑی حیا سے چھاتی پر ٹکی تھی، دھیرے دھیرے پلکوں میں لرزش نمایاں ہوئی اور گھنی جھالر نے اٹھ کر چشم ناز سے پردہ ہٹایا۔ لمحہ بھر معاویہ کو تیکھی نگاہ سے گھورنے کے بعد متبسم ہو کر اس نے اپنا دایاں گوش معاویہ کی طرف سیدھا کیا۔

معاویہ نے دونوں کانوں میں ہیرے کے ٹاپس پہنائے، پھر سونے کی زنجیر میں جڑے لاکٹ کو شفاف گردن سے اتصال کی سعادت بخشی۔ اور اس کا دوپٹا اتار کر ریشمی زلفوں کو بکھیر دیا۔

وہ کھسک کر قریب ہوئی اور دوبارہ اس کے کندھے پر سر رکھتے ہوئے ناز بھرے لہجے میں "بولی۔" شمو خفا ہے، اسے مناؤ۔

کیوں خفا ہے۔" اس کی زلفیں اپنے چہرے پر بکھیرتے ہوئے معاویہ نے حیرانی ظاہر کی۔

وہ لاڈ سے بولی۔ "شق نمبر چھ، دوسرے جز کے مطابق شمو کو ناراض ہونے کو وجہ کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ کا کام منانا ہے اس لیے اپنا کام کریں۔

"معاویہ ہتھیا ڈالتا ہوا بولا۔ "ٹھیک ہے، منانے کے طریقہ کار کی بھی وضاحت کر دو۔

PDF NOVL BANK

اس نے برہمی ظاہر کی۔ "آپ مسلسل معاہدے کی خلاف ورزی کر رہے ہیں.... تمام شقیں آپ کی ڈائری میں درج کر دی ہیں، ایک حافظ کو چند شقیں یاد کرنے میں مسئلہ نہیں ہونا چاہیے۔"

"معاویہ نے بوکھلاتے ہوئے پوچھا۔ "پھر کس شق کی مخالفت کر لی؟"

شق نمبر سترہ جز نمبر دو کے مطابق مجھے منانے کا طریقہ کار آپ کی اپنی صواب دید پر "ہوگا۔ بس آواز میں رقت اور لہجے میں لجاجت ہونا ضروری ہے۔"

نہیں میرے پوچھنے کا مطلب تھا کہ گود میں لٹاؤں، بانہوں میں بھروں، گلے سے "لگاؤں یا کوئی اور طریقہ کار بروئے کار لانا پڑے گا۔"

کتنے بے شرم ہیں آپ.... "حیا آلود لہجے میں کہتے ہوئے اس نے دور کھسک کر معاویہ کی گود میں سر رکھا اور موضوع تبدیل کرتے ہوئے بولی۔ "شمو کے کان ترس گئے ہیں آپ کی قرآت سننے کو۔ کئی بار خوابوں میں تلاوت سنی، بلکہ آپ کی تلاش بھی آپ کی تلاوت کی وجہ سے ممکن ہو پائی ہے۔"

بھلا وہ کیسے؟ "معاویہ نے حیرانی ظاہر کی۔"

PDF NOVL BANK

اور شمامہ نے تمام تفصیل دہرا دی۔

ہاں سچ تو یہ ہے جب تم بہت زیادہ یاد آتیں تو میں تمہیں بھلانے کو تلاوت میں پناہ ”
 ”ڈھونڈتا اور یہی ایک طریقہ تھا کہ تمہاری یاد سے افاقہ ہوتا۔

”وہ ناز بھرے لہجے میں بولی۔ ”اچھا پڑھیں ناں۔

بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر معاویہ کی انگلیاں اس کی زلفوں میں سرسرا نے
 ”لگیں۔ ”میری رانی کون سی سورۃ سنے گی۔

”شمامہ نے منہ بسورا۔ ”کئی دفعہ تو بتا چکی ہوں۔

”یہ تو خیر الزام ہے۔

”آپ طنز نہیں کر سکتے، باقی میں سپنے کی بات کر رہی تھی۔

سپنے میں تو مجھے دور دور سے نظر آتی تھیں، برہم، غصیل اور درشت۔ بے چارے معاویہ ”
 ”کو کبھی کبھار ہی ہنسی کی خیرات ملتی تھی۔

”شمامہ نے اس کے پیٹ میں انگلی چبھوئی۔ ”بدھو! سورہ مریم سنتی تھی۔

”معاویہ نے ڈانٹا۔ ”اپنے مجازی خدا سے بد تمیزی نہیں کرتے۔

”اس نے منہ بنایا۔ ”شق نمبر پانچ کے مطابق مجھے بد تمیزی کرنے کی مکمل چھوٹ ہے۔

PDF NOVL BANK

معاویہ نے روشن جبیں کا ذائقہ چکھ کر بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائی۔ اور اس کی خوب صورت آواز سے خواب گاہ کا ماحول معطر ہو گیا۔ شمامہ نے اس کی کمر سے ہانہیں لپیٹیں اور آنکھیں موند کر سپنے کی تعبیر پانے لگی۔

کتنی پیاری لگ رہی ہے میری بہو! "شمامہ کے چہرے پر نظر ڈالتے ہی عالیہ بیگم "قربان ہونے والے لہجے میں بولی۔

"صدیقی صاحب نے لقمہ دیا۔ "میری بیٹی ہے ہی اتنی من موہنی پیاری تو لگے گی نا؟ ثالثہ نے چاہت بھرے لہجے میں سراہا۔ "اتنی پیاری و پرکشش بھابی قسمت والیوں ہی کو "ملتی ہے۔

معاویہ نے منہ بسورا۔ "اس غریب پر بھی نظرِ کرم کر لویا اکیلی شہمورانی ہی سب کو نظر آرہی ہے۔ "تمام کھل کھلا کر ہنس دیے تھے۔

"صدیقی صاحب مستفسر ہوئے۔ "ہنی مون منانے کو میرے بیٹی کہاں جانا چاہے گی؟ "شمامہ نے حیا آلود انداز میں معاویہ کی جانب اشارہ کیا۔ "جہاں ان کی مرضی ہوگی۔

PDF NOVL BANK

صدیقی صاحب کی سوالیہ نظریں معاویہ کی طرف اٹھیں۔ "سوئٹر لینڈ، فرانس یا ترکی ٹھیک رہے گا.... کیوں بیگم؟" اس نے شمامہ سے تصدیق چاہی۔
 مم.... میں کیا کہہ سکتی ہوں۔ "مسکین لہجے میں کہتے ہوئے اس نے ترچھی نظر سے"
 معاویہ کو گھورا۔

نوالہ چباتے معاویہ کو پھندا لگا اور اس نے گرڑبڑاتے ہوئے پانی کا گلاس منہ کو لگا لیا۔
 دماغ ایک دم معاہدے کی شرائط کھنگلنے لگا، نہ جانے کون سی شق کی خلاف ورزی کر بیٹھا تھا۔ پانی کا گلاس نیچے رکھتے ہوئے اس نے گلا کھنکارا۔ "پاپا! میرا خیال ہے دوستوں سے مشورہ کرنا مناسب رہے گا۔"

"صدیقی صاحب معترض ہوا۔ "جانا بیوی کے ساتھ ہے اور مشورہ دوستوں سے۔
 بیوی بے زبان گائے ہوتی ہے پاپا، جو شوہر کے مجال ہے جو انحراف کی جرات کر سکے۔" منہ بناتے ہوئے اس نے لاف زنی کی اور دل دہی دل میں دہائی دی۔ "بزرگو! طے اسی نے کرنا ہے۔"

"صدیقی صاحب سنجیدہ ہو گیا تھا۔ "تم میری بیٹی پر رعب نہیں جھاڑ سکتے۔
 "یہ ہمارا ذاتی معاملہ ہے پاپا، آپ دخل انداز نہ ہوں تو مناسب ہوگا۔"

PDF NOVL BANK

اچھا لڑومت۔ "عالیہ بیگم نے محل ہو کر موضوع تبدیل کیا۔ "بیٹا ولیمے میں کون سا"
 "سوٹ پہن رہے ہو؟

کک.... کوئی سا بھی پہن لوں گا۔ "کن اکھیوں سے شمامہ کو دیکھتے ہوئے وہ ہکلا یا۔"
 ثالثہ شفقت سے بولی۔ "اپنے شہزادے کے لیے میں نے کالے رنگ کا تھری پیس سوٹ
 "منگوا کر الماری میں لٹکادیا ہے۔

ہاں وہی بہتر رہے گا۔ "عالیہ نے بیٹی کی توثیق کی۔"

ٹھیک ہے.... "معاویہ نے بے دھیانی میں ان کی ہاں میں ہاں ملائی اور شمامہ کی
 تیکھی نظریں دیکھتے ہی بات بدلتے ہوئے ہکلا یا۔ "م.... مم.... میرا مطلب اگر کوئی اور اچھا
 "نہ لگا تو وہی پہن لوں گا۔

"صدیقی صاحب نے ٹوکا۔ "برخوردار! بیوی کی رائے بھی لینا چاہیے۔

"ہونہہ! کوئی بات کریں پاپا! اب لباس بھی بیوی سے پوچھ کر پہنوں گا۔"

صدیقی صاحب نے انکشاف کیا۔ "میرا لباس تو اب بھی تمہاری ماں ہی منتخب کرتی
 ہے۔"

"معاویہ نے انکار میں سر ہلایا۔ "مجھ سے زن مریدی نہیں ہو سکتی پاپا۔

PDF NOVL BANK

صدیقی صاحب نے عار دلائی۔ "دھت تیرے کی، باپ کو مطعون کر رہے ہو بے شرم۔" ثالثہ اور عالیہ کھل کھلا دی تھیں۔ شمامہ بھی متبسم ہوئی۔

جیم لگا تو س کھا کر معاویہ نے چینک (چائے دانی) کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ اسی لمحے شمامہ نے تو س پر مکھن لگا کر اس کے سامنے رکھا اور دودھ کا گلاس اس کی طرف دھکیل دیا۔ جبکہ خود اندھ چھیلنے لگی۔ معاویہ کا ہاتھ چینک کو چھو چکا تھا۔ مگر اپنی طرف دودھ کا گلاس آتے دیکھ کر اس نے چینک کو ذرا سادھکیل کر ڈبے سے لٹو کھینچا اور شرافت سے تو س اٹھا کر کھانے لگا۔

صدیقی صاحب کی تیز نظروں نے معاملہ بھانپ لیا تھا۔ معنی خیز انداز میں گلا کھنکارتے ہوئے وہ معاویہ کو مخاطب ہوا۔ "برخوردار، دودھ پینا کب سے شروع کر دیا ہے۔ اور غالباً مکھن سے تو تمہیں چڑ تھی۔"

ہاہاہا۔ "وہ کھسیانا قہقہ بلند کرتے ہوئے بولا۔ "مفتی صاحب نے عادت ڈال دی ہے" "پاپا۔"

تمہاری صحت دیکھ کر تو نہیں لگتا کہ گزشتہ چار سال سے تم دودھ و مکھن کھا رہے ہو۔" "اور امام مسجد غریب کو روکھی سوکھی کے لالے پڑے ہوتے ہیں کجا دودھ مکھن۔"

PDF NOVL BANK

شمامہ نے ہونٹ بھینچ کر ہنسی ضبط کی اور چھیلا ہوا انڈہ بھی اس کے سامنے رکھ دیا۔
صدیقی صاحب نے طنزیہ لہجے میں پوچھا۔ "غالباً انڈہ کھانے کی عادت بھی مفتی صاحب نے
"ڈالی ہوگی۔"

ایک نہیں دو انڈے، بیگم ایک اور انڈہ بھی چھیل دینا۔ "پر رعب لہجے میں کہتے ہوئے"
اس نے ثابت انڈہ منہ میں ڈال لیا۔

شمامہ مسکنت سے بولی۔ "گر میوں میں زیادہ انڈے کھانا مناسب نہیں ہوتا، اگر کہتے ہیں تو
"چھیل دیتی ہوں۔"

معاویہ نے سرعت سے سر ہلایا۔ "اوہ.... سوری، ذہن ہی میں نہیں رہا تھا۔ واقعی سخت
"گرمی میں زیادہ انڈے نقصان دے سکتے ہیں۔"

صدیقی صاحب نے طمانیت سے سر ہلایا۔ "حیران تھا بیٹا، باپ سے اتنا مختلف کیسے ہو
"سکتا ہے، مگر اب تسلی ہو گئی ہے۔"

ماں بیٹی دے لہجے میں کوئی خاص مشورہ کر رہی تھیں تبھی اس ڈرامے پر غور نہیں کر
سکی تھیں۔

"صدیقی صاحب، شمامہ کی طرف متوجہ ہوئے۔ "شمورانی دفتر سے کتنی چھٹیاں لے گی؟"

PDF NOVL BANK

"کیا....؟" معاویہ نے حیرانی ظاہر کی۔ "تم نوکری کر رہی ہو؟"

جی بر خوردار! میری بیٹی نے زیادہ تر کام سنبھال لیا ہے اور امید ہے سال بھر میں "مجھے ریٹائرڈ کر دے گی۔"

نہیں شمو نوکری.... "وہ منع کرنے لگا تھا کہ شمامہ نے اپنا پاؤں اس کے پاؤں پر" رکھ کر زور سے دبا دیا۔ "بلکہ مضائقہ نہیں.... گھر فارغ بیٹھ کر مفت کی روٹیاں توڑنے والی بیویاں مجھے ایک آنکھ اچھی نہیں لگتیں۔"

ہاں جانتا ہوں۔ "صدیقی صاحب کا قفقہ بلند ہوا۔ "اور تمہیں یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ "چیر پرسن میری بیٹی ہوگی۔"

ہونہہ! بیوی کی اتنی ہمت کہ میری باس بنے۔ "اکھڑ لہجے میں کہتے ہوئے اس نے دوبارہ "چینک کی طرف ہاتھ بڑھایا۔"

میں ڈال دیتی ہوں۔ "مودبانہ لہجے میں کہتے ہوئے شمامہ نے چینک کو پکڑ لیا تھا۔ "گہرا سانس لیتے ہوئے معاویہ نے ہاتھ پیچھے کھینچ لیے۔ شمامہ نے اطمینان سے پیالی میں دو گھونٹ چائے انڈیلی اور پیالی معاویہ کی طرف بڑھا دی۔"

PDF NOVL BANK

شکریہ۔ "کوشش کے باوجود وہ تلخی نہیں چھپا سکا تھا۔ ناشتے میں تین چار پیالیاں حلق " میں انڈیلنے والے کو دو گھونٹ چائے نے سیج پا تو کرنا تھا۔

بچو! ناشتا کر لیا ہے تو آپ لوگ تیار ہو جاؤ، تھوڑی دیر تک مہمانوں کی آمد شروع ہو " جائے گی۔ "عالیہ کے مشورے پر وہ خواب گاہ کی طرف بڑھ گئے۔

"داخل ہوتے ہی معاویہ نے سختی سے مطالبہ کیا۔ "مجھے چائے پینا ہے۔

جتنی ضروری تھی آپ کی پیالی میں انڈیل دی تھی۔ "

"وہ معترض ہوا۔ "مگر میں بہت زیادہ چائے پیتا ہوں اور چھوڑ نہیں سکتا۔

صرف چائے نہیں آپ بہت کچھ پیتے تھے، چھوڑ دی نا؟ چائے بھی چھوٹ جائے گی۔ "

باقی آپ نے کیا پینا ہے اس کا تعین میرے ذمہ ہے اس لیے فضول میں تو انائیاں ضائع کرنے کی ضرورت نہیں۔

"معاویہ نے مطعون کیا۔ "تم نے دو پیالیاں پی ہیں۔

آئندہ بھی پیؤں گی۔ دو صبح، ایک سہ پہر اور ایک پیالی رات کو پینا میری روزمرہ ہے۔ "

اور آپ صرف صبح کے وقت ایک پیالی پی سکتے ہیں وہ بھی دودھ کا گلاس پینے کے بعد۔

PDF NOVL BANK

اتنے ظلم اچھے نہیں ہوتے شمرانی۔ "معاویہ اسے گرفت میں لینے کو آگے بڑھا۔"

وہ اس کی چھاتی پر ہاتھ ٹیکتے ہوئے برہمی سے بولی۔ "رومانس کا وقت نہیں ہے، جلدی سے تیار ہو جائیں اور سفید کاٹن والا شلوار سوٹ پہن لیں۔"

چار سال کی قضا کرنا بقایا ہے، ایسا کیسے چلے گا مہارانی! "یہ کہتے ہی اس نے بلا اجازت "جھپٹ کر شمامہ کو گرفت میں لے لیا تھا۔"

چہرے پر مصنوعی بیزاری و اکتاہٹ لاتے ہوئے وہ مسلسل.... "مت کرو.... چھوڑو مجھے.... دور ہو...." کا جھوٹ الپتی رہی۔ اس کے دل و زبان کا تضاد معاویہ پر بھی مخفی نہیں تھا، تبھی تو وہ من مانی سے نہ ہٹا۔ اور کوئی شق یاد ہونا ہوشق نمبر سترہ کا دوسرا جز اسے اچھی طرح ازبر تھا۔

اس کے مچلنے کو قابو کرنے کو معاویہ کے ہاتھ مصروف تھے اور زبان چپ کرانے کو کوئی تدبیر سوچنا ضروری تھا۔ اس نے سوچنے میں زیادہ وقت نہیں لیا تھا۔ تیرہ بہ ہدف تدبیر سوچتے ہی وہ عمل کر گزرا۔ شاید شمامہ کا مطمح نظر بھی یہی تھا کہ جب تک مہر نہ لگی اس کی زبان احتجاج کرتی رہی۔

PDF NOVL BANK

ہنی مون منانے کو شمامہ نے شمالی علاقہ جات کا انتخاب کیا تھا۔ علاقے کی مناسبت سے معاویہ نے نئی جیپ خریدی تھی کہ عام کاریں وہاں کامیاب نہیں ہیں۔ جیپ کو پہاڑی کے دامن میں روک کر وہ ایک چھوٹی سرسبز پہاڑی کی بنیاد میں کھڑے تھے۔ پچاس ساٹھ گز اونچی ٹیکری کے اوپر ایک چشمہ تھا جس کا پانی جھرنے کی صورت نیچے نالے میں گر رہا تھا۔ وہ منظر اتنا حسین تھا کہ شمامہ کا دل چشمہ تک جانے کو مچل اٹھا۔

.... معاویہ کو دیکھتے ہوئے وہ رسان سے بولی

"معاہدے کے مطابق مجھے اٹھا کر اوپر تک لے جانا آپ کی ذمہ داری ہے۔"

معاویہ مسمنایا۔ "مم.... مگر معاہدے میں تو ایسی کوئی شق نہیں تھی کہ اتنی موٹی تازی و

"ہی کٹی بیوی کو اٹھا کر بلندیاں سر کرنا ہوں گی۔"

شمامہ نے منہ بسورا "شق نمبر انیس کے مطابق آپ میرا مذاق اڑانے کا حق نہیں رکھتے۔

باقی میں شق نمبر ایک سو ستر کی بات کر رہی ہوں کہ کسی بھی مشکل مقام پر جہاں

"گاڑی کا جانا ممکن نہ ہو گا آپ کو شمرانی کو اٹھا کر لے جانا ہوگا۔"

وہ معترض ہوا۔ "شمویار! دس منٹ پہلے تک تو شقوں کی تعداد ایک سو انہتر)

(169) تھی۔ یقین مانو شادی کو ہفتہ نہیں ہوا اور معاہدے نے اتنا پھیلاؤ اختیار کر لیا

PDF NOVL BANK

ہے، سال پورا ہونے تک تو قانونی شمامہ، ضخامت میں تعزیراتِ ہند سے بھی بڑھ جائے گا۔

کیا آپ اس شق کو نامنتظر کرتے ہیں۔ "شمو نے آنکھیں نکالیں۔ "شق نمبر پچاسی کے" مطابق کسی شق سے روگردانی کرنے پر ہماری خواب گاہیں ایک سال کو جدا ہو جائیں گی۔ اور مجھے شوہر سے پردہ کرنے کا بھی پورا حق ہوگا۔

نن.... نہیں.... انکار تو نہیں کیا۔ "نفی میں سر ہلاتے ہوئے وہ جلدی سے آگے بڑھا" اور اسے بانہوں میں بھر کر پہاڑی پر چڑھنے لگا۔

اس کے گلے میں ریشمی بانہوں کا ہار پہناتے ہوئے وہ فیاضی سے بولی۔ "شق نمبر ایک سو اکتر (171) کے مطابق اگر آپ تھک جائیں تو مجھ سے اجازت لے کر تھوڑی دیر سستا سکتے ہیں۔

معاویہ نے منہ بنایا۔ "پاؤں پھسلنے یا لڑکھڑانے پر اگر تم میرے ہاتھوں سے چھوٹ گئینتو تمہیں لڑھکنے سے روک سکتا ہوں یا پہاڑی کی بنیاد تک تمہیں چھونے کی اجازت نہیں ہوگی۔

"وہ خوف زدہ ہوئی۔ "شمو کو نیچے اتارو۔

PDF NOVL BANK

"معاویہ زیر لب ہنسا۔ "مگر شق نمبر ایک سو ستر کا کیا؟

اس نے فوراً معاہدے میں تجدید کی۔ "شق نمبر ایک سو بہتر کے مطابق اگر میں اپنی

"مرضی سے پیدل چلنا چاہوں تو آپ کو اعتراض کا حق نہیں ہوگا۔

اسے زور سے بھیختے ہوئے معاویہ وارفتگی سے بولا۔ "آخری دس سورتوں کے علاوہ

مہارانی کو ایک سطر کلام پاک کی یاد نہیں ہوتی اور معاہدے کی لمبی لمبی پونے دو سو

"شقیں انگلیوں پر ازبر ہیں۔

وہ کھل کھلائی۔ "مجھے قرآن سنانے کو تو آپ موجود ہیں نا، البتہ شرائط میں آپ کی صواب

"دید پر نہیں چھوڑ سکتی.... اور اب مجھے نیچے اتاریں۔

یہ ناممکن ہے۔ "معاویہ نے بازوؤں کو اوپر کر کے اسے کندھے پر منتقل کیا۔ "شمو"

"رانی کا بوجھ میں ساری زندگی اٹھا سکتا ہوں۔

"شمامہ ملتجی ہوئی۔ "ایک منٹ رک کر بات سنیں۔

معاویہ نے قدم روکے۔

"وہ مصر ہوئی۔ "نیچے تو اتاریں۔

معاویہ نے اسے کندھے سے اتار کر سامنے کھڑا کیا۔

PDF NOVL BANK

شق نمبر ایک سو ستر صرف آزمائش ہے ورنہ میں آپ پر بوجھ نہیں بننا چاہتی، ہمیشہ " آپ کے قدموں سے قدم ملا کر ساتھ چلنا چاہتی ہوں۔

معاویہ جذباتی لہجے میں بولا۔ "تمہاری ہر شق، ہر لاڈ، ہر مان اور ہر ہٹ دھرمی میرا سیروں خون بڑھا دیتی ہے۔ اللہ پاک کی قسم تمہارا فرمائشیں کرنا مجھے نہال کر دیتا ہے۔ پلیز.... ہمیشہ ایسی ہی رہنا، یونہی حکم جمانا، یونہی مرضی چلانا۔ میں اچھی طرح جانتا ہوں زمین پر واحد میں ہی ہوں جس پر شمو رانی حکم چلا سکتی ہے، ورنہ میری شمو ہمیشہ ".... دوسروں کی مان کر چلتی ہے اپنی مرضی کبھی نہیں کرتی

ہاں یہ سچ ہے.... شمو کو آپ پر حکم چلانا اچھا لگتا ہے، شمو اسے اپنا حق سمجھتی ہے۔ " اور شمو کبھی اپنے حق سے دست بردار نہیں ہوگی۔ "وارفتگی سے کہتے ہوئے وہ اس کے قریب سمٹی۔ روشن چہرے پر دھنک کے رنگ اتر آئے تھے۔ اس کے گرم سانس معاویہ کو نئی زندگی دینے لگے۔

ختم شد